# مُکاشفاتِ نُور

اسمِ اعظم، حروفِ مقطعات، صحیفۂ نور، قرآن کے عددی معجزات،
اسمائے نور، و اوفاقِ نور، پر مشتمل تاریخ کی پہلی محققانہ دستاویز


تالیف
غلام الرسول میمن عاکلی نقشبندی
ایم۔اے ثقافت اسلامیہ



کاتب پبلشرز نزد مجیر گرلز پلازہ، وی۔ آئی۔ پی۔ روڈ لاڑکانہ، سندھ
Ph: 074-4044707, 074-4162727
E-mail: aeeley@yahoo.com
www.kaatib.com

# مُکاشفاتِ نُور

اسم اعظم۔ حروف مقطعات۔ صحیفۂ نور۔ قرآن کے عددی معجزات۔
اسمائے نور و اوفاق نور پر مشتمل تاریخ کی پہلی محققانہ دستاویز


تالیف
غلام الرسول میمن عائلی نقشبندی
ایم۔اے ثقافت اسلامیہ



کاتب پبلشرز نزد بھرگڑی پلازہ، جی۔ پی۔ او روڈ لاڑکانہ، سندھ
Ph: 074-4044707, 074-4162727
E-mail: aaeley@kaatib.com
www.kaatib.com

الطبعة الاولیٰ

اگست ۲۰۰۹ء

تعداد

ایک ہزار

ھدیہ

(چھ سو روپے)

کاتب پبلشرز

نزد بھرگڑی پلازہ، جنرل پوسٹ آفیس روڈ، لاڑکانہ

فون: 074404707

0744162727

اسلامی جمہوریہ پاکستان

# مُکاشفاتِ نور

تألیف

غلام الرسول میمن عائلی نقشبندی (ایم اے ثقافت اسلامیہ)

کاتب پبلشرز

لاڑکانہ پاکستان

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسۡتَقَٰمُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُواْ وَلَا تَحۡزَنُواْ
وَأَبۡشِرُواْ بِٱلۡجَنَّةِ ٱلَّتِي كُنتُمۡ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحۡنُ أَوۡلِيَآؤُكُمۡ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِۖ وَلَكُمۡ
فِيهَا مَا تَشۡتَهِيٓ أَنفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلٗا مِّنۡ غَفُورٖ رَّحِيمٖ ﴿٣٢﴾ ﴾

(فصلت: ۳۰ ـ ۳۲)

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ ○ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں)۔ اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہوگی) ○ (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے ○

# می گفتم

من آں خاکم کہ ابرِ نوبہاری کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبانم چو سبزہ شکر لطفش کے توانم

اے میرے خدا! میرے مالک! میرے پروردگار! یہ زندگی تیری ہی دَین ہے، تیرے ہی ارادے سے ظہورپذیر ہوئی، اور تیرے ہی ارادے سے ختم ہوجائے گی۔ اور پھر بہت ہی نیرنگیاں ہیں تیرے اس عالم میں، جن کی کوئی انتہا نہیں، تیرے مظاہر( جن کو بسیط کائنات میں تو نے جلوہء افروز کر رکھا ہے وہ )آشکار ہونے کو بے تاب ہیں، ہم ان تمام کا مشاہدہ کر ہی نہیں سکتے کیونکہ ہماری زندگی بے حد قلیل ہے، ہم تو ابھی بھی ہونے اور نہ ہونے کے احمقانہ گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جسے تو چاہے ارفع واعلیٰ رکھے، جسے چاہے قعرِ مذلت میں دھکیل دے۔ سب تیری ہی منشاء ہے، تجھ سے نہ تو کوئی شکوہ ہے نہ کوئی گلہ۔

ہم تو نادان انسان ہیں، جو اپنی اپنی تخلیق کردہ دنیاؤں کے اپنے اپنے محوروں پر محوِ سفر ہیں، اور یقیناً ہمارے یہ سفر ایک سراب کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ہمیں تو نے کیوں تخلیق کیا ہے؟ یہ تو ہی بہتر جانتا ہے، اطاعت کے لئے فرشتے بھی کم نہیں تھے پھر بھی تو نے جمیع مخلوقات کے آخر میں انسان کو تخلیق فرمایا؟(یہ تو ہی بہتر جانتا ہے) اس انسان کو، جو جب اپنے شرف میں آئے تو فرشتوں کو، تو اس کا سجدہ کرائے، اور ایسے بھی انسان!کہ جب وہ اسفل السافلین کے گڑھے میں گر جائیں تو شیطان بھی ان سے پناہ مانگے، مگر تیری رحمت ہے، تیری ربوبیت ہے کہ سب تیرا ہی رزق کھا رہے ہیں، کوئی انسان خواہ کتنا ہی آخری درجہ تک تیرا انکاری کیوں نہ ہو، پھر بھی تیرے سورج کی تابناک کرنوں سے تیرے چاند کی ضیاء کی منور پاشیوں سے بہم استفادہ کرتا ہے، تیری چلائی ہوئی پاکیزہ ہوا میں سانس لیتا ہے۔

تو چاہتا تو زمین بنجر ہوجاتی، سمندر سوکھ جاتے، پہاڑ راکھ ہوجاتے، تو چاہتا تو پھر ایک نیا طوفان ،طوفانِ نوح سے بھی زیادہ ہلاکت آمیز برپا کرکے ساری دنیا کو غرقاب کردیتا، اور ہمیں نابود کرکے ہماری جگہ ایک نئی مخلوق لے کر آتا اور یہ تیرے لئے کوئی مشکل امر نہیں

تھا۔پر یہ تیری رحمت کی انتہا ہے کہ تو نے ہر ایک کو سنبھلنے کے لئے ایک مدتِ مقررہ تک کی مہلت دے رکھی ہے،اور کوئی بھی تیرے قوانین سے روگردانی کرتے ہوئے اس عالم کی حدود سے باہر نہیں جا سکتا۔ ہاں میرے مالک! یہ تو ہے کہ تمام ارض وسماء کو سنبھالے ہوئے ہے، تو اگر ان کو خود مختار چھوڑ دے تو ہر چیز آپس میں ٹکرا کر تہس نہس ہو جائے، مگر تو بڑا بردبار بخشنے والا ہے۔

تو نے زندگی میں اسرار رکھے، موت میں اسرا رکھے، نیند کے عالم کو موت کی ایک مثال قرار دیا، مگر ہم لوگ ہیں کہ بد حواسی کے عالم میں سرپٹ دوڑے جا رہے ہیں، روز سوتے ہیں،اور اٹھتے ہیں، ہمیں پتہ ہی نہیں چلاکہ یہ ہماری موت ہی تھی جو اگر تو ہمیں نہ اٹھاتا،ہم نے تو صرف یہی سمجھا کہ نیند تو صرف ہمارا آرام تھا،جس سے ہم نے اپنی دن بھر کی تکان اتار لی،اور یہ پتہ ہی نہیں چلاکہ یہ وہ سستانا تو نہیں تھا،موت کا تجربہ تھا، جس سے ہم سبق سیکھ کر اپنے اعمال کو سدھار لیتے،اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھتے،اپنے فرائض کو جانتے،لیکن ایسا نہیں ہوتا،موت تو ہم کو یاد ہی نہیں،اپنے اپنے وقت کے بلید جو ٹھہرے۔ہرپل تیری رہنمائی کی ضرورت ہے ہم کو،ہماری یہ آنکھیں کچھ بھی نہ دیکھ پاتیں اگر تو نظر کو ختم کردے۔

تمام زمین و آسمان تم سے کلام کرتے ہیں، تو ان سے کلام کرتا ہے، ہم جب زبان سے بولتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ زبان کے سوا بولا بھی نہیں جا سکتا،مگر جب تو زمین اور آسمانوں کو مخاطب کرتا ہے تو وہ بلا جھجک اپنی اطاعت کا دم بھرلیتے ہیں۔

یہ نجم، یہ شجر، یہ پہاڑ، یہ ذرہ ذرہ تجھے سجدہ کرتا ہے،یہ وحوش وطیور،یہ ملائکہ خیفت میں بصمیم قلب یہ رعد اپنی کڑک میں،یہ برق اپنی جلادینی والی تجلی میں، اور ارض و سماء میں موجود تمام ذی حیات مخلوق جو اس وسیع وعریض کائنات میں موجود ہیں،جن کی ماہیت کا ہمیں کوئی علم ہی نہیں، سب اپنی حرکات اپنے اصوات میں تیری ہی تسبیح کرتی ہیں۔بے شک مظاہرِ کائنات کا ہر ذرہ تیری تسبیح کررہا ہے،مگر یہ کیسے کررہا ہے؟اس راز کو تو ہی جانتا ہے، ہم جاننا چاہیں بھی تو بھی کبھی جان نہ پائیں گے، ہم انسان ہیں ہمیں اپنی محدود عقل کا علم ہے،اور یہی ہمارا کل علم ہے کہ ہمیں کچھ بھی علم نہیں ہے۔

تیری یہ بسیط کائنات اور اس کے مظاہر تیری ہی ذات کے جلوے ہیں، جنہیں کبھی ان کی کنہ حقیقت سے پرکھا ہی نہیں جاسکتا،اور یہ مرموز ہی رہیں گے۔کبھی تو میرے مالک! یہ خیال

دلِ ناداں میں اٹھتا ہے اور بے تابی سے اٹھتا ہے،کہ ہمیں اتنی زندگی دے دیتا کہ ہم ان مظاہر کو دیکھ سکتے اور ان کو جان سکتے! اور سب جاننے کے لئے ہی تو ہیں، جب ہم دیکھتے ہیں کہ تو کہتا ہے کہ ہم نے زمین اور آسمان اور ان کے مابین جو کچھ ہی وہ محض کھیل تما شے کے لئے نہیں پیدا کیا۔یہ تو ہم لوگ ہیں! تیرے یہ گنہگار بندے، جو شکم پُری اور ہوس پُری کو ہی نہ صرف زندگی سمجھتے ہیں بلکہ کل کائنات سمجھتے ہیں، یہ تیرا ہی کمال ہے کہ جسے تو چاہتا ہے اسے اس کے وقت پر پیدا کرتا ہے کہ جس میں اسے پیدا ہونا ہے، اور اس وقت میں اسے مارتا ہے کہ جسے اس وقت مرنا ہوتا ہے، ہم لوگوں میں سے جس نے جتنی دنیا دیکھ لی وہ ہی درحقیقت ہماری کل کائنات ہوتی ہے،نہ ہی کم اور نہ ہی زیادہ۔

جس طرح کسی کو اپنی زندگی پر اختیار نہیں اسی طرح کسی کو اپنی موت پر کوئی اختیار نہیں۔یہ زندگی تو عارضی ہے،اصل زندگی تو دارِآخرت ہے، اور اگر تُو نہ بتاتا تو ہم اس اندھیرے میں ہی رہتے،اور یہ سمجھتے رہتے کہ

*۔بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست۔*

جن مظاہر کو تو دکھاناچاہے ان کو کوئی چھپا نہیں سکتا، جن کو تو مرمُوز رکھے ان کو کوئی دکھا نہیں سکتا۔زندگی کا یہ بازار اور اسکی رونقیں تیرے ہی دم سے قائم ہیں،اور تیری ہی منشاء تک قائم رہیں گی، ہم تو اِس بازار سے گذرنے والی اک ناسمجھ بھیڑ ہیں، ایک سرے سے دوڑتے ہوئے آئے دوسرے سرے سے دوڑتے ہوئے نکل جائیں گے،ایک اندھیرے کی کوکھ سے روتے ہوئے نکلے دوسرے اندھیرے کی گود میں سِسکتے ہوئے سوجائیں گے۔ کیوں باغِ عدم سے آئے تھے ؟کیوں راہِ عدم اختیارکرلی؟ ہمیں کوئی بھی پتہ نہیں! اور ہم اپنی اسی ازلی بے خبری میں تاریک راہوں میں اپنی زندگی گذار کر چل دیں گے۔

بہت ہی عجیب ہے یہ بات بھی کہ ہم سرائے فانی کو مکان جاوداں سمجھ لیتے ہیں اور من مانی کرنے لگتے ہیں تاوقتیکہ تیرا حکم آن پہنچتا ہے کہ اب اٹھ تیری میعاد ختم ہو چکی ہے۔کُن کے لفظ سے شروع ہو کرکُن کے لفظ تک !یہ تماشائے حیات ختم ہو جائے گا، مگر تیری کائنات کی نیرنگیاں پھر بھی جاری و ساری رہیں گی، اس(کائنات) کی اپنی میعاد کے کُن کے وقت تک۔

ہمیں اپنے وجود کے سُراب کے سوا کچھ دکھتا ہی نہیں، تو ہی یہ حجاب رفع کرسکتا ہے، تو چاہے تو یہ عالم ہم پر ہویدا ہو جائے اور اس کے اسرار ہم پر آشکار ہوجائیں، تُوچاہے تو ہماری نظر اتنی تیز ہو کہ کائنات کے اس سرے میں رہ کر بھی اس کے دوسرے سرے تک دیکھ سکتی ہے، تو چاہے تو پتھروں سے پھواریں پھوٹ کر نکلیں، تو چاہے تو لق دق صحراؤں سے چشمے ابلنے لگیں، تو چاہے تو دشت دشت نہ رہیں، گلستان بن جائیں، تو چاہے تو جُز کُل میں کھو کر امر ہوجائے، تو چاہے تو یہ فناء ایک ایسی بقا میں بدل جائے جس کی نہ تو کوئی حد آخر ہو، نہ ہی کوئی مقامِ محدّد۔

تو چاہے تو ہم اپنے سفر کی کنہ حقیقت کو جان لیں، توچاہے تو ہم اپنی مسافت تیری ہی منشاء کے مطابق طے کرلیں، تو چاہے تو ہم اپنی حیات ،اپنے وجود کے معمے کو سمجھ سکتے ہیں، یہ تو ہی جانتا ہے کہ جو جس دور میں پیدا ہوا وہی اس کا دور ہے، ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم پچھلے اور آنے والے دور سے خود کو ممتاز ثابت کرسکیں، یہ تو ہی جانتا ہے کہ جو جس دور میں پیدا ہوا وہی اس کا اصل دور کیونکر ہے؟ مگر تیری کتاب کے نور سے ہمیں یہ ضرور دکھائی دیتا ہے کہ ہر دن کی کائنات ہر لمحے کا تغیر حیات میں اور کائنات میں تیری ہی منشاء کے مطابق ہے، تیرے برگزیدہ بندوں سے لے کر ،تیری ذات کے منکروں تک سب تیرے ہی مقرر کردہ نظام کے زمرے میں آجا تے ہیں، یہ تو ہی جانتا ہے کہ عالمِ ارواح کو جب تو نے الست بربکم کا حکم سنایا تھا، تو سب نے قالوا بلیٰ کہا تھا، اب وہ روحیں جب مادی وخاکی جسم کو لے کر اس دنیا میں وارد ہوئی ہیں تو ان میں سے اکثر کیوں گمراہ بھیڑ کی صورت اختیار کرگئی ہیں؟ کیوں وہ اپنے اس اقرار کو بھول جاتی ہیں جو کہ تجھ سے روزازل میں کرچکی ہیں؟اور جبکہ ان کے اس اقرار کے تمام ملائکہ اور ارض وسماء گواہ بھی ہیں، یہ بھی تو ہی جانتا ہے، اور یہ بھی تیرے سوا کوئی نہیں جانتا کون کس پاداش کو جھیل رہا ہے، یہ تیرے ہی علم وقدرت کا اعجاز ہے۔

زندگی ایک سالمہ سے لے کر دیو ہیکل جسامت رکھتے ہوئے کس کس فرض کی ادائیگی میں ہمہ وقت مصروف ہے؟ یہ تو ہی جانتا ہے!

اے میرے مالک! اے میرے داتا! ہم تمام انسانوں کو اس بات کا شعور عطا کر !کہ ہم اپنی حیات کے مقصد کو سمجھ سکیں، تیری رحمت تیری شان عطائی اتنی وسیع ہے کہ مجھے یہ گوارا نہیں ہوتا کہ مانگوں تو صرف اپنے لئے مانگوں، جتنا تیرا بڑانام ہے، جتنی عظیم تیری

ذات ہے، تجھ سے تو اتنا ہی مانگنا چاہیے تیری رحمت، تیرے مظاہر کا فیض، جب سب پر مشترک ہے، تو میں اپنی بے ربط دعاؤں کی یہ التجا صرف اپنے آپ تک کیوں محدود رکھوں؟ اے ربّ العزّت! میں تجھ سے اس رحمت کا طلبگار ہوں جسے تُو نے اپنے آپ پر لازم کر رکھا ہے! ہم پر رحمت کر، کہ ہمارے نامہء اعمال ہمارے قلوب کی طرح سیاہ ہیں، جن میں اتنا دم نہیں ہے، کہ تجھ سے انصاف مانگیں، ہماری رُوسیاہی کی داستاں بہت ہی طویل ہے، جس میں ہماری کوتاہیاں، ہماری لغزشیں، ہماری دیدہ دانستہ بے حیائیاں، ہمارے کمینہ پن کی عجیب و غریب مثالیں رقم ہیں، ہمارے وہ گناہ! جنہیں ہم نے بخشے جانے کی اُمید پر کیا، اور اپنے ضمیر کی کوئی آواز نہیں سنی، ہمارے نامہء اعمال میں جلّی حروف میں لکھے ہیں، یہ سب ہمارے ابدالآباد عذاب کے لئے بہت کافی ہیں، ہم نے ساری زندگی میں بس خطائیں ہی خطائیں کی ہیں، ہمیں اپنی پکڑ سے محفوظ رکھ بے شک تیری پکڑ سے سخت پکڑ کوئی نہیں، اور ہمارے جرائم سے بڑھ کر کوئی جرائم نہیں ہیں. مگر میرے مالک! تیری رحمت سے بڑھ کر بھی تو کوئی رحمت نہیں، ہماری پیشانی پر وہ داغ کبھی بھی نہ لگا، جو ازلی بدبختی کا ہو، اگر ہماری پیشانیاں داغی گئیں تو ہم سعادتوں کی امید پھر کس سے کریں؟ تو ہی تو ہے جو غفور ورحیم ہے، تو ہی تو ہے، جو معاف کرنے والا بُردبار ہے، اور پھر بڑا ہی مہربان ہے۔

اے میرے مالک! تو فہم وافہام سے بہت ہی آگے ہے، تجھے سمجھنے کے لئے لوگوں کو تمثیلوں کا سہارا لینا پڑتا ہے جب کہ تو لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ہے۔ لیکن تو جانتا ہے کہ ہم نادان ہیں کم علم ہیں محدود عقل رکھنے والے جاہل مطلق ہیں۔

چونکہ کوئی بھی تصور انسانی سے بالاتر چیز انسان کے بھیجے میں اترتی ہی نہیں، جس کی انسان کو کوئی مثال نہیں ملتی، جس کی بناء پر انسان تجھے اپنے ان تصورات کی مد میں دیکھتا ہے، جو کسی ماورائی ہستی کو دیکھنے کے بارے میں ان کے اذہان میں تصوراتی خاکے جنم لیتے ہیں، لیکن تُو تو وراء الوراء ہے، اس لئے جو تجھ کو سمجھنے کا حق ہے وہ ہم سے ادا ہی نہیں ہوپاتا۔ ہماری اس نادانی و کم فہمی کی تقصیر پر ہم کو معاف کر۔

اے میرے مالک! اے ربّ العزت! میں جاہلِ مطلق ہوں، نادان ہوں، لیکن اتنا ضرور تیرے ہی اس بخشے ہوئے فہم میں آتا ہے کہ بندے کا مالک سے رشتہ تب ہی ممکن ہے کہ اس رشتہ

کو پانے کے لئے اور درمیان میں حائل خلیج کو عبور کرنے کے لئے اور فاصلے کو پاٹنے کے لئے زندگی کی سرحد پر وجود کی ناؤ چھوڑنی پڑتی ہے۔

اے میرے پروردگار! یہ تیری ہی منشاء ہے کہ رب العالمین ہو کر، تو نے جمیع انسانوں میں سے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو رحمۃ للعالمین ٹھہرایا، اور یہ ہماری کتنی نہ خوش نصیبی ہے کہ ہمیں کائنات کے واحد رحمۃ للعالمین کی امت میں پیدا کرنے کا شرف بخشا، ہماری یہ لامتناہی سعادت بھی تیری ہی شان کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔

اے میرے مالک! تیرے اسرار لامتناہی ہیں، ان کی کوئی حدود نہیں ہیں نہ ہی کسی کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ علوم کو تمام تر جہتوں سے جان سکے۔ یا اس بابت دعوی کرسکے۔

میرے مالک میں مقطعات کے لامتناہی اسراروں میں سے کچھ اسرار جو آج سمجھ سکا ہوں وہ بھی تیری مقدس ذات ہی کی عنایت عظیمہ ہے، تو نے چاہا کہ اس بحر بے کنار میں سے چند قطرے ملیں ،تو ہی یہ ممکن ہوسکا، وگرنہ دنیا کے جس گورکھ دھندے میں اور اپنے ہی بنائے ہوئے جالوں میں ہم لوگ الجھ کر رہ گئے ہیں، اور ایسے پھنسے ہیں کہ اس سے نکل ہی نہیں پاتے، ایسے میں یہ قطعی ممکن نہیں تھا کہ کسی بھی اسرار کا انکشاف ہو سکتا۔

اپنی تمام تر کوشش اور کاوش جسے میں اپنی تمام تر بے بضاعتی کے باوجود جتنا مجھ سے ہو سکا پایۂ تکمیل تک پہنچا سکا ، میں جانتا ہوں کہ یہ علم بس اتنا ہی حاصل کرپایا ہوں کہ جیسے صحرائے سینا میں سے ریگ کا ایک ذرہ کوئی حاصل کرسکے،اور بس! اور لاریب فیہ کہ وہ ذرۂ ریگ بھی میری اوقات سے کہیں زیادہ ہے۔

اے رب العالمین !تو جانتا ہے کہ اس نور کے قلزم سے جو چند قطرے حاصل کرپایا ہوں ،وہ میں پوری ایمانداری کے ساتھ تیرے اس محبوب رحمۃ للعالمینﷺ کی امت تک منتقل کر رہا ہوں۔کہ لعمرك کہہ کر جن کی عمر عزیز کی تو نے قسم کھائی ہے۔

یہ وَأَحۡصَىٰ كُلَّ شَيۡءٍ عَدَدَۢا. یہ تیرے مقطعات، یہ تیرے ہی مخففات، یہ مکاشفات نور،اے نورالسموات والارض !تیرے ہی نامِ نامی سے منسوب کرتا ہوں،اپنی بے ربط التجاؤں کے ساتھ ،اپنی بے بضاعتی......اپنی کم علمی......اپنی نادانیوں......اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے......اپنی جبیں خاک پر رکھتے ہوئے......اپنی ناک زمین پر رگڑتے ہوئے......پر تیری رحمت سے امید کرتے ہوئے......

گر قبول اُفتد

# باب اول

# تمہیدات

# بابل

# ثانية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فاتحة الكتاب

الحمد لله الذى بعث النبيين مبشرين ومنذرين، وأنزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه وما اختلف فيه إلا الذين أوتوه من بعد ما جاءتهم البينات بغيًا بينهم فهدى الله الذين آمنوا لما اختلفوا فيه من الحق بإذنه والله يهدى من يشاء إلى صراط مستقيم،وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، كما شهد هو سبحانه وتعالى أنه لا إله إلا هو والملائكة وأولو العلم قائمًا بالقسط لا إله إلا هو العزيز الحكيم،وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله الذى ختم به أنبياءه، وهدى به أولياءه وبعثه بقوله في القرآن الكريم: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾﴾ التوبة: ١٢٨ ـ ١٢٩ صلى الله عليه أفضل صلاة وأكمل تسليم أما بعد:

میں اللہ رب العزت کی بارگاہِ ایزدی میں شکر بجالاتا ہوں کہ اس نے مکاشفاتِ اسرار کو اہل علم کے آگے نہایت مقبول بنایا، اورایک علمی کتاب کے طور پر اس کو خصوصی مقام دیا،اور نہ صرف ملک کے طول و عرض سے اس کی پسندیدگی کے بارے میں لوگوں نے اظہارِخیال پیش کیا بلکہ کئی ایک ممالک سے احباب نے اس کو علم کے جدید تناظر میں ایک بہترین پیش رفت قرار دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے اہلِ علم نے اس طرح بھی فرمایا کہ آپ کی کتاب آج کے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ آج سے دوسو سال بعد کے لوگوں کے لئے لکھی گئی ہے، بعض نے یہ بھی کہا کہ جب لوگ عام سی عملیات کی کتب پر راضی برضا ہیں تو آپ کیوں دقیق کتابیں ان کو دینا چاہتے ہیں، کہ جن کو لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے!؟۔ظاہر ہے کہ مجھے تو علم دینا ہے جو میں نے حاصل کیا،اور جس طرح علم کو پایا،کسی دانا کا قول ہے کہ:

یک رتی علم را دو من عقل باید۔

یعنی: علم کی ایک رتی بھر حاصل کرنے کے لئے دس من کے برابر عقل کی ضرورت پڑتی ہے۔

اب علم کی کوئی کتاب محض اس وجہ سے تو نہیں مؤخر کی جاسکتی کہ اس کو سمجھنے والے اب نہیں ہیں! لیکن جب تک لوگ کلّی طور پر کتاب کا ایک ایک حرف، ایک ایک سطر سمجھنے کے لائق ہوں گے تب تک پھر کون جیتا ہے۔ اور علم تو ویسے بھی علم ہوتا ہے، اس کو سمجھنے کے لئے بہرصورت وقت اور غور وفکر درکار ہوتا ہے، اورجس کسی نے بھی کسی علم پر توقف کیا اس نے گوہر مراد پالیا۔

زیرِنظر کتاب بھی میری طویل ترین تحقیق پر مشتمل ہے، جس کا دورانیہ دو عشروں پر محیط ہے۔ اس پر میں نے جتنا کام کرلیا ہے، وہ تو سینکڑوں صفحات پر پھیلا ہوا ہے، لیکن اس میں، میں نے ہر ممکن حد تک تمام نورانی علم کا آموختہ دینے کی اپنے طور پر بھرپوراور ایماندارانہ کوشش کی ہے، میں اس میں کہاں تک کامیاب ہوپایا ہوں، اس کا فیصلہ تو آپ حضرات نے کرنا ہے۔

آپ! جو عصرِ حاضرہ کے آپ ہیں جو بالمشافہ مجھ سے مخاطب ہوسکتے ہیں یا جن سے میں مخاطب ہوسکتا ہوں، اور آپ وہ بھی! جو میری حیات کے زمانے کے بعد کے آپ ہیں، جن سے میں صرف اپنی تحریروں ہی کے ذریعے سے مخاطب ہوسکتا ہوں، لیکن یہ کہ آپ مجھ سے مخاطب نہیں ہوسکتے! بس اپنی رائے زنی ہی کر سکتے ہیں۔

اس کتاب میں آپ کو بہت سی تلخ باتوں کو بھی سہنا پڑے گا، وہ تلخ باتیں جو اس سے پہلے کے لوگ چھپاتے تھے، لیکن مجھے کچھ چھپانا نہیں ہے۔ مجھے بیان کرنا ہے، کیوں کہ کسی نہ کسی نے ایک روز بیان کرنا ہے، تو اگر آج میں اس مرموز اسرار کے چند حروف سیکھ چکا ہوں توکیوں نہ ان سے ہی ابتدا کی جائے؟

یہ طویل وبسیط ریاضات و اوفاق پر مشتمل کام اور حروف مقطعات پر مشتمل اسمائے نور بالیقیناً تاریخ میں پہلی بار پیش کیے جارہے ہیں، اور کوئی بھی چیز تاریخ میں پہلی بار پیش کرتے وقت جو روحانی مسرت محسوس ہوتی ہے، شاید ہی کوئی اس کا اندازہ کرسکے۔ لیکن اتنا ضرور ہے، کہ پڑھنے اور مشاہدہ کرنے کے بعد ہی کسی حد تک اس مسرت کا ادراک ہوتا ہے، اور آج میری اس دیرینہ مسرت میں آپ میرے ساتھ شامل ہو رہے ہیں، تو میں دعاگو ہوں کہ اس کتاب کی ہر ایک سطر سے آپ استفادہ کریں کہ جس سے استفادہ ممکن ہے۔

جب کتاب لکھی جائے تو اسناد دینی چاہییں :

علوم روحانیہ پر بہت سی کتب لکھی گئی تھیں، لکھی جا رہی ہیں اور لکھی جائیں گی، ٹھیک اسی طرح جس طرح علوم قرآن، تفاسیر، احادیث، رجال، تاریخ، طبقات و دیگر موضوعات پر لکھی جاتی ہیں، لیکن باقی کتب اور ان کی اصناف و انواع اور علوم روحانیہ پر لکھی جانے والی کتب میں ایک واضح فرق میں نے محسوس کیا ہے، جس پر میرے نزدیک کسی نے بھی اس پر قلم نہیں اٹھایا، اور وہ ہے کتاب کی اسناد کے بارے میں۔ روحانی علوم پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں، ماسوائے چند ایک کتب میں وہ بھی ضمنی تذکرے میں جو کسی مقام پر برسیل تذکرہ آتا ہے کسی بھی روحانی علوم کی کتاب میں ماخذ و مراجع پر کوئی توجہ نہیں دی گئی، یہ دیدہ دانستہ تھا؟ یا کتمانِ حقیقت تھی ؟یا لاشعوری طور پر اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی؟ جو بھی تھا ان کتابوں کا اولین نقص تھا، اور اسلاف کے علوم و تصنیفات سے ایک قسم کی خیانت تھی۔

آج تک ہم کوجو کتب دستیاب ہوسکی ہیں اورجو طبع ہوکر منصہء شہود پر آگئی ہیں اور جن کو ان علوم میں ایک کلیدی حیثیت حاصل ہے، اور وہ کتب جو ہنوز مخطوطات کی صورت میں دریافت ہوئی ہیں ان میں بھی اس بات کا التزام نہیں کیا گیا کہ ماخذوں پر بحث کی جاتی، اور مراجع کی تفاصیل دی جاتیں۔ مثال کے طور پر طبع شدہ کتب میں سے امام بوني کي شمس المعارف کبريٰ اور منبع اصول الحکمة، ابن الحاج التلمساني کي شهره آفاق تصنيف شموس الانوار، محمد الکشناوي کي الدر المنظوم خلاصه سر المکتوم۔ لیکن ہم صرف ایک ہی بات سے خود ان کی صفائی پیش کرتے ہیں کہ، ان دنوں پریس نہیں تھے اور تمام مراجع کی کتب بالیقیناً قلمی نسخوں کی صورت میں ہوں گی۔ لیکن ایسی صورت حال بعد ازاں جب باقی نہیں رہی، تو پھر بھی یہی رجحان قائم رہا، مثال کے طور پر ہم عبدالفتاح طوخي الفلکي مرحوم کي کتب سحر بار نوخ، سر الاسرار، السحر العظيم، سحر الکهان في حضور الجان، تسخير الشياطين اور ان کی دیگر درجن بھر کتابوں کے نام دے سکتے ہیں. اسی طرح ازمنہء وسطیٰ کے علماء کی کتابیں اس بات کا مظہر ہیں، کہ ان کے نزدیک اسناد و مراجع کی کوئی حثیت بہ اہمیت نہیں تھی۔ اسی عظیم غلطی کو عصرِ حاضرہ کے مصنفین نے بھی بڑے شد و

مد سے اپنایا۔ ازمنہء قدیم میں جو ہوا سو ہوا، لیکن عصرہ حاضرہ میں اس رجحان نے ایک ایسی عظیم خیانت کو جنم دیا، جس کی تلافی شاید صدیوں پر محیط وقت بھی نہ کرسکے، وہ خیانت یہ تھی کہ دوسروں کی کتابوں کا چربہ لے کر ایک نئی تصنیف عوام الناس پر دے ماری گئی بغیر کسی حوالے کے، بغیرکسی سند کے اور بغیر کسی چھان پھٹک کے۔ اوراس طرح آج ہم جس دور میں رہ رہے ہیں، وہ ان علوم روحانیہ کے انحطاط کا ایک ایسا تاریک دور ہے، جس میں ناقص چربوں کی وہ بھرمار ہے کہ اصل مصنف جن کی کوئی کاوش (ان متاخرین کی کتب میں مسخ صورت میں موجود ہے وہ) دھری کی دھری رہ گئی ہے۔ اور رہا اصل علم ......وہ تو آج بھی ٹھوکروں میں ہے۔اسی طرح بعض کتب میں اگر کسی کتاب کا کوئی نام درج ہوتا ہے تو وہ اس طرح ہوتا ہے۔مثال کے طور پر: امام فخرالدین رازی کی کتاب جامع العلوم میں ہے کہ......اور کوئی بھی عبارت درج کردی جاتی ہے۔
یا تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ...... یا تفسیر ابن ابی حاتم الرازی میں ہے کہ......
یا حدیث میں ہے کہ...... اور کوئی سی بھی حدیث لکھدی گئی۔
یہ المیہ یہاں تک ہے کہ حدیث کی کتاب کا نام تک نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی حدیث درج بھی کردی گئی تو یہ بھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ حدیث اگر، صحاح، سنن و مسانید میں کہیں مرقوم ہے تو علم الرجال کے ائمہ فن نے اس حدیث کی اسناد کو درست بھی جانا ہے یا نہیں، وہ حدیث صحیح ہے، مرفوع ہے، غریب ہے، عزیز ہے، مشہور ہے، متواتر ہے، شاہد ہے، قدسی ہے، معلق ہے، معضل ہے، مرسل ہے، موقوف ہے، مقطوع ہے یا پھر ضعیف ہے؟ اس سے کسی کو بھی علاقہ نہیں، کاغذوں کا پیٹ جو بھرنا ٹھیرا، تو ان جھمیلوں میں کون پڑے؟ جو آدمی اپنا ماخذ تک نہیں بتا سکتا وہ کیا بتائے گا؟ یا وہ کیا بتا سکتا ہے، جس نے کبھی اس حدیث کو دیکھا تک بھی نہیں۔
اسی پر ایک بات یاد آگئی، میرے بیٹے کے استاد نے ایک مرتبہ جشن عید میلادالنبی ﷺ کا پروگرام منعقد کروایا، اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض بھی سرانجام دیے، انہوں نے اشتہار میں مہمانان خاص میں راقم کے نام کا بھی بلا پوچھے نام درج کیا(انہوں نے مجھ سے حجت کی تھی)، اور خطاب خصوصی ایک لئے ایک مشہور شخصیت کو دعوت دی، جس کی خوش آمدیدمیں قطبِ وقت، سرتاج الاولیاء، قاطع بدعت، رہبر شریعت، پیرطریقت اور ایسے ایسے فلک شگاف نعروں و القاب سے استقبال کیا گیا، جواب میرے حافظے میں بھی باقی

نہیں رہے۔ اور وہ شخصیت مسکراتی ہوئی اپنی نشست پر براجمان ہوگئی۔ جب ان کے خطاب کا موقعہ آیا، تو حاضرین میں سے کسی نے کسی حدیث کے بارے میں ان کو سوال تحریر کیا۔ انہوں نے سوال کو غور سے دیکھا اور جواب دیا کہ ہاں یہ حدیث ملا علی قاری کی کتاب الموضوعات الکبریٰ میں موجود ہے۔ حاضرین عش عش کر اٹھے اور فضا سبحان اللہ، اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی، اور بھی اس قبیل کی بعض باتیں تھی۔ راقم نے ایک چٹ (پرچی) پر ان کو باقی چند متعلقات کے ساتھ الموضوعات الکبریٰ کے بارے میں بھی لکھا کہ جب کہ ملا علی قاری نے الموضوعات الکبریٰ میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جو وضعی ہیں، اور احادیث کے نقد اور جرح تعدیل پر پوری نہیں اترتیں۔ اور آپ نے ہزاروں پر مشتمل حاضرین کے ہجوم کو یہ نہیں بتایا کہ ائمہ حدیث و ائمہ رجال کے نزدیک یہ حدیث وضعی ہے۔ اور ایسی ہی وضعی احادیث پر ملا علی قاری نے دیگر علماء کی طرح اپنے مجموعے بھی مرتب کیے ہیں جو موضوعات( وضعی و ضعیف احادیث) پر مشتمل ہیں، آپ کے اس ذومعنی و کتمان حقیقت پر مبنی جملے نے لوگوں کے ذہن میں یہ بات بٹھادی کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ میں نے وہ چٹ اسٹیج سیکریٹری کو دے دی جن کی دعوت پر میں آیا تھا۔ انہوں نے ان کے ہاتھ میں پرچی تھمادی۔ انہوں نے کسی حرف تک کی بھی گوہر افشانی نہیں کی، اور وہ صاحب کم و بیش چار بار ان کے پاس گیا اور ایک بار تو یہ بھی کہا کہ یہ میرے استاد نے لکھی ہے۔ اس کا جواب ضروری دیں، تا آخرِ نشست انہوں نے جواب نہیں دیا۔ اگر دیتا بھی تو کیا دیتا؟ یقیناً یہ سوچنے والی بات ہے!

اور ان صاحب (اسٹیج سیکریٹری) نے دوسری صبح مجھ سے معذرت کرلی۔

اسی طرح یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ تفاسیر لکھتے ہیں۔۔۔۔۔ یا تفاسیر میں ہے۔۔۔۔۔ اب کون سی تفسیر؟ یا کون سے تفاسیر؟ یہ کسی سے کون پوچھے؟ یا یہ کون پوچھے کہ اے صاحب کتاب !خدارا، ازروئے ایمان ذرا یہ تو بتادو کہ یہ تفسیر تم نے خود بھی کبھی دیکھی ہے؟ یا جہاں سے تم نے عبارت نقل کی ہے! اس کے سوا بھی کبھی کسی اور جگہ اس تفسیر کا نام سنا ہے، تو وہ بھی کیا جواب دے گا؟ اگرچہ دینا بھی چاہیے.اسی طرح غیر مستند اور منسوب کتب کا بھی معاملہ ہے، اس کی کچھ تفسیر میں نے مکاشفات اسرار میں روداد شب غم میں لکھی ہے، وہیں دیکھی جاسکتی ہے۔ اب ایسے قاری جن کی ساری زندگی چربہ قسم کی کتابیں پڑھ کر گذری ہیں، وہ اس بات کو کہاں سمجھ پائیں گے کہ متقدمین کی کتب جب لکھی

گئی تھیں، ان زمانے میں پریس نہیں تھا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں ہی ان کتابوں کو اپنی نگرانی میں شایع کرادیا۔ بلکہ وہ قلمی مخطوطوں کی شکل میں موجود ہوتی ہیں۔

سلسلہ کلام جاری رکھنے سے پیشترپچھلی باتوں سے متعلق ایک بات عرض کرتا چلوں کہ نہج البلاغہ کی ایک شرح میں ایک شارح نے کسی بات پر تاریخِ ابن عساکر کا حوالہ دے کر اپنی بات کو سند کا درجہ دے دیا۔ مجھے جب عربی کتب کے حصول کا بتوفیقِ خداوندی موقع ملا، تو تاریخِ ابن عساکر بھی دیگر کئی ایک کتب بھی کسی طرح میرے ذہن میں موجود تھی۔ لیکن اس نام کی تاریخ مجھے کہیں نہ ملی اور جب ملی تو پتہ چلا کہ ابن عساکر کی اس عظیم الشان کا کتاب تاریخِ ابن عساکر نہیں، بلکہ تاریخ مدینہ دمشق تھا۔ جو اسی(۸۰) مبسوط جلدوں پر مشتمل تھی۔ یہ حال ہے ہمارے یہاں کے فاضل محققوں کا! اور ایسی اغلاط، اغلاط العامہ کے طور پر موجود ہیں اور وہ بھی وافر مقدار میں۔

تو میں عرض کر رہا تھاکہ دنیا میں یہ شرف عالمِ اسلام ہی کو حاصل ہے کہ جب کوئی عربی کتاب پہلی بار اشاعت پذیر ہوتی ہے۔ تو یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ آیا وہ مخطوطہ نسخہء واحد ہے یا اس کے اور بھی نسخے دنیا کی بڑی بڑی لائبرریوں میں موجود ہیں اور تبھی جاکر کتاب مرتب کی جاتی ہے، تو مختلف مقامات پر موجود ان مخطوطوں کا عکس بھی مقدمہء کتاب میں شامل کردیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک عام دستیاب کتاب ابن الندیم کی الفہرست کو دیکھا جا سکتا ہے جو تیسری ہجری کی تصنیف ہے جو فہرس الفہارس پر مشتملِ ہے۔ یہی حال دیگر کتب کا بھی ہے اور جو راقم کے پاس بفضل اللہ موجود ہیں اگر ان کی تفاصیل بھی دی جائیں تو اور بھی طوالتِ صفحات درکار ہوگی۔ جس سے میں دانستہ گریزکر رہا ہوں۔ اس اصول کو اپنانے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آدمی نہ صرف کتاب کی، بلکہ اپنی بات کی سند کوبھی پا لیتا ہے۔

اسی بات پرمیں موضوع کے حساب سے مناسب سمجھتا ہوں کہ ابن الحاج التلسمانی کی روحانی علوم پر مشتمل شہرہ آفاق کتاب شموس الانوار کے بارے میں بھی کچھ عرض کرتا چلوں کہ شموس الانوار کا جو اصل مخطوطہ جامعہ ازہرمصر کے علماء کو ہاتھ لگا وہ بہت ہی شکستہ حالت اور شکستہ تحریر میں تھا۔ اسی کو سامنے رکھ کر علماء ازہر نے ایک صاف تحریر میں نسخہ تحریر کیا اور اسے پریس میں دے دیا گیا۔ مجھے وہ دونوں دیکھنے کا اتفاق

ہوا، اصل مخطوطہ کو بھی اور علماء ازہر کے مرتب کردہ نسخہ کو بھی، دونوں میں پچھلے ابواب نہیں تھے، جو آج شموس الانوار میں موجود ہیں، یہ بعد میں کتاب کا حجم بڑھانے کے لئے اس میں موضوعِ کتاب کے پیش نظر اس میں اضافہ کرکے کتاب کو پہلے (اور پتلے) سے کسی قدر بھاری بنادیا گیا۔ یہ کہاں سے لیے گئے؟ سرزمینِ عرب میں جس روحانی علوم پر مشتمل کتاب کی سب سے بڑی دھوم ہے۔ وہ امام غزالی کی تحریر شدہ کتاب ہے اور عرب کے علماء روحانیات سے آج اگر پوچھ لیا جائے کہ دنیائے علم کی کون سی بڑی کتاب ہے تو عرب کہیں گے کہ "کتاب الغزالی" اور وہ کتاب الغزالی سے بڑھ کر کسی کتاب کو اس فن میں زیادہ رتبے کی نہیں مانتے اور پریس اور نقل میں غلطی کے ممکنہ خوف سے اسی خوشخط نسخے کو اصل صورت میں شایع کردیتے ہیں (مجھے ان کی یہ بات بہت اچھی لگتی ہے)۔ مجھے اس "کتاب الغزالی" کو بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا، چند یہ ابواب جو شموس الانوار کے آخر میں درج ہیں اسی الغزالی کے شہرہ آفاق اور مقبول العام کتاب میں سے لے کر شامل کردیے گئے ہیں۔

اب آتے ہیں ہم ایک دوسرے غلط رواج پدرم سلطان بود پر۔ وہ یہ ہے کہ یہ عمل میرے جد امجد کا ہے، یہ عمل میرے بزرگوں کا ہے، اب اگر نقشِ پا پر چلتے ہوئے ان بزرگوں تک پہنچا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان کے پاس جو علم جفر تھا وہ یہ تھا کہ ابجد سے اعداد نکالنا جانتے تھے اور نام بمعہ والدہ اور یوم کے عربی یا فارسی نام کے بھی اعداد نکال کر بارہ پر تقسیم کرتے تھے یا پھر سات پر تقسیم کرکے کسی کتاب میں اسی باقی بچنے والے عدد کے سامنے جو تحریر درج ہوتی تھی وہ کتاب سے پڑھ کر سناتے تھے، سائل بھی خوش، عامل بھی خوش !اور علم دور کھڑا ان دونوں کو دیکھ سینہ کوبی کر رہا ہوتا تھا۔ایک ضرب المثل جملہ "کتاب کھول کر تو دیکھیں" بھی اسی بزرگوں کے عہدِزریں کا یادگار و شاہکار ہے۔

ریاضت کرکے تاثیری قوت پیدا کرنا ایک الگ بات ہے اور علم میں اپنی تحقیق اپنا مجاہدہ و اپنا مشاہدہ بتانا ایک الگ ہی بات ہے۔ اگر کوئی اپنے وظائف کی بناء پر دم کرنے میں اگر تاثیر کو پالیتا ہے۔ تو اس سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ وہ علوم روحانیہ میں بھی یدِ طولیٰ رکھتا ہے، یا رکھتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے ہی نامور بزرگوں کی قلمی بیاضیں جب مخطوطوں کی شکل میں یا پھر طبع شدہ ملتی ہیں تو وہ بھی ادھر ادھر کسی کتابوں سے مرتب

کردہ عملیات کا مجموعہ ہوتی ہیں ان میں علم و تحقیق کا کوئی شائبہ تک نہیں موجود ہوتا اور وہ بھی اس طرح کہ یہ بھی نہیں لکھا ہوتا کہ کون سا عمل انہوں نے کس کتاب سے مستعار کیا تھا؟ یا کس شخص سے عنایتاً حاصل کیا گیا تھا۔

ایک اور بات بھی ہے کہ ایک آدمی جو دو، پانچ یا دس، بیس سال ریاضت کرتا ہے تو جو وقت ریاضت کے منتہیٰ ہونے کا ہوتا ہے اور عمل کے یا اعمال کے طویل ترین سلسلے کا حتمی اختتام ہوتا ہے وہ ہی منصہ شہود پر آتا ہے۔ عمل اگر پہلی رات کامیاب ہوتا توکئی ایک سال کیوں صرف کیے جاتے۔ اس کی سیدھی سی مثال یہ ہے کہ اگر فرض کرلیں کہ کسی شخص نے دس سال ریاضت کی، ٹھیک دسویں سال کے آخری دن اور وہ اس میں کامیاب ہوگیا، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ نو سال گیارہ ماہ انتیس دن تک کامیاب نہیں ہو پایا، اور اس عرصہ میں اس کو جو مشکلاتیں درپیش آئی یا ناکامیاں حاصل ہوئیں، ان کا ذکر تک بھی نہیں ملتا علم کے افسانوں میں......

آج کے لوگ چٹکلے چاہتے ہیں، ٹوٹکے چاہتے ہیں۔ پہلے لوگ طویل ترین ریاضتیں کیا کرتے تھے، ایک چھوٹی سی مثال میں شاہ محمد غوث گوالیاری ؒ کی کتاب جواہرالخمسہ سے دیتا ہوں، جس میں انہوں نے چہل و یک اسماء (جن کا اصل نام اسماء الادریسیہ ہے) کی ساڑھے تیرہ سال تک ریاضت کی تھی، اور وہ بھی خلوتِ کاملہ میں۔ تو ضروری ہے کہ ان رودادوں کو بھی بیان کردیا جائے، جو دورانِ ریاضت عامل کو درپیش آتی ہیں۔ اور ذاتی تحقیق کو ہی اپنی تحقیق کرکے پیش کردیا جائے۔ اس طرح کوئی نہ کرے کہ جسکی مثال میں، میں نے عامل کامل دوم اور کتاب الاساطیر کا تذکرہ مکاشفات اسرار میں دیا ہے۔ بہت ہی فراخدلی کی ہوگی یہ بات۔ کہ علم میں اگر اپنی تحقیق ہے تو اپنی تحقیق بتائی جائے نہ کہ اس طرح کہ جس نقل کیے جانے والی کتاب میں لکھا ہے کہ "میں نے اس عمل پر دن رات اور مدتوں تک غور کیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ...... اور نقل کرنے والے نے بھی وہی الفاظ لکھ دیے...... اس سے پڑھنے والا یہی سمجھے گا کہ یہ ناقل کی شب و روز کی محنت کا نتیجہ ہے۔ یقیناً یہ ایک بہت ہی بڑی خیانت ہے۔ اور ناقابل معافی ہے۔ پُرکھے کہتے ہیں کہ نقل کے لئے بھی عقل کی ضرورت پڑتی ہے، اسی وجہ سے تو کہتے ہیں کہ منقول بات کا پتہ چلے اور ناقل کی اس پر رائے بھی ہو۔ مجھے یاد ہے کہ میں ساتویں کلاس میں جب پڑھتا تھا، میرا ایک ہم مکتب تھا اور بہت ہی اسباق میں

کچا رہتا تھا۔ روزانہ استاد سے مار کھالیا کرتا تھا۔ پڑھنے سے عدم دلچسپی کے باعث اس کی تحریر میں روانی بھی نہیں تھی۔ ہمارے کلاس ٹیچر نے ایک روز تنگ آکر کہا اگر تم خود نہیں لکھ سکتے تو کم از کم کسی دوسرے شاگرد سے فیئر کاپی لو اور اسی سے نقل کرو، اور کچھ نہیں تو دیکھ کر تو لکھ سکتے ہو۔ اس نے چند دنوں کی مہلت مانگی (یاد رہے کہ ان دنوں میں ایک کلاس میں ایک ہی استاد ہوا کرتا تھا جو سارے سبجیکٹ پڑھاتا تھا)اور چند روز کے بعد اس نے جب کسی سے کاپی لے کر اس کے موافق اپنی کاپی لکھی تو اس میں برابر (Tick) کے نشانات بھی تھے جو استاد نے کاپی کو چیک کرتے وقت لگائے تھے۔ نہ صرف یہ بلکہ جس مقام پر تھے اسی مقام پر لگائے گئے تھے اور جہاں استاد کے دستخط سرخ روشنائی سے تھے۔ ٹھیک اسی مقام پر وہ دستخط کرنے کی کوشش بھی اس نے کی تھی۔استاد نے اپنا سر پکڑ لیا اور اس کو کہا "بیٹا تم دنیا میں سب کچھ کرسکتے ہو لیکن کبھی پڑھ نہیں سکتے ہو"۔اور وہ شخص پھر کبھی نہیں پڑھا!

آج کے دور کے عامل حضرات کی کتب پر بھی وہی مثال صادق آتی ہے اور اس سے بہتر کوئی اور نہیں۔

آئیے اس طرح کی علمی خیانت کا سدِباب کریں اور چوری کرنے پر نفرین کریں۔ تاکہ علم اپنی اصل صورت میں اپنی اصل حیثیت میں عوام الناس کے سامنے آئے۔

باقی رہی تحقیق کی بات تو وہ ویسے ہی عدیم النظیر ہوتی ہے۔ جس چیز پر مدتوں غور و فکر کرکے سامنے لایا جائے تو وہ چیز دنیا کی پہلی پیش کردہ چیز ہوتی ہے۔

اس عظیم اور ایماندارانہ کام کی آج میں ہی ابتداء کرتا ہوں۔ اپنی ذاتی مدتوں کی تحقیق کے ساتھ اور مراجع و مصادر کے ساتھ یہ کتاب آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے میں ایک ایسی مسرت محسوس کرتا ہوں جس کو شاید میں لفظوں میں بیان کرنا بھی چاہوں تو نہ کرسکوں۔

اس کتاب کو پیش کرنے کے لئے بہت سے احباب مجھے مستقل طور پر اپنی ملاقاتوں اور خطوط اور فون کے ذریعے مجھے آمادہ کرتے رہے بلکہ اصرار کرتے رہے کہ اس کتاب کو جلد از جلد مکمل کرکے ان کے سامنے پیش کیا جائے،بہت سے احباب نے یہ بھی کہا کہ آپ ہماری آتش شوق کو بڑھا کر کیوں سکون کے ساتھ بیٹھے ہیں؟ بعض احباب کے پاس لوگ چند روپے جمع کرتے رہے کہ مکاشفات نور شایع ہو تو وہ اپنی کاپی خرید سکیں،غرضیکہ

ایسے عجیب سے معاملات کا اظہار کیا جس سے مجھے اس بات کی آخر حامی بھرنی ہی پڑی کہ اس کتاب کو پہلے پیش کردوں.

میں کوئی بے حس انسان نہیں کہ ان جذبات کی قدر نہ کرتا، لیکن تحقیقی کتاب لکھنا کتنا دشوارگزار مرحلہ ہے، کاش وہ یہ جان پاتے!

اس کتاب کو مکمل ہوتے ہی پریس میں دینے اور آپ کے سامنے پیش کرنے میں خصوصی تعاون میرے دوست میرے شاگرد جناب غلام مصطفی سومرو ایگزیکٹو انجنیئر کا ہے،اور میرے شاگرد جناب علی اکبر سومرو، میرے بچپن کے دوست جناب وزیر علی کھوڑو، میرے بھائی حکیم غلام سرور شباب ،میرے بھائی غلام سرورمیمن اور میرے چھوٹے بھائی غلام مرتضی کی بھی کسی نہ کسی صورت معاونت شامل ہے،جس کے لئے میں ان تمام حضرات کاشکرگزار ہوں،اللہ تعالی انہیں جزائے خیر دے اور دینی و دنیاوی معاملات میں ان کی معاونت فرمائے.اور ان کے دنیوی و روحانی درجات بلند فرمائے،اور اس کارخیر میں معاونت کرنے پر،اور اس مستقل صدقہءجاریہ میں ان کی ان خدمات کو اپنی بارگاہ ایزدی میں قبول فرمائے.

آمین ثم آمین.

تربیت اگر زندگی میں میسر ہوجاتی ہے، تو پھر علوم کے طلسم کدے چشمِ وا سے دکھائی دینے شروع ہوجاتے ہیں۔

## کیا روحانی علوم سحر کی قسم ہیں؟

ایک اور المیہ جو اس علم کو شجرِ ممنوعہ بنائے بیٹھا ہے، وہ ہے کہ یہ علوم سحر کی حیثیت رکھتے ہیں (معاذ اللہ) جبکہ یہ بہت ہی شریف علوم ہیں جن کا سحر سے دُوردراز کا واسطہ بھی نہیں ہوتا، یہ علوم دشمنوں سے زیادہ نام نہاد دوستوں کے ہاتھوں سے ہی زیادہ مجروح ہوئے ہیں، ان پر کلہاڑی چلانے والے کوئی اور نہیں، خود اس علم کے دعوے دار ہیں، جنہوں نے اپنی دوکانداری چمکانے کے لئے ان کو سحر کا نام دے دیا۔

مثال کے طور پر میں مصر کے مشہور عامل و منجم و جفار جناب عبدالفتاح الطوخي الفلكي کی چند کتب کے نام دیتا ہوں، ان کی بعض کتب کے نام کچھ اس طرح ہیں

سحر الكهان في حضور الجان*السحر العظيم*سحر بارنوخ*السحر الاحمر*تسخير الشياطين*سحر هاروت و ماروت*السحر العجيب في جلب الحبيب. وعلى هذا القياس.

اگر علوم کے دعوے دار خود عواقب کی پرواہ کیے بغیر ایسی طفلانہ باتیں کرنا بیٹھیں، تو پھر جو پہلے ہی ان علوم سے بیر کھائے بیٹھے ہیں، ان کو تو گویا ان جیسی کتب سے ایک شہہ سی مل جاتی ہے، کہ یہ علوم سحر ہیں اور سحر حرام ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ سحر حرام ہوتا ہے، اور اس پر اللہ ربّ العزّت کی لعنت ہے، لیکن جب وہ واقعی سحر ہو، اس طرح نہ ہو کہ نادانی سے رکھے گئے کتابوں کے نام سے ان کو سحر سمجھا جانے لگا ہو۔ یہ کیا ؟ کہ کتابوں کے نام تو مثال کے طور پر مذکورہ بالا نام ہوں لیکن وہ کتب قرآنی اعمال سے مزین ہوں، حاشاً للہ ! کیا قرآن مجید میں سحر موجود ہے؟ کیا ایسا سوچنا بھی جسم و روح کو لرزا نہیں دیتا۔ -----؟ پس یہ سوچنے کا اور عبرت کرنے کا مقام ہے!

میں مانتا ہوں کہ جب ان علوم سے واسطہ پڑتا ہے، تو آدمی کو بعض اوقات یہ شوق دامنگیر ہوتا ہے کہ وہ بھی ان ارواحِ غیبیہ کو دیکھے، جن میں جنات بھی ہیں، اور مؤکلات بھی ہیں، ایسا کرنا قطعاً سودمند نہیں ہے، اس لئے کہ جب یہ مخلوقات بصد کوششوں کے بعد مسخر ہوتی ہیں، تو ان کی اولین کوشش ہوتی ہے، کہ عامل کو اپنی فطرت میں ڈھال لیں، اگر خدا کی

مہربانی شامل حال نہ ہو تو آدمی وہی رنگ بتدریج اختیار کرتا جاتا ہے، جو مسخر شدہ قوتوں کا فطری رنگ ہوتا ہے۔اور یہ سب ایسا غیر محسوس انداز میں ہوتا ہے،کہ عامل کو پتہ تک بھی نہیں چلتا کہ وہ عامل کی بجائے معمول کی حیثیت اختیار کرگیا ہے، چند ایک کام ان قوتوں کے بل بوتے پر کرتے وہ اس بات سے بے خبر ہوجاتا ہے، کہ اس کی اپنی فطرت تبدیل ہوچکی ہے۔

شروع کے زمانے میں مجھے بھی کچھ ایسے ہی شوق نے بعض ریاضتیں کرنے پر آمادہ کیا تھا، میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ میری محض نادانی تھی،نوجوانی کا زمانہ تھا اور نوجوانی میں نادانی ہی سرزد ہوئی تھی،کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ اگر ان دنوں میں ہی میں سنبھل نہ جاتا تو آج علوم(جو واقعی علوم ) ہیں ان کا سایہ تک بھی مجھ پر نہیں پڑتا، اور لوگوں کے جھمگٹے میں بیٹھا کسی مداری کی طرح بیٹھا شعبدے دکھا رہا ہوتا۔اور اپنے جہلِ مطلق کو اپنا کامل علم سمجھ رہا ہوتا۔اور وہ سعادتیں جو اللہ ربّ العزّت نے مجھے بوسیلہ آقائے نامدارﷺ ،عنایت کی ہیں ان سے محروم رہتا۔اور شاید آج اس قابل بھی نہیں ہوتا کہ مکاشفاتِ نور آپ لوگوں کے سامنے پیش کرسکتا،اور جو مقطعات کو سمجھنے کے لئے جو برسہابرس میں نے صرف کئیے ہیں وہ شاید کیا بلکہ یقیناً نہیں ہوتے۔بے شک اللہ اپنے بندوں کو معاف کرنے والا مہربان ہے۔نہ صرف یہ بلکہ اعدادِ متحابہ کو دریافت کرنا، قرآن مجید کے عددی نظام کو سمجھنے میں اپنے لیل و شب گزارنا،احادیث رسول ﷺ اور ان کے رجال پر تحقیق کرنا، حضور اکرمﷺ کے مقدس خطوط کو تاریخ کے بسیط صفحات سے مستخرج کرکے تاریخ اسلامی و تاریخ دنیا میں پہلی بار کثیر ترین مقدار میں جمع کرنا مجھے کبھی بھی نصیب نہیں ہوتا جو میں تسخیر ارواح کے لایعنی مسائل میں الجھا رہتا۔ اللہ فرماتاہے۔

﴿ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ﴾ غافر: ۱۵

ترجمہ:اللہ راز کی بات اپنے بندوں میں سے جسے چاہے بتا دیتا ہے۔

﴿ فَسُبْحَـٰنَ ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَىْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ ﴾ یس: ۸۳

میں ایک بار پھر اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے اپنی ارتکاز کی قوت کو اور اپنی توجہ کو ان لایعنی باتوں (تسخیر روحانیت ) پر صرف نہیں کرنا چاہیے تھا، وہ ارتکاز، وہ توجہ کا کمال بھی قرآن مجید کے اسرار سمجھنے پر اسی زمانے میں بھی صرف کرنا چاہیے تھا،اس طرح اپنی زندگی

کے وہ چند ماہ جو میں نے ان مخفی قوتوں کے مشاہدے میں گزارے، میں انہیں اپنی زندگی کے رائیگاں ایام سمجھتا ہوں......

میں اللہ بزرگ و برتر کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ اس کی ذات کریمی نے میری نادانی سے قطعِ نظر مجھے ان ہی دنوں ایسی حماقتوں سے رجوع ہونے کا سنہری موقعہ دیا، اور پھر اسی موقعے سے استفادہ کرنے کی صلاحیت بھی بخش دی۔

﴿ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٩٢﴾ ﴾ البقرۃ: ۱۹۲

ترجمہ: اگر کوئی باز آجائے تو اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

یقیناً ارواحِ غیبیہ کی تسخیر ایک صریح نادانی ہے، جو بظاہر تو عامل بنادیتی ہے، لیکن بباطن آدمی کی روح کو کمزور کردیتی ہے، اپنی نادانی کے ان ہی ایام اور بعض معاملات کا میں نے مکاشفاتِ اسرار میں بھی تذکرہ کیا تھا۔ جس کی وجہ محض کامیابی و ناکامی کے اسباب بیان کرنا تھی، اس لئے نہیں تھا کہ لوگ مجھ سے پوچھنے لگیں، کہ میں ان کو ان ہی چیزوں کی تعلیم دے دوں۔ جن کے بارے میں، میں بتا چکا ہوں کہ وہ میری محض بچپنے کی نادانی تھی، جو میں کربیٹھا تھا، جس سے انہی دنوں میں، میں بارگاہِ جنابِ تعالیٰ میں رجوع بھی کرچکا تھا۔ تسخیر روحانیات سے ایک قوت پیدا ہوتی ہے، جب یہ قوت دیگر ذرائع سے بھی حاصل ہوتی ہے، جن سے روح میں بالیدگی بھی پیدا ہوتی ہے، تو پھر کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ان طرائق کو اپنایا جائے؟ علوم کی تربیت کا چونکہ کوئی معقول انتظام نہیں ہوتا اس لئے تربیت کے اصول و ضوابط مبادیات کی کتب میں درج کیے جاتے ہیں، اور اسی قبیل کی کتب جب مرتب کی گئیں تو وہ بھی ایک کمزور نقل سے زیادہ کی حیثیت حاصل نہیں کر پائیں اس وجہ سے کہ کتاب مرتب کرتے وقت تدبر سے کام نہیں لیا گیا، اور جیسا متقدمین کی کتب میں موجود تھا ویسا ہی نقل کردیا گیا۔ لہٰذا ضروری انتباہات پھر بھی اسی کے اسی طرح رہے، اور عجیب وغریب شرائط حقائق کی جگہ پر آگئے۔

# رودادِ سفر

واضح ہو کو ان چودہ حروف نورانیہ میں ہی اسم اعظم ہے۔ اور قرآن پاک میں ان چودہ حروف کا بہت ہی عظیم حساب بیان ہوا ہے جس میں سے بعض حسابات اس کتاب کے آخری ابواب میں درج ہیں۔ حروف نورانیہ کے اسراروں کو سمجھنے کے لئے میں نے مدتوں اس علم میں سعٔی بلیغ کی ہے اور قدرت ایزدی کا یہ مجھ ازلی عاصی پر ایک خصوصی کرم ہے کہ اس نے اس علم کا ایک وافر حصہ میرے نصیب میں لکھ دیا۔ اس تمام علم میں سے جو کچھ مجھے عنایت ہوا وہ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ اس مکاشفات نور میں سمو سکے، لیکن مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ میرا تمام ترکام جس کا زیادہ حصہ حسابات پر مشتمل ہے وہ ہی سینکڑوں صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں سے کچھ ہی حصہ اس کتاب میں آسکتا ہے، تمام کا تمام نہیں، اس لئے میں کوشش کررہا ہوں کہ کم سے کم صفحات میں زیادہ سے زیادہ تفاصیل سامنے آسکیں۔

مثال کے طور پر میں نے پورے قرآن مجید کی ہر سورت مقدسہ کی ہر ایک آیت کے حروف نور مستخرج کیے ہیں۔ اس طرح ہر سورت کی ہر ایک آیت کی ایک سطر بنتی ہے، اس لحاظ سے قرآن پاک کی تمام آیات کے مطابق سطور اس کتاب میں باقاعدہ شمار کے ساتھ درج کی جانی چاہیے تھیں جو اس کتاب کو مزید ضخیم بناتیں، اب ان میں سے ہر سطر کے اپنے اپنے اعداد ہیں آپ ہی بتائیں کہ ایک کتاب میں یہ کس طرح ممکن تھا؟

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہر ایک چیز اپنے اضداد سے پہچانی جاتی ہے۔ اسی طرح حروف نورانیہ کے ساتھ حروف ظلمانیہ کا بھی معاملہ ہے۔ میں نے پورے قرآن کے حروف ظلمانیہ کی بھی اسی طرح تخریج کی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس لئے بھی قرآن کی تمام آیات مقدسہ کے مطابق سطور چاہییں۔اور اس کا بہتر طریقہ یہی ہوتا کہ قرآن کی پوری آیت درج کرکے پھر دو مزید کالم بنا کر ان میں سے ایک میں حروف نورانی رکھ دیے جاتے اور ایک میں حروف ظلمانی۔جبکہ چند ایک جداول میں، میں نے ان کا آموختہ دینے کی ایک کوشش کی ہے، جس کو آگے کے صفحات میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

اور بھی کئی ایک طرائق ہیں جن پر راقم الحروف نے انتہائی عرق ریزی سے کام کیا ہے۔ صرف ہر دو اقسام کے لئے بھی ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے، اگر زندگی نے وفا کی اور

موقعہ ملا تو ضرور پیش کروں گا لیکن میں اس کے لئے وعدہ نہیں کرسکتا، میں نے جو پہلے ہی کئی ایک وعدے کیے ہیں ان کو تو ایفاء کرسکوں، لوگوں کو، بلکہ یہ کہیں کہ اہل علم و طلباء علم کومجھ سے پہلے ہی شکایات ہیں کہ میں کتاب لکھنے کے معاملے میں بہت ہی سست واقع ہوا ہوں، میری یہ بطی السیری بوجوہ ہے، جس کا میں بارہا عرض کرچکا ہوں۔

اول تو میں جس پیشے سے تعلق رکھتا ہوں، اس کے بارے میں زبان زد عام و خاص مشہور ہے کہ یہ لوگ ایک اخبار کو بھی کمیء وقت کی بناء پر، اپنے پیشے کے زمانے میں ساری زندگی میں کسی ایک دن بھی کامل نہیں پڑھ سکتے، تو مجھ پر تو ان کا اعتراض جچتا بھی نہیں۔

دوم یہ کہ نقالی کرنا بہت آسان ہے پانچ دس کتابیں سامنے رکھو تو ایک نئی کتاب تیار ہے۔ یہ کرنا اور اس طرح کی کتاب لکھنا میرے بس سے یقیناً باہر ہے، میری تعلیمات میں یہ چیز شامل ہے کہ دنیا کو کوئی چیز دینے کے لئے نہیں ہے تو نہ دو۔ صدیوں سے موجود علم کے غیر تحقیقی خام مواد کے چربے مزید پراگندہ کرکے کتاب مرتب کرنا میرے نزدیک گناہ ہے۔ جو میں کسی بھی صورت میں اپنے سر مول لینا نہیں چاہتا۔ تحقیق اور عرق ریزی پر مشتمل کتاب تو صدیوں میں ہی وقوع پذیر ہوکر منصہء شہود پر آجائے تو بھی بڑی نعمت ہے۔

شاید اس کتاب کے پڑھنے کے بعد آپ اس بات کا اندازہ لگالیں کہ کتاب لکھنا بہت ہی مشکل کام ہوتا ہے۔ میں اگر باقی کتب نہ بھی لکھ پایا تو یہ ایک کتاب علمی لحاظ سے میرے تاریخ میں موجود علم کے لئے یک شخصی محنت کے طور پر میرے ادا کیے جانے والے کردار کے لئے کافی ہوگی اور میں تاریخ کا کبھی بھی مجرم نہیں گردانا جاؤں گا، کیونکہ اپنی حد بساط کے مطابق میں نے تاریخ میں اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اور پوری ایماندارانہ، مجھے کوئی خلش کوئی تاسف نہیں کہ اگر میں اپنا تمام علم لوگوں تک نہیں پہنچا سکا۔

پور اعلم پہنچانا بہت ہی مشکل بات ہے کم ازکم یہ بات میں اپنے لئے تو ضرور کہوں گا۔

ایک چھوٹی سی مثال اس ضمن میں آپ لوگوں کے لئے کافی ہوگی کہ اب میرے پاس اتنے اعداد متحابہ موجود ہیں کہ اگر میں پاکستان کے ہر ایک پوسٹ گریجوئیٹ فرد کو اگر اعداد متحابہ کا ایک جوڑا دے دوں، اور دوسرے کو دوسرا دے دوں، تیسرے کو تیسرا دے دوں اورچوتھے کو چوتھا۔۔۔ وعلیٰ ہذاالقیاس۔ تو کسی کو بھی مکرر اعداد نہیں دوں گا ہر ایک کو

علیحدہ اعدادملیں گے، توپھر بھی پاکستان کے پڑھے لکھے شخص کم پڑ جائیں گے، لیکن میرے پاس اعداد متحابہ کم نہیں ہوں گے، جبکہ آج تک صدیوں تک پھیلی ہوئی تاریخ صرف اعداد متحابہ کے تین جوڑے دے سکی ہے، اور مصر، بلاد عرب، بلد ایران، بلاد پاک و ہند کی اہلِ علم شخصیات ان ہی تین اعداد کا صدیوں سے راگ بجاتی آئی ہیں،اور محض مفروضات پر ان کی پیشکش رہی ہے یہ جانے بغیر کہ کیا وہ تینوں واقعی اعداد متحابہ ہیں بھی یا نہیں، تو صرف دو درست ہیں اور تیسرا تمام کا تمام تر غلط ہے (اس پر تفصیل ہماری کتاب مکاشفات اسرار میں مرقوم ہے)۔ اب اگر میں تمام اعداد لوگوں کو دوں بھی تو کیسے؟ اس کے لئے کئی لاکھ صفحات پر مشتمل کتابوں کی ضرورت ہے۔ میں لکھ بھی دوں تو شایع کون کرے گا؟ پڑھے گا کون؟ ہمارے حکمرانوں کو روحانی علوم سے کوئی لگاؤ نہیں. اگر ہوتا بھی تو شاید حکومت بھی اپنے خرچ پر یہ کتاب شایع نہیں کرپاتی، بالفرض اگر وہ شایع کر بھی پاتی، تو اس کو خریدتا کون؟ پڑھتا کون؟

اور جن اعداد متحابہ کی دریافت کے لئے تاریخ اب تک روتی رہی ہے، اب جبکہ وہ دریافت ہو بھی چکے ہیں تو بھی تاریخ روتی رہے گی۔ اس لئے کہ اگر زندگی نے وفا کی اور قدرت ایزدی کی منشاء شامل ہوئی اور میں **"اعداد متحابہ"** نامی کتاب مرتب کر پایا تو اس میں صرف چند ہزار اعداد متحابہ دے پاؤنگا تمام کے تمام نہیں، جتنے میں جانتا ہوں۔

اسی طرح پورے جفرالجامع کے ہر ایک ربع کے دو اباجد( **ابجد شمسی و قمری** )سے اعداد نکالے ہیں۔میں نے ۷۵۴ اباجد بھی بنائی ہیں۔ اسی طرح علم الجفر کی سینکڑوں جداول بھی بنائی ہیں، یا جس کائنات کی ضخیم کتاب کا مکاشفات اسرار میں ذکر کیا تھا۔ اس کی ہزاروں سطور میں بناچکا ہوں، لیکن بطور اشاعت اگر میں لکھوں بھی تو اس کتاب کو کون شایع کرسکے گا؟ اور پڑھے گا کون والا سوال پھر بھی باقی رہے گا!

اور بھی کئی ایک کام اس قبیل کے ہیں جو سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہیں اور مجھے رب عظیم کی عنایات بے پایاں پر افتخار ہے کہ میرے شعوری لمحات اور شب زندہ داری کو اس کی ذات کریمی نے ایسا بنایا کہ میری زندگی میں شاید ہی کوئی رات ایسی گذری ہو، جب میں عام انسانوں کی طرح عام سی نیند سویا ہوں گا۔

# روحانی علوم میں ناکامی کے اسباب

انسان جب کسی شعبے یا علم کی کسی صنف سے گہرا تعلق رکھتا ہے تو اس شعبے یا اس صنف سے متعلق افراد کا بھی آپس میں قدرِ مشترکہ کی بناء پر ایک ربط سا پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر دل کی باتیں کہی جاتی ہیں، سنی جاتی ہیں، جن میں جذبہء شوق بھی ہوتا ہے، امیدِ منزل بھی ہوتی ہے، نامرادی بھی ہوتی ہے، مایوسی بھی ہوتی ہے، حسرت بھی ہوتی ہے، علم سے شکایات بھی ہوتی ہیں۔ اور یہ سب باتیں اس وقت کہی جاتی ہیں جب یہ یقین سے مانا جاتا ہے کہ مخاطب لہ، غمگسار اور ہمدرد ہے۔ پھر جو رُودادوں کا ایک سلسلہ سا چل نکلتا ہے،کہ اس موضوع پر ایک پوری تاریخ مرتب ہوسکتی ہے،پھر ہی پتہ چلتا ہے کہ دشت تو دشت ہی رہے، مہربان برساتیں جانے کہاں برسا کر وہ ابرِباراں چلے گئے جو کبھی کبھی بھولے سے بھٹکتے ہوئے پیاسے صحراؤں میں آن پہنچتے تھے،اور پھر کبھی نہیں لوٹتے جو ایک بار روٹھ کر چلے جاتے،اوّر ان کی ایک بار ہی سہی لیکن دید کو چشمِ نم ڈھونڈتی ہی رہتیں، اور امیدِ بہار و امید نخلستان پھر ایک ناسور کی طرح پڑی اندر میں رِستی رہتی۔

علم کی اثر پذیری اور تصرفاتَ عنقا کی طرح معدومِ محض ہوگئے،اور یا تو قصے کہانیوں میں ملتے، یا بزرگوں کی ان ملفوظات میں، جو ان کی حیاتِ فانی کے اختتام کے بعد برسوں بعد ان کے چاہنے والے خوش اعتقاد مرتب کرتے ہیں۔ عموماً ہم میں سے بہت سے دوست توقع رکھتے ہیں کہ بلادِعرب و مصر سے اگر علوم کی کتب مل جائیں تو علم کی تشنگی ختم ہوسکتی ہے، پھر جب یہ خیال زور پکڑتا ہے تو پھر عربی کتب کے حصول کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ چل پڑتا ہے، پھر کتابوں کے شیلف تو بڑھتے جاتے ہیں، لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔

علوم روحانیہ پرمیں نے سینکڑوں عربی کی جدید و قدیم کتب دیکھی ہیں، نیز جامعہ ازہر مصر میں ان علوم پر مشتمل جو مخطوطے پڑے ہیں ان میں سے بہت سوں کودیکھنے اور پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے،لیکن بڑے ہی دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے،کہ کتب کی اس طویل ترین قطار میں

سے چند ہی کتب ہوں گی جن میں علم نام کی کوئی چیز موجود ہے وگرنہ باقی ساری کی ساری ٹوٹکوں پر ہی مشتمل ہوتی ہیں، ٹھیک اسی طرح جس طرح پاک وہند و ایران میں لکھی گئی ننانوے فیصد کتب سابقہ کتب کا غیرحتمی چربہ ہوتی ہیں۔ جب علمی مواد ہی نہیں ہوتا، تو پھرتوجہ مبذول کرانے کے لئے کتابوں کے ناموں کو پرکشش کیا جاتا ہے۔

مثال=الاٌسرار الالٰهية في علوم الروحانية.*البهجة اللماعة في تسخير ملوك الجن في الوقت والساعة*بهجة السامعين في تسخير ملوك الجن اجمعين*الجواهر اللماعة في استحضار ملوك الجن في الوقت والساعة*الكواكب اللماعة في تسخير ملوك الجان في الوقت والساعة*الكنز المدفون والسر المصون في علوم الروحاني*نهاية الوضوح في الانتفاع بقوة الروح*مجموعة عمليات ومجربات الغزالي الكبير*بغية الطالب في معرفة الضمير للمطلوب والطالب والمغلوب والغالب لابي معشر الفلكي الكبير*اللؤلؤ والمرجان في تسخير ملوك الجان.وغيره وغيره.

اسی قبیل کی کتب کی ایک طویل فہرست ہے۔ جسے میں بخوفِ طوالت درج نہیں کررہا۔ان میں یہی چیز ہوتی ہے کہ ابجد کے اعداد ہوتے ہیں، مثلث الغزالی ہوتا ہے، چند طلاسم کے ٹوٹکے ہوتے ہیں، یا پھر مؤکلات کی کثیر مقدار پر مشتمل چند ایک دعوات ہوتی ہیں، نہ تو کسی مرتب کی کتاب کے متن کا اس کے مجوزہ نام سے( برائے نام ہی سہی )کوئی تعلق ہوتا ہے، نہ ہی نفسِ مضمون کے پیش نظر کتاب کو مرتب کیا جاتا ہے۔نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خال خال ہی کسی کتاب میں علم کی ایک آدھ بات آجاتی ہے اور وہ بھی محض نقل شدہ، جس کی شرح کا مرتب کو خود بھی پتہ نہیں ہوتا،وگرنہ پھر ٹوٹکے ہی ٹوٹکے دے کر کتاب کے صفحات کا پیٹ بھراجاتا ہے۔یعنی نہ جادہ، نہ منزل ، نہ کوئی روشنی کا سراغ ......طالب علم ٹوٹکوں ٹوٹکوں میں ہی اپنی عمربیتا دیتا ہے۔جب کسی روشنی کی سمت کا کسی منزل کے راستے کا سراغ تک بھی نہیں ہوگا تو پھر طالب علم کولہو کے بیل کے سوا کوئی اور حیثیت کبھی بھی اختیار نہیں کرپائے گا۔ چونکہ جب علم ہی کتب میں نہیں ملے گا تو تربیت کی بات کرنا، زخم پر نمک چھڑکنے کے برابر ہوگا۔اور جو تربیت اس علم میں اشد ضروری ہوتی ہے وہ بھی اہل علم کے سوا کہیں نہیں ملتی،اور اہل علم وہ ہوتے ہیں، جنہوں نے اپنی پوری زندگی علوم کے باطنی اسرار و ظاہری معجزات پر تدبر کیا ہوگا۔ایسے ہی انسانوں کی جب

دن کو مزدوری کرکے تھک ہار کر رات کو سوجانا۔ یہ عیاشی کبھی کبھار ہی کی ہے۔
ایک مصنف کا قاری سے جو رشتہ ہوتا ہے، اسی مقدس رشتے کے ناطے یہ بتا رہا ہوں، اس غرض سے نہیں کہ اپنے آپ کو بڑا آدمی ثابت کرسکوں۔ اللہ ایسی نخوت سے بچائے، یہ چند الفاظ صرف اور صرف بارگاہ ایزدی میں شکرانے کے طور پر ہیں ان سے زائد کچھ بھی نہیں۔
شکرانے کے یہ الفاظ یہ جذبات تو یہاں رقم کرنے سے بھی پہلے کے تھے اور تازیست قائم رہیں گے، یہ یہاں درج کرنے کا مقصد آپ لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ میرے بعض احباب کا یہ بار بار اصرار ہوتا ہے کہ آپ کو خدا نے جو علم دیا ہے۔ وہ تمام کا تمام ہم تک منتقل کردیں، باقی علوم اور ان پر تحقیق، جن کو میں نے ابھی بیان بھی نہیں کیا۔ صرف چند ایک کو جن کا میں نے یہاں تذکرہ کیا ہے۔ ان کو بھی میں یا کوئی عام ناشر شایع نہیں کرسکتا۔ تاوقتیکہ حکام وقت اسے شایع کرنے کا اہتمام کریں اور وہ بھی سرکاری خرچ پر۔ مگر وہ کریں بھی تو کیوں؟ ان کو کبھی اس بات کا احساس تک بھی آج تک کرنے نہیں دیا گیا ہے کہ ان علوم پر کوئی تحقیق بھی ہوسکتی ہے۔!
کاش! کہ ہمارے حکمران، ہارون الرشید اور مامونُ الرشید ثانی ہوتے جو علوم کی سرپرستی کرتے۔ لیکن اب حال یہ ہے کہ کرکٹ کی سرپرستی ہوسکتی ہے۔ لیکن علوم کی نہیں۔ کھیل کود اور تماشے کے لئے وقت ہے علم کے لئے نہیں۔
میں نے اپنا آج اپنی آنے والی نسل کے کل کی خاطر قربان کردیا ہے،اور مجھے اس بات پر فخر ہے،کوئی تاسف نہیں، میں یہ سب اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنی حجت اس زمانے پر پوری کردی ہے،اگر تاریخ کے صفحات میں کبھی اس بات کی کمی محسوس کی گئی کہ کاش! یہ شخص مزید بھی لکھتا ؟ تو تاریخ کے وہ منصف اور مصنف اس دور کے ارباب اختیار اور اہل علم ،اور مدعیانِ علم کے بارے میں فیصلہ کرنے میں خود مختیار اور آزاد ہوں گے۔ لیکن میں آپ کو یہ بات بتادوں کہ میں تاریخ کا مجرم بننا نہیں چاہتا،اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ ان سطور،ان صفحات کے توسط سے آپ لوگوں کو یہ آگاہی دوں کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس قبیل کا کام جو آپ اس کتاب میں ملاحظہ کررہے ہیں،وہ ہمارے لئے اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے مفید ہے،اور یہ کہ ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی اسی طرح غیر تحقیق شدہ مواد نہ دیکھیں کہ جس طرح ہم دیکھ رہے ہیں، نیز یہ کہ ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی ٹھیک ہماری ان کتب کو (**جو ہم پیش کرچکے ہیں، اور پیش کررہے**

ہیں )ایک بنیادی حیثیت دے کر اس پر اپنے علم کی بناء قائم کریں، تو آپ یہ اندازہ لگالیں کہ اگر ہماری یہ کتب ایک اساس،ایک بنیاد کی مثل ہوں گی تو وہ بلندیاں آسمان علم کے کن آفاق کو چھوئیں گی ؟تو اگر آپ کو اندازہ نہ بھی ہو،تو مجھے اس بات کا بخوبی ادراک ہے،میری چشم تصور وہ مناظر دیکھ رہی ہے،جب علوم کے عرفان کا دور دورہ ہوگا، اور مادیت ختم ہوچکی ہوگی۔

اس میرے خواب کی تکمیل کے لئے (**اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو تعبیر کی ضرورت ہے** تو)اس کے لئے ایک ایسے عظیم کارواں کی ضرورت ہے جو بہت ہی مخلص اور بے لوث افراد پر مشتمل ہو،جو میرے شانہ بشانہ چل سکے،میں اکیلا سفر کرتے کرتے اب بہت ہی تھک چکا ہوں میرے دوستو!

عصرِ حاضرہ کے ارباب اختیار کو بھی میرا پُرخلوص مشورہ ہے،کہ وہ اہل علم کی معاونت کریں، کہ اہل علم کا ان پر حق بنتا ہے،یہ جو آئے دن جاہل لوگ علم کو اپنی دریدہ دہنیوں سے آلودہ کر رہے ہیں، ان کا سد باب بھی ہوجائے گا،اور عوام کا بھی فائدہ ہوگا، اس لئے کہ حقیقی علم پھیلانے سے،عطائی عاملوں سے اربابِ اختیار اور عوام کی جان چھوٹ جائے گی، یاد رہے کہ فطرت کبھی خلا برداشت نہیں کرتی،جب تک کہ اہل علم سامنے نہیں آئیں گے،اور اپنا فرض ادا نہیں کریں گے،تب تک ان مقامات پر جاہل لوگ نہیں بیٹھیں گے،تو پھر اور کون بیٹھیں گے؟

رہ رہ کر ہمارے حکمران اس قسم کی کوششیں کرتے آئے ہیں کہ جو جعلی عامل ہیں ان کے خلاف مہم چلائی جاتی ہے،یہ ایک لائق تحسین عمل ہے،لیکن جاہل لوگوں کی کثرت دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا کہ تمام روحانی علاج صرف دھوکہ ہے تو ان کی یہ بات محلِ نظر ہے کہ، ان کو یہ جاننا چاہیے کہ انسان کی تمام تکالیف اور امراض کا علاج صرف دوا ہی نہیں ہے، بلکہ کچھ ایسے امراض اور تکالیف بھی ہوتی ہیں، جن کا علاج صرف اور صرف روحانی طریقہء علاج سے ہی ممکن ہے۔

مسلمانوں میں یہ طریقہ دعا، صدقہ، علم الحروف اور اوفاق و اوراد سے ہوتا ہے، مغرب میں تو اب کئی ایک طریقہء علاج رائج ہوچکے ہیں، جن میں ہپناٹزم، رنگوں سے علاج۔مقناطیس سے علاج،احجار سے علاج رائج ہے،اب بظاہر جن کی عقل کوئی توجیہ نہیں پیش کرسکتی،اسی طرح چین میں آکو پنکچر اور پریشر پنکچر کا طریقہ کار صدیوں سے مستعمل ہے،اور باقی دنیا

بھی ان کے طریقہء علاج سے استفادہ کررہی ہے، جب کہ نظریاتی طور پر جن غدود کا حوالہ دیا جاتا ہے،اور جن کی تصویریں بنا کر ان کے مقامات کی نشاندہی کی جاتی ہے، ان کا درحقیقت انسانی جسم میں کوئی وجود ہی نہیں ہوتا، یہی حال ہندی سات چکروں کا ہے، ( اور یوگا بھی اسی قبیل کی چیز ہے)اور یہی حال جاپانی طریقہء علاج ریکی کا ہے،کائنات کی جن قوتوں کا مفروضہ بنا کر جو قوت محض چند ایك علامتوں Symbols کو سامنے رکھ کر متصور کی جاتی ہے،ان تمام علوم کی جڑیں اسی عہد قدیم کی یادگاریں ہیں، جب دوا کو ہی علاج کے لئے کافی نہیں مانا جاتا تھا،آج سائنس ان کی کوئی توجیہ پیش کرنے کے سوا ہی ان کو پھیلا رہی ہے،اسی طرح قرآن مجید میں بھی ذکر ہے ان لوگوں کا جو جادو کیا کرتے تھے،اور ہاروت و ماروت کے تذکرے میں بھی اس بات کو واضح کیا گیا ہے.کہ لوگ ان سے سحر سیکھ کراور لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرتے تھے،اب ان کا علاج کون سی دوائی کرے گی؟ یا اسی طرح نظرِبد کا معاملہ ہے،تمام مذاہب کے پیروکار اور نفسیات کے ماہر اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں، اور احادیث میں بھی ان کی تصریح کی گئی ہے، اسی قبیل کے امراض کا علاج روحانی طرز پر ہی ممکن ہے،جسمانی طرز پر نہیں۔

ہمیں ان لوگوں کو جو روحانی طریقہ علاج کرتے ہیں، ان پر نظر رکھنی چاہیے کہ کہیں وہ سحر کی تعلیم تو نہیں دیتے؟ یا شعبدہ بازی تو نہیں کرتے؟اگر ان کا علم حدیث و قرآن کے خلاف ہے،یا بزرگان سلف (جنہوں نے اس میدان میں اپنی عمر صرف کردی ہے) کے پیش کردہ طرائق سے ان کا تواتر ملتا ہے؟

نیز اگریہ مانا جاسکتا ہے کہ کسی پر سحر کیا جاسکتا ہے،تو اس ماننے میں بھی ترددنہیں ہونا چاہیے کہ اس سحر کا علاج دوا میں نہیں ہے، روحانی علاج میں ہے،جس کی بناء خالصتاً قرآنی اعمال و آیات میں ہے۔

**ارباب اختیار اور عوام**

ایك اور بات......صدیوں سے روحانی طریقہء علاج رائج ہے،اور جوں جوں مادیت پرستی بڑھتی جاتی ہے،توں توں اس طریقہء کار کے علاج میں اضافہ ہوتا جاتا ہے،اور جو خالص جسمانی امراض ہیں ان کا علاج بھی ادویات کے بجائے روحانی علاج ڈھونڈا جاتا ہے،آخر کیوں؟کیوں ہم لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ جن لوگوں کو ہم لاکھوں روپوں میں ماہانہ تنخواہیں دیتے ہیں، ان کی مجوزہ ادویات پر ہمیں کیوں یقین نہیں ہوتا کہ، ان کا علاج ہمارے حکمران

طبقے کے اربابِ اختیار لوگوں کو بھی فائدہ دے سکتا ہے، ذرا سی کھانسی ہوتی ہے، فوراً

صاحب بہادر کے لئے تجویز کیا جاتا ہے کہ لندن میں اس کا علاج ہوگا، پیرس میں، نیویارک میں یا واشنگٹن میں اس کا علاج ہوگا، کیونکہ یہاں وہ ادویات نہیں ہیں جو صاحب کو فائدہ دیں، اب ایک فرد کے علاج کے لئے اربابِ اختیار کی یہ کاوش ٹھہرتی ہے کہ عوام کا کروڑوں روپوں کا سرمایہ بے گناہ ضایع کیا جاتا ہے۔ آخر کیوں؟ اربوں روپوں کی بجٹ صحت کی مد میں ہر سال رکھی جاتی ہے، ہمیں کوئی شکایت نہیں کہ اس کا پرسانِ حال کوئی کیوں نہیں ہے، اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ حقوق ہم میں سے کسی کے پاس نہیں ہیں، گوکہ ہم جمہوریت کے دعوے دار ہیں، لیکن ہم میں اتنی جرات نہیں ہے کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ جب آپ لوگ اتنی ترقی بھی ابھی تک نہیں کرپائے کہ صاحب کی کھانسی دور کرسکیں، تو پھر بند کرو یہ تماشا! کیوں قوم کے سرمائے پر سانپ بن کر بیٹھے ہو؟

اب جب ہم اخبار میں کبھی کبھار دی گئی اس ضمن میں تفاصیل دیکھتے ہیں، تو ہمارا سر فخر سے بلند ہوجاتا ہے، کہ ہاں! ہم وہ قوم ہیں، جو ایک شخص کی کھانسی کے علاج پر کروڑوں روپے خرچ کرسکتے ہیں، وہ اخبار والے تو نادان ہیں، بھتہ خور ہیں، ان کے اپنے اغراض و مقاصد ہیں جو اپنی اخبار کی ایک کالمی سرخی میں یہ خبر چھاپ دیتے ہیں، کہ ایک غریب کسی ویکسین کی سرکاری ہسپتال میں عدم موجودگی کے باعث مرگیا، پاگل ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ سانپ کے کاٹے اور پاگل کتے کے کاٹے ہوئے کے لئے ویکسین نہیں ملتی، آپ بجٹ اور ادویات کا بل اور ادا کیے گئے حکومتی اخراجات کو دیکھیں تو سہی؟ کہ مفت تقسیم کرنے کے لئے کتنی ویکسینیں خرید کی گئیں کہ غریب لوگوں کا بھلا ہو۔ ایک ویکسین بلیک میں کتنے کی بکتی ہوگی پانچ ہزار کی، دس ہزار کی۔۔۔۔۔لیکن جب ایک جان اس ویکسین کی عدم موجودگی کے باعث جاتی ہے، تو وہ کارنامہ سنہرے بلکہ سونے کے لفظوں میں کس کے نامہء اعمال میں لکھا جائے، جو آدمی دوا نہ ملنے کے باعث موت کے مُنہ میں چلاگیا، اس کا خون کس کے حصے میں آتا ہے؟ کس کے دامن پروہ خون کے چھینٹے ڈھونڈے جائیں؟ آپ ہی بتائیں، یہ آسان سی بات میری عقل میں آتی ہی نہیں، تو اس میں میرا کیا قصور۔۔۔۔۔!؟ میری عقل موٹی جو ٹھہری۔۔۔۔۔

اب وہ لوگ جو ہندسوں کی جوڑ توڑ کے ماہر ہیں، جنھیں ہم عموماً امریکہ یا برطانیہ سے امپورٹ کرتے ہیں، ان کے فن کا کمال تو دیکھو کہ جب وہ فی کس آمدنی کے حسابات لگا کر

بجٹ بناتے ہیں (اور اس مہارت سے بناتے ہیں کہ فیثا غورث بھی اپنے عددی نظام کے ساتھ ان کے سامنے پانی بھرتا ہوا دکھائی دے )اور وطنِ عزیز میں فی کس جو آمدنی تجویز کرتے ہیں، ان سے تو اس گھر کا چولہا تک بھی نہیں جلتا،اس آمدنی سے دوائیاں کیسے خریدی جاسکتی ہیں؟اس صورت میں جب کہ زندگی کو بچانے والی ادویات ( Life saving drugs) کی قیمتوں کا وہ حال ہے،کہ آسمان سے نہ صرف باتیں کرتی ہیں بلکہ رہتی بھی کہیں دور آسمانوں میں ہیں یا پھر کہیں خلاؤں میں رہتی ہیں،زمین پر رہنے والے غریبوں کے نصیب میں وہ کہاں ہیں؟.

میں نے بڑے ہی غور سے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ جو لوگ کثرت سے روحانی علاج کے خواہاں ہوتے ہیں، ان میں اکثریت ان کی ہوتی ہے،جن کے پاس دوا کے پیسے نہیں ہوتے، جو چاہتے ہیں کہ ان کا علاج ہو،کیوں کہ شفاء کی تمنا رکھنا،اوو روح و جسم کا رشتہ قائم رکھنا ہر ایک کا بنیادی حق ہے،ان سے یہ حق کوئی نہیں چھین سکتا،اب ان امراض کے لئے بھی لوگ عموماً روحانی طریقہء علاج چاہتے ہیں، جن کا خالص جسمانی علاج درکار ہوتا ہے،آخر کیوں لوگ روحانی معالجوں کی تلاش میں رہتے ہیں؟ان کے پاس کوئی کسوٹی نہیں ہوتی جس کی بناء پر وہ اس بات کو پرکھ سکیں کہ ان کا روحانی علاج جو کررہا ہے،وہ غیر تربیت یافتہ تو نہیں، جس نے ٹوٹکے سیکھ کر تو علم کا دعویٰ نہیں کیا؟

**اربابِ اختیار کو تجاویز**

**اے اربابِ اختیار!** کیا اللہ نے آپ کو اقتدار کی مسندوں پر اس لئے بٹھایا ہے کہ اپنے علاج پر آپ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہائے جارہے ہیں، لیکن غریبوں کے علاج کی طرف آپ کی نظرِ کرم اٹھتی ہی نہیں، یہ کیوں ہے آخر؟ یہ کون سی مساوات کے دروس ہیں؟ یہ مواخات کے زریں اصول آپ نے کہاں سے سیکھے ہیں؟کیوں آپ لوگ اس مسئلے کی سنگینی پر باریکی سے توجہ نہیں دیتے؟

**اے مسند نشینو!** آپ لوگ جعلی عاملوں کی سرکوبی کی مہمیں چلاتے ہیں تو کیا آپ اس بات کے قائل نہیں ہوتے کہ حقیقی عاملوں کا بھی ایک وجود قائم ہے،کوئی تو ایسے ہوں گے جن کو آپ حقیقی عامل مانتے ہیں، اگر اس طرح ہے تو آپ اس بات پر توجہ کیوں نہیں دیتے کہ آپ حقیقی اہل علم کو آگے لائیں،یہی ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس سے عامل نام کے شعبدہ بازوں کو( جن میں سے بعض تک آپ کی رسائی بھی ہے )ختم کیا جاسکتا ہے۔

اس کے لئے آپ کو ذہنی طور پر تیار ہونا پڑے گا،کہ عامل سے اصل مراد روحانی طبیب ہونا ہے،اور روحانی طبیبوں کے لئے نصاب کو مرتب کرنا کون سی مشکل بات ہے؟کون سی کہکشائیں اس راہ میں آپ کی رکاوٹ کو کھڑی ہیں؟کون سی سدِ سکندری ہے ؟ جو آپ سے عبور ہی نہیں ہوتی؟

اگر آپ لوگ اس بات کے خواہاں ہیں کہ لوگ جعلی عاملوں سے بچیں،تو اس کے لئے چند روزہ مہموں کے بجائے آپ کو کلیدی کردار ادا کرنا پڑے گا.

اس سلسلے میں راقم کی کچھ تجاویز کو بھی ملحوظ نگاہ رکھا جاسکتا ہے۔یہ تجاویز میں اس لئے دے رہا ہوں کہ جب جب یہ کتاب پڑھی جائے،اس وقت کے حکمرانوں اور ارباب اختیار حضرات کے لئے ہمارا یہ مشورہ سامنے رہے.

*قرآن میں بہت سی ایسی دعائیں ہیں، جن کو پڑھنے سے آدمی روحانی برکات حاصل کرسکتا ہے۔ان کو نصاب میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

*قرآن کی سورتوں کے فضائل پر بہت سی کتب لکھی گئی ہیں، ان کو جمع کیا جاسکتا ہے۔

*قرآن کے روحانی خواص و اسرار متفرق مستند تفاسیر میں بکثرت موجود ہیں، ان کو تلاش کرکے یکجا کیا جاسکتا ہے۔

*بہت سے بزرگان سلف نے اس سلسلے میں جو کام کیا ہے، مثلاً: امام جلال الدین سیوطی، امام غزالی،امام ابو محمد عبداللہ بن سعد الیمنی الیافعی،امام بونی،امام ابن کثیر، شیخ محمد بن رزق بن طرھونی،ابن عربی، شیخ شاذلی،شیخ محمد الشافعی الخلوتی الحنفی،امام ابن تیمیہ کی کتاب زاد المعاد وغیرہما ان کی تصانیف جلیلہ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے،اور بہتر انتخاب کیا جاسکتا ہے۔

*احادیث کی کتب میں کثیر مقدار میں روحانی اعمال درج ہیں، علم الحدیث کے عظیم فن اسماء الرجال کی کسوٹی پر رکھ کر ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے،اس سے بہت سی علم کی جہتیں ظاہر ہوں گی،اور جب اس کسوٹی کو لوگ دیکھیں گے،تو ان میں بھی ایک تحریک پیدا ہوگی،کہ علم کو چھان پھٹک کر حاصل کرنا کیا ہی اچھا ہوتا ہے۔

*اسی طرح آج تک جو علم ہمیں ایک تواتر کے ساتھ صدیوں سے ملتا ہوا آیا ہے،اس پر ایک بار ضرور نظرِ ثانی کی جائے،کہ اس کتاب میں اصل علم کہاں تک موجود ہے،کیونکہ علم کی کتابیں مخطوطوں سے جنم لیتی ہیں، اور ان مخطوطوں میں بھی قطع وبرید کی گئی ہے،اور

ترمیم و اضافہ ہوا ہے(**جس کی ایک مثال میں نے ابن الحاج التلمسانی کی شہرہء آفاق کتاب شموس الانوار کی بابت اس کتاب میں درج کی ہے**)

*مؤکلات کے اعمال پر مشتمل کتب کو نظرِثانی کی بہت ضرورت ہے۔

*منتروں پر مشتمل کتب کی اشاعت و فروخت کو ممنوع قرار دیا جائے۔

*دوسری اقوام کے طرز تعلیم کو بھی سامنے رکھا جائے بشرطیکہ وہ مجہول و مشرکانہ کلمات پر مشتمل نہ ہو، مثلاً: ٹیلی پیتھی، رنگوں سے علاج، روشنی سے علاج، مقناطیس سے علاج، پریشر پنکچر، یوگا، ریکی، ہپناٹزم وغیرہ، تاکہ اپنے علم کے بارے میں مزید تیقن پیدا ہوسکے۔

*اس روحانی علاج کی ممکنہ تاثیر کے اظہار کے لئے ورکشاپ و سیمینار منعقد کرائے جاسکتے ہیں۔

*کوئی روحانی علاج کس طرح اثر پذیر ہوسکتا ہے،اس پر بحث کی جاسکتی ہے،کس روحانی علاج کے لئے کون سی وجوہات ممکن ہوسکتی ہیں، اس کے لئے دلائل اکٹھے کیے جاسکتے ہیں۔

اس ماحول کو جب آپ بنا پائیں گے، تو ہی آپ کو یہ حق حاصل ہوگا کہ ان سے امتحان لے کر ان کو سند ( Degree ) دیں، بالکل اسی طرح جس طرح آپ MBBS کی ڈگری دیتے ہیں۔

اگر یہ سب ہم لوگ مدعیان کے لئے میسر نہیں کرسکتے تو پھر جنہوں نے چند ایک کتب پڑھ کر اپنے آپ کو عامل باور کرلیا ہے، تو ایسے لوگوں کو ہم ان کی کم علمی کا باعث جعلی عامل کہتے ہیں، تو ان کو کیوں کہتے ہیں؟ کسی نے اس بات پر غور کرنے کی زحمت بھی کی ہے کبھی؟ جب ان لوگوں کو زندگی بھر ٹوٹکوں کی کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوگا، وہ علم کو کیا خاک جانیں گے! ٹوٹکوں اور علم میں بہت ہی فرق ہوتا ہے، اے میرے دوستو! اس فرق کو، اور اس کی سنگینی کو محسوس کرو، خدارا!

اور بھلا اصلی عاملوں کو جاننے کے لئے ہمارے پاس کیا پہچان ہے؟ اور کون سی کسوٹی ہے؟

ہم سے تو پھر بھی ازمنہ ء سابقہ کے لوگ اچھے تھے جنہوں نے ایسے مدارس اور ایسے مراکز قائم کیے تھے جن میں کائنات کے رازوں کی گتھیاں سلجھائی جاتی تھیں، اور مرموز اسراروں کو حل کرنے کی تربیت دی جاتی تھی۔ اور ان مدارس نے محیی الدین ابن عربی جیسی نابغہء روزگار شخصیت کو جنم دیا۔

چنانچہ محمد عبدالکریم النمری رسائل ابن عربی کے دیباچے میں ابن عربی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

فی ھٰذہ الاثناء کان یتردد علی احدی مدارس الاندلس التی تعلم سر أمذھب الامبیذو قلیة المحدثة المفعمة بالمرموز و التاویلات الموروثة عن الفیثاغوریة و الاورفیوسیة و الفطریة الھندیة. و کانت ھٰذہ المدرسة ھی الوحیدة التی تدرس لتلامیذھا المبادیٔ الخفیة و التعالیم الرمزیة منذ عھد ابن مسرة المتوفی فی سنة ۳۱۹ھجری -۹۳۱م. و الذی لم یعرف المستشرقون مؤلفاته الا عن طریق محیی الدین. و کان اشھر اساتذة تلك المدرسة فی ذالك القرن ابن العربی. المتوفی فی سنة ۱۱۴۱م. فلم یره محیی الدین ولکنه تتلمذ علی منتجاته و علی روایة تلمیذہ المباشر و صدیق محیی الدین الوفی ابی عبدالله الغزالی.

رسائل ابن عربی ص۴ تألیف الشیخ الاکبر محیی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد ابن عربی الحاتمی الطائی.

پہلے جب عرفان کی باتیں ہمارے بزرگ کیا کرتے تھے، اس وقت کے مادہ پرست ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے، لیکن ایسا دور بھی چشم فلک نے دیکھا، جبکہ اُورا AURAکو سائنسی اور حتمی شکل دی گئی اور ایسے چشمے ایجاد کیے گئے جن کو پہن کر کسی کے بھی گرد ہالہ دیکھا جاسکتا ہے، پھر کہیں اطمینان ہوا متشککین کو کہ، نہیں یار! یہ تو سچ تھا! یعنی یہ طے کیے بیٹھے ہیں کہ جب تک دیکھیں گے نہیں یقین نہیں کریں گے، لیکن ان مضطرب اذہان کی تشفی کے لئے کیا کیا چیزیں دکھائی جاسکتی ہیں؟۔

آج رنگوں سے علاج یا کلر تھراپی، میگنیٹک تھراپی اور کئی ایك تھراپیز ہیں، جو فطرت کے اصولوں پر بنائی گئی ہیں، اور جب ہمارے بزرگوں نے اس ضمن میں کوئی بات کی تو اس وقت کے ظاہر پرستوں نے ان کے لئے سینکڑوں سدِ راہ کھڑی کردیں، اور جب سائنس نے کہہ دیا کہ یہ صحیح ہے تو جھٹ سے مان لیا، یہ کیسی کور چشمی ہے؟ یہ کیسی علوم کو ماننے کی کسوٹی ہے؟ کہ جب اپنے دیں تو آپ ٹھکرادیں، اور جب غیر دیں تو کہہ دیں کہ یہ سچ ہے!

ایک دریافت جو ہمارے بزرگانِ سلف نے کی یا ایک دریافت جو ہم نے کی، وہ ہمارے لوگ کبھی بھی عام طور پر قبول نہیں کرتے، جب تک کہ مغرب کی اور سائنس کی اس پر مہر توثیق ثبت نہ ہو۔ لیکن جو چیز، جو علوم آج کی سائنس سے ماورا ہیں، وہ سائنس کے لئے سدرۃ المنتہیٰ سے آگے کی چیز یں ہیں، اب جہاں جانے کے لئے، جس ادراک کرنے کے لئے سائنس کے بال و پر جلتے ہوں، اور سائنس کون سی؟ وہ سائنس! جو ابھی بھی گھٹنوں کے بل چل رہی ہو؟ کیا وہی سائنس جو ہمیشہ ادھوری رہے گی اور کبھی بھی مکمل ہونے نہ پائے گی، اگر اس کی تصدیق ہمارے علوم پر بالفرض مشتمل نہ ہو، تو کیا ہمارے علوم بے کارِ محض ہیں؟ آپ سوچ سکتے ہیں! ہمارا تو اتنا سوچنے کا ظرف بھی نہیں ہے۔

یہ چند ایک کلمے اربابِ اختیار کے نام تھے، اب میں آپ سے مخاطب ہوں۔

آپ لوگوں کو میری بے انتہا عدیم الفرصتی کے باوجود جو علم ملتا ہے، اس پر اللہ کا شکر ادا کریں، ہر چند ماہ کے بعد کتاب کے لکھے جانے کا انتظار نہ کریں۔ علم کی کتاب لکھنا میرے نزدیک بہت وقت کھاتی ہے۔

؎ مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں

ہم آج بات کرتے ہیں روحانیت کی، علوم کی، روحانی طریقہ علاج کی، کائناتی ان قوتوں کی، جو انسان کی مدد و معاونت کے لئے قدرت نے تخلیق کر رکھی ہیں، تو ہم غلط نہیں کہتے، نہ ہی اس کو غلط مانتے ہیں، حیات کے وجود، کائنات کے وجود، اور کائنات کی اضافتِ زمانی پر ابھی کل ہی کی بات ہے کہ جب شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے اور امام ربانیؒ نے ان اسرار کو ہویدا کیا تھا، اب سائنس ان کے سامنے گھٹنے ٹیک چکی ہے، ہارون یحییٰ کی کتاب عقل والوں کے لئے For The Men of Understanding میں اچھی طرح اس پر تفاصیل دی ہیں۔ آئیے ایک مختصر سا اقتباس اس سے لیتے ہیں۔

امام ربانیؒ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ یہ پوری مادی دنیا ایک سراب اور قیاس ہے اور ذات مطلق صرف اللہ ہے۔ اللہ ... اس نے جو چیز یں تخلیق کیں ان کا وجود حقیقی عدم ہے۔ اس نے سب کچھ حواس اور سرابوں کے حلقے کے اندر تخلیق کیا ہے... اس کائنات کا وجود ان حواس اور سرابوں پر قائم ہے اور یہ مادی نہیں ہے... دراصل خارجی دنیا میں سوائے اس جلیل القدر ہستی کے (جو اللہ ہے) کچھ بھی نہیں ہے۔

امام ربانی نے نہایت صاف صاف طور پر فرمایا کہ وہ تمام خیالی پیکر جو انسان کو پیش کئے گئے سراب ہیں اور خارجی دنیا میں ان کی اصل تصویریں کوئی وجود نہیں رکھتیں۔

آگے وہ لکھتے ہیں کہ: جس عہد میں ہم رہ رہے ہیں اس میں سائنس نے اس حقیقت کو ثبوت مہیا کرکے اسے تجرباتی بنادیا ہے، یہ حقیقت ہے کہ دنیا ایک سایہ ہے، اسے تاریخ میں پہلی بار نہایت ٹھوس، واضح اور صاف صاف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

اس وجہ سے اکیسویں صدی ایک ایسا تاریخی موڑ ہوگا، جب لوگ الہامی حقیقتوں کو سمجھنے لگیں گے اور اللہ کی جانب گروہ در گروہ رخ کریں گے، اکیسویں صدی میں انیسویں صدی کے مادہ پرستانہ عقائد کو نکال کر تاریخ کے لغو لٹریچر کے ڈھیر میں پھینک دیا جائے گا۔ اللہ کی موجودگی اور تخلیق کی بات سمجھ میں آجائے گی، لامکانیت اور لازمانیت کے حقائق سمجھ میں آجائیں گے۔ نوعِ انسانی صدیوں پرانے پردوں، دھوکہ و فریب اور توہم پرستی کو توڑ کر باہر نکل آئے گی جو انہیں اب تک جکڑے ہوئے تھی۔ اس ناگزیر راستے کے لئے کوئی بھی سایہ سدِراہ نہیں بنے گا۔ **ص ۳۳۹و۳۴۰ کتاب مذکور**

یہ صرف اس وجہ سے اقتباس درج کیا گیا ہے کہ آپ غور وفکر سے کام لیں، جب تک دنیا و مافیہا کی حقیقت کنہ آپ نہیں جانتے، تب تک علوم روحانیہ آپ کے لئے بدستور معمہ ہی بنے رہیں گے، اور کبھی بھی آپ اس کو سلجھا نہ سکیں گے۔ اس لئے کہ جب یہ پتہ نہیں چلے گا کہ کائنات کی حقیقت کیا ہے؟ اور ہماری اس دنیا کی اصل کیا ہے؟ اس میں کون سے اصول کارفرما ہیں؟ کس طرح ان اصولوں کے تحت یہ نظام چل رہا ہے؟ تب تک بات سمجھ میں آنے کی نہیں ہے۔

**میرے کچھ نامکمل کام!**

میرے کچھ کام ابھی بھی ادھورے ہیں جن پر میں نے صرف اور صرف اعداد کے حوالے سے کام کیا ہے۔

* صحائح ستہ کی کتب (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، سنن ترمذی، سنن نسائی) کے بھی ابجد قمری سے اعداد نکالے ہیں۔

* عبرانی تورات کی کتب خمسہ (تکوین، **خروج، احبار، عدد، استثناء**)کے بھی ابجد قمری سے سے اعداد نکالے ہیں۔

*عبرانی زبور کے بھی اسی طرح ابجد قمری سے اعداد نکالے ہیں۔
*عہد نامہ عتیق کی کتب: کتاب یوشع، کتاب قضات، کتاب راعوث، کتاب سموئیل اول، کتاب سموئیل ثانی، کتاب ملوک اول، کتاب ملوک ثانی، کتاب اخبار اول، کتاب اخبار ثانی، کتاب عزرا، کتاب نحمیاہ، کتاب استیر کے عبرانی نسخوں کے بھی ابجد قمری سے اعداد نکالے ہیں۔
* عہدنامہ عتیق کے اسفارِ حکمت میں سے کتاب ایوب، کتاب امثال، کتاب جامع، کتاب نشید الانا شید کے عبرانی نسخوں کے بھی ابجد قمری سے اعداد نکالے ہیں۔
* عہدنامہ عتیق کے اسفارِ نبوت میں سے انبیاء کبریٰ کی کتب، کتاب اشعیا، کتاب ارمیا، کتاب نوحہ، کتاب حزقیاہ، کتاب دانیال کے عبرانی نسخوں بھی ابجد قمری سے اعداد نکالے ہیں۔
*انبیاء صغریٰ کی کتب میں سے کتاب ہوشیع، کتاب یوئیل، کتاب عاموس، کتاب عوبدیاہ، کتاب یونس، کتاب میکاہ، کتاب نحوم، کتاب حبقوق، کتاب صفنیاہ، کتاب حجائی، کتاب زکریا، کتاب ملاکی کے عبرانی نسخوں بھی ابجد قمری سے اعداد نکالے ہیں۔
* اناجیل اربعہ کی کتب: انجیل متی، انجیل مرقس، انجیل لوقا، انجیل یوحنا کے سریانی نسخوں بھی ابجد قمری سے اعداد نکالے ہیں۔

یہ اعداد کافلسفہ سابقہ کتب سماویہ میں کس طرح مرقوم ہے؟ بات صرف اتنی ہی تھی!کہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا قرآن میں جس طرح اعداد کے اسرار کا ایک بحرِ بے کنار موجود ہے، یا جس طرح قرآن میں اعداد کا آپس میں ایک گہرا ربط ہمیں بسیارتلاش کے بعد ملتا ہے، ایسا ربط اور ایسا فلسفہ احادیث مقدسہ اورسابقہ کتبِ سماویہ میں بھی موجود ہے کہ نہیں! اس پر کام کرنابھی بھی باقی ہے، اور یقیناً ایک طویل مدت اس مد میں درکار ہے۔ یقیناً یہ میرے نزدیک ایک عظیم کام ہے، لیکن اس کو پایہء تکمیل تک پہنچانا، شاید کہ کمیء وقت کی بناء پر اب میرے بس سے باہر ہے۔ اعداد کے اس باب کو مزید تحقیق کیے بنا میں نے بند کردیا ہے۔ کچھ کام ابھی بھی کرنا باقی ہیں، جن کو انشاء اللہ العزیز بشرطِ حیات میں ایک دن ضرور مکمل کرلوں گا۔

ان میں سے ایک کام قرآن کے دعواؤں کو سابقہ کتب سماویہ سے ثابت کرنا ہے۔ تاریخ شاہد ہے، کہ دشمنانِ اسلام نے اسلام کو قرن ہا قرن سے زک پہنچانے کی بہت سی سعی کی

ہے، قرآن کہتا ہے کہ: ﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَـٰفِرُونَ ﴿٣٢﴾﴾ التوبة: ۳۲

ترجمہ: **یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پورا کئے بغیر رہنے کا نہیں۔ اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے۔**

اس لحاظ سے میں نے ماقبل اسلام جن زبانوں میں کتب سماویہ موجود تھیں،ان پر اپنی تحقیق مرتکز رکھی تاکہ اتمام حجت ہو،کیونکہ ہم لوگ عام طور پر صرف ایک آدھ بائبل کے مشہور ورژن ہی سامنے رکھتے ہیں، جبکہ جو اصل ان کے نسخے ہیں، جو ہمارے قرآن کی دعواؤں کی تصدیق کرتے ہیں، ان تک ہماری پہنچ ہی نہیں ہوتی، اس لئے نہ صرف عبرانی وسریانی بلکہ مَیں نے آرمینیائی، یونانی، لاطینی، رومی کو بھی سامنے رکھا، تاکہ مرور زمانہ کے باعث اگر بعض باتیں،کسی مخصوص زبان میں مطالب کو واضح نہ کرتی ہوں،تو دوسری زبان سے مدد لی جائے۔

میں آقائے نامدار، باعثِ تخلیق کون و مکاں حضرت **محمد مصطفی احمد مجتبیٰ**ﷺ (فداہ امی و ابی) کے اسم مقدس کو ان کتب میں ڈھونڈنا چاہتا تھا،کہ قرآن نے فرمایا ہے،کہ حضور کریمﷺ کا اسم گرامی ان یہود و نصاریٰ کی کتب میں موجود ہے۔ اور الحمد للہ کہ اسم محمد اور اسم فارقلیط ،پر مندرجہ بالا ماقبل عربی چھ زبانوں(**یعنی عبرانی،سریانی،آرمینیائی،یونانی،لاطینی و رومی**) پر اتنا کام ہو چکا ہے،کہ ایک پورا باب میں نے اس کے لئے مختص کررکھا ہے،لامحالہ جتنی بار آقائے نامدارﷺ کا اسمِ مقدس ان کتب میں مرقوم ہوا ہے،وہ سب کا سب دے دیا گیا ہے،یعنی عہدنامہ عتیق کی پہلی کتاب کے پہلے باب کی پہلی آیت سے لے کر عہدنامہ جدید کی آخری کتاب کے آخری باب کی آخری آیت تک ،جہاں کہیں بھی مرقوم ہوا ہے وہ سب کا سب دے دیا گیا ہے۔ اور یہ اللہ کا مجھ گنہگار پر خصوصی کرم ہے،کہ اسم محمدﷺ کا تمام تر احصیٰ اور سابقہ کتب میں موجودگی کو ثابت کرنا میرے مقدر میں لکھ دیا۔ یقیناً یہ میری حیات فانی پر اس قائم و دائم ربّ العزّت کا خصوصی کرم ہے۔

(مکاتیبِ محمد رسول اللہﷺ کے مکملّ ہونے کے بعد اس کتاب کو پایہء تکمیل تک پہنچادیا جائے گا،انشاء اللہ۔)

یادرہے کہ آقائے دو عالمﷺ کی ساڑھے تین سو سے زائد تحریریں بمعہ اسناد جمع ہو کر ڈیلکس سائز کی تقریباً سات سو صفحات سے زائد کتاب مکمل ہو چکی ہے،اور میں مزید تحریرات کی دستیابی کے امکان کے باعث اس کو پریس میں نہیں دے رہا، مجھے امید ہے کہ ربّ العزّت مزید مقدس تحریروں تک

پہنچنے کے لئے میری ضرور مدد فرمائے گا، تاکہ اس کے محبوب ﷺ کی تمام تحریریں ایک ہی جلد میں سموئی جائیں، میں اس کتاب کو کئی جلدوں میں بانٹنا نہیں چاہتا. اور اس کے بعد میں اپنے لکھنے کے سلسلے کو منقطع کردوں گا.

# روحانی علوم کی مبادیات

واضح ہو کہ مبادیات پر مشتمل یہ چند ایک باتیں، آپ ان علوم کی تاریخ میں پہلی بار دیکھ رہے ہیں، اور اس سے پہلے صرف سینوں تک ہی محدود تھے۔ یہ نکات میری اس تربیت سے ماخوذ ہیں، جو حضرت صاحب نے مجھے سکھائے اور سمجھائے تھے۔

## اجازت عمل کی حقیقت:

واضح ہو کہ اس کتاب میں موجود کسی بھی عمل کے لئے اجازت لینے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے،کتاب میں علم اسی وجہ سے ہی دیا جاتا ہے تا کہ خلقِ خدا علم سے دنیاوی و روحانی فیض حاصل کرسکے،اس کے لئے نہ تو خصوصی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے نہ ہی عمومی اجازت کی، ہاں البتہ ممکن ہے کہ بعض علم کے نکات اگر سمجھ میں نہ آئیں تو اس کے بارے میں کسی مناسب سے وقت میں استفسار کیا جاسکتا ہے،اور اس استفسار یا کسی بھی قسم کے استفسار کی کوئی بھی رقم کوئی بھی فیس نہیں ہے،علم ہم اس وجہ سے نہیں دیتے کہ لوگوں سے ان کی مشقت کی کمائی سے اپنے گھر کا چولہا جلائیں۔ علم علم ہے فیض عام کی خاطر دیا جارہا ہے روحانیت کی ترویج کی خاطر دیا جارہا ہے،علم ایک نور ہے اور ظلمات کو ختم کرنے کے لئے ہمیشہ نور کی ضرورت باقی رہتی ہے، اور نور رقومات سے ظلمات کو ختم نہیں کرسکتا، اس کے لئے جذبہ ایمانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے،ہماری سابقہ کتاب مکاشفات اسرار موجودہ کتاب مکاشفات نور اور آنے والی تمام کتب کا اذن عام ہے، اس لئے کوئی بھی شخص کسی بھی صورت میں ہمیں علوم کی فیس لینے کی بات کرکے ہماری اہانت کرنے کی کوشش نہ کرے،کہ ہمارا وہ جذبہ مجروح ہو جائے کہ جس کی بناء پر ہم کتابیں لکھ رہے ہیں اور پھر اس طرح نہ ہو کہ ہم قلم کو روک دینے کی سعی کر بیٹھیں۔

یاد رکھو کہ ہر شخص ہر عمل کی اجازت دینے کا اہل کبھی بھی نہیں ہوتا۔ اجازت صرف اس عمل کی دی جاسکتی ہے جو غیر مطبوعہ ہو،اور تاریخ کے پھیلے ہوئے سینکڑوں صفحات میں بھی کہیں موجود نہ ہو،اور جس کے بارے میں یہ زعم ہو کہ وہ پہلی بار سینے سے قرطاس پر منتقل کرکے دیا جارہا ہے،کیونکہ اس کے رموز و اسرار پہلی بار دیے جارہے ہیں،اور وہ عام نہیں ہیں،اس وجہ سے کئی وجوہات کی بناء پر اجازت ضروری ہوجاتی ہے،تاکہ آدمی کہیں مار نہ کھا بیٹھے.اور رجعت کا شکار نہ ہوجائے.

ہمیں یہ تعلیم دی گئی تھی کہ کسی بھی کتاب میں شایع شدہ عمل کی اجازت کبھی بھی نہیں ہوتی،اور کتاب میں عمل دینے کا مقصد ہی لوگوں تک علم پہنچانا ہے،اور آج ہم نے اپنی تعلیم ، اپنی بات آپ لوگوں تک پہنچادی ہے۔

یادرکھو کہ اگر مطبوعہ اعمال کی اجازت کی ضرورت ہوتی تو آج امام بونی،امام غزالی،ابن عربی،اور جلال الدین سیوطی، ابن سینا اورافلاطون و سقراط وغیرہ قدآور شخصیات ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں،توکیا ان کے علم کے لئے،ان کی اجازت کے لئے،ہمیں تاریخ کے اس زمانے میں جانا پڑے گا؟کہ جس زمانے میں وہ بقیدِ حیات تھے اور علوم کو عام کر رہے تھے؟.نہیں!بالکل نہیں، قطعاً نہیں۔

اجازت کی ضرورت بعض متاخرین نے وضع کی ہے جس کی ہمارے نزدیک قطعاً ضرورت نہیں ہے،میں اللہ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے حقِ بات کو عام کرنے کا یارا دیا، اور میں بغیر کسی رسمی اجازت کے آپ لوگوں کے لئے دعاگو ہوں کہ اللہ عز وجل آپ لوگوں کو روحانی علوم سے بہرہ ور ہونے کی سعادت عطا کرے.

## ترکِ حیوانات کی حقیقت:

ترک حیوانات کے بارے میں ہماری کتاب مکاشفات اسرار میں تفصیلی طور پر بہت کچھ لکھا گیا ہے،وہاں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے، سردست اتنا سمجھ لوکہ ہر وہ چیز جسے اللہ اور اس کے رسول آقائے نامدار تاجدار دوعالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کیا ہے،اس کو تا قیامت کوئی حرام نہیں کرسکتا اور جس کو حرام قرار دیا ہے ان کو کوئی حلال نہیں کرسکتا.تمام مشروبات و فواکہات و ماکولات جو حلال ہیں ان سے پرہیز قطعاً ضروری نہیں ہے،جمالی پرہیز و جلالی پرہیز روحانیت کے بزعم خود دعویداروں کے ذہن کی

لا یعنی و غیر منطقی اختراع ہے، جس کی کوئی اصل نہیں ہے. یہ لوگوں کو علم سے دور رکھنے کی ایک مذموم کوشش ہے.

## روحانی علوم کے کل شرائط :

اول= کوشش کی جائے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے گریز کیا جائے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور پڑھائی میں رخنہ پڑتا ہے.

دوم= دوران عمل ایسی غذا سے اجتناب کیا جائے جس سے قوت شہوانیہ میں اضافہ ہوتا ہے، کہ یہ مقصود کے مطابق نہیں ہے، آپ روحانی عمل کررہے ہیں، قوت باہ آپ کا مقصود نہیں ہے.

سوم= ایسی غذا نہ کھائی جائے جو ثقیل ہو اور جس سے بدبودار ڈکاریں آئیں، اور آپ کی توجہ منتشر ہوجائے.

چہارم= روزانہ غسل کرنا چاہیے اور پاک وصاف کپڑے پہننے چاہییں.

ہر چہار شرائط کے سوا کوئی بھی پرہیزنہیں ہے، ہاں اگر کسی مخصوص عمل میں کسی بناء پر صاحب عمل کوئی مخصوص غذا تجویز کرتا ہے، تو کوشش کی جائے کہ اس صاحب عمل کی خواہش کا احترام کیا جائے، کہ جس کا عمل کیا جائے گا اس کی بات تو ماننی ہی پڑے گی. لیکن اس سے یہ نہ سمجھیں کہ یہ شرائط ہر عمل پر لاگو ہوں گی.

مروجہ ترک حیوانات کی کوئی اصل نہیں ہے نہ ہی اس کا کوئی فائدہ ہے، کسی بھی عمل روحانی کے لئے جس پرہیز کی ضرورت درکار ہے وہ ہم بیان کرچکے ہیں. اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آپ کی عقل سلیم کے لئے کافی و وافی ہے.

## حصار کی حقیقت:

حصار کے بہت سے اعمال مختلف کتب میں مذکور ہیں۔ اس میں پھر وہی بات آجاتی ہے کہ چونکہ تربیت بھی نہیں ہوتی، کامل استاد بھی نہیں ہوتا، تو پھر کام کی بات کون بتائے؟ کہ حصار کے اعمال کرکے آپ تاابد روحانیات کی تسخیر کے اعمال میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو پائیں گے۔ اس لئے کہ آپ ایک طرف تو چاہتے ہیں کہ تسخیر کریں، اور پھر خود ہی اس کے روک کے لئے عمل کرتے ہیں، کہ وہ آپ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ روحانیات آپ کے حصار

کی باعث آپ کے قریب ہی نہیں آئیں گی،اور حصار کے باہر ہی رہ جائیں گی، تو تسخیر کس چیز کی کریں گے؟ یاد رہے کہ حصار دافع بلیات ہے، نہ کہ حرزِعمل۔
اصل میں عمل شروع کرنے سے پیش تر اپنے وجود کی حرز بنانی لازم ہوتی ہے۔وہ بھی صرف اس صورت میں جب عمل کے متن میں مؤکلات کے اسماء ہوں،اگر کسی عمل میں مؤکلات کے اسماء موجود نہیں ہیں تو کسی بھی حرز کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔آئیے اب حرز کے راز سے پردہ اٹھالیں۔

## حرز کی حقیقت:

حرز کے لئے کسی مخصوص عمل کی ضرورت نہیں ہوتی،آپ جو عمل کررہے ہیں وہی آپ کی کامل حرز ہے۔اس میں ٹھیك ان ہی قوتوں کے ممکنہ نقصان سے بچنے کی طاقت موجود ہے جو اس عمل کرنے سے وقوع پذیر ہوسکتے ہیں۔ تو جو عمل کریں اسی عمل کو پڑھنے سے پیش تر لکھ کر اپنے سر پر رکھیں یہ آپ کا وہ حرز ہے،جو عمل کی رجعت سے آپ کو مامون رکھے گا۔

## عمار المکان کی حقیقت:

عمل کی قوتیں باطل کرنے والے عمار المکان ہوتے ہیں (یہ وہ قوتیں ہوتی ہیں جو آپ کے عمل کو فاسد کرکے آپ کے ظاہری و باطنی معاملات میں رخنہ ڈالتی ہیں خلل پیدا کرتی ہیں اور آپ کی ناکامی کا ننانوے فیصد موجب یہی بنتی ہیں)،کسی بھی عمل کو شروع کرنے سے پہلے ان کو صرف کریں،آپ کا عمل کامیاب و کامران ہوگا۔

## رجال الغیب کی حقیقت:

اللہ پاک نے اپنا عظیم کرم کرتے ہوئے بنی آدم کو کو تکریم بخشی ہے،اور ایسے ارواح زمین پر تخلیق کیے ہیں کہ جو ان کی حاجات اور ان کے کاموں میں مدد کرتے ہیں، اور حاجت کے وقت ان کی جہت کی طرف توجہ کرکے،اللہ پاک سے دعا کی جائے تو حاجت پوری ہوگی اور مطلب کو پہنچا جائے گا۔اور اس بات سے استفادہ کرنے کے لئے کہ ان بزرگان (رجال الغیب) کے اطراف سے آگاہی کے لئے بعض مشائخ نے عربی قمری مہینے کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ اس وقت کس جہت میں ہیں، تاکہ ان کی طرف متوجہ ہونے

کے لئے آسانی ہو۔لیکن اسی مشائخ کے مرتب کردہ رجال الغیب کے نقشے کی کوہمیشہ غلط سمجھا گیا ہے، جس میں رجال الغیب کی سمتوں کا پتہ درج ہوتاہے، یہ بعض عربی زبان سے نابلد اور نقل در نقل پر اکتفا کرنے والے لوگوں کی کارستانی ہے۔جنھوں نے رجال الغیب سے فائدہ اٹھانے کے بجائے، ان سے پیٹھ پھیر دی ہے۔

امر واقعہ یہ تھا کہ جس طرف رجال الغیب موجود ہوں تو ان کی طرف توجہ کرنا مطلوب ہوتا ہے......، نہ کہ ان کے طرف کو ڈھونڈ کر اور جان بوجھ کر ان کی طرف پیٹھ پھیری جائے اور اگر پیٹھ پھیری نہ جائے تو بایاں پہلو ان کی طرف کیا جائے،کیونکہ بایاں پہلو بھی پیٹھ پھیرنے ہی کے مترادف ہے۔اب بھلا جن کی استمداد درکار ہے، ان سے ہی خوف کھاکر ان سے اپنا پہلو پھیر لیا جائے تو پھر اپنے کام اور اپنے مقصود کی امید کیسے رکھی جاسکتی ہے؟ یہاں پر وہی مثال صادق آتی ہے کہ

،کعبے کو پیچھے کر کے کون کعبے تک پہنچ سکتا ہے۔

اس لئے ہم پورے تیقن کے ساتھ آپ کو بتاتے ہیں کہ اگر آپ نے کبھی اپنی عملیاتی زندگی میں رجال الغیب میں اسی معروف کم فہمی کی بناء پر پیش کی جانے والی شروح کے پیش نظر ان ٹوٹکوں کی کتابوں کے مصنفین کی اقتدا کی ہوگی تو آپ کبھی بھی کامیاب و کامران نہیں رہے ہوں گے۔

واضح ہو کہ رجال الغیب سے متعارف کرانے والے تاریخ میں پہلے شخص امام بونی ہیں، ان سے پہلے کسی نے یہ نظریہ کسی بھی کتاب میں پیش نہیں کیا۔اس لئے ان کی ہی رائے کو صائب مانا جائے گا۔اب اس مختصر سی تمہید کے بعدان کا پیش کردہ تعارف ملاحظہ کریں۔

امام بونی، منبع اصول الحکمۃ میں بسر رجال الغیب فی الغیب غیبت کی شرح میں فرماتے ہیں۔

اعلم ان الله جل و علا من کرمه العظیم الذي اکرم به بني آدم خلق اروا احاً ملکیة یطوفون في انحاء الارض یساعدون ذوي الحاجات علي قضاء حوائجهم و نوال مرغوبهم فمن وفق وقت حاجته للجهة التي یکونون فیها و دعا الله سبحانه و تعالیٰ آمنوا علي دعائه فتقضي حاجتي و ینال مطلوبه، و قد افادني بعض المشایخ ضابطاً حسناً لمعرفة جهتهم مرتباً ایام الشهر العربي القمري.

منبع اصول الحکمۃ ص ۲۳۲ تالیف الشیخ احمد بن علی البونی (المتوفی ۶۲۲ ہجریۃ)

## نوچندی یا عروجِ ماہ کی حقیقت:

ہر عمل قمری تاریخوں سے واسطہ نہیں رکھتا، کہ یہ لازم ہو کہ عمل ہمیشہ نوچندی تاریخوں میں کیا جائے، البتہ اگر کسی عمل میں یہ مذکور ہو کہ اس عمل کو فلاں تاریخ سے شروع کیا جائے تو پھر آپ پر یہ لازم ہوتا ہے، کہ عمل دینے والی کی خواہش کا احترام کریں۔

## بخور کی حقیقت:

عمل کے لئے بخور لازم ہوتا ہے، لیکن افسوس کہ بخور کی بھی آج تک کنہ حقیقت کو درست طور پر نہیں پیش کیا گیا۔
یاد رہے کہ بخور وہ دھواں ہے جو پیدا کرکے روحانیت کو متوجّہ کیا جاتا ہے، اس میں بعض اوقات مخصوص قسم کے ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر صاحبِ عمل کسی مخصوص بوٹی کو جلانے کی بات اگر کرتا ہے تو حسبِ معمول اس کا اتباع کیا جائے۔
وگرنہ بخور کا اصل راز یہ ہے کہ جو عمل کیا جائے اور اگروہ قرآنی عبارات پر مشتمل نہ ہو، تو اس عمل کو عمل شروع کرنے سے پیش تر لکھ کر سلگایا جائے۔
قرآنی عمل کے لئے کسی بھی قسم کے مخصوص بخور کی ضرورت نہیں ہوتی، کوئی سی بھی پاکیزہ خوشبو جلائی جاسکتی ہے۔

## صوم و صیام کی حقیقت:

اس علم روحانی میں ترکیہء نفس کے طور پر روزے رکھے جاتے ہیں، تو وہ چوبیس گھنٹوں کے ہوتے ہیں، ماہ رمضانؑ کے روزوں کی طرح نہیں ہوتے۔
واضح باد کہ یہ روزے اس وجہ سے دن رات کے ہوتے ہیں کہ ان کا افطار ہی ان کی سحری ہوتی ہے۔ یعنی جس چیز سے آپ نے روزہ افطار کیا، اسی وقت ہی آپ کی سحری شروع ہوگئی۔آپ کا مطلب پھر اپنی غرض کو جاتا ہے، کہ آپ کا مقصود پیٹ بھرنا نہیں ہے۔ اپنا عمل پڑھنا ہے۔ نیز یہ روزے ہرکس و ناکس نہیں رکھ سکتا، اس لئے رکھنے سے پیش تر اچھی

طرح سے اپنی قوت برداشت کے بارے میں نظرِثانی کرڈالیں، کہ آپ رکھ بھی سکیں گے یا نہیں؟

## صیامِ عمل اور صیام ماہِ رمضان:

عموماً دیکھا گیا ہے کہ ایسا کوئی عمل جس میں روزے رکھنا مقصود ہوتے ہیں، تو انتظار کیا جاتا ہے کہ ماہِ رمضان آجائے تو اس عمل کو ان دنوں میں کریں گے یہ صریح نادانی ہے، رمضان کریم کے روزے فرض ہیں آپ پر خدائے عز وجل کی طرف سے ان میں خیانت نہ کریں وہ خالصتاً آپ کی عبادت سے متعلق ہیں، اور عبادت وہی اچھی ہوتی ہے، جو خالص ہو،اور اس میں کوئی ریاکاری اور غرض پوشیدہ نہ ہو۔جس عمل میں روزوں کی ضرورت ہے،اور ان کو رکھنا مقصود ہو تو اگر ماہِ رمضان ہے،تو پہلے اللہ کے فرض کیے ہوئے روزوں کو مکمل کریں کہ وہ فرض ہیں، اس کے بعد اپنے عمل کے روزے رکھیں کہ وہ نفلی ہیں۔

## تعدادِ عمل کی حقیقت:

اگر کوئی ایسا عمل ہو جس کی تعداد زیادہ ہے، یا اگر کوئی ایسا عمل ہے جس کے بارے میں یہ اشتباہ ہو کہ اس تعداد تک پہنچنے میں طبیعت میں انقباض پیدا ہوگا، اور طبیعت مکدر ہوگی تو اس کو پنجگانہ اوقات پر تقسیم کریں اور ہر نماز کے بعد اس کو پڑھیں۔تاثیر اس کی برقرار رہے گی۔اس طرح نہیں کہ آپ بے چینی کے عجیب عالم میں عمل کو پہلو بدل بدل کر پڑھیں کہ کب عمل کی تعداد ختم ہوتی ہے، تاکہ جان چھوٹے۔

## قرآنی آیات کو معکوس کرنا ایک شیطانی عمل ہے

بعض کتب میں دیکھا گیا ہے کہ ان میں بسملہ الشریفۃ کو معکوس (الٹا)کرکے پڑھا جاتا ہے، تاکہ شر کے کام لیے جاسکیں( **چونکہ معکوس کرنا صرف شر کی غرض سے ہوتا ہے،اس لئے یہ ہوتا ہے کہ مثال کے طور پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کا مفہوم ہے کہ اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے۔اب یہ ہر جہت سے یہ صرف خیر ہے، جبکہ دوسری جہت کو بدباطن وضع کرتا ہے، کہ اگر تو اللہ ہے اور رحمان و رحیم ہے تو میں تیرے ناموں کو الٹا کرتاہوں تاکہ تیرے غضب کا مظاہرہ دیکھوں۔۔۔۔۔الامان والحفیظ!اب یہ تو لازم نہیں کہ اگر**

**خدا کا غضب بھی ہو تو وہ اس شریر کے اشارے پر نازل ہوتا ہو)** یا سورہ کوثر، یا سورہ اخلاص وغیرہما کو اپنی اغراضِ خبیثہ کے لئے معکوس کیا جاتا ہے، ایسا کرنا غضبِ خداوندی کو دعوت دینے کے برابر ہے، اس سے اجتناب کریں، اگر ایسی کوئی کتاب موجود ہو جس میں اس قسم کی خباثت کا کوئی سبق ملتا ہو، تو غیرتِ ایمانی کے عین مطابق اس کتاب کو نذرِ آتش کریں تاکہ وہ غضبِ خداوندی کو دعوت دینے والی کتاب کسی اور کا گھر نہ اجاڑے، جہاں قرآن کریم یا اس کا کوئی جز الٹا کرکے پڑھا جائے، تو وہ گھر اجڑ جائے گا، اور کبھی آباد نہ ہونے پائے گا( **اجاڑ، صرف گھر ڈھے جانا نہیں ہوتا، بلکہ اجاڑ تو اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے، ان کے اخلاق کو اجاڑ دے، یا ان کے ایمان کو اجاڑدے، یا پھر ان کے اعمال ان کے عقول کو حبط کرے۔)** رہا کتاب کا مرتب تو وہ جان لے کہ وہ اور اس کتاب کی کمائی کھانے والے، ان سب کے لئے اللہ کے غضب کے آتش تیار ہو رہی ہے، جس میں وہ ابدالآباد تک جلتے رہیں گے۔(الامان والحفیظ) اور اگر اس قسم کی کوئی بات کسی کتاب میں موجود ہو تو اس کتاب کے ناشر کو انتباہ کریں کہ وہ اپنی روش سدھارے، اور ایسی بات اپنی کتاب سے فوراً ختم کرے۔ اس بات کی آپ کو تاکید کی جاتی ہے تاکہ آپ کی آنی والی نسلیں ایسی مذموم کتابوں سے بچی رہیں۔

مبالغہ آمیز اعمال:

اگر کسی کتاب میں قرآنی عمل درج ہو اور اس کے بعد یہ درج ہو کہ یہ چلتا ہوا سحر اور نہ خطا ہونے والا جادو ہے، تو جان لو کہ اس شخص کو قرآن کریم کے شرف ازلیہ کے بارے میں قطعاً علم نہیں ہے، اور وہ عمل بتانے والا ایسا جاہل مطلق ہے جو اپنی کم علمی و نادانی کے باعث قرآن کی توہین کررہا ہے۔ اس قسم کے صاحبِ کتاب کو اپنی خطا سے رجوع کرنا چاہیے۔ اور آئندہ کے لئے ایسی نادانی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور پڑھنے والے کو پتہ چلنا چاہیے کہ وہ اس کتاب سے اسْ وجہ سے استفادہ نہیں کرسکتا کہ مرتب کو قرآن کے شرف کے بارے میں علم ہی نہیں ہے، وہ قرآن کے فضائل و خواص کیا بیان کرپائے گا۔ عملیات کی مبادیات کے لئے بس اتنی سی گفتگو بھی کافی ہے، مزید کسی کتاب کے پڑھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔

# حروف مقطعات کیا ہیں؟

حروف مقطعات سورتوں کے فواتح ہیں، ان کو اوائل بھی کہا جاتا ہے۔ واضح ہوکہ یہ یا تو حرف ہجائیہ مفرد ہیں یا حروف ہجائیہ مرکب ہیں اور یہ حروف مقطعات ۲۹ (انتیس) سورتوں کے اوائل میں مرقوم ہیں۔ ان کو اس جدول سے سمجھا جا سکتا ہے۔

مفصل جدول مقطعات و تفصیل سورہ جات

| شمار کلمہ | نفس مقطعات | سورہ اول | سورہ دوم | سورہ سوم | سورہ چہارم | سورہ پنجم | سورہ ششم |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | الم | البقرہ | آل عمران | العنکبوت | الروم | لقمان | السجدۃ |
| ۲ | المص | الاعراف | | | | | |
| ۳ | الر | یونس | ھود | یوسف | ابراھیم | الحجر | |
| ۴ | المر | الرعد | | | | | |
| ۵ | کھیعص | مریم | | | | | |
| ٦ | طہ | طہ | | | | | |
| ۷ | طسم | الشعراء | | | | | |
| ۸ | طس | النمل | | | | | |
| ۹ | یس | یس | | | | | |
| ۱۰ | ص | ص | | | | | |
| ۱۱ | حم | غافر | فصلت | الزخرف | الدخان | الجاثیۃ | الاحقاف |
| ۱۲ | حمعسق | الشوریٰ | | | | | |
| ۱۳ | ق | ق | | | | | |
| ۱۴ | ن | القلم | | | | | |

# مقطعات اور کتب سماویہ

کیا مقطعات کا وجود دیگر صحف سماوی میں بھی ہے؟

یہ ایک ایسا سوال ہے جو اہل علم عمومی طور پر جاننا چاہتے ہیں، لیکن اس کا علمی جواب ڈھونڈنے کے بجائے لوگ محض ظن کی پیروی کرتے ہوئے مختلف زبانوں میں موجود ہونے کا دعوی کرتے ہیں، اور ان زبانوں کے بارے میں جن کی وہ ہجاء بھی نہیں پڑھ سکتے! اور اپنی نادانی سے مقطعات جیسی خصوصی بات کا عمومی کرکے پیش کرتے ہیں، نتیجے میں وہ مقطعات جو صرف قرآن سے ہی مخصوص ہیں، ان کو وہ اپنی جلدبازی کی بناء پرگویا ہرجگہ بکھرے ہوئے تصور کرتے ہیں۔

جو لوگ علوم السنہ پر غور کرتے ہیں، وہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ حروف مقطعات زبان عربی کے سوا کسی دوسرے صحیفہء سماوی میں مرقوم نہیں ہیں، نہ تورات میں، نہ زبور میں اور نہ ہی انجیل میں۔ یہ اعجاز بیانی صرف اور صرف قرآن مجید ہی سے مخصوص ہے اور کسی بھی صحیفے میں نہیں۔

جاننا چاہیے کہ تورات وزبور عبرانی زبان میں ہیں اور انجیل سریانی زبان میں ہے، جبکہ قرآن مجید عربی زبان میں ہے، اور یہ تمام زبانیں سامی النسل لوگوں کی زبانیں ہیں، اور سامی زبانوں کا ایک ہی شجرہ ہے، اور اسی شجرہ کی بدولت ہر سہ زبانوں میں یہ خصوصیت ہے کہ یہ دائیں سے بائیں لکھی جاتی ہیں، ان میں نہ صرف یہ قدر مشترک ہے بلکہ کئی اور اقدار مشترکہ ہیں۔

مثلاً: ان زبانوں کا محل وقوع ایک دوسرے کے قریب ہے، عبرانی زبان و کتب سے متصل زمانہ سریانی کا ہے، پھر سریانی سے متصل زمانہ عربی کا ہے۔ صرف تھوڑا سا چند صدیوں پر مشتمل بُعد زمانی ان کے درمیان حائل رہا ہے۔ جب شاہ بابل بخت نصر نے یروشلم پرحملہ کرکے اس کو تاراج کیا تھا وہ تقریبا ساڑھے چارسو سال قبل مسیح کا زمانہ تھا۔ بخت نصر یا نبوکدنضرنے عبرانی کی تاریخ ہی گویا مسخ کرڈالی ۔ پھر بابل کی زبان آرامی نے زور پکڑ لیا اور آہستہ آہستہ عبرانی کی جگہ لینے لگی۔ اور زبان سریانی بھی درحقیقت آرامی زبان کا ہی ایک پہلو ہے۔ پھر سریانی کے بعد نبطی رسم الخط رائج ہوا جو بڑھ کر موجودہ عربی کی صورت اختیار

کرگیا۔ اس وجہ سے عربی رسم الخط میں ہر دو زبانوں کی خصوصیات موجود ہیں، یعنی خط

سریانی اور خط نبطی نے ہی عربی رسم الخط کو جنم دیا۔
جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ سریانی رسم الخط نبطی رسم الخط سے قدیم تھا۔ اس لئے عربی رسم الخط پر اس کا گہرا اثر ہے۔چنانچہ حضرت عثمان غنی رضہ نے اپنے دور خلافت میں قرآن مجید کے جونسخے مختلف ممالک میں بھیجے،ان میں سے ایک نسخہ قرآن مجید کا تاشقند میں بھی موجود ہے،جسے نسخہء تاشقند بھی کہا جاتا ہے،جس کا رسم الخط زبان سریانی سے عجیب مماثلت کھاتا ہے(**راقم الحروف نسخہء تاشقند سے چند سورتیں اس کتاب کی زینت و علمی مباحث کے طور پر درج کررہا ہے)**
تو ہم بات کررہے تھے کہ زبان عبرانی و سریانی میں مقطعات یا مقطوع کلمے موجود تو ہو سکتے ہیں، لیکن ان صحف سماویہ یعنی تورات و زبور و انجیل میں موجودؑ نہیں ہیں، جن پر ان کتب میں عجائبات و ریاضی کا ایک بحر تلاطم موجزن ہو۔جس طرح مقطعات کا ایک سب سے اہم قاعدہ ہے کہ وہ سورتوں کے فواتح ہوں اور میں ذاتی طور پر عبرانی تورات و زبور اور سریانی اناجیل دیکھ چکا ہوں،ان میں کوئی بھی باب یا سورۃ ایسی نہیں ہے جو کہ مقطعات سے شروع ہوتی ہو،ہاں یہ ممکن ہے کہ ان اسفارِمذکورہ کے سوا کچھ اور کتابیں کسی اور موضوع پر ہوں،اور ان میں مقطعات کا استعمال ہو،یا پھر ان ہر دو زبانوں میں مقطوع کلمے موجود ہوں جن کو ان کے بولنے والے استعمال کرتے ہوں،لیکن ان کے مذہبی اسفار میں موجود نہیں ہیں، یہ بات ہی اہمیت کی حامل ہے کہ اگر ان زبانوں میں موجود بھی ہیں تو بھی ان کو اتمامِ حجت کے طور پر نہیں پیش کیا جاسکتا۔اس کتاب کے بکھرے ہوئے اوراق میں مقطعات پر سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے،سردست موضوع کے اعتبار سے بات دہرائی جائے تو انسب رہے گا۔
واضح ہو کہ مقطعات کا مادہVERB ق ط ع ہے،اور قطع کٹنے نیز کٹے ہوئے کو کہتے ہیں۔اس کے بہت سے معانی ہیں ، جن کو المنجد میں بھی دیکھا جا سکتا ہے.
قطع= قطع بالحجة : خاموش کردینا یا لاجواب کردینا.
قطع الشیء: ٹکڑے ٹکڑے کردینا.
اقطع الرجل=لاجواب ہونا.
تقطع الظل= سمٹنا، کم ہونا .

انقطع = کٹنا ، وقت ختم ہونا .
الامر واقع قطعا =امر یقیناً واقع ہے.
واننی اقطع بذالك قطعا= میں اس کا یقین رکھتا ہوں.
القطع= درخت کا کاٹا ہوا ٹکڑا. نیزے کا چوڑا اور چھوٹا پھل.
استقطعہ بلدا=جاگیر دینے کو کہنا.
القطع=جس کی آواز بند ہوجائے.
قطعة= چیز کا حصہ ، زمین کا ٹکڑا جو کسی کے دینے کے لئے جدا کیا جاتا ہے.
قطعات=نظیر، شبیہ .
طیر قواطع=جاڑے اور گرمی میں ایک جگہ نہ رہنے والے پرندے.
قطعة.=رات کی پہلی تہائی
قطعات الشجر= درخت کی گرہ کے اطراف کہ جن کے کاٹ دینے کے بعد پھر دوبارہ نکلے.
تقطیع الرجل= قدوقامت
مقطع الحق= جس سے باطل منقطع ہو.
المقطع = حرکت دینے والا حرف، یا دفو حرف جس میں دوسرا ساکن ہو.
مقطع الحرف= حرف کا مخرج.
المقطع= اجنبی، مسافر، عورتوں کی خواہش نہ رکھنے والا .
مقطعات الشئ =کسی چیز کے وہ طریقے جن کی طرف اس کی تحلیل و ترکیب ہو.
مقطاع الکلام = وہ شخص جو لوگوں کو لاجواب کرنے کا عادی ہو.
المنجد عربی اردو ص ۷۰۲ تا ۷۰۴ تالیف :لوئیس معلوف

اس لئے مقطعات کٹے ہوئے الفاظ کو کہتے ہیں- یہ مقطعات قرآن مجید کی انتیس سورتوں کے اوائل میں مرقوم ہوئے ہیں- ان کے مکررات کو اگر حذف کردیا جائے تو ان کا شمار چودہ بنتا ہے-جو کہ عربی تہجی کا نصف کامل و نصف صادق ہے-ان مقطعات کے غیر مکرر و خالص حروف کو حروف نورانیہ کہا جاتا ہے،اور باقی نصف دیگر کو حروف ظلمانیہ کہا جاتاہے-نہ صرف یہ بلکہ کئی اور دیگر اقسام و عجیب نصفی خصوصیات موجود ہیں جو اس کتاب کے صفحات میں بکھری پڑی ہیں-

بات زبان کے مقطوع کلموں کی نہیں ہے، عربی زبان میں اوربھی مقطوع کلمے رائج تھے

جس کی چند مثالیں ہم الاتقان فی علوم القرآن میں سے اقتباس کے طور پر آگے دے رہے ہیں، یہ حروف مقطعات جو تعداد میں چودہ ہیں وہ تو تمام کے تمام تر سریانی و عبرانی زبان میں موجود ہیں، لیکن صرف زبان کی اکائیوں کی حد تک ان کی حیثیت ہے، اس سے زائد نہیں۔

یہ بھی لازم نہیں ہے کہ جو قرآن میں چودہ حروف مقطعات میں استعمال ہوئے ہیں وہ ہی عبرانی وسریانی میں موجود ہوں، وہ کوئی دیگر بھی ہو سکتے تھے، چونکہ ہر دو زبانیں بائیس بائیس حروف پر مشتمل ہیں، اس لئے لازم تھا کہ کم از کم تلخیصی کلمات ان زبانوں میں گیا رہ ہوتے جیسا کہ قرآن کریم میں ان کا نظام موجود ہے، اور ان کے تلخیصی حروف بھی گیا رہ ہوتے۔ جبکہ ہردو زبانوں کے صحائف میں ایسی بات نہیں ملتی، جس کی بناء پر ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہر دو زبانیں اور ان کے کتب سماویہ مقطعات کے وجود سے قطعاً خالی ہیں۔ اور ان کے بابت دعویٰ کرنا کم علمی کی دلیل ہے اور حقائق کے منافی بھی ہے۔

# کیا مقطعات سنسکرت میں موجود ہیں؟

ہم پہلے ہی واضح کرچکے ہیں کہ مقطعات بطور مقطوعہ کلمے کے تو دنیا کے کسی بھی خطے سے تعلق رکھنے والی زبان میں موجود ہو سکتے ہیں، لیکن اصل اہمیت تب ہوتی ہے جب ان کی تصدیق ان زبانوں کی کتب بھی کرتی ہوں۔ سنسکرت میں ایسا کچھ نہیں ہے، جو چاروں وید رگ وید، یجروید، اتھروید اور سام وید بھی موجود ہیں، تو ان کتب کے بارے میں ہندؤں نے کبھی بھی دعویٰ نہیں کیا کہ وہ حرف بحرف منزل من اللہ کتب ہیں وہ مانتے ہیں کہ یہ ان کے رشیوں منیوں کی لکھی ہوئی کتب ہیں۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ مقطعات کا وجود اگر ہم قرآن سے باہر ڈھونڈنا چاہیں تو تا ابد ہم اس تلاش میں سرگردان رہیں گے اور کبھی بھی حاصل نہیں کرپائیں گے، جو ہوں گے ہی نہیں تو نکلیں گے کیسے؟

## حروفِ مقطعات بطور ایک معمہ جو صدیوں سے حل نہیں ہوا

حروف مقطعات عربی تہجی کا نصف کامل ہیں، اور صدیوں پہلے کی طرح آج بھی بدستور معمہ لاینحل کے طور پر موجود ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ ہی لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کائنات کے اسرار کی چابیاں ہیں، اور اگر ہیں تو کس طرح؟

زمانہء قدیم میں یہ کیونکر متعارف تھے اور اس صورت میں کہ اگر وہ واقعی کسی کلمے کا مخفف ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم لوگ آگے چل کر ان کلمات کو پہچان پائیں گے کہ جن معنوں میں وہ چودہ سوسال پہلے بیان کیے گئے تھے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس کا کامل استدلال ڈھونڈنا اپنی جگہ پر ایک نئی تاریخ دریافت کرنے کے مترادف ہے۔

اب مثال کے طور پر برقی میڈیا میں ایک چیز ہے WWW جس کا یہ مطلب ہے کہ WORLD WIDE WEB جبکہ ہم اس کو WILD WILD WEST بھی اگر کہیں تو عجیب نہیں ہوگا، کہ

اس کا مخفف بھی وہی ہے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اول الذکر اور مؤخرالذکر معانی ومفہوم میں بعدالمشرقین کا فاصلہ ہے، لیکن نتیجہ تو پھر بھی محتاج تفسیر رہتا ہے کہ WWW کو اگر آج سے چودہ سو سال بعد دیکھ لیا جائے اور اس وقت تک تاریخ میں سے اس ضمن میں موجود ریکارڈ محذوف ہوچکا ہو، تو اس کو ہم کن معنوں میں لیں گے، لامحالہ اس کا ایک ہی حل ہوگا کہ اس کے لئے ہم کو ممکنات کے الفاظ تلاش کرنے پڑیں گے۔

تو اس کی ایک ہی صورت ہوگی کہ جس دور میں یہ الفاظ تلاش کیے جائیں گے اس وقت تک آج کی زبان کے تمام الفاظ کا ریکارڈ ہونا اشد ضروری ہے، اور اس کے بعد W سے شروع ہونے والے الفاظ کا احاطہ کریں گے تو، اور ان کی ایک معین تعداد ہے تو، وہ پھر اس عدد سے ضرب کھائے گی، اور پھر تیسرا مرتبہ دوسرے مضروب سے ضرب کھائے گا۔ تب اس WWW کے ممکنات نکل آئیں گے، اور ٹھیک یہی قاعدہ جفرالجامع میں لاگو ہے۔ اسی طرح ایک حرف سے لے کر پھر جتنے بھی حروف اس مقطعاتی کلمے میں شامل ہوتے جائیں گے مضروب فیہ بڑھتا جائے گا، اور آخری حرف کا مضروب فیہ، اس پورے کلمے کی تمام تر ممکنات کا معجم **(انسائیکلوپیڈیا)** ہوگا۔

مثال کے طور پر: حرف ج سے مرکب حروف پر مشتمل ایک لفظ، اگر کسی زبان میں ۵۰ (پچاس) مرتبہ آیا ہے، اور وہ دو حرفی ہے تو ایک حرفی ہونے کی صورت میں اس کی ممکنات پچاس ہوں گی، تو دوسرے حرف کی موجودگی میں ممکنات کی تعداد ۲۵۰۰ ( دو ہزار پانچ سو) ہوگی، اور تیسرے حرف کی صورت میں اس کے ممکنات ۶۲۵۰۰۰ (چھ لاکھ پچیس ہزار) ہوں گے۔ لیکن اس کے لئے بھی ایک شرط لازم ہوگی کہ ہم جو تین حرف سے الفاظ ڈھونڈ رہے ہیں وہ ایک ہی جنس سے تعلق رکھتے ہوں، اور اسی تعداد میں مذکور ہوں، اس پوری زبان میں۔ اور یہ دنیا کا ایک مشکل ترین کام ہے۔

اب اگر ہم عربی کے تمام تر الفاظ کو اگر سامنے رکھتے ہیں، کہ جو ہمارے سامنے ہیں، اور ان کی تعداد کی بھی ایک حد مقرر ہو تو پھر حروف مقطعات سے حاصل شدہ ممکنات ہمیں حاصل ہوسکتی ہیں، چونکہ کسی بھی زبان کے الفاظ کو سو فیصد احاطے میں لانا، ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے، اس وجہ سے کہ یہ ضروری نہیں کہ زبان کے جتنے بھی الفاظ ہوں وہ کسی ایک کتاب میں اس طرح دیے گئے ہوں کہ ان میں سے کوئی دقیقہ فردگذاشت نہیں ہوا ہو، یہ ناممکن ہے، اور اس بات کا ایک ہی حل ہے کہ وہ جہاں سے مستعار ہیں یا یوں

کہیں کہ ماخوذ ہیں، اسی مصدر کی طرف رجوع کیا جائے، اس لئے لازم ہے کہ جب ہم مقطعات کو حصر میں لانے کا عندیہ کریں گے تو ان کی اساس قرآن پاک ہی سے میسر ہوگی، لیکن اس کے لئے پھر حروف کی باریکی میں اس طرح جانا پڑے گا کہ قرآن پاک کے ایک ایک لفظ کو جداگانہ طور پر لکھنا پڑے گا۔ اور جب یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچے گا تبھی اس عظیم کام کی ابتداء ہو سکتی ہے۔

اس سے یہ پیش رفت ہوگی کہ اندھیرے میں پتھر پھینکنے کے بجائے ہم کم ازکم ایک الفاظ کی مخصوص ترکیب سے مرکب شدہ جملہ تک پہنچ سکتے ہیں، اور مقطعات سے مزین شدہ تمام کلمہ ٹھیک اسی تعداد میں موجود کسی مرکب شدہ کلمے میں سے ضرور ہوگا، بالیقیناً ہوگا، اور سو فیصدی ہوگا۔

مثال کے طور پر کلمات مقطعات میں سے مفرد کلمات میں سے حرف (ن) قرآن پاک میں سہ حرفی لحاظ سے تو ۳۴۵ بار آیا ہے لیکن اپنی کامل شکل (نون) میں بھی آیا ہے۔ ﴿ وَذَا ٱلنُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَٰضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادَىٰ فِي ٱلظُّلُمَٰتِ أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٨٧﴾ ﴾ الأنبياء: ۸۷ تو چونکہ یہ خالصتاً اپنی اصل شکل میں موجود ہے، اس لئے انسانی بساط کے علمی احاطے و پیمانے کے عین مطابق اگر ہم یہ کہیں کہ یہی کلمہ ٹھیک اس مقطعاتی (نون) مفردہ کی شرح کرتا ہے، تو غلط نہیں ہونا چاہیے، باقی مفردات کے لحاظ سے اس کو سر حرفی الفاظ کے مطابق چونکہ قرآن پاک میں (ن) سے سر حرفی مرقوم الفاظ فرض کرلیتے ہیں کہ تین سو پینتالیس (۳۴۵) ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان تین سو پینتالیس میں سے ہی سوفیصدی کوئی لفظ کوئی کلمہ ضرور موجود ہے۔ کہ جس کی حرف (ن) نمائندگی کر رہا ہے۔ اور اسی کو ہی اپنے بطن میں چھپائے ہوئے ہے۔ لیکن مفردات کے لحاظ سے اگر ایک حرف ہے تو ٹھیک اسی کا ملفوظی ہونا عین اسی مقصد پر دلالت رکھتا ہے کہ جس طرح ہم نے وذاالنون ۔۔۔الخ والی آیت میں مرقوم کیا۔

اسی طرح صافات میں یاسین موجود ہے، اور وہ آیت سلام علی الیاسین میں موجود ہے تو یہ ہی بات قرین قیاس ہے کہ یہی یٰس ہے یعنے کہ الیاسین۔

اور جن حروف میں عین اسی طرح (نون) کی جیسی ملفوظی خصوصیت تام صورت میں موجود نہیں ہے، وہاں پھر اس کا دائرہ کار بڑھتا جائے گا۔ اور مرکبات حروف میں سے اگر ضربی

شمار و مضروب فیہ سے ٹھیک اسی حرف کو خارج کر دیں تو عجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ
اس حرف کا کامل ہونا اسی کی تکمیل کی علامت ہے، لیکن تمام شمار کو بھی ہم ملحوظ نگاہ رکھ سکتے ہیں۔کیونکہ اس طرح ہم پھر مستثنیات سے بچ سکتے ہیں، اور زیادہ سے زیادہ ممکنات(Approximately possibilities) تک پہنچ سکتے ہیں، اس طرح جمیع مقطعات کا ہم بالکل آسان سا حساب لگا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ قرآن پاک کے ہم جمیع الفاظ گن چکے ہوں،اس طرح جب ہم ان الفاظ کو جمع کرنے کے بعد تمام ممکنہ الفاظ بنا کر جمع کر چکے ہوں، تو تمام تر اصل کلمات تک پہنچا جا سکتا ہے، بشرطیکہ آگے چل کر ان کلمات میں سے معجزنما کلمات کی تخصیص کی جائے اور ایک ایسا ربط ڈھونڈلیا جائے جو معنی ومفہوم سے لبریز ہو، اور پھر مزید تخصیص ہو یہاں تک کہ ٹھیک اسی کلمہ تک پہنچا جا سکے جو کہ اس کلمہء مقطعات کا اصل مدعا تھا، یہ کام مشکل ترین ضرور ہے لیکن لامحال و ناممکن قطعاً نہیں ہے۔ اس لئے کہ جو شخص بھی واحصی کل شیء عددا کو جانتا ہے اور الفاظ کے معین مادے کو جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ کلمے کو ہمیشہ الفاظ سے ہی بننا ہے، نیز یہ بھی کہ کسی بھی زبان میں کلمات کی بھی ایک حد ہوتی ہے، تو ہماری اس تحقیق سے جوکہ تاریخ میں پہلی مرتبہ پیش کی جارہی ہے،اس سے کبھی بھی سرمو انحراف نہیں کرسکے گا۔

اور اگر انحراف کرے گابھی تو اس کی حقیقت محض ہٹ دھرمی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ وہ استدلال کو کبھی بھی قطعاًپیش نہیں کر سکے گا، اور قرآن پاک جو اہل علم و اہل عقل سے مخاطب ہے اور جو تفکر وتدبر کی دعوت دیتا ہے، اور اس صورت میں وہ شخص ان حقائق سے روگردانی کرکے محض صدیوں پرانی روایات کی گرد میں ایک نئے دور کی گرد کا مزید اضافہ کرنا چاہتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ اب بھی اس تحقیق پر مزید کام کرنا باقی ہے، لیکن میں نے جب دیکھا کہ حروف مقطعات پر صدیوں سے ایک سکوت طاری ہے، آج میں اس سکوت کو ختم کرنے کی ابتداء کرتا ہوں۔

حروف مقطعات جن کو میں ارض وسماء کی کلید سمجھتا ہوں، اور میں سمجھتا ہوں کہ کائنات کے سربستہ اسرار جس بھی حجاب کے پیچھے مستور ہیں، ان تک پہنچا جاسکتا ہے، اور میں اسی تیقن کے ساتھ پیش قدمی کر رہا ہوں۔

# باب دوم

# اوفاق

# و

# ریاضات

# چھیاسٹھ اسمائے نور

واضح ہو کہ اس کتاب کی ریاضات و علم کا دارومدار جن چھیاسٹھ اسمائے نورانیہ پر ہے میں وہ درج کررہا ہوں، میں یاد دہانی کراتا چلوں کہ یہ تاریخ میں پہلی بار مجتمع کیے گئے ہیں، آپ نے انہی اسماء کو معمول میں لانا ہے، درحالیکہ ان کی تعداد مزید بھی توفیق الٰہی سے دریافت کر چکا ہوں، جن کی مکمل تفاصیل اس کتاب میں اوفاق اور ان کے اعداد سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے جداول میں موجود ہے۔

یہاں پر ایک بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ اسمائے نوارانیہ کی تعداد خالی چھیاسٹھ نہیں ہے بلکہ اس سے بہت ہی زیادہ ہے، اور ان تمام اسماء کو آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمالیں گے، لیکن چونکہ ورد کے لئے ایک مخصوص تعداد کی ضرورت ہوتی ہے، اس وجہ سے چھیاسٹھ اسماء کی جدول دی جارہی ہے، تاہم اگر کسی کو تمام اسماء پڑھنے کی تمنا اور اشتیاق ہو تو وہ اس کتاب سے تمام کے تمام اسماء مستخرج کرکے اس کو اپنے معمولات میں شامل کرسکتا ہے، اگر کوئی ایسا کرے گا تو فوائد روحانیہ سے بہم استفادہ کرلے گا، اور سعادت عظمی حاصل کرلے گا۔ سردست آپ ان اسماء کی جدول دیکھیں جن کا ورد روحانی و نورانی ریاضت کے لئے لازم ہے۔ واللہ الموفق۔

## جدول کامل ١٦٦ اسمائے نورانیہ باعتبار حروف تہجی

| عددشمار | اسمائے نورانیہ تکمیل | اعداد | تصدیق | عددشمار | اسمائے نورانیہ تکمیل | اعداد | تصدیق |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ١ | اعلی | ١١١ | نورانیہ | ٣٤ | کامل | ٩١ | نورانیہ |
| ٢ | اکرم | ٢٦١ | نورانیہ | ٣٥ | کریم | ٢٧٠ | نورانیہ |
| ٣ | اکمل | ٩١ | نورانیہ | ٣٦ | مالک | ٩١ | نورانیہ |
| ٤ | الله | ٦٦ | نورانیہ | ٣٧ | مانع | ١٦١ | نورانیہ |
| ٥ | الهی | ٤٦ | نورانیہ | ٣٨ | محال | ٧٩ | نورانیہ |
| ٦ | امر | ٢٤١ | نورانیہ | ٣٩ | محسن | ١٥٨ | نورانیہ |
| ٧ | امین | ١٠١ | نورانیہ | ٤٠ | محی | ٥٨ | نورانیہ |
| ٨ | حاکم | ٦٩ | نورانیہ | ٤١ | محیط | ٦٧ | نورانیہ |
| ٩ | حامل | ٧٩ | نورانیہ | ٤٢ | محیی | ٦٨ | نورانیہ |
| ١٠ | حق | ١٠٨ | نورانیہ | ٤٣ | مسهل | ١٣٥ | نورانیہ |
| ١١ | حکم | ٦٨ | نورانیہ | ٤٤ | مصلح | ١٦٨ | نورانیہ |
| ١٢ | حکیم | ٧٨ | نورانیہ | ٤٥ | مطعم | ١٥٩ | نورانیہ |
| ١٣ | حلیم | ٨٨ | نورانیہ | ٤٦ | مطلق | ١٧٩ | نورانیہ |
| ١٤ | حنان | ١٠٩ | نورانیہ | ٤٧ | مطهر | ٢٥٤ | نورانیہ |
| ١٥ | حی | ١٨ | نورانیہ | ٤٨ | معطی | ١٢٩ | نورانیہ |
| ١٦ | راحم | ٢٤٩ | نورانیہ | ٤٩ | معین | ١٧٠ | نورانیہ |
| ١٧ | رحمٰن | ٢٩٨ | نورانیہ | ٥٠ | مقسط | ٢٠٩ | نورانیہ |
| ١٨ | رحیم | ٢٥٨ | نورانیہ | ٥١ | مقیم | ١٩٠ | نورانیہ |
| ١٩ | سالم | ١٣١ | نورانیہ | ٥٢ | مکرم | ٣٠٠ | نورانیہ |
| ٢٠ | سامع | ١٧١ | نورانیہ | ٥٣ | مکین | ١٢٠ | نورانیہ |
| ٢١ | سلام | ١٣١ | نورانیہ | ٥٤ | ملک | ٩٠ | نورانیہ |
| ٢٢ | سلطان | ١٥٠ | نورانیہ | ٥٥ | ملیک | ١٠٠ | نورانیہ |
| ٢٣ | سمیع | ١٨٠ | نورانیہ | ٥٦ | ممکن | ١٥٠ | نورانیہ |
| ٢٤ | صانع | ٢١١ | نورانیہ | ٥٧ | منان | ١٤١ | نورانیہ |
| ۲۵ | طاهر | ۲۱۵ | نورانیہ | ٥٨ | منعم | ۲۰۰ | نورانیہ |
| ۲۶ | عالم | ۱۴۱ | نورانیہ | ٥٩ | منیر | ۳۰۰ | نورانیہ |
| ۲۷ | عالی | ۱۱۱ | نورانیہ | ۶۰ | منیع | ۱۷۰ | نورانیہ |
| ۲۸ | علی | ۱۱۰ | نورانیہ | ۶۱ | مهیمن | ۱۴۵ | نورانیہ |
| ۲۹ | قاسم | ۲۰۱ | نورانیہ | ۶۲ | میسر | ۳۱۰ | نورانیہ |
| ۳۰ | قاهر | ۳۰۶ | نورانیہ | ۶۳ | ناصر | ۳۴۱ | نورانیہ |
| ۳۱ | قایم | ۱۵۱ | نورانیہ | ۶۴ | ناطق | ۱۶۰ | نورانیہ |
| ۳۲ | قهار | ۳۰۶ | نورانیہ | ۶۵ | نصیر | ۳۵۰ | نورانیہ |
| ۳۳ | کاسر | ۲۸۱ | نورانیہ | ۶۶ | نقی | ۱۶۰ | نورانیہ |

# زکات حروف نورانیہ

آپ جس باب کا مطالعہ کرنے جارہے ہیں اور جس ریاضت کے کامل طریقے کو پانے جا رہے ہیں وہ ہمارے گھرانے کی طرف سے زکات ابجد، حروف صوامت کی زکات کبیر (**تفاصیل کے لئے ہماری کتاب مکاشفات اسرار دیکھیے**) کے بعد تیسرا تحفہ امت محمدیہﷺ کے نام ہے۔

یہ زکات چارمہینوں کی مدت میں ادا ہوتی ہے جس میں پچھتر(۷۵) ایام ریاضت کے ہیں پینتالیس (۴۵) ایام فارغ ہیں۔ اس لحاظ سے اس کی کامل ریاضت صرف ڈھائی مہینوں کی مختصر سی مدت میں پایہء تکمیل کو پہنچتی ہے۔اور اس کے بعد تاحیات آپ کو دوسری زکات ادا کرنے کی ضرورت کبھی بھی نہیں پڑے گی۔آپ پر فتوحات و تسخیرات کے وہ عوالم مکشوف ہوں گے کہ آپ کو اپنے بدن کا رُواں رُواں نور سے مملو ہوتے محسوس ہونے لگے گا،اور آپ دیکھیں گے کہ آپ کی روح پرسے ظلمات کے حجابات ہٹتے جا رہے ہیں، اور چشم بینا سے اشیاء اپنی کما حقہ حیثیت سے آپ پر مطلع ہونا شروع ہو جائیں گی،علوم آپ سے باتیں کرنا شروع ہوجائیں گے۔

آپ جس علم کے حصول کا سوچیں گے حالات کا بہاؤ اسی سمت بڑھتا جائے گا جس سمت میں وہ علم اپنی درست و غایت درجہ کی شکل میں موجود ہوگا۔

واضح ہو کہ یہ قدرت کا عظیم نظام ہے، جو اگر سمجھ میں آجائے تو زبانیں مارے دہشت کے گنگ ہوجائیں اور سانسیں ساکت ہو جائیں اور روح ہیبت کی باعث فق ہو جائے۔

یہ خاکی پتلا جو دس ہزار فٹ کی بلندی سے اول تو زمین پر دکھائی نہیں دے گا، اگر دکھائی دیا بھی تو کیڑوں مکوڑوں کی طرح رینگتا ہوا اور گھسٹتا ہوا دکھائی دے گا، جب اپنے شرف پر آجائے تو مسجود ملائکہ ہو اور اگر اپنی ذلت پر آجائے تو شیطان بھی اس کی خباثت و بربریت اور رذیلیت سے پناہ مانگنے پر مجبور ہو جائے۔اور وہ بھی یہی انسان ہے کہ اس کی روح میں جب عرفان کے پودے کی پرداخت ہونا شروع ہوتی ہے، تو اس زندہ کائنات کا ہر ذی حیات ذرہ ذرہ کانپ اٹھنا شروع ہوجاتاہے۔

ہم نے اپنے مشاہدہ میں بہت سے ایسے واقعات دیکھے ہوں گے، لیکن ہم ان کا ادراک نہیں کر پاتے ہوں گے،کہ بعض ایسی بھی شادیاں ہوتی ہیں جبکہ مطلع صاف ہوتا ہے اور کوئی ابر کا ٹکڑا بھی نہیں ہوتا، پھر بھی اچانک بادلوں کے تہہ جمتے جاتے ہیں، اور پھر کچھ دیر

کے لئے ہلکی ہلکی بارش ہوتی ہے اور چند لمحوں میں چھڑکاؤ کرکے جاتی رہتی ہے پھر ہر چیز اپنے سابقہ ہیئت میں لوٹ جاتی ہے۔
اسی طرح بعض نیک اشخاص کی اموات پر کوئی بدلی آتی ہے اور برس کر جاتی ہے۔اسی طرح کسی خاص موقعے پر مظاہر کائنات میں بھونچال آجاتا ہے۔

**استجابت دعا کاایک میرا ذاتی مشاھدہ:** چنانچہ ایسے بھی موقعے کو مشاہدہ میں لایا گیا جب ایک بزرگ نے کسی جذبے کے ماتحت جاکر قرآن مجید کے طاقچے کے نیچے کھڑے ہو کر اس کے کناروں کو پکڑ کر خدا تعالیٰ سے روتے ہوئے کوئی فریاد کی، خدا کی رحمت کو جوش آگیا، تیز دھوپ والے دن میں اچانک چند ہی لمحوں میں گھنے بادل چھاگئے اور موسلادھار بارش برسنا شروع ہوئی، اور پھر کسی اہلِ نظر نے معاملے کو اپنے طور پر بھانپ کر، اسی وقت ان کو بازوں میں لے کر وہاں سے ہٹادیا، اور تھوڑی ہی دیر کے بعد پھر مطلع صاف ہوگیا۔ اور وہ ایسے شخص تھے کہ جو سورہء مزمل کو کثرت سے پڑھا کرتے تھے، یا عملیات کی زبان میں یوں کہیں گے کہ وہ اس سورہ مبارکہ کے عامل تھے۔اب لوگوں کی مرضی ہے کہ اسے بھی اتفاق مان لیں یاسرے سے انکار کریں!

**انسان کی موت پر زمین و آسمان کا رونا :** آپ اس بات پر حیران ہوں گے کہ انسان کی پیدائش اوراسکی حیات اور اس کی موت، سب اس نظامِ کائنات پر اثر انداز ہوتی ہیں، میں نے جب اس بات پر تفکر کیا تو میں تھرّا اٹھا، جب قرآن میں اللہ ربّ العزّت کا یہ عظیم فرمان دیکھا۔ ﴿ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ وَمَا كَانُوا۟ مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ ﴾ الدخان: ۲۹

**ترجمہ: پھر ان پر نہ تو آسمان کو اور زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی۔**

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ :

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ: (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ ) ان پر زمین و آسمان نہیں روئے. کیونکہ ان پاپیوں کی نیک اعمال تھے ہی نہیں، جو آسمانوں پر چڑھتے ہوں اور اب ان کے نہ چڑھنے کی وجہ سے افسوس کریں. نہ زمین میں ان کی ایسی جگہیں تھیں کہ جہاں بیٹھ کر یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوں اور آج انہیں نہ پاکر وہ جگہ ان کا ماتم کرے، انہیں مہلت ہی نہیں دی گئی. مسند ابی یعلی موصلی میں ہے: ہر بندے کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں، ایک سے اس کی روزی اترتی ہے، دوسرے سے اس کے اعمال اور اس کے کلام چڑھتے ہیں. جب یہ مرجاتا ہے اور وہ عمل و رزق کو گمشدہ پاتے ہیں، تو روتے ہیں. پھر اسی آیت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کی. ابن ابی حاتم میں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کہ اسلام غربت سے شروع ہوا اور پھر غربت پر آجائے گا. یاد رکھو مؤمن کہیں انجان مسافر کی طرح نہیں، مؤمن جہاں کہیں سفر میں مرتا ہے، جہاں اس کا کوئی رونے والا نہ ہو، وہاں بھی اس کے رونے والے زمین و آسمان موجود ہیں. پھر حضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کرکے فرمایا یہ دونوں کفار پر نہیں روتے.

حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا کہ زمین و آسمان کبھی کسی پر روئے بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا. آج تو نے وہ بات دریافت کی کہ تجھ سے پہلے مجھ سے اس کا سوال کسی نے نہیں کیا. سنو ہر بندے کے لئے زمین میں ایک نماز کی جگہ ہوتی ہے اور ایک جگہ آسمان میں اس کے عمل کے چڑھنے کی ہوتی ہے. اور آلِ فرعون کے نیک اعمال ہی نہ تھے، اس وجہ سے نہ زمین ان پر روئی نہ آسمان کو ان پر رونا آیا. اور نہ انہیں ڈھیل دی گئی کہ کوئی نیکی بجالاسکیں. حضرت ابن عباسؓ سے یہ سوال ہوا تو آپ نے قریب قریب یہی جواب دیا. (اصل عبارت یہ ہے : قال: أتي ابنَ عباس رجلٌ فقال: يا أبا عباس أرأيت قول الله: (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ ) فهل تبكي السماء و الأرض علي أحد؟ قال: نعم إنه ليس أحد من الخلائق إلا و له باب في السماء منه ينزل رزقه، و فيه يصعد عمله، فإذا مات المؤمن فأغلق بابه من السماء الذي كان يصعد فيه عمله و ينزل منه رزقه بكي عليه، و إذا فقد مصلاه من الأرض التي كان يصلي فيها و يذكر الله فيها بكت عليه، و إن قوم فرعون لم تكن لهم في الأرض آثار صالحة، و لم يكن يصعد إلي الله منهم خير، فلم تبك عليهم السماء و الأرض..

تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر) المجلد الثانی عشر ص ۳۴۴

ترجمہ: ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور اس نے سوال کیا کہ اے ابن عباسؓ اللہ کے قول ﴿ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا۟ مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ ﴾ کے بارے میں بتائیں کہ کیا آسمان اور زمین کبھی کسی پر روئے ہیں؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ہاں! مخلوق میں سے کوئی ایسا نہیں ہے، جس کے لئے آسمان میں دروازہ نہ ہو جہاں سے رزق نازل نہ ہوتا ہو اور جہاں اس کے اعمال نہ چڑھتے ہوں۔ جب مؤمن کی موت ہوتی ہے تو آسمان کا وہ دروازہ بند ہوجاتا ہے جہاں اس کے عمل صعود کرتے تھے، اور جہاں سے اس کا رزق نازل ہوتا تھا، وہ اس پر روتا ہے۔ اور کوئی جب زمین پر نماز پڑھتا ہے، اور اللہ کا ذکر کرتا ہے، تو زمین اس پر روتی ہے۔ اور فرعون کی قوم نے کوئی اعمالِ صالحہ نہیں کیے تھے، اور ان کے خیر کا کوئی

عمل آسمان پر نہیں گیا تھا، اس وجہ سے نہ تو ان پر آسمان رویا تھا نہ ہی ان پر زمین روئی تھی۔ (اردو ترجمے سے یہ عبارت شاید بغرض اختصار حذف شدہ تھی، جبکہ ہم نے اپنے ماخذ کی تفصیل دی ہے، نیز اس لئے بھی کہ بات مزید واضح ہوسکے۔ عائلی)

بلکہ آپ سے مروی ہے کہ چالیس دن تک زمین مؤمن پر روتی رہتی ہے۔ حضرت مجاہد نے جب یہ بیان فرمایا تو کسی نے تعجب کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ ۔ اس میں تعجب کی کونسی بات ہے؟ جو بندہ زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا تھا، جس بندے کی تکبیر و تسبیح کی آوازیں آسمان برابر سنتا رہتا تھا۔ بھلا یہ دونوں اس عابد باری تعالی پر روئیں گے نہیں؟ حضرت قتادہ فرماتے ہیں فرعونیوں جیسے ذلیل و خوار لوگوں پر کیوں روتے؟

**تفسیر ابن کثیر اردو ترجمہ: جلد چہارم ص ۱۴۱ و ۱۴۲**

بات صرف یہاں پر ختم نہیں ہوتی، ہمیں تو تاریخ میں یہ بھی ایک عقول کو حیران کرنے والا واقعہ ملتا ہے، کہ جب کسی کی موت سے عرشِ باری تعالیٰ حرکت میں آگیا ہو۔ صحیح بخاری میں باب مناقب الانصارمیں حضرت سعد بن معاذؓ کی وفات کے متعلق حدیث ہے کہ:

**حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ**

**وَعَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ**

**الجامع الصحیح (صحیح بخاری) تالیف: امام اسماعیل بخاری الجزء الخامس ص ۳۵**

ترجمہ: (بحذف اسناد) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب سعد بن معاذ نے وفات پائی تو عرش ہل (جھوم) گیا۔

اور اعمش سے ایسی ہی روایت ہے (بحذفِ اسناد) کہ ایک شخص (نام نامعلوم) نے جابرؓ سے کہا کہ براء یوں کہتے تھے کہ عرش سے مراد سعد کا جنازہ ہے، اس پر جابرؓ نے کہا کہ دونوں قبیلوں میں دشمنی تھی، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

تھے: اللہ کا عرش سعد بن معاذ کی موت سے ہل(جھوم) گیا۔ (نوٹ: جھوم جانے کا ترجمہ علامہ وحید الزماںؒ نے کیا ہے۔ص ۴۷۷)

(میں نے علامہ وحید الزماںؒ کی کتاب لغات الحدیث کو اس لفظ کے بارے میں وضاحت کے حوالے سے جانچا، تو انہوں نے کتاب (ھ) میں ھز کے معناؤں میں لکھا ہے۔ھز: حرکت دینا، خوش کرنا، ٹوٹ جانا۔ چند ایک مثالیں بھی دی ہیں، ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتزّ له العرش ترجمہ: جب فاسق بدکار شخص کی تعریف کی جاتی ہے، تو پروردگار غصے ہوتا ہے اور عرش جھوم جاتا ہے۔(گویا بڑی آفت آئی)۔جلد چہارم کتاب ھ ص ۲۹ . میں سمجھتا ہوں کہ ان کی پیش کردہ مثالوں سے بات واضح ہوجاتی ہے کہ عرش حرکت میں آگیا تھا، پھر چہ جائیکہ اسے ہل جانا کہا جائے، یا جھوم جانا کہا جائے۔عائلی)

امام مسلمؒ بھی حضرت سعدبن معاذ کی وفات کے بارے میں حدیث بیان کرتے ہیں۔

عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. اهتز عرش الرحمٰن لموت سعد بن معاذ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ کی موت سے۔

صحیح مسلم(اردو مترجم) کتاب الفضائل حصہ ششم ص ۱۴۲

امام احمدؒ بھی اپنی مسند جابر بن عبداللہؓ میں حضرت سعد بن معاذ کی وفات کے بارے میں یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۴۳۳۷-حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ عَرْشُ اللهِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

مسند امام احمد الجزء الحادی عشر ص ۴۳۶ نیز حدیث ۱۴۰۸۵ ص ۳۶۹ جلد مذکور

(بحذف اسناد) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ (عز و جل) کا عرش سعد بن معاذؓ کی وفات کے وقت ہل گیا تھا۔

محقق کہتا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہیں.

امام طبرانیؒ بھی اس حدیث کو اپنی کتاب معجم الکبیر میں اپنی اسناد سے بیان فرماتے ہیں :

۵۵۳- حدثنا عبید بن غنام ثنا أبو بکر بن أبي شیبة ثنا یزید بن هارون ثنا محمد بن عمرو عن أبیه عن جده عن عائشة عن اسید بن حضیر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلي الله علیه و سلم: (اهتز العرش لموت سعد بن معاذ)

المعجم الکبیر .تالیف: حافظ ابي القاسم سلیمان بن احمد الطبراني ۔۔۔الجزء الاول ص ۲۰۴

اسی طرح امام ابي عبدالله محمد بن خلفة الوشتاني الابّي المالکي (المتوفی ۸۲۷ هجریة) اکمال اکمال المعلم میں فرماتے ہیں کہ:

قیل الحدیث علي ظاهره لان العرش جسم و الحرکة علیه جائزة و القدرة الصالحة لتحریکه الاشعار الملائکة علیهم السلام بفضل هٰذا المیت.

اکمال اکمال المعلم (شرح صحیح مسلم) کتاب فضائل الصحابه -الجزء السادس ص ۲۹۷

اسی طرح امام طحاوي کی کتاب مشکل الآثار میں، امام عبد بن حمید کی کتاب مسند عبد بن حمید میں، امام ابوبکر بزار کی کتاب مسند البزار میں، مسند ابن ابي شیبه میں، مسند اسحاق بن راهویه میں، امام ابی یعلی الموصلی کی کتاب مسند ابي یعلي میں، جناب علاء الدین متقی الهندی کی کتاب کنز العمال في سنن الاقوال میں حافظ علی بن أبی بکر بن سلیمان الہیثمی کی کتاب کتاب غایة المقصد في زوائد المسند میں، امام محمد بن حبان کی کتاب صحیح ابن حبان میں، امام عبدالرحمن النسائی کی کتاب سنن النسائي الکبري میں، امام ابن ماجہ کی کتاب سنن ابن ماجه میں، امام جلال الدین سیوطی کی کتاب جامع الاحادیث میں، محمد فواد عبدالباقی کی کتاب اللؤلؤ و المرجان میں، امام ابوبکر الشیبانی کی کتاب الآحاد و المثاني میں، امام حاکم النیسابوری کی کتاب المستدرك علي الصحیحین وغیرہما میں اس حدیث کی تصریح کی گئی ہے، کہ حضرت سعد بن معاذؓ کی وفات پر عرشِ خدا ہل گیا تھا۔( الطبقٰات الکبری کے اردو ترجمے میں بھی اس کا ترجمہ ہل جانا کیا گیا ہے)اور بھی دیگر بہت سی کتب احادیث و تفاسیر ہیں، سردست چند ایک کتب کا حوالہ دینا محض اس

واقعے کی اہمیت کو نمایاں کرنا ہے، تاکہ کوئی منکر یہ نہ کہہ سکے کہ یہ بات صرف یونہی ہے۔ عائلی

یہ سب اس وجہ سے ہے کہ انسان اللہ کی بہت ہی خاص مخلوق ہے، اس کی تصریح اس ارشاد باری تعالیٰ سے ہوتی ہے کہ: ﴿ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ ءَادَمَ وَحَمَلْنَٰهُمْ فِي ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ وَرَزَقْنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَفَضَّلْنَٰهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾ ﴾ الإسراء: ٧٠

**ترجمہ: اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔**

اللہ نے انسان کو جو تکریم بخشی ہے، وہ کسی اور مخلوق کو نہیں بخشی، یہ صرف تکریم ہی نہیں تھی، کچھ اور بھی اہتمام تھا۔ اللہ پاک انسان کی تخلیق کو بیان کرنے سے پیش تر اس بات کو تمہیدی طور پر بیان کرتا ہے، کہ وہ(اللہ) تو وہ ہے، جس نے ہر چیز کو اچھی طرح سے بنایا ہے، اور اسی بہتر پیدا کرنے والی بات کے بعد اللہ پاک فرماتا ہے، کہ اس نے انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کردی ﴿ ٱلَّذِيٓ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُۥ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ ٱلْإِنسَٰنِ مِن طِينٍ ﴿٧﴾ ﴾ السجدة: ٧

**ترجمہ: جس نے ہر چیز کو بہت اچھی طرح بنایا (یعنی) اس کو پیدا کیا۔ اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔**

یہ بتانا ذاتِ خداوندی کے لئے کیا ہی ضروری تھا؟ لیکن! صرف اتنا ہی تھا کہ اللہ پاک اس بات کی اہمیت کو اجاگر کر رہا ہے کہ اس نے انسان کو بہتر طریقے پر پیدا کیا ہے۔

انسان کی صورتوں کو بھی عدیم النظیر بنایا، دیکھیے اورخدائے لم یزل کا کلام پڑھ کر جھوم اٹھیے، اور یہ بھی دیکھیے کہ کائنات میں جو بھی اجرام و اجساد ہیں، اور بھلے وہ اپنی اپنی کنہ حیثیت بھی رکھتے ہوں، لیکن یہ تو طے ہے کہ یہ ارض و سماء خاص انسان کے لئے ہی بنائے گئے ہیں۔ ﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٦٤﴾ ﴾ غافر: ٦٤

**ترجمہ: خدا ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھیرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی خوب بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ پس خدائے پروردگار عالم بہت ہی بابرکت ہے۔**

اسی طرح اللہ پاک پھر ارض و سماء کی تخلیق کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے، اور فرماتا ہے کہ اس نے زمین اور آسمانوں کو ایک حکمت کے ساتھ تخلیق کیا ہے، اور اسی حکمت سے اس نے انسان کی صورتیں تخلیق فرمائی ہیں، لیکن بات یہاں تک ختم نہیں ہوتی کہ انسان کی صورتیں بھی اسی حق کے ساتھ بنائی ہیں، کہ جس حق کے ساتھ اس نے ارض وسماء کو

تخلیق کیا ہے، بلکہ ایک اور بات بھی بیان فرماتا ہے کہ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ اس نے صورتوں کو احسن طریقے سے بنایا ہے۔ ملاحظہ کیجیے قرآن مجید کی یہ آیت مقدسہ:﴿ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿٣﴾ ﴾ التغابن: ۳

**ترجمہ: اسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی برحکمت پیدا کیا اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی پاکیزہ بنائیں۔ اور اسی کی طرف (تمہیں) لوٹ کر جانا ہے۔**

آہ! اے نادان انسان ! تُو تو یہ سمجھتا ہے،کہ ہر انسان باقی عام حیوانوں کی طرح مرتا جیتا ہے،اور بس۔نہیں ! ہرگز نہیں !عام سی موت تو وہ مر جاتے ہیں، جن کی زندگی صرف شکم پُری اور ہوس پُری میں ہی بیت جاتی ہے،اور شاید کہ وہ، وہ ہیں، جن کے بارے میں اللہ ربّ العزّت کا فرمان ہے کہ:﴿ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ ﴾ الفرقان: ٤٤

**ترجمہ: یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔**

وہ انسان جو اللہ ربّ العزّت کو محبوب رکھتے ہیں، اللہ کے وہ بندے نہایت ہی خاص ہوتے ہیں، اے کہ! جو ظاہری معاملات و مادیت کے خُمر میں مخمور ہو،جان لو کہ اللہ کے جو مقرب بندے ہیں، ان کی موت پر اس کائنات میں تغیر آجاتا ہے، بھونچال آجاتا ہے،کائنات اور اس کے مظاہر جن کی موت پر تڑپ جاتے ہیں، ایسے بھی عظیم انسان اس دنیا میں پیدا ہوئے ہیں، اور تاریخ کے وہ ایام ، جن میں وہ بقید حیات تھے،اور بلاد کے وہ ٹکڑے ان کے قدم کی خاک کو اپنا شرف سمجھتے ہیں، اس دنیا میں رہ چکے ہیں۔ ایسے ہی عظیم انسانوں میں سے امام حسینؓ بھی ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں بیان فرماتے ہیں۔

کان قتله بكربلاء، و في قتله قصة فيها طول لا يحتمل القلب ذكرها،فإنا لله و إنا إليه راجعون، و قتل معه ستة عشر رجلًا من أهل بيته. و لما قتل الحسين مكثت الدنيا سبعة أيام و الشمس علي الحيطان كالملاحف المعصفرة، و الكواكب يضرب بعضها بعضًا، و كان قتله يوم عاشوراء، و كسفت الشمس ذلك اليوم، و احمرت آفاق السماء ستة أشهر بعد قتله، ثم لازالت الحمرة تري فيها بعد ذلك اليوم و لم تكن تري فيها قبلها.

وقيل: إنه لم يقلب حجر بالبيت المقدس يومئذ إلا وجد تحته دم عبيط، وصار الورس الذي في عسكرهم رمادًا، ونحروا ناقة في عسكرهم، فكانوا يرون في لحمها مثل النيران، وطبخوها فصارت مثل العلقم، وتكلم رجل في الحسين بكلمة، فرماه الله بكوكبين من السماء فطمس بصره.

**تاریخ الخلفاء تألیف: امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، صہ ۱۶۵**

ترجمہ: امام حسینؓ کو کربلا میں شہید کیا گیا، آپ کی شہادت کا واقعہ بہت طویل اور دلگداز ہے، جسے لکھنے سننے کی دل میں سکت نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ امام حسینؓ کے ساتھ آپ کے ۱۶ گھروالے شہید ہوئے، شہادت کے ہنگامہ کے وقت دنیا میں سات دن تک اندھیرا رہا، دیواروں پر دھوپ کا رنگ پیلا سا نظر آتا تھا اور ستارے ٹوٹتے تھے آپ کی شہادت ۱۰ محرم سن ۶۱ ہجری کو واقع ہوئی، اس دن سورج گہنا گیا تھا اور مسلسل چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ رہے، بعد ازاں وہ سرخی جاتی رہی لیکن اُفق کی سرخی اب تک موجود ہے جو شہادت حسینؓ سے پہلے موجود نہ تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ روزِشہادت حسینؓ بیت المقدس کا جو پتھر پلٹا جاتا اس کے نیچے تازہ خون دکھائی دیتا، عراقی فوج میں جس قدر کسنب تھا وہ راکھ ہوگیا، یعنی یہ زرد گھاس رنگنے کے قابل نہ رہی، عراقی فوج نے اپنے فوجیوں کے ایک اونٹ کو ذبح کیا تو اس کا گوشت آگ کا انگارہ تھا جو شعلے لے رہا تھا اور جب انہوں نے وہ گوشت پکایا تو وہ کڑوا ہوگیا اور ایک آدمی نے حضرت حسینؓ کو گالیاں دیں تو بحکمِ الٰہی ایک ستارہ ٹوٹا جس سے اس کی آنکھیں جاتی رہیں۔

**قصاص کی حکمت اور قرآن:** اب آخری بات کہ ایک انسان کا قتل جو صرف قتل ہو، اور شرعاً اس پر حد واجب نہ ہوتی ہو کہ جس سے وہ واجب القتل قرار دیا جائے، اس کا قتل جمیع انسانیت کا قتل کرنے کے مترادف ہے۔

﴿مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾﴾ المائدة: ۳۲

**ترجمہ: اس قتل کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے**

کی سزا دی جائے اُس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا اور ان لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان سے بہت سے لوگ ملک میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں.

کیا اللہ پاک کا یہ قول اس طرح ایک عظیم راز کی طرف اشارہ نہیں کرتا؟کہ جیسے ایک تخم اور ایک شجر کا تعلق ہوتا ہے،ایک تخم میں پورا شجر پنہاں ہوتا ہے،اورایک شجر میں سینکڑوں تخم پنہاں ہوتے ہیں، اور پھر شجر وتخم کی پرداخت کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ نکل چلتا ہے،کیا یہی مثال انسان پر صادق نہیں آتی؟ جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد جتنی بھی نسل چلی،وہ سب حضرت نوح علیہ السلام کے سوا سب ختم ہوگئی،اور پھر حضرت نوح علیہ السلام ہی کی نسل زمین پر پھیل گئی. یقیناً اس میں غور کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں پوشیدہ ہیں.

اس وجہ سے ہی قرآن نے یہ حکم دیا ہے کہ جس انسان کا جو عضو متاثر کیا جائے گا،یا کاٹا جائے گا،اس کے بدلے میں نقصان پہنچانے والے کو بھی ویسا ہی نقصان دیا جائے تاکہ اس کو ہمیشہ یہ بات یاد رہے کہ اس نے ایسی ہی معذوری کا شکار کسی اور انسان کو کیا ہے.اور رہتی زندگی تک وہ اس کو بھگتا رہے.

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ فِي ٱلْقَتْلَى ۖ ٱلْحُرُّ بِٱلْحُرِّ وَٱلْعَبْدُ بِٱلْعَبْدِ وَٱلْأُنثَىٰ بِٱلْأُنثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُۥ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَٱتِّبَاعٌۢ بِٱلْمَعْرُوفِ وَأَدَآءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَٰنٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ ٱعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُۥ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ فِي ٱلْقِصَاصِ حَيَوٰةٌ يَٰٓأُوْلِي ٱلْأَلْبَٰبِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾ ﴾ البقرة: ۱۷۸ - ۱۷۹

ترجمہ: مومنو !تم کو مقتولوں کے بارےمیں قصاص (یعنی خون کے بدلے خون) کا حکم دیا جاتا ہے (اس طرح پر کہ آزاد کے بدلے آزاد (مارا جائے) اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت اور قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کردیا جائے تو (وارث مقتول) کو پسندیدہ طریق سے (قرار داد کی) پیروی (یعنی مطالبۂ خون بہا) کرنا اور (قاتل کو) خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے یہ پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور مہربانی ہے جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لئے دکھ کا عذاب ہے. اور اے اہل عقل (حکم) قصاص میں (تمہاری) زندگانی ہے کہ تم (قتل و خونریزی سے) بچو.

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ایسا ہی حکم اس نے تورات میں نازل کیا تھا.

﴿ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ ٱلنَّفْسَ بِٱلنَّفْسِ وَٱلْعَيْنَ بِٱلْعَيْنِ وَٱلْأَنفَ بِٱلْأَنفِ وَٱلْأُذُنَ بِٱلْأُذُنِ وَٱلسِّنَّ بِٱلسِّنِّ وَٱلْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِۦ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُۥ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٤٥﴾ ﴾ المائدۃ: ۴۵

ترجمہ: اور ہم نے ان لوگوں کے لیے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے وہ اس کے لیے کفارہ ہوگا اور جو خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں۔

**تورات کی عبرانی آیت اور قصاص :** اللہ پاک کے اس حکم کو اب ملاحظہ فرمالیجیے کہ اللہ پاک نے تورات میں کیا حکم دیا تھا، جس کا ذکر اس نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ تورات کی کتاب خروج میں ہے کہ:

וכי־ינצו אנשים ונגפו אשה הרה ויצאו ילדיה ולא יהיה אסון ענוש יענש כאשר ישית עליו בעל האשה ונתן בפללים:

ואם־אסון יהיה ונתתה נפש תחת נפש:

עין תחת עין שן תחת שן יד תחת יד רגל תחת רגל:

כויה תחת כויה פצע תחת פצע חבורה תחת חבורה: Exo :21:22,23,24,25

ترجمانی عربی تلفظ میں: وکی ینصو انشیم ونجفو اشہ ہرہ ویصاو یلدیہ ولا یہیہ اسون عنوش یعنش کاشر یشیت علیو بعل ہاشہ ونتن بفلليم :

وام اسون یہیہ ونتتہ نفش تحت نفش:

عین تحت عین شن تحت شن ید تحت ید رجل تحت رجل:

کویہ تحت کویہ فصع تحت فصع حبورہ تحت حبورہ:: Exo: 21:22,23,24,25

اردو ترجمہ: اگر لوگ آپس میں مارپیٹ کریں اور کسی حاملہ کو کوئی ایسی چوٹ پہنچائیں کہ اسے اسقاط ہوجائے پر اور کوئی نقصان نہ ہو تو اس سے جتنا جرمانہ اس کا شوہر تجویز کرے، لیا جائے اور جس طرح قاضی فیصلہ کریں جرمانہ بھردے۔ لیکن اگر نقصان ہوجائے تو، تو جان کے بدلے جان لے۔ اور آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت اور ہاتھ کے

بدلے ہاتھ، پاؤں کے بدلے پاؤں. جلانے کے بدلے جلانا، زخم کے بدلے زخم اور چوٹ کے بدلے چوٹ۔

واضح ہو کہ عبرانی کا یہ تلفظ و۔استرونج کی ٹھیک اسی ترتیب کے صدفیصد عین مطابق ہے( ٣٥٨٨, ٥٣٢, ٥٨٢, ٥٠٦٢, ٨٠٢, ٢٠٣٠, ٣٣٨, ٣٢٠٦, ٣٨٠٨, ٩٦ ٦, ٦٠٦٤, ٦٠٦٤, ٨٣٤, ٨٩٦, ٥٩٢, ٦, ٨٠٢, ٥٤٤, ٦٤٤, ٥٨, ٦, ٩٦, ٥٤٤, ٥٣٥, ٨٤٨, ٥٣٥, ٥٨٦٩, ٨٤٨, ٥٨٦٩, ٨٢, ٨٤٨, ٨٢, ٣٠٢, ٨٤٨, ٣٠٢, ٢٢, ٨٤٨, ٢٢, ٣٥٥٥, ٨٤٨, ٣٥٥٥, ٦٤٨٢, ٨٤٨, ٦٤٨٢, ٢٢٥٠, ٨٤٨, ٢٢٥٠ )

آمدم برسر مطلب! اللہ کی ذات مقدسہ کے بعد اس کائنات میں خدائے عز و جل کا سب سے بڑا اسرار اس دنیا میں صرف انسان ہے، اس کو چھوڑ کر پھر کوئی اسرار باقی نہیں رہتا۔ تو مظاہرِ کائنات میں یا مظاہرِ دنیا میں سے بعض مظاہر کب اپنا چولا اتار کر ایک نیا پیرہن پہن لیتے ہیں، اور ایسا کرنا کس طَرح ہوتا ہے، اس اسرار کو چند اہلِ نظر ہی محسوس کرسکتے ہیں اور اسے سمجھ بھی سکتے ہیں۔

یہ مظاہر کیا ہربار ہر گھڑی اس کیفیت میں رہتے ہیں یا ان کا اظہار بعض مواقع پر ہی ہوتا ہے؟ اگر ہم اس بات کی تہہ میں جائیں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ صرف چند ہی لمحات سے متعلق ہوتے ہیں اور بس!

اب اہل فکر کے لئے اس میں نشانیاں ہیں اور ظاہرپرستوں (مادہ پرستوں) کے لئے صرف حسنِ اتفاق جو ذرا سی چیز سے لے کر کہکشاؤں تک کی ہر چیز کو صرف حسنِ اتفاق سمجھتے ہیں، جن کے نزدیک ایک اتفاق دوسرے اتفاق کو جنم دیتا ہے، اور ان مفروضہ اتفاقات میں سب سے پہلے اتفاق کا وجود ماننے کے لئے ان کی عقل کوئی توجیہہ پیش کرنے سے قاصر ہوتی ہے، کیونکہ جب سوالات ختم ہوجاتے ہیں، جب اتفاقات کی کڑیاں( Series ) ختم ہوجاتی ہیں، وہاں اللہ بزرگ و برتر کو ماننے کا مرحلہ شروع ہوجاتا ہے۔

وائے حسرت ! ان محروم انسانوں پر کہ وہ ایسی بدبختی میں رحیل ہوئے کہ ان کے لئے اللہ نے بیان فرمایا کہ وہ ایسے لوگ تھے جن پر نہ تو آسمان کو رونا آیا نہ زمین کو۔

**انسان کی حسیں اور مخلوق کی حسیں؟:** تو میں کہہ رہا تھا کہ انسان کی روح میں جب عرفان کے پودے کی پرداخت ہونا شروع ہوتی ہے، تو اس زندہ کائنات کا ہر ذی حیات ذرہ ذرہ کانپ اٹھنا شروع ہوجاتا ہے۔ اس لئے کہ جو حسیں (SENSES) انسان کی سوئی رہتی ہیں وہ اور مخلوق

کی نہیں سوتیں بلکہ ان کی حسیں سوتی ہی نہیں۔ کسی مخلوق کی قوت باصرہ تیز ہے تو کسی کی قوت لامسہ،کسی کی قوت شامہ تیز ہے تو کسی کی قوت سامعہ کسی کی قوت ذائقہ۔

لیکن انسان!......... جس نے فطرت کے نظام میں اپنا ایک جداگانہ نظام بنا رکھا ہے،اور اس نظام کو نافذ کرنے کے بعد وہ نادانی سے یہ سمجھتا ہے کہ اس کے قائم کردہ نظام نے اس کو فائدہ دیا ہے،لیکن یہ حقیقت ہے کہ اسی نظام نے اسے بے حد کمزور سا بنا کر رکھ دیا ہے۔

دُور دراز کے گاؤں میں بسنے والا دیہاتی اپنے حواس خمسہ میں شہر کے کسی بابو سے زیادہ تیز ہوتا ہے اور اس کے مقابلے میں زیادہ صحت پاتا ہے۔ پاپے اور چائے پر پلنے والا فطرت کے متعین کردہ سہل الحصول اغذیہ کی جگہ جب متبادل اشیاء استعمال کرے گا تو ظاہر ہے کہ جو توانائی بذریعہ خوراک جزو بدن بنتی ہے وہ بھی پاپے اور چائے سے ہی بنے گی،فطرت اپنے اصولوں سے کبھی اغماض نہیں برتتی یہ ہمیشہ آپ کو یاد رہے۔

تو ہم بات کررہے تھے کہ مختلف انواع حیات میں قدرت نے اپنی اپنی خصوصیات رکھی ہیں، ان لاتعداد مخلوقات کی اپنی اپنی خصوصیات ہیں( ہمارے لئے لاتعداد ہیں)،اللہ پاک نے تو ہر ایک چیز کو شمار کیا ہوا ہے۔﴿ لِيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا۟ رِسَـٰلَـٰتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًۢا ﴿٢٨﴾ ﴾ الجن: ۲۸

**ترجمہ : تاکہ معلوم فرمائے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیئے ہیں اور (یوں تو) اس نے ان کی سب چیزوں کو ہر طرف سے قابو کر رکھا ہے اور ایک ایک چیز گن رکھی ہے۔**

قدرت کا یہ عظیم اعجاز ہے کہ اس کائنات میں موجود تمام اجناس حیات میں سے کوئی بھی جنس نوع مکرر نہیں ہے۔سب کی سب خالص اجناس ہیں۔ ،اور سب کی سب اس نظام کائنات کا اٹوٹ حصہ ہیں۔ مگر اے کاش! کہ کوئی جان سکتا۔

قرآن مجید میں ہے کہ:﴿ ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَـٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَـٰذَا بَـٰطِلًا سُبْحَـٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿١٩١﴾ ﴾ آل عمران: ۱۹۱

**ترجمہ:جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے ہیں) کہ اے پروردگار! تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔**

ہم دیو ہیکل جسامت رکھنے والی چیز وں سے قطع نظر صرف چھوٹے سے بظاہر بے کار اور ضرر رساں جانداروں مکھی اور مچھر ہی کو دیکھتے ہیں کہ مچھر کا کام اپنا ہے،مکھی کا

کام اپنا ہے، مچھر کا کام ہمیں تو ظاہری طور پر کاٹنے اور ملیریا پھیلانے کے سو اور کوئی دکھائی نہیں دیتا، تو یہ ہماری کوتاہ علمی ہے۔ مچھر کی وجہ تخلیق ہماری نظر سے معدوم ہے۔ خدا نے بھی مچھر و مکھی کی مثال قرآن مجید میں دی ہے۔

قرآن کریم میں ہے کہ: ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِۦٓ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَآ أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِۦ كَثِيرًا وَيَهْدِى بِهِۦ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا الْفَٰسِقِينَ ﴿٢٦﴾ ﴾ البقرة: ٢٦

**ترجمہ: اللہ اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز (مثلاً مکھی مکڑی وغیرہ) کی مثال بیان فرمائے۔ جو مومن ہیں، وہ یقین کرتے ہیں وہ ان کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے خدا کی مراد ہی کیا ہے۔ اس سے (خدا) بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت بخشتا ہے اور گمراہ بھی کرتا تو نافرمانوں ہی کو۔**

مچھر کی بدنی ساخت پر سائنس نے تحقیق کی، ہارون یحییٰ نے بھی ایک کتاب عقل والوں کے لئے لکھی اور مچھر پر پورا باب دیا یہ بات پھر بھی رہ گئی کہ مچھر کو کیوں تخلیق کیا گیا؟ شاید کہ اس کا جواب درحقیقت بہت ہی آسان ہونے کے باوجود انسان کبھی بھی ڈھونڈ نہ پائے گا۔ بھلا جو اپنی تخلیق کا مقصد نہ جان پایا وہ اپنے سے پہلے کی پیدا شدہ مخلوق کے بارے میں کون سے نتیجے پر پہنچ پائے گا۔ شاید کہ من عرف نفسہ کے بعد فقد عرف ربہ بھی اسی تشنہ ء طلب سوال کی ایک کڑی ہے۔ **(من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کی حدیث شریف پر اگر زندگی میں کبھی موقعہ ملا تو الست بربکم نامی اپنی کتاب میں اس کی تمام تفاصیل پیش کروں گا، کہ اس کو امام نووی، اور امام ابن تیمیہ، وغیرہما کی آراء میں کیا مقام حاصل ہے اورعلم الحدیث کے ائمہ نے، اور تفاسیر کے مصنفین: مثلاً: امام فخر الدین رازی ، امام آلوسی، امام بیضاوی، اما م خازن، امام بغوی وغیرہما نے اس حدیث کو اپنی تفاسیر میں لینے کے وقت اس کو کن معناؤں میں لیا ہے)**

انسان کی ذہنی بالیدگی کی وہ گھڑی معراج کی ہوگی جب وہ یہ جان پائے گا، کہ اگر وہ زمین پر پیدا نہ ہوتا تو زمین کے نظام و وجود پر کیا اثر پڑسکتا تھا؟

قرآن مجید کہتا ہے: ﴿ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَٰعِبِينَ ﴿١٦﴾ ﴾ الأنبياء: ١٦

**ترجمہ: اور ہم نے آسمان اور زمین کو جو اور (مخلوقات) ان دونوں کے درمیان ہے اس کو لہوولعب کے لئے پیدا نہیں کیا۔**

**سائنس ایٹم اور انسان :** انسان نے اس بات پر کبھی بھی غور کرنے کی زحمت نہیں کی کہ جب ہماری تخلیق کوئی لہو و لعب نہیں ہے، تو پھر آخر کیا ہے؟ اس کو سوچنا کیا چاہیے تھا؟ اور کرنا کیا چاہیے تھا؟ لیکن وائے افسوس! وہ اپنی روش سے فی الحال تو ایک چیز ثابت کررہا ہے کہ اگر وہ نہ ہوتا تو زمین کا ایک کثیر حصہ جو گھنے جنگلات پر مشتمل تھا وہ تیزی سے سکڑنے کے بجائے پھیلتا جاتا، اور یہ سبز رنگ جو زمین پر زندگی کی ایک عظیم علامت کے طور پر وجود رکھتا ہے، وہ پورے خشکی کے حصے کو کسی مہربان ماں کی طرح اپنی سبز چادر سے آغوش میں سمیٹ لیتا۔ اور زمین میں پانی کے جو شفاف سوتے رواں دواں ہیں، جن سے ہم پانی لیتے ہیں، وہ آج زیرزمین ایٹمی دھماکوں کی وجہ سے سینکھئے ( Arsenic ) کی آمیزش لئے ہوئے نہ ہوتے، ایٹم کے تابکاری اثرات سے آج جو جگر و گردے اپنا فعل چھوڑتے ہوئے نظر آتے ہیں، اور جس کے باعث وہ بیماریاں جو خال خال نظر آتی تھیں یا پھرسننے میں آتی تھیں، ان کا تناسب اب تو سینکڑے کے شاید کئی عشور تک جا پہنچا ہے، وہ شاید کہ نہ ہوتا۔

انسان من عرف نفسہ کی بجائے من عرف ویلہ کر رہا ہے وہ یقیناً فقد عرف ہلاکتہ تک جا کے منتج ہوگی۔

آہ! نادان انسان تباہی کو پھیلا رہا ہے، نوع حیات کو اجناس اغذیہ کی ضرورت ہے، اس کو چاہیے تھا کہ وہ زراعت پر پوری توجہ مرتکز کر رکھتا۔ مگر نہیں! وہ تو بارود بو رہا ہے، ایٹم اگا رہا ہے۔ اور انہی ایٹمی ہولناکیوں کے سائے میں وہ حیات انسانی کی پرورش کررہا ہے۔

سلطنتوں و سائنسدانوں کا یہ باؤلاپن یہ خبط انسانیت کو سسکا سسکا کر ماررہا ہے۔ یہ امن کی باتیں یہ انسانیت کی باتیں تو اب کوئی دیوانہ ہے کرسکتا ہے، آج کا فرزانہ اپنا منتہائے کمال صرف اور صرف ابن آدم کی تاراجی و غارت گری میں ہی سمجھتا ہے۔

؎ حد سے گزر گئی ہے یہاں رسم قاہری
اس دہر کو اب اس کی سزا دینی چاہیے۔

اللہ تعالی نے فرمایا : ﴿ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنۢ بَنِىٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَـٰذَا غَـٰفِلِينَ ﴿١٧٢﴾ أَوْ تَقُولُوٓا۟ إِنَّمَآ أَشْرَكَ ءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنۢ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾ ﴾ الأعراف: ۱۷۲ - ۱۷۳

**ترجمہ: اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرا لیا (یعنی ان سے پوچھا کہ) کیا تمہارا**

پروردگار نہیں ہو؟ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے)۔ یہ اقرار اس لیے کرایا تھا کہ قیامت کے دن (کہیں یوں نہ) کہنے لگو کہ ہم کو تو اس کی خبر ہی نہ تھی، یا یہ (نہ) کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے بڑوں نے کیا تھا۔ اور ہم تو ان کی اولاد تھے (جو) ان کے بعد (پیدا ہوئے)۔ تو کیا جو کام اہل باطل کرتے رہے اس کے بدلے تو ہمیں ہلاک کرتا ہے.

الست بربکم :کبھی کبھی جب یہی الست بربکم کی مقدس اور پُرجلال آواز میری روح کو جنجھوڑتی ہے تو میں بوکھلا جاتا ہوں۔ میں یاد کرنے لگتا ہوں وہ اقرار، جسے میں نے جمیع ابنے آدم کے ساتھ کیا تھا جب نہ تو فلک و افلاک تھے نہ جسم و اجسام تھے نہ کوئی لحم تھا نہ کوئی شحم تھا۔

من آں روز کہ اسماء نہ بود
نشاں از وجود سماء نہ بود-------(رومی)

ہاں یہ تب کی بات ہے جب ہم نے اقرار کیا تھا کہ قالوا بلیٰ۔

'اَلستُ بِربِکم'، جڏھِن ڪنِ پيومِ؛
'قَالُوا بَليٰ' قلبَ سِين، تَڏهِن تِتِ چيومِ؛
تَنهِين وير ڪيومِ، وِچَنُ ويرِيچَنِ سِينءَ۔ شاہ بھٹائی

When the question of Allah-"am I not your Lord" fell on my ears, I heartily responded atonce in affirmative. There and then I ratified it, and made a covenant with the Beloved.
Note: In Arabic vocabulary "AHAD" means an order. Hence the question of Allah was of the nature, and it was impliedly an order from Him. The reply in affirmative from the human souls made it a covenant between them and Allah.

اے میرے اللہ! میں تیری عظمت پر یقین رکھتا ہوں، انسان کی فلاح و بہبود پر یقین رکھتا ہوں، میں انسانیت کی بلکتی ہوئی آوازوں سے کانپ جاتا ہوں، انسانیت کا لہو جو، اب خون آشام درندوں کی داڑھ کو لگ چکا ہے، تو میں سوائے ان درندوں اور ان کی درندگی سے اپنی برات کے اور کیا کرسکتا ہوں؟۔

اب اگر میرے ہاتھ میں امن کا پھریرا جھول رہا ہے تو یہ میرے اس عہد کی بازگشت ہے، میں عہد شکن بننا نہیں چاہتا، میں نہیں چاہتا کہ یہ خواب خواب سی خواب زندگی جب ختم ہو جائے اور بعثت کروٹ لے کر جاگ پڑے تو وہ روسیاہ ہو۔ آہ! یہ میں کبھی نہیں

چاہتا۔ قرآن کہتا ہے۔﴿ وَمِنَ ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلْأَنْعَٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَٰٓؤُا۟ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾ ﴾ فاطر: ۲۸

**ترجمہ:انسانوں اور جانوروں اور چارپایوں کے بھی کئی طرح کے رنگ ہیں۔ خدا سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔ بیشک خدا غالب (اور) بخشنے والا ہے۔**

بندوں میں سے جو عالم ہیں، وہی اللہ سے ڈرتے ہیں، اس لئے کہ وہ جانتے ہیں۔ میں نہ جانتے ہوئے بھی، جاہلِ مطلق ہوتے ہوئے بھی ڈررہا ہوں، کانپ رہاہوں، ان علماء کی کیا حالت ہوگی؟ جن کی طرف اللہ ربّ العزّت نے اشارہ فرمایا ہے!کہ وہ جانتے ہیں تبھی ڈرتے ہیں۔

خدارا! ان علماء کو،کوئی تو آواز دے کہ وہ کہاں ہیں؟ان کے علم کی آج اشد ضرورت ہے۔ چیختی چلاتی سسکتی انسانیت کو ان کے شفیق و گھنیرے سائے کی ضرورت ہے۔ بارود سے تڑپتی ہوئی بلکتی ہوئی حیات کو اب جتنی دستِ مسیحائی کی ضرورت ہے شاید کہ تاریخ میں پہلے کبھی ایسی نہیں تھی۔

بات تو عرفان کی تھی روح کی بالیدگی کی تھی،زکات مقطعات کی تھی یہ میری ذہنی رو کیوں بھٹک گئی ہے؟کیوں میری روح مچل جاتی ہے؟ جب میں دیکھتا ہوں کہ بم بلاسٹ کے نتیجے میں یا کسی میزائل حملے میں اتنے بچے،اتنے بوڑھے،اتنی خواتین ،اتنے نوجوان ہلاک ہوگئے!اور یہی بات ہے جس پر غنیم خوشی سے جام لنڈھائے جاتے ہیں، اور میرا جگر لخت لخت ہوجاتاہے،اورپھر ہموم و غموم کے بادل مجھ پر سے ہٹتے ہی نہیں، اور تبھی اس قسم کی بے سروپاباتیں مجھ سے سرزد ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

**ارضی حوادث کا علم دیگر مخلوق کو ہوجاتا ہے**:تو بات ہو رہی تھی کہ کئی معاملات میں باقی حیوانی اجناس ،انسان سے زیادہ سریع الحس ہوتی ہیں۔ جب زلزلہ آتا ہے یا آتش فشاں پھٹتا ہے، تو پہلے ہی اس کے آنے کے آثارنمودار ہونے شروع ہو جاتے ہیں، اور ان علامات کو جانوروں اور پنکھ پکھیروں کو پہلےہِ ہی سے پتہ چل جاتا ہے اور وہ ہنگامی طور پر نقل مکانی شروع کردیتے ہیں، اور بہت ہی کم انسان نے یہ مشاہدہ کیا ہوگا کہ زلزلے سے یا لاوا بہنے سے جنگلی جیوت اور پرندے بھی مرگئے ہوں۔

جب سیلاب آنے والا ہوتا ہے تو زمین کے جانے کون سی تہوں سے چیونٹیوں کے باڑھیں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں، جب ہمارے گاؤں میں کثرت سے چیونٹیاں نکلناشروع ہو جاتی تھیں، تو میرے چچا مرحوم محمد رمضان۔( اللہ انہیں غریقِ رحمت کرے)مجھ سے کہتے تھے کہ بیٹا اب سیلاب آنے والا ہے۔

اور واقعی اس طرح ہوتا تھا۔آسمان پردیگرعلامتوں کے ساتھ سب سے پہلے برج عقرب انہوں نے ہی مجھے دکھایا تھا،جب میں پرائمری میں پڑھا کرتا تھا،فطرت کے وہ گویا نباض تھے،بہت ہی عابد وزاہد قسم کے شخص تھے،فطرت کے بارے میں ان کی کہی ہوئی باتیں،ہمیشہ سچ ثابت ہوتی تھیں۔سچ ہے کہ یہ ملکہ ہرکس وناکس کے نصیب میں نہیں ہوتا۔

عرفان اور قوت روحانی گوکہ غیر مرئی ہوتے ہیں لیکن اپنا وجود رکھتے ہیں، پھر اہلِ خرد اس کا بھلے کوئی نام نہ بھی رکھ پائیں اور اس کی اصطلاح نہ بھی بنا پائیں، ان کی اپنی حیثیت مسلمہ ہے۔

جب ارتکاز کی ریاضتیں کرتے کرتے میں شمس بینی کے مراحل سے گذرنے لگا تو میں محسوس کرتا تھا کہ تمام چرند و پرند جو میرے پاس سے گزرتے تھے یا میں ان کے پاس سے گزرتا تھا وہ چونك سا جاتے تھے اور ان سے ایسی کیفیات کا اظہار ہونے لگتا تھا جن کو میں لفظوں میں بیان کرنا چاہوں بھی تو شاید نہ کر پاؤں۔کیونکہ جو چیز مشاہدے سے تعلق رکھتی ہے الفاظ اس کو کوئی جامہ نہیں پہنا سکتے۔

تو اس ریاضت کو اگر آپ کما حقہ ادا کرپائے تو جو قوت آپ میں بیدار ہوگی،اس کی کنہ حیثیت بھی الفاظ کے جامے سے آزاد ہوگی۔یہ عرفان آپ کو بھی نصیب ہو سکتا ہے اگر آپ ایك مومنِ کامل ہیں، اگر آپ اپنے کردار کو اس بات سے ثابت کرنے لگیں کہ آپ ایك نبی ایك پیغمبر (حضرت آدم علیہ السلام) کی اولاد ہیں، اور آپ کا وہی کردار ہے جو نبی کی اولاد کا ہونا چاہیے،اور پھر جب آپ کا تیقن راہِ خداوندی پر چلتے چلتے کامل ہوجائے اور آپ پکار اٹھیں کہ ہاں میں کوئی اور نہیں! میں مسجود ملائکہ (حضرت آدم علیہ السلام) کی اولاد ہوں،اور یہ جب ہوگا جب اللہ کی زمین پر آخری اورخالص تعلیم قرآن مجید کو آپ حرف اول و حرف آخر جان کر اس پر عمل پیرا ہوں گے،اور سنت نبی ﷺ کے دامن سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑائیں گے۔

**جدول زکات حروف نورانیه**

| تفصیل زکات | زکات صغیر | زکات وسیط | زکات کبیر | زکات کبرۃ الکبریٰ |
|---|---|---|---|---|
| اوراد ایام واللیل | ۳ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۵ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۷ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۹ بار روزنہ پڑھنا ھے |
| توجہات الحروف | ۷ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۱۴ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۲۱ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۲۸ بار روزنہ پڑھنا ھے |
| ورد کلمات مقطعات | ۱۰۰ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۲۰۰ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۳۰۰ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۴۰۰ بار روزنہ پڑھنا ھے |
| ورد آیات مقطعات | ۱۱ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۲۱ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۳۱ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۴۱ بار روزنہ پڑھنا ھے |
| ورد سورھائے مقطعات | ۲ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۴ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۶ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۸ بار روزنہ پڑھنا ھے |
| ورد اسمائے نور | ۶۶ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۶۶ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۶۶ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۶۶ بار روزنہ پڑھنا ھے |
| ورد آیت نور | ۱۴ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۲۸ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۴۲ بار روزنہ پڑھنا ھے | ۵۶ بار روزنہ پڑھنا ھے |
| اوفاق مقطعات | ۱۴ بار روزنہ لکھنے ھیں | ۱۴ بار روزنہ لکھنے ھیں | ۱۴ بار روزنہ لکھنے ھیں | ۱۴ بار روزنہ لکھنے ھیں |
| الواح سیارگان | ۳ بار روزنہ لکھنے ھیں | ۶ بار روزنہ لکھنے ھیں | ۹ بار روزنہ لکھنے ھیں | ۱۲ بار روزنہ لکھنے ھیں |
| اوفاق مثلث تا معشر | ۹ بار روزنہ لکھنے ھیں | ۹ بار روزنہ لکھنے ھیں | ۹ بار روزنہ لکھنے ھیں | ۹ بار روزنہ لکھنے ھیں |
| الواح چہاردہ معصومین | - | - | ۷ بار روزنہ لکھنے ھیں | ۱۴ بار روزنہ لکھنے ھیں |
| صحیفہ نور | - | - | ۱۴ روزانہ لکھنے ھیں | - |
| اوفاق سورھائے مقطعات | - | - | - | ۱۴ بار روزنہ لکھنے ھیں |

یاد رہے کہ اوراد ہفتے کے دنوں اور راتوں کے آگے درج ہیں،ان کو پڑھنا ہے،توجہات الحروف چودہ ہیں،الف سے لے کر راء تک،یوم کے موافق پڑھنے ہیں،کلمات مقطعات یہ ہیں،الم،المر،المص وعلیٰ ھذاالقیاس،آیات مقطعات انتیس سورتوں کی آگے درج کی جارہی ہیں،سورہ ہائے مقطعات البقرہ سے لے کر القلم تک ہیں،پہلے روز البقرہ پڑھی جائی گی،پھر آل عمران اوراسی طرح آخری تاریخ قمری کو القلم پڑھی جائے گی.چھیاسٹھ اسمائے نور ایک جدول میں موجود ہیں،اوفاق مقطعات حروف کے اوفاق ہیں،الواح سیارگان ،زحل سے لے کر قمر تک کے اوفاق ہیں،الواح چہاردہ معصومین آگے آرہی ہیں،صحیفۂ نور اس کتاب کے آخر میں درج ہے،اور اوفاق سورہ ہائے مقطعات انتیس سورتوں کے کامل اوفاق ہیں.اور اس معاملے میں کوئی رمز نہیں ہے.آسان سا طریقہ ہے.دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کا ادراک کھول دے. آمین.

# مقطعات کی انتیس سورتیں

واضح ہو کہ ہم عموماً مقطعات کے کلمات کو ہی پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ یہ ہم نے پورا ورد کرلیا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کلمات مقطعات تبھی ورد میں مکمل ہوتے ہیں، جبکہ مقطعات کے کلمے کے آگے کی آیت و آیات وہاں تک نہ لی جائیں، جہاں تک ایک کامل مفہوم سامنے نہ آجائے، ذیل میں ہم ان تمام مقطعات کے کلمہ جات سے آگے کے کلمات و آیات درج کررہے ہیں، تاکہ آپ کوتلاش کرنے کی زحمت نہ اٹھانا پڑے۔

## آیات مقطعات بصورت کلمات کاملہ

پہلی سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ الٓمٓ ۝١ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝٢ ﴾ البقرة: ۱–۲

دوسری سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ الٓمٓ ۝١ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝٢ ﴾ آل عمران: ۱–۲

تیسری سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ الٓمٓصٓ ۝١ كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝٢ ﴾ الأعراف: ۱–۲

چوتھی سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ الٓرۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۝١ ﴾ یونس: ۱

پانچویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ الٓرۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝١ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝٢ ﴾ ھود: ۱–۲

چھٹی سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ الٓرۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝١ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝٢ ﴾ یوسف: ۱–۲

ساتویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ الٓمٓرۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِۗ وَٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ٱلْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ ﴾
الرعد: ۱

آٹھویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ الٓرۚ كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ ٱلنَّاسَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿١﴾ ﴾ إبراهيم: ۱

نویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ الٓرۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ وَقُرْءَانٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾ رُّبَمَا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَوْ كَانُوا۟ مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾ ﴾ الحجر: ۱ – ۲

دسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ كٓهيعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُۥ زَكَرِيَّآ ﴿٢﴾ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّى وَهَنَ ٱلْعَظْمُ مِنِّى وَٱشْتَعَلَ ٱلرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ ﴾ مریم: ۱ – ٤

گیارہویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ طه ﴿١﴾ مَآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لِتَشْقَىٰٓ ﴿٢﴾ إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ﴿٣﴾ تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ ٱلْأَرْضَ وَٱلسَّمَٰوَٰتِ ٱلْعُلَى ﴿٤﴾ ٱلرَّحْمَٰنُ عَلَى ٱلْعَرْشِ ٱسْتَوَىٰ ﴿٥﴾ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ ٱلثَّرَىٰ ﴿٦﴾ وَإِن تَجْهَرْ بِٱلْقَوْلِ فَإِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلسِّرَّ وَأَخْفَى ﴿٧﴾ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ﴿٨﴾ ﴾ طه: ۱ – ۸

بارہویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ طسٓمٓ ﴿١﴾ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَٰخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ ءَايَةً فَظَلَّتْ أَعْنَٰقُهُمْ لَهَا خَٰضِعِينَ ﴿٤﴾ ﴾ الشعراء: ۱ – ٤

تیرہویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ طسٓۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْقُرْءَانِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾ هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ ﴾ النمل: ۱ - ۲

چودھویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ طسٓمٓ ﴿١﴾ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿٢﴾ ﴾ القصص: ۱ – ۲

پندرہویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿ الٓمٓ ۞١ أَحَسِبَ ٱلنَّاسُ أَن يُتْرَكُوٓا۟ أَن يَقُولُوٓا۟ ءَامَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۞٢ وَلَقَدْ فَتَنَّا
ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ وَلَيَعْلَمَنَّ ٱلْكَٰذِبِينَ ۞٣ أَمْ حَسِبَ ٱلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ أَن
يَسْبِقُونَا ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ۞٤ ﴾ العنکبوت: ۱ – ۴

سولہویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿ الٓمٓ ۞١ غُلِبَتِ ٱلرُّومُ ۞٢ فِىٓ أَدْنَى ٱلْأَرْضِ وَهُم مِّنۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۞٣
فِى بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ ٱلْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِنۢ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ ٱلْمُؤْمِنُونَ ۞٤ بِنَصْرِ ٱللَّهِ ۚ يَنصُرُ
مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ۞٥ ﴾ الروم: ۱ – ۵

سترہویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿ الٓمٓ ۞١ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْحَكِيمِ ۞٢ هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ۞٣ ﴾ لقمان: ۱ – ۳

اٹھارویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿ الٓمٓ ۞١ تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۞٢ ﴾ السجدة: ۱ – ۲

انیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿ يسٓ ۞١ وَٱلْقُرْءَانِ ٱلْحَكِيمِ ۞٢ إِنَّكَ لَمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ۞٣ عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۞٤ تَنزِيلَ
ٱلْعَزِيزِ ٱلرَّحِيمِ ۞٥ ﴾ یس: ۱ – ۵

بیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿ صٓ ۚ وَٱلْقُرْءَانِ ذِى ٱلذِّكْرِ ۞١ بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فِى عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۞٢ ﴾ ص: ۱ – ۲

اکیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿ حمٓ ۞١ تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ ۞٢ غَافِرِ ٱلذَّنۢبِ وَقَابِلِ ٱلتَّوْبِ شَدِيدِ
ٱلْعِقَابِ ذِى ٱلطَّوْلِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ۞٣ ﴾ غافر: ۱ – ۳

بائیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿ حمٓ ۞١ تَنزِيلٌ مِّنَ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۞٢ كِتَٰبٌ فُصِّلَتْ ءَايَٰتُهُۥ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ۞٣ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۞٤ ﴾ فصلت: ۱ – ۴

تئیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿ حمٓ ۞١ عٓسٓقٓ ۞٢ كَذَٰلِكَ يُوحِىٓ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ ٱللَّهُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ۞٣
لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ۞٤ ﴾ الشوریٰ: ۱ – ۴

چوبیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ : ﴿ حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۳﴾
وَاِنَّہٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ﴿۴﴾ ﴾ الزخرف: ۱ – ۴

پچیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ : ﴿ حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ
﴿۳﴾ فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ﴿۴﴾ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ﴿۵﴾ رَحۡمَۃً مِّنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ
الۡعَلِیۡمُ ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا ۘ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِیۡنَ ﴿۷﴾ ﴾ الدخان: ۱ – ۷

چھبیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿ حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ
لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾ ﴾ الجاثیہ: ۱ – ۳

ستائیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿ حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا
بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾ ﴾ الأحقاف: ۱ – ۳

اٹھائیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿ قٓ ۟ۚ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ ﴿۱﴾ بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ فَقَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا شَیۡءٌ عَجِیۡبٌ
﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَکُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِکَ رَجۡعٌۢ بَعِیۡدٌ ﴿۳﴾ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡہُمۡ ۚ وَعِنۡدَنَا کِتٰبٌ حَفِیۡظٌ ﴿۴﴾ ﴾
ق: ۱ – ۴

انتیسویں سورت سے مقطعاتی آیات:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿ نٓ ۚ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲﴾ وَاِنَّ لَکَ لَاَجۡرًا غَیۡرَ
مَمۡنُوۡنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبۡصِرُ وَیُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵﴾ بِاَىیِّکُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ
بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ۪ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۷﴾ ﴾ القلم: ۱ – ۷

# باب سوم

# اوراد

***

# صلواۃ

***

# تسبیحات

# وصايا

# عامة

***

# قاطعة

***

# تطبيقية

## ( اوراد ایام الاسبوع ولیالیہ یعنی ہفتے کے دنوں اور راتوں کے اوراد)

یہ وہ اوراد خاص ہیں، جنہیں معارف روحانی وترقیء منازل کے لئے پڑھا جائے گا، واضح ہو کہ یہ اوراد راقم کے معمولات میں شامل ہیں، جنہیں فیض عام کی خاطر امت محمدیہ کے سامنے تفصیل سے پیش کیا جارہا ہے، یہ وہ دعوات ہیں جن سے روحانی منازل انتہائی سرعت سے طے ہوجاتی ہیں، ان کی قدر کریں، اس کے تعداد کے متعلق زکات کی جدول میں درج ہے کہ کس زکات کے دوران کتنی بار ان کو پڑھا جائے گا، لیکن میرا پرخلوص مشورہ ہے، کہ ان کو مستقل آپ اپنے معمولات میں شامل کرلیں، اگر ان کی اہمیت و خصوصیت بادی النظر میں محسوس نہ کرسکیں تو کسی اہل علم سے رجوع کریں، وہ آپ کو بتادیگا کہ، آپ کے یہ اوراد کتنی عظیم نعمت ہے۔

## ﴿وِردُ لَیلَۃِ الأحَد اتوار کی رات پڑھا جائے گا﴾

اللّٰهُمَّ أَنتَ المحيط بغيب كُلّ شاهد، وَالمستولي عَلَى باطن كُلّ ظاهر، أَسأَلُكَ بوجهكَ الَّذِي عنتَ لَهُ الوجوه، وَسجدتَ لَهُ الجباه، وَبنوركَ الَّذِي شخصتَ إِلَيهِ الأَبصار، أَن تهديني إِلى صراطكَ الخاص هداية تصرف بِهَا وَجهي إِلَيكَ عمن سواكَ، وَخذ بناصيتي إِلَيكَ أَخذ عناية وَرفق، يَا مَن هُوَ الحق المطلق وَأَنَا العبد المقيّد، يَا مَن لاَ هُوَ إِلاَّ هُوَ. إِلهي: شأَنكَ قهر الأَعداء وَقمع الجبابرة، أَسأَلُكَ مددا من عزتكَ يمنعني من كُلّ من أَرادني بسوء، حَتَّى أَكف بِهِ أَكف الباغين، وَأَقطع بِهِ دابر الظالمين، وَملكني نفسي ملكا تقدسني بِهِ عَن كُلّ خلق سيء، وَاهدني إِلَيكَ يَا هادي، إِلَيكَ مرتجع كُلّ شيء وَأَنتَ بِكلّ شيء محيط. وَهُوَ القاهر فوق عباده وَهُوَ الحكيم الخبير. إِلهي: أَنتَ القائم عَلَى كُلّ نفس، وَالقَيُّوم فِي كُلّ معنى وَحس، قدرتَ فقهرتَ، وَعلمتَ فقدّرتَ، فلكَ القوة وَالقهر، وَبيدكَ الخلق وَالأَمر، وَأَنتَ مَعَ كُلّ شيء

بالقرب، وَوراءه بالقدرة وَالإحاطة، وَأنتَ القائل: وَالله من وَرائهم محيط. إلهي: أسألكَ مددا من اسماءكَ القهرية، تقوي بِهِ قواي القلبية وَالقالبية، حَتَّى لاَ يلقاني صاحب قلب إلاَّ انقلب عَلَى عقبه مقهورا، وَأسألُكَ إلهي لسأنَا ناطقاً، وَقولاً صادقاً، وَفهماً لاَ ثقاً، وَسرّاً ذائقاً، وَقلباً قابلاً، وَعقلاً عاقلاً، وَفكراً مشرقاً، وَطرفاً مطرقاً، وَشوقاً مقلقاً، وَتوقاً محرقاً، وَوجداً مذلقاً، وَهبني يداً قادرةً، وَقوةً قاهرةً، وَنفساً مطمئنةً، وَجوارحاً لطاعتكَ لينةً مواتيةً، وَقدسني للقدوم عَلَيكَ، وَارزقني التقدم إلَيكَ. إلهي: هب لي قلباً أقبل بِهِ عَلَيكَ فقيرا، يقوده الشوق وَيسوقه التوق، وَزاده الخوف، وَرفيقه القلق، وَقرينه الأرق، وَقصده القبول وَالقرب، وَعِندَكَ زلفى القاصدين، وَمنتهى رغبة الطالبينَ. إلهي: ألق علي السكينة وَالوقار، وَجنبني العظمة وَالاستكبار، وَأقمني في مقام الأنابة، وَقابل دعائي بالإجابة. إلهي: قربني إلَيكَ قرب العارفِين، وَقدسني عَن علائق الطبع، وَأزل مني علق الذم، لأكون من المتطهرين، وَقابلني بنور من عنايتك يملأ وَجُودِي ظاهرا وَباطنا، وَأسألُكَ إلهي مددا روحانيا تقوى بِهِ قواي الكلية وَالجزئية، حَتَّى أقهر بِهِ كُلّ نفس قاهرة، فتنقبض لي رقائقها انقباضا تسقط بِهِ قواها، فَلاَ يبقى في الكون ذي روح متوجه إلي بقهر إلاَّ وَنار القهر أخمدتَ ظهوره، يَاشديد البطش يَاقهار، وَأوقفني موقف العز يَاقَيُّومُ يَاقدير، تقدس مجدكَ يَاذا القوة المتين يَاقدوس. إلهي: أسألكَ الأنس بقابلاتَ سرّ القدر، أنساً يمحو مني آثار وَحشة الفكر، حَتَّى يطيب قلبي بكَ فأطيب بوقتي لَكَ، فَلاَ يتحركَ ذو طبع لمخالفتي إلاَّ وَصغر لعظمتكَ، وَقصم لكبريائكَ، إنَّكَ جبار الأرض وَالسموات، وَقاهر الكل بقهركَ، يَاقوي يَاقريب يَامجيب الدعاء، وَلاَ حول وَلاَ قوة إلاَّ بالله العلي العظيم. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيِّ الأُمِّيِ وَعَلَى آلِهِ وَصحبِهِ وَسَلَّمَ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

﴿وِردُ یوم الأحَدِ اتوار کے دن پڑھا جائے گا﴾

بِسمِ اللهِ فاتِحِ الوُجُود، وَالحمدُ للهِ مُظهِرِ كُلِّ مَوجُود، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ توحيدًا مُطلقًا عَن كَشفٍ وَشُهُودٍ، وَاللهُ أكبرُ مِنهُ بَدَأَ الأَمرُ وَإِلَيهِ يَعودُ، وَسُبحَانَ اللهِ مَا ثَمَّ سِواهُ فَيشهَدَ، وَلاَ مَعَهُ غَيرهُ مَعبودٌ، وَاحِدٌ أَحَدٌ، وَهُوَ عَلَى مَا عَلَيهِ كانَ قبلَ الحُروفِ وَالحُدودِ، لَهُ فِي كُلِّ شيءٍ آيةٌ تدلُّ عَلَى أَنَّهُ وَاحدٌ مَوجُود، سرَّ سِرِّهِ عَنِ الإِدراكِ وَالنُّفودِ، وَلاَ حَولَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ العَلِيِّ العَظِيمِ كنزٌ اختصَّنَا بِهِ مِن خَزَائِنِ الغَيبِ وَالجُودِ، أَستنزلُ بِهِ كُلَّ خَيرٍ وَأَدفَعُ كُلَّ شرٍّ وَضَيرٍ، وَأَفتِقُ بِهِ كُلَّ رَتقٍ مَسدُودٍ، وَإِنَّا للهِ وَإِنَّا إِلَيهِ راجعونَ فِي كُلِّ أَمرٍ نَزَلَ أَو هُوَ نازِلٌ، وَفِي كُلِّ حَالٍ وَمَقامٍ وَخَاطِرٍ وَوَارِدٍ وَمصدرٍ وَوُرُودٍ، وَاللهُ هُوَ المرجُوُّ بِكلِّ شيءٍ وَفِي كُلِّ شيءٍ هُوَ المأمولُ وَالمقصودُ، وَالإلهامُ مِنهُ وَالفَهمُ عنهُ وَالموجودُ هُوَ وَلاَ إِنكارَ وَلاَ جحودَ، إِذَا كشفَ فلاَ غَيرٍ، وَإِذا سَتَرَ فكُلٌّ غَيرٍ، وَكلّ محجوبٌ مَبعودٌ، باطنٌ بالأُحَدِيَّةِ ظَاهِرٌ بالوَحدَانِيَّةِ، وَعنهُ وَبِهِ كانَ كَونُ كُلِّ شيءٍ وَلاَ شيء، إِذِ الشَّيءُ بالحقيقةِ معدومٌ مفقودٌ، فَهُوَ الأَوَّلُ وَالآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالبَاطِنُ وَهُوَ بِكلِّ شيءٍ عليمٌ قبلَ كَونِ الشَّيءِ وَبعدَ الوُجُود، وَلَهُ الإِحاطةُ الواسعةُ وَالحقيقةُ الجامعةُ، وَالسرُّ القائمُ، وَالمُلكُ الدَّائمُ، وَالحُكمُ اللازِمُ، أَهلُ الثَّناءِ وَالمجدِ، وَأُحَدِيُّ الأَسماءِ وَالصِّفاتِ، عليمٌ بالكلِّياتِ وَالجزئياتِ، محيطٌ بالفوقانيَّاتِ وَالتحتيَّاتِ، وَلَهُ عَنَتَ الوجوهُ مِن كُلِّ الجهاتِ. اللَّهُمَّ يَا مَن هُوَ المحيطُ الجامعُ، وَيَا مَن لاَ يمنعُهُ مِن العطاءِ مانعٌ، وَيَا مَن لاَ ينفَدُ مَا عِندَهُ، وَعمَّ جميعَ الخلقِ جودُهُ وَرفدُهُ. اللَّهُمَّ افتح لي إغلاقَ هذِهِ الكُنوزِ، وَاكشف لي عَن حقائقِ هذه الرُّموزِ، وَكُن أَنتَ مُواجِهِي وَجِهَتي، وَاحجُبني برُؤيتي لَكَ عَن رُؤيَتي، وَامحُ بظهورِ تجلِّيكَ جميعَ صِفاتي، حَتَّى لاَ يَكونَ لي وَجهةٌ إِلاَّ إِلَيكَ، وَلاَ يقعَ مِنِّي نظرةٌ إِلاَّ عَلَيكَ، وَانظرِ اللَّهُمَّ لي بعينِ الرَّحمةِ وَالعنايةِ وَالحِفظِ وَالرِّعايةِ وَالاختصاصِ

وَالولايةِ فِي كُلِّ شيءٍ حَتَّى لاَ يحجُبني عَن رُؤيتي لَكَ شيءٌ، وَأكونَ ناظرًا إلَيكَ بمـا أمـدَدتَني بِهِ مِن نظرِكَ فِي كُلِّ شيءٍ، وَاجعَلني خاضعًا لتجلّيكَ، أهلاً لاختصاصِكَ وَتوليكَ، محلَّ نظرِكَ مِن خلقِكَ، مُفيضًا عَليهم مِن عطايِكَ وَفضلِكَ، يَامَن لَهُ الغِنى المُطلقُ، وَلعبدِهِ الفقرُ المحقّقُ، يَاغنيًّا عَن كُلِّ شيءٍ وَكُلُّ شيءٍ مُفتقرٌ إلَيهِ، يَامَن بيدِهِ أمرُ كُلِّ شيءٍ، وَأمرُ كُلِّ شيءٍ راجعٌ إلَيهِ، يَا مَن لَهُ الوُجُود المطلقُ فلاَ يَعلمُ مَاهُوَ إلاَّ هُوَ، وَلاَ يُستدلُّ عَلَيهِ إلاّ بِهِ، وَيـا مُسخّرَ الأعمالَ الصالحةِ للعبدِ ليعودَ نفعُهَا عَلَيهِ، لاَ مقصودَ لي غيرِكَ، وَلاَ يَسعُني إلاَّ جُودُكَ، وَخيرُكَ يَا جوادُ فوقَ المرادِ، يَا مُعطي النوَالِ قبلَ السُّوَالِ، يَامَن وَقفَ دُونَهُ قَدَمُ عَقلِ كُلِّ طالبٍ، يَامَن هُوَ عَلَى أمرِهِ قادرٌ وَغالبٌ، يَامَن هُوَ لِكُلِّ شيءٍ وَاهبٌ، وَإذَا شاءَ سالبٌ، أهُمُ بالسُّوَالِ فأجدُني عبدًا لَكَ عَلَى كُلِّ حالٍ، فتوَلّني بأحوَالي فَأنتَ أولى بِي مِنّي، كَيفَ أقصُدُكَ وَأنتَ وَراءَ القَصدِ، أم كَيفَ أطلُبُكَ وَالطَّلَبُ عينُ البُعدِ، أيُطلَبُ مَن هُوَ قريبٌ حاضرٌ! أم يُقصدُ مَنِ القَاصِدُ فيهِ تائِهٌ حائِرٌ! الطَّلَبُ لاَ يُوصلُ إلَيكَ، وَالقَصدُ لاَ يصدُقُ عَلَيكَ، تجلّيَاتُ ظاهِرِكَ لاَ تُلحقُ وَلاَ تُدرَكُ، وَرموزُ أسرارِكَ لاَ تنحلُّ وَلاَ تنفكُ، أيَعلَمُ الموجودُ كُنهَ مَن أوجَدَهُ! أم يَبلغُ العبدُ حقيقةَ مَن استَعبَدَهُ! الطَّلَبُ وَالقَصدُ وَالقُربُ وَالبُعدُ مِن صفاتِ العبدِ، وَمَاذَا يُدرِكُ العبدُ بِصفاتِهِ مِمَّن هُوَ مُنزَّهٌ متعالٍ فِي عُلُوِّ ذَاتِهِ! فَكُلُّ مخلوقٍ محلُّهُ العجزُ فِي موقِفِ الذُلِّ عَلَى بابِ العِزِّ عَن نيلِ إدراكِ هَذَا الكَنزِ، كَيفَ أعرِفُكَ وَأنتَ البَاطنُ الَّذِي لاَ تُعرَفُ! أم كَيفَ لاَ أعرِفُكَ وَأنتَ الظَّاهرُ إلَيَّ فِي كُلِّ شيءٍ تتعرَّفُ! كَيفَ أوحّدُكَ وَلاَ وَجُودَكَ لِي فِي عَينِ الأُحَدِيَّةِ! أم كَيفَ لاَ أوحّدُكَ وَالتوحيدُ سرّ العُبُودِيَّةِ! سُبحَانَكَ لاَ إلَهَ إلاَّ أنتَ مَا وَحَّدَكَ مِن أحَدٍ، إذ أنتَ كَمَا أنتَ فِي سَابقِ الأزَلِ وَلاحِقِ الأبَدِ، فعَلَى التَّحقيقِ مَا وَحّدَكَ أحَدٌ سِواكَ، وَفِي الجُملةِ مَا عَرَفَكَ إلاَّ إيّاكَ، بَطُنتَ وَظَهرتَ، فَلاَ عَنكَ بَطُنتَ، وَلاَ لِغيرِكَ ظهرتَ، فَأنتَ أنتَ لاَ إلَهَ إلاَّ أنتَ، فَكَيفَ بِهذَا الشَّكلِ يَنحلُّ، وَالأوَّلُ آخِرٌ وَالآخِرُ أوَّلُ، فَيَامَن أبهَمَ الأمرَ وَأبطَنَ السِرَّ، وَأوقَعَ فِي الحَيرَةِ

وَلاَ غيرهُ(حيرة)، أَسأَلُكَ اللَّهُمَّ كشف سِرّ الأُحَدِيَّة، وَتحقيقَ العُبُودِيَّة، وَالقِيامَ بحقوقِ الرُّبوبيَّةِ، بما يليقُ بحضرتِهَا العليّة، فَأَنَا موجُودٌ بِكَ حادثٌ معدومٌ، وَأَنتَ مَوجُودٌ باقٍ حَيٌّ قَيُّومٌ، قَديمٌ أَزليٌّ عالمٌ معلومٌ، فيَا مَن لاَ يعلمُ مَاهُوَ إلاّ هُوَ، يَاهُوَ أَسأَلُكَ اللَّهُمَّ اهرب مِنّي إِلَيكَ، وَالجمعَ بجميعِ مجموعِي عَلَيكَ، حَتّى لاَ يكونَ وَجُودِي حِجابِي عَن شُهُودِي، يَامَقصُودِي، يا مَعبُودِي، مَافَاتَنِي شيءٌ إِذَاأَنَا وَجدتُكَ، وَلاَ جَهِلتُ شيئًا إِذَاأَنَا عَلِمتُكَ، وَلاَ فقدتُ شيئًا إِذَاأَنَا شهدتُكَ، فَنابِي فِيكَ وَبَقَابِي بِكَ وَمَشهُودِي أَنتَ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنتَ كَمَا شَهِدتَ وَكَمَا عَلِمتَ وَكَمَا أَمَرتَ، فشُهُودِي عَينُ وَجُودِي، فَمَاشهدتَ سواي فِي فَنَابِي وَبَقَابِي، فالإِشَارَةُ إِليَّ، وَالحُكمُ لِي وَعليَّ، وَالنَّسَبُ نَسَبِي، وَكُلُّ ذلكَ رُتَبِي، وَالشَّأنُ شَأنِي فِي الظُّهُورِ وَالبُطُونِ، وَسَرَيَانُ السِرّ المصونِ، هُوِيَّةٌ سارِيَةٌ، وَمظاهرُ بادِيَةٌ، وَجُودٌ وَعَدَمٌ، نُورٌ وَظُلَمٌ، سمعٌ وَصَمَمٌ، لَوحٌ وَقَلَمٌ، جَهلٌ وَعِلمٌ، حَربٌ وَسَلَمٌ، صَمتٌ وَنطقٌ، رَتقٌ وَفتقٌ، حَقِيقَةٌ وَحَقٌّ، غَيبُوبَةُ أَزلٍ، دَيمُومَةُ أَبَدٍ، قُل هُوَ اللهُ أَحَدٌ، اللهُ الصَّمَدُ، لَم يَلِد، وَلَم يُولَد، وَلَم يَكُن لَهُ كُفوًا أَحَدٌ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى الأَوَّلِ فِي الإِيجَادِ وَالوُجُودِ، الفَاتِحِ لِكُلِّ شاهدٍ وَمَشهُودٍ، وَحضرةِ الشاهدِ وَالمشهُودِ، وَالسِرِّ الباطنِ، وَالنورِ الظاهرِ، مميِّزِ قبضةِ (قصبة (السَّبقِ، فِي عالمِ الخلقِ، فِي المخصوصِ وَالمبعودِ، الرُّوحِ الأَقدسِ العَالي، وَالنُّورِ الأَكملِ البهِي، القايمِ بكمالِ العُبُودِيَّةِ فِي حضرةِ المعبُودِ، الَّذِي أَفِيضَ عَلَى رُوحانيَّتِهِ مِن حضرةِ رحمانيّتِهِ، وَاتَّصلَت بمشكاةِ قلبِهِ أَشعَّةُ نورانيَّتِهِ، فَهُوَ الرَّسُولُ الأَعظمُ، وَالنبيُّ المكرَّمُ، وَالوليُّ المقرَّبُ المسعودُ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصحابِهِ خزائِنِ أَسرَارِهِ، وَمطالِعِ أَنوارِهِ، كنوزِ الحقائقِ، هُداةِ الخلايِقِ، نجومِ الهُدَى، لمن اقتدَى، وَسَلَّم تسليمًا كثيرًا، إِلى يومِ الدينِ، وَسُبحَانَ اللهِ وَمَا أَنَامِنَ المُشرِكِينَ، وَحَسبُنَا اللهُ وَنِعمَ الوَكِيلُ، وَلاَحَولَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ العليِّ العَظِيمِ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿ورد لَيلَة الإثنَين سوموار کی رات کو پڑھا جائے گا﴾

إلهي: وَسع علمكَ كُلّ معلوم، وَأَحاطتَ خبرتكَ بباطن كُلّ مفهوم، وَتقدستَ فِي علائكَ عَن كُلّ مذموم، تسامتَ إلَيكَ الهمم، وَصعد إلَيكَ الكلم، وَأنتَ المتعالي فِي سموّكَ فأقربُ معارجنا إلَيكَ التنزّل، وَأنتَ المتعزز فِي علوكَ فأشرف أخلاقنا لديكَ التذلّل، ظهرتَ فِي كُلّ باطن وَظاهر، وَدمتَ بعد كُلّ أول وَآخر، سُبحَانَكَ لاَ إلَهَ إلاَّ أنتَ، سجدتَ لعظمتكَ الجباه، وَتنعمتَ بذكركَ الشفاه، أَسأَلُكَ باسمكَ الَّذِي إلَيهِ سمو كُلّ مترقٍ، وَمنه قبول كُلّ متلقٍّ، رفعة يضمحل معها علو العالين، وَيقصر عنها غلو الغالين، حَتّى أرقى بِكَ إلَيكَ مرقى تطلبني فِيه الهمم العالية، وَتنقاد إلي النفوس الأَبية، وَأَسأَلُكَ ربي أن تجعل سلمي إلَيكَ التنزل، وَمعارجي إلَيكَ التواضع وَالتذلل، وَاكنفني بغاشية من نوركَ تكشف لي بِهَا عَن كُلّ مستور، وَتحجبني عَن كُلّ حاسد وَمغرور، وَهبني خلقا أسع بِهِ كُلّ خلق، وَأَقضي بِهِ كُلّ حق، كما وَسعتَ كُلّ شيء رحمة وَعلما، يَا رحمن يَا رحيم لاَ إلَهَ إلاَّ أَنتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ. الله لاَ إِلَهَ إلاَّ هُوَ الحي القَيُّومُ، لاَ تأخذه سنة وَلاَ نوم، لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرض، من ذا الَّذِي يشفع عِندَه إلاَّ بإذنه، يعلم مَا بَينَ أيديهم وَمَا خلفهم، وَلاَ يحيطون بشيء من علمه إلاَّ بما شاء، وَسع كرسيه السَّمَوَاتَ وَالأَرض، وَلاَ يؤوده حفظهما وَهُوَ العلي العظيم، ربّ ربّني بلطيف ربوبيتكَ تربية مفتقر إلَيكَ، لاَ يستغني أَبداً عنكَ، وَراقبني بعين رعايتكَ مراقبة تحفظني من كُلّ طارق يطرقني بسوء فِي نفسي، أَو يكدر علي وَقتي وَحسي، أَو يثبتَ فِي لوح إرادتي خط حظ من الحظوظ، وَاسعدني تجد سعيدا يسعدني لديكَ، وَارزقني راحة الأُنس بِكَ، وَرقّني إلى مقام القرب مِنكَ، وَروّح روحي بذكركَ، وَرددني بَينَ رغب فِيكَ وَرهب مِنكَ، وَردّني برداء التوحيد وَالرضوان، وَأَوردني موارد القبول، وَهبني رحمة مِنكَ تلم بِهَا شعثي، وَتقوم بِهَا عوجي،

وَ تكمل بِهَا نقصي، وَ تردَ بِهَا شاردي، وَتهدي بِهَا حائري، فَأَنتَ رب كُلِّ شيءٍ وَمربيه، رحمتَ الذواتَ، وَرفعتَ الدرجاتَ، قربكَ روح الأَروَاح، وَريحان الأَفراح، وَعنوان الفلاح، وَراحة كُلِّ مرتاح، تباركتَ رب الأَرباب، وَمعتق الرقاب، وَكَاشِفَ العذاب، وَسعتَ كُلَّ شيءٍ رحمةً وَعلما، وَغفرتَ الذنوب حنأنَا وَحلما، وَأَنتَ الغفور الرحيم، الحليم العليم، العلي العظيم. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ وَسَلَّمَ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿وِردُ يوم الإثنَينِ سوموار کے دن پڑھا جائے گا﴾

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ النُّورَ وَالهُدَى، وَالأَدَبَ فِي الاِقتِدَا، وَأَعوذُبِكَ مِن شَرِّ نَفسِي، وَمِن شَرِّ كُلِّ قاطِعٍ يقطعُني عَنكَ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنتَ: قَدِّس نَفسِي مِنَ الشُّبُهَاتِ وَالأَخلاَقِ السَّيِّئَاتِ، وَالحُظُوظِ وَالغَفَلاتِ، وَاجعَلني عَبدًا مُطِيعًا لَكَ فِي جميع الحالاتِ، يَا عليمُ علِّمني مِن عِلمك، يَا حكيمُ أَيِدنِي بحكمِكَ، يَا سميعُ أَسمعني مِنكَ، يَا بصيرُ بصِّرنِي فِي آلاَئِكَ، يَا خبيرُ فهِّمني عَنكَ، يَا حَيُّ أَحيِنِي بذكرِكَ، يَا مُريدُ خلِّص إِرادَتِي بقدرتِكَ وَعظمتِكَ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شيءٍ قديرٌ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ باللاَّهُوتِ ذِي التَّدبِيرِ، وَالنَّاسُوتِ ذِي التَّسخِيرِ، وَالعَقلِ ذِي التَّأسِيرِ، المحيطِ بالكُلِّ وَالجُملةِ وَالتَّفصيلِ، فِي التَّصويرِ وَالتَّقديرِ، أَسأَلُكَ بذَاتِكَ الَّتِي لاَ تُدركُ وَلاَ تُترَكُ، وَبِأُحَدِيَّتِكَ الَّتِي مَن تَوَهَّمَ فِيهَا المعيَّةَ فَقَد أَشرك، وَبِإِحاطَتِكَ الَّتِي مَن ظَنَّ فِي أَزَلِيَّتِهَا غيرًا فقد أَفِكَ، وَمِن نِظَامِ الإِخلاصِ فَقَدِ انفَكَ، يَا مَن سَلَبَ عَنهُ تَنزِيهًا مَالَم يَكُن فِي قِدَمِهِ، يَا مَن قَدرَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ بِإِحاطتِهِ وَعِظَمِهِ، يَا مَن أَبرَزَ نُورَ كُلِّ مَوجُودٍ مِن ظُلمَةِ عَدَمِهِ، يَا مَن صَرَّفَ أَسرَارَهُ بِأَسرَارِ حِكَمِهِ، أُنَادِيكَ استِغَاثَةَ بعيدٍ بقريبٍ، وَأَطلُبُكَ طَلَبَ مُحِبٍّ لِحَبِيبٍ، وَأَسأَلُكَ سُؤَالَ مُضطَرٍّ لمجيبٍ: إِرفَع حِجَابَ الغَيبِ، وَحُلَّ عِقَالَ الوَهمِ وَالرَّيبِ. اللَّهُمَّ أَحيِنِي بِكَ حياةً طَيِّبَةً

وَاجِبَةً، وَعلمني كَذلِكَ مِن لَّدُنكَ عِلمًا محيطًا بأَسرَارِ المَعلُومَاتِ، وَافتح لي بِقُدرتِكَ كَنزَ الجَنَّةِ وَالعَرشِ وَالذَاتِ، وَامحَقنِي تحتَ أَنوارِ الصِّفاتِ، وَخلّصني بمنّتِكَ مِن جميعِ القُيُودِ وَالمُعتقدَاتِ، سُبحَانَكَ تَنزِيهًا، سُبُّوحٌ تَنزّهتَ عَن سماتِ الحُدودِ وَصفاتِ النَّقصِ، قُدُّوسٌ تَطَهَّرتَ مِن أَشباهِ الظَّنِّ وَالذَّمِّ وَمُوجباتِ الرَّفضِ، سُبحَانَكَ أَعجزتَ كُلَّ طالبٍ عَنِ الوُصولِ إِلَيكَ إِلاَّ بِكَ، سُبحَانَكَ لاَ يَعلمُ مَن أَنتَ سِوَاكَ، سُبحَانَكَ مَا أَقربَكَ مَعَ ترفُّعِ عُلاكَ. اللّهُمَّ: أَلبِسني سُجَّةَ الحَمدِ، وَرَدِّنِي بردَاءِ العِزِّ، وَتوّجني بتاجِ الجَلالِ وَالمَجدِ، وَجرّدني عَن صِفَاتِ ذَواتِ الهزالِ وَالجِدِّ، وَخلّصني مِن قُيودِ العَدِّ وَالحَدِّ، وَمُباشرَةِ الخِلافِ وَالنَّقضِ وَالضِّدِّ. إِلهِي: عَدَمِي بِكَ عَينُ الوُجُودِ، وَوُجُودِي مَعَكَ عَينُ العَدَمِ، إِلهِي فَجُد بِوُجُودِكَ الحقِّ عَلَى عَدَمِي بالأَصلِ، حَتّى أَكونَ كَمَا كُنتَ حيثُ لم أَكُن، وَأَنتَ كَمَا أَنتَ حيثُ لَم تَزَل. إِلهِي: فَأَبدِلني مَكانَ تَوَهُّمِ وَجُودِي مَعَكَ بتحقيقِ عَدَمِي بِكَ، وَاجمع شملِيَ باستِهلاكِيَ فِيكَ، لاَ إِلهَ إِلاَّ أَنتَ تَنزَّهتَ عَنِ المَثِيلِ، لاَ إِلهَ إِلاَّ أَنتَ تَعَاليتَ عَنِ النَّظِيرِ، لاَ إِلهَ إِلاَّ أَنتَ استغنيتَ عَنِ الوَزِيرِ وَالمُشِيرِ، لاَ إِلهَ إِلاَّ أَنتَ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ، لاَ إِلهَ إِلاَّ أَنتَ بِكَ الوُجُودُ، وَلَكَ السُّجُودُ، وَأَنتَ الحَقُّ المَعبُودُ، أَعُوذُ بِكَ مِنِّي، وَأَسأَلُكَ زَوَالِيَ عَنِّي، وَأَستغفرُكَ مِن بقيَّةٍ تُبعدُ وَتُدنِي، وَتُسمِّي وَتُكَنِّي، أَنتَ الوَاضِعُ الرَّافِعُ، وَالمُبدِعُ وَالقَاطِعُ، وَالمُفرِّقُ وَالجامِعُ، يَا وَاضِعُ يَا رَافِعُ، يَا مُبدِعُ يَا قَاطِعُ، يَا مفرِّقُ يَا جامِعُ، العِيَاذَ العِيَاذَ، وَالغِيَاثَ الغِيَاثَ، يَا عِيَاذِيَ يَا غِيَاثِيَ، النَّجَاةَ النَّجَاةَ، المَلاذَ المَلاذَ، يَا مَن بِهِ نجَاتِي وَمَلاذِي: أَسأَلُكَ فِيمَا سَأَلتُكَ وَأَتوَسَّلُ إِلَيكَ فِي قَبُولِ ذلِكَ بمقدّمَةِ الوُجُودِ الأَوَّلِ، وَنُورِ العِلمِ الأَكمَلِ، وَرُوحِ الحَيَاةِ الأَفضَلِ، وَبِسَاطِ رَحمَةِ الأَزَلِ، وَسماءِ الخُلُقِ الأَجَلِّ، السَّابِقِ بِالرُّوحِ وَالفَضلِ، وَالخَاتِمِ بالصُّورَةِ وَالبَعثِ، ذِي النُّورِ بالهِدَايَةِ وَالبَيَانِ، وَالرَّحمَةِ بالعِلمِ وَالتَّمكِينِ وَالأَمَانِ، مُحَمَّدٍ المُصطَفَى، وَالصَفِي المُرتَضَى، وَالنَّبيِّ

المجتبى، وَالرَّسُولِ الْمُقتدَى، صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ وَسَلَّم تَسلِيمًا كَثِيرًا إِلى يَومِ الدِّينِ، وَالحَمدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿وِردُ لَيلَةِ الثُلاثَاءِ منگل کی رات پڑھا جائے گا﴾

إِلهي: أَنتَ الشديد البطش، العظيم القهر، الأَليم الأَخذ، المتعالي عَن الأَضداد وَالأَنداد، وَالمنزه عَن الصاحبة وَالأَولاد، شأنكَ قهر الأَعداء وَقمع الجبارين، تمكر بمن تشاء وَأَنتَ خير الماكرين، أَسأَلُكَ باسمكَ الَّذِي أَخذتَ بِهِ النواصي، وَأَنزلتَ بِهِ من فِي الصياصي، وَقذفتَ بِهِ الرعب فِي قُلُوب الأَعداء، وَأَشقيتَ بِهِ أَهل الشقاء، أَن تمدني برقيقة من رقائق اسمكَ الشريف، تسري فِي قواي الكيلة وَالجزئية، حَتَّى أَتمكن من فعل مَا أَريد، فَلاَ يصل إِلي ظلم ظالم بسوء، وَلاَيسطو علي متكبر بجور، وَاجعَل غضبي لَكَ وَفِيكَ مقرونا بغضبكَ لنفسكَ، وَاطمس عَلَى أَبصار أَعدائي، وَامسخهم عَلَى مكانتهم، وَاشدد عَلَى قُلُوبِهم، وَاضرب بَينِي وَبَينَهم بسور لَهُ باب باطنه فِيهِ الرحمة وَظاهره من قبله العذاب، إِنَّكَ شديد البطش، أَليم الأَخذ، عظيم العقاب. وَكذلكَ أَخذ ربكَ إِذَا أَخذ القرى وَهي ظالمة، إِن أَخذه أَليم شديد. ربّ أَغنني بِكَ عمن سواكَ غنىً يغنيني عَن كُلّ غاية حظ يدعو إِلى ظاهر خلق أَو باطن أَمر، وَأَلطف بِي فِي كُلّ أَمر، وَبلغني غاية سيري، وَارفعني إِلى سدرة منتهاي، وَأَشهدني كون الوُجُود كوريا، وَالسير دوريا، لأَعاين سرّ التنزل إِلى النهاياتَ، وَالعود إِلى البداياتَ، حَتَّى ينقطع الكلام، وَتسكن حركة اللام، وَتنمحي نقطة الغين وَيغلب الواحد عَلَى الإِثنين، إِلهي: يسر علي اليسر الَّذِي يسرته عَلَى أَوليائكَ تيسيرا يجمع عليّ غنائي وَيكسف نور وَجه أَعدائي، وَأَيدني فِي ذلكَ بنور شعشعاني يخطف عني بصر كُلّ حاسد من الجن وَالإِنس، وَهبني ملكة الغلبة لِكُلّ مقام، وَأَغنني بِكَ غنى يثبتَ لي فقري إِلَيكَ، إِنَّكَ أَنتَ الغني

الحميد، وَالولي المجيد، وَالكريم الرشيد. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ وَسَلَّمَ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿وِردُ يَومِ الثُّلاَثَاءِ منگل کے دن پڑھا جائے گا﴾

رَبِّ أَدخِلنِي فِي بحرِ أُحَدِيَّتِكَ، وَطَمطَامِ يَمِّ وَحدَانِيَّتِكَ، وَقَوِّنِي بِقُوَّةِ سَطوَةِ سُلطَانِ فَردِيَّتِكَ، حَتَّى أَخرُجَ إِلَى فَضَاءِ سَعَةِ رَحمَتِكَ، مَهِيباً بِهَيبَتِكَ، عَزِيزاً بِعِزَّتِكَ، مُعَاناً بِعِنَايَتِكَ، مُبَجَّلاً مُكَرَّماً بِتَعلِيمِكَ وَتَربِيَتِكَ وَتَزكِيَتِكَ. اللّهُمَّ وَأَلبِسنِي خِلَعَ العِزَّةِ وَالقَبُولِ، وَسَهِّل لِي مَنَاهِجَ الوِصلَةِ وَالوُصُولِ، وَتَوِّجنِي بِتَاجِ الكَرَامَةِ وَالوَقَارِ، وَأَلِّف بَينِي وَبَينَ أَحبَابِكَ فِي دَارِ الدُّنيَا وَدَارِ القَرَارِ، وَارزُقنِي مِن نُورِ ذَاتِكَ بِنُورِ إِسمِكَ هَيبَةً وَسَطوَةً حَتَّى تَنقَادَ إِلَيَّ القُلُوبُ وَالأَروَاحُ، وَتخضَعَ لَدَيَّ النُّفُوسُ وَالأَشبَاحُ، يَامَن ذَلَّت لَهُ رِقَابُ الجَبَابِرَةِ، وَخَضَعَت لَدَيهِ أَعنَاقُ الأَكَاسِرَةِ وَالفَرَاعِنَةِ، لاَ مَلجَأَ وَلاَ مَنجَا مِنكَ إِلاَّ إِلَيكَ، وَلاَ أَمَانَةَ إِلاَّ مِنكَ وَلاَ اتِّكَالَ إِلاَّ عَلَيكَ، إِدفَع عَنِّي كَيدَ الحَاسِدِينَ، وَظُلُمَاتِ شَرِّ المُعَانِدِينَ، وَاحمِنِي تحتَ سُرَادِقَاتِ عِزِّكَ، يَا أَرحَمَ الرَّاحِمِينَ، يَا أَكرَمَ الأَكرَمِينَ، أَيِّد ظَاهِرِي فِي تحصِيلِ مَرضَاتِكَ، وَنَوِّر قلبِي وَسِرِّي لِلاِطِّلاَعِ عَلَى مَنَاهِجِ مَسَاعِيكَ، كَيفَ أَصدُرُ مِن بَابِكَ بِخَيبَةٍ مِنكَ وَقَدوَرَدتُهُ عَلَى ثِقَتِي بِكَ، وَكَيفَ تُؤيِسنِي مِن عَطَائِكَ وَقَد أَمَرتَنِي بِدُعَائِكَ، وَهَا أَنَا مُقبِلٌ عَلَيكَ مُلتَجِئٌ إِلَيكَ، يَا عَزِيزُ بَاعِد بَينِي وَبَينَ أَعدَائِي كَمَا بَاعَدتَ بَينَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ، وَاخطِف أَبصَارَهُم، وَزَلزِل أَقدَامَهُم، وَادفَع عَنِّي شَرَّهُم وَضَرَرَهُم بِنُورِ قُدسِكَ وَجَلاَلِ مَجدِكَ، إِنَّكَ أَنتَ اللهُ المُعطِي جَلاَئِلَ النِّعَمِ، المُبَجِّلُ المُكَرِّمُ لِمَن نَاجَاكَ بِلَطَائِفِ الرَّأفَةِ وَالرَّحمَةِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، يَا كَاشِفَ

أَسرَارَ المَعَارِفِ وَالعُلُومِ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى أَشرَفِ العَالَمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهٖ وَصَحبِهٖ وَسَلَّمَ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

﴿وِردُ لَيلَةِ الأَربِعَاءِ بدھ کی رات پڑھا جائے گا﴾

إلهي: إسمكَ سيّدُ الأَسماءِ، وَبيدكَ ملكوتُ الأَرضِ وَالسماءِ، أَنتَ القائمُ بِكلّ شيءٍ، وَعَلَى كُلّ شيءٍ، ثبتَ لَكَ الغنى، وَافتقر إلى فيضكَ الأَقدس الهو وَالأَنا، أَسأَلُكَ باسمكَ الحقّ، الَّذِي جمعتَ بِهٖ بَينَ المتقابلاتَ وَمتفرّقاتَ الأَمرِ وَالخلقِ، وَأَقمتَ بِهٖ غيبَ كُلّ ظاهرٍ، وَأَظهرتَ بِهٖ شهادةَ كُلّ غائبٍ، أَن تهبني صمدانيّةً أَسكُن بِهَا لمتحرّكٍ قدركَ، حَتَّى يتحرّكَ لإرادتي كُلّ ساكنٍ، وَيسكن لي كُلّ متحرّكٍ، فأَجدني قِبلةَ كُلّ متوجّهٍ، وَجامعَ شملِ كُلّ متفرّقٍ، مِن حَيثُ اسمكَ الَّذِي توجّهتَ إِلَيهِ وَجهتي، وَاضمحلّتَ عِندَهُ إرادتي وَكلمتي، ليقتبس كُلّ منّي جذوةَ هدى توضّح لَهُ أَنّي إمامهُ الفردُ الَّذِي لولاهُ لم تثبتَ أَنَانيةُ المقتبس، يَا مَن هُوَ هُوَ هُوَ، يَامَن هُوَ وَلاَ أَنَا، أَسأَلُكَ بِكلّ اسمٍ استمدَّ مِن أَلِفِ الغيبِ المحيطِ بحقيقةِ كُلّ مشهُودٍ، أَن تُشهدني وَحدةَ كُلّ متكثّرٍ فِي باطنِ كُلّ حقٍّ، وَكثرةَ كُلّ متوحّدٍ فِي ظاهرِ كُلّ حقيقةٍ، ثمّ وَحدةَ الظاهرِ وَالباطنِ حَتَّى لاَ يخفى عليّ غيبُ ظاهرٍ، وَلاَ يغيبُ عني خفِيُ باطنٍ، وَأَن تُشهدني الكلّ فِي الكلّ، يَامَن بيدهِ ملكوتُ كُلّ شيءٍ، إنّكَ أَنتَ أَنتَ أَنتَ، قل اللهُ ثم ذرهم فِي خوضهم يلعبون. الم، اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الحي القَيُّومُ. سيدي: سلامٌ عليّ مِنكَ، أَنتَ سندي، سواءٌ عِندَكَ سري وَجهري، تسمع ندائي وَتجيب دعائي، محوتَ بنوركَ ظلمتي، وَأَحييتَ بنوركَ ميتتي، فَأَنتَ ربي، وَبيدكَ سمعي وَبصري وَقلبي، ملكتَ جميعي، وَشرفتَ وَضيعي، وَأَعليتَ قدري، وَرفعتَ ذكري، تباركتَ نورَ الأَنوارِ، وَكاشِفَ الأَسرارِ، وَواهبَ الأَعمارِ، تنزهتَ فِي سمو جلالكَ عَن سماتِ المحدثاتِ، وَعلتَ رتبةُ كمالكَ عَن تطرق

النقائص إليها وَالآفات، وَأَنارتَ بشُهُودِ ذاتِكَ الأَرضون وَالسموات، فلكَ المجد الأَرفع، وَالجناب الأَوسع، وَالعز الأَجمع، سبوح قدوس رب الملائكة وَالروح، سبوح قدوس رب الملائكة وَالروح، سبوح قدوس رب الملائكة وَالروح، سبوح قدوس رب الملائكة وَالروح، سبوح قدوس رب الملائكة وَالروح، سبوح قدوس رب الملائكة وَالروح، سبوح قدوس رب الملائكة وَالروح، جلّلتَ السَّمٰوَاتَ وَالأَرض بالعظمة، وَتفردتَ بالوَحدَانِيَّة، وَقهرتَ العباد بالموتَ، إقهر أَعداءنا بالموتَ، وَبارِكْ لَنَا بالموتَ، وَمَا بعد الموتَ، منور الصياصي المظلمة، وَغواسق الجواهر المدلهمة، وَمنقذ الغرقى من بحر الهيولى، أَعوذ بِكَ من غاسق إِذَا وَقب، وَحاسد إِذَا ارتقب. مليكي أَناديكَ وَأَناجيكَ مناجاة عبد كسير يعلم إِنَّكَ تسمع، وَيطمع إِنَّكَ تجيب، وَاقف ببابكَ وَقوف مضطر لاَ يجد من دونكَ وَكيلا. أَسأَلُكَ إِلهي باسمكَ الَّذِي أَفضتَ بِهِ الخيراتَ، وَأَنزلتَ بِهِ البركاتَ، وَمنحتَ بِهِ أَهل الشكر الزياداتَ، وَأَخرجتَ بِهِ من الظلماتَ، وَنسختَ بِهِ أَهل الشرك وَالدناءاتَ، وَفرجتَ بِهِ من الكرباتَ، أَن تفِيض علي من ملابس أَنوارك مَا تردّ بِهِ عني أَبصار الأَعادي حاسرة، وَأَيديهم خاسرة، وَاجعَل حظي مِنكَ إِشراقا يجلو لي كُلَّ خفِي، وَيكشف لي عَن كُلّ سرّ عَلِيّ، يَا نور النور، يَا كَاشِفَ كُلّ مستور، إِلَيكَ ترجع الأَمور، وَبكَ تدفع الشرور، يَا رب يَا رحيم يَا غفور، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنتَ مجيب الداعين، وَملاذ الأَوابين، أَنتَ حسبي وَنعم الوكيل. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ وَسَلَّمَ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿وِردُ يَومِ الأَربعَاءِ بدھ کے دن پڑھا جائے گا﴾

رَبِّ أَكرمني بِشُهُودِ أَنوَارِ قُدسِكَ، وَأَيِّدنِي بِظُهُورِ سَطوَةِ سُلطَانِ أُنسِكَ، حَتَّى أَتَقَلَّبَ فِي سُبُحَاتِ مَعَارِفِ اسماءكَ، تَقَلُّباً يُطلِعُنِي عَلَى أَسرَارِ ذَاتَ وَجُودِي، فِي عَوَالِمِ شُهُودِي، لأُشَاهِدَ

بِهَا مَا أَوْدَعتَهُ فِي عَوَالِمِ المُلكِ وَالمَلَكُوتِ، وَأُعَايِنَ بِهَا مِن سَرَيَانِ سِرِّ قُدرَتِكَ مَا فِي شَوَاهِدِ اللاَّهُوتِ وَالنَّاسُوتِ، وَعَرِّفنِي مَعرِفَةً تَامَّةً وَحِكمَةً عَامَّةً حَتَّى لاَ يَبقَى مَعلُومٌ إِلاَّ وَأَطَّلِعُ عَلَى دَقَائِقِ رَقَائِقِ حَقَائِقِهِ المُنبَسِطَةِ فِي المَوجُودَاتِ، وَأَدفَعَ بِهَا ظُلمَةَ الأَكوَانِ المَانِعَةَ عَن إِدرَاكِ حَقَائِقِ الآيَاتِ، وَأَتَصَرَّفَ بِهَا فِي القُلُوبِ وَالأَروَاحِ بِمُهَيِّجَاتِ المَوَدَّةِ وَالوِدَادِ، وَالرُّشدِ وَالرَّشَادِ، إِنَّكَ أَنتَ المُحِبُّ المَحبُوبُ، الطَّالِبُ المَطلُوبُ، يَا مُقَلِّبَ القُلُوبِ، يَا كَاشِفَ الكُرُوبِ، وَأَنتَ عَلاَّمُ الغُيُوبِ، سَتَّارُ العُيُوبِ، يَا مَن لَم يَزَل غَفَّاراً وَلَم يَزَل سَتَّاراً، يَا حَفِيظُ يَا وَاقِي يَا دَافِعَ يَا مُحسِنَ يَا عَطُوفُ يَا رَؤُوفُ يَا لَطِيفُ يَا عَزِيزُ يَا سَلاَمُ، إِغفِر لِي وَاستُرنِي وَاحفَظنِي وَقِنِي وَادفَع عَنِّي وَأَحسِن بِي وَتَعَطَّف عَلَيَّ وَارؤُف بِي وَالطُف بِي وَأَعِزَّنِي وَسَلِّمنِي، وَلاَ تُؤَاخِذنِي بِقَبِيحِ أَفعَالِي، وَلاَ تُجَازِنِي بِسُوءِ أَعمَالِي، وَتَدَارَكنِي آجِلاً وَعَاجِلاً، بِلُطفِكَ التَّامِ، وَخَالِصِ إِنعَامِ رَحمَتِكَ، وَلاَ تحوجني إِلَى أَحَدٍ سِوَاكَ، وَعَافِنِي وَأَعفُ عَنِّي، وَأَصلِح لِي شَأنِي كُلَّهُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنتَ سُبحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، وَأَنتَ أَرحَمُ الرَّاحِمِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ أَجمَعِينَ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿وِردُ لَيلَةِ الخَمِيسِ جمعرات کی رات کو پڑھا جائے گا﴾

إِلهِي: أَنتَ مسبب الأَسباب وَمرتبها، وَمصرف القُلُوب وَمقلبها، أَسأَلُكَ بالحكمة التي اقتضتَ ترتيب الآخر عَلَى الأَول، وَتأثير الأَعلَى فِي الأَسفل، أَن تشهدني ترتيب الأَسباب صعوداً وَنزولاً، حَتَّى أَشهد الباطن منها بشُهُودِ الظاهر، وَالأَول فِي عين الآخر، وَأَلحظ حكمة الترتيب بشُهُودِ المرتب، وَسبب الأَسباب مسبوقاً بالمسبب، فَلاَ أَحجب عَن العين بالغين. إِلهِي: أَلقِ إِلَيَّ مفتاح الإِذن الَّذِي هُوَ كاف العارف، حَتَّى أَنطق فِي كُلِّ بداية باسمكَ البديع الَّذِي افتتحتَ بِهِ كُلَّ رقيم مسطور، يَا مَن بسمو اسمه ينخفض كُلّ متعال، كُلّ بِكَ وَأَنتَ بلا

هُوَ، فَأَنتَ بديع كُلّ شيءٍ وَ باريه، لَكَ الحمد يَا باري عَلَى كُلّ بداية، وَلكَ الشكر يَا باقي عَلَى كُلّ نهاية، أَنتَ الباعث عَلَى كُلّ خير، باطن البواطن، بالغ غايات الأمور، باسط الرزق للعالمين، بارك اللَّهُمَّ عليّ في الآخرين، كما باركت عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَإبراهيم، إنه مِنكَ وَ إلَيكَ، إنه من سليمان وَإنه بسم الله الرحمن الرحيم. بديع السَّمٰوَاتِ وَالأَرض وَإذا قضى أمرا فإنما يقول لَهُ كن فيكون. إلهي: أَنتَ الثابت قبل كُلّ ثابت، وَ الباقي بعد كُلّ ناطق وَصامت، لاَ إلَهَ إلاَّ أَنتَ وَلاَ مَوجُود سواكَ، لَكَ الكبرياء وَالجبروت وَالعظمة وَ الملكوت، تقهر الجبارين وَتكيد الظالمين، وَ تبدد شمل الملحدين، وَ تذل رقاب المتكبرين، أَسأَلُكَ يَا غالب كُلّ غالب، وَيَا مدركَ كُلّ هارب، برداء كبريائكَ، وَإزار عظمتكَ، وَسرادقات هيبتكَ، وَمَاوَراء ذلكَ مما لاَ يعلم علمه إلاَّ أَنتَ، أَن تكسوني هيبة من هيبتكَ توجل لَهَا القُلُوب، وَ تخشع لَهَا الأبصار، وَملكني ناصية كُلّ جبار عنيد، وَشيطان، وَأَبق علي ذل العُبُودِيَّة فِي ذلكَ كله، وَاعصمني من الخطأ وَالزلل، وَأيدني في القول وَالعمل، إنَّكَ مثبت القُلُوب، وَكَاشِفَ الكروب، لاَ إلَهَ إلاَّ أَنتَ. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيّ الأُمِّيّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ وَسَلَّمَ، وَالحَمدُلله رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿وِردُ يَومِ الخَمِيسِ جمعرات کے روز پڑھا جائے گا﴾

إلهي أَنتَ القَدِيمُ بِذَاتِكَ، وَ المحيط بصفاتكَ، وَالمتجلي باسماءكَ، وَالظاهر بأفعالكَ، وَالباطن بما لاَ يعلمه إلاَّ أَنتَ، توحدتَ فِي جلالكَ فَأَنتَ الواحد الأحد، وَتفردتَ بالبقاء فِي الأزل وَالأبد، أَنتَ أَنتَ الله المتفرد بالوَحدَانِيَّة فِي إياكَ لاَ معكَ غيركَ وَلاَ فيكَ سواكَ، أَسأَلُكَ الفناء فِي بقائكَ وَالبقاء فِيكَ لاَ معكَ، لاَ إلَهَ إلاَّ أَنتَ. إلهي: غيبني فِي حضوركَ، وَأفنني فِي وَجودكَ، وَاستهلكني فِي شُهُودِكَ، وَاقطع بَيني وَبَينَ القواطع التي تقطع بَيني وَبَينكَ، وَاشغلني

بالشغل بِكَ عَن كُلّ شاغل يشغلني عنكَ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنتَ، أَنتَ الموجود الحق وَأَنَا المعدوم الأَصل، فجُد بوجودي الحق عَلَى عدمي فِي الأَصل حَتَّى أكون كما كنتَ حيث لم أكن، وَأَنتَ كما أَنتَ حيث لم تزل، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنتَ. إِلهِي: أَنتَ الفعال لما تريد، وَأَنَا عبدلَكَ من بعض العبيد. إِلهِي: أَردتني وَأَردتَ وَأَردتَ مِني، فأَنَا المراد وَأَنتَ المريد، فكن أَنتَ مرادكَ مني حَتَّى تكون أَنتَ المراد وَأَنَا المريد، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنتَ. إِلهِي: أَنتَ الباطن فِي كُلّ غيب، وَالظاهر فِي كُلّ عين، وَالمسموع فِي كُلّ خبر صدق وَمين، وَالمعلوم فِي مرتبة الواحد وَالإِثنين، تسميتَ بأَسماء النزول فاحتجبتَ عَن لواحظ العيون، وَاختفيتَ عَن مدارك العقول. إِلهِي: تجليتَ بخصائص تجلياتَ صفاتكَ فتنوعتَ مراتب الموجوداتَ، وَتسميتَ فِي كُلّ مرتبة بحقائق المسمياتَ، وَنصبتَ شواهد العقول عَلَى دقائق حقائق غيوب المعلوماتَ، وَأَطلقتَ سوابق الأَروَاح فِي ميادين المعرف الإِلهية، فحارتَ ثم طارتَ فِي إِشاراتَ لطائفها السَرَيانية، فلما غيَبتها عَن الكلية وَالجزئية، وَعن الأَنية وَالأَينية، وَسلبتها عَن الكمية وَالماهية، وَتعرفتَ لَهَا فِي معارف التنكير بالمعارف الذَاتِية، وَحررتها بمطالعات الربوبية فِي المواقف الإِلهية، وَأَسقط عنها البَينَ عِندَ رفع حجاب الغين، فانتظمتَ بالإِنتظام القديم، فِي سلكَ بسم الله الرحمن الرحيم. إِلهِي: كَم أَنَاديكَ فِي النادي وَأَنتَ المنادي للنادي، وَكَم أَنَاجيكَ بمناجاة الناجي وَأَنتَ المناجي للناجي. إِلهِي: إِذَا كان الوصل عين القطع، وَالقرب نفس البعد، وَالعلم موضع الجهل، وَالمعرفة مستقر التنكير، فكيف القصد؟ وَمن أين السبيل؟ إِلهِي: أَنتَ المطلوب وَراء كُلّ قاصد، وَالإِقرار فِي عين الجاحد، وَقرب القرب فِي فرق المتباعد، فمن المسعد وَمن المساعد؟ وَقد استولى الوهم عَلَى الفهم، فمن المبعد وَمن المتباعد؟ الحسن يقول إِياكَ أَطلقه، وَالقبح ينادي الَّذِي أَحسن كُلّ شيء خلقه، فالأَول غاية يقف عِندَها السير، وَالثاني حجاب بحكم توهم الغير. إِلهِي: متى يخلص العقل من عقَالَ

العوائق، وَتلحظ لواحظ الفكر محاسن الحسنى من أَعين الحقائق، وَينفكَ الفهم عَن أَصل الإفكَ، وَينحل الوهم عَن أَوصال حبال الشِرك، وَينجو التصور من فرق فراق الفرق، وَتتجرد النفس النفيسة من خَلِقِ أَخلاق تخلقاتَ الخَلق؟ إلهي: أَنتَ لاَ تنفعكَ الطاعاتَ، وَلاَ تضركَ المعاصي، وَبيدكَ قهر سلطان ملكوتَ القُلُوب وَالنواصي، وَعليكَ يرجع الأَمر كله، فَلاَ نسبة للطائع وَالعاصي. إلهي: أَنتَ لاَ يشغلكَ شأَن عَن شأَن. إلهي: أَنتَ لاَ يحصركَ الوُجُود، وَلاَ يحدكَ الإِمكان. إلهي: أَنتَ لاَ يحجبكَ الإِبهام، وَلاَ يوضحكَ البيان. إلهي: أَنتَ لاَ يرجحكَ الدليل، وَلاَ يحققكَ البرهان. إلهي: أَنتَ الأَزل وَالأَبد فِي حقكَ سيّان. إلهي: مَا أَنتَ، وَمَا أَنَا، وَمَاهُوَ، وَمَاهي؟ إلهي: فِي الكثرة أَطلبكَ لأَشهدكَ أَم فِي الوحدة؟ وَبالأَمَدِ أَنتظِرُ فَرَجَكَ أَم بالمدَّة؟ وَلاَ مُدَة لعبد دونكَ وَلاَ عمدة! إلهي: بقائي بِكَ فِي فنائي عني، أَم فِيكَ، أَم بِكَ؟ زفنائي كذلكَ محقق بِكَ أَم متوهم بِي أَم بالعكس أَم هُوَ أَمر مشترك؟ وَكذلكَ بقائي فِيكَ! إلهي: سكوتي خرس يوجب الصمم، وَكلامي صمم يوجب البكم، وَالحيرة ي كُلّ وَلاَ حيرة! بسم الله الرحمن الرحيم، بسم الله حسبي الله، بسم الله وَبالله، بسم الله ربي الله، بسم الله توكلتَ عَلَى الله، بسم الله سأَلتَ مِن الله، بسم الله لاَحول وَلاَقوة إلاَّ بالله، ربنا عَلَيكَ توكلنا، وَإِلَيكَ أَنبنا، وَإِلَيكَ المصير. اللَّهُمَّ إِني أَسأَلُكَ بسرّ أَمركَ، وَعظيم قدرتكَ، وَإحاطة علمكَ، وَخصائص إرادتكَ، وَتأَثير قدرتكَ، وَنفوذ سمعكَ وَبصركَ، وَقيُّومُية حياتكَ، وَوجوب ذَاتِكَ وَصفاتكَ، يَاأَلله، يَاأَلله، يَاأَلله، يَاأَلله، يَاأَول، يَاآخر، يَا ظاهر، يَاباطن، يَانور، يَاحق، يَا مبَينَ: اللَّهُمَّ خصص سرّي بأَسرار وَحدَانِيَّتِكَ، وَقدّس روحي بقدسية تجليات صفاتكَ، وَطهر قلبي بطهارة معارف إلهيتكَ، اللَّهُمَّ وَعلم عقلي من علوم لدنيّتكَ، وَخلّق نفسي بأَخلاق ربوبيتكَ، وَأَيّد حسي بمدد أَنوار حضراتَ نورانيتكَ، وَخلّص خلاصة جواهر جسمانيتي من قيود الطبع وَكثافة الحس وَحصر المكان وَالكون، اللَّهُمَّ وَانقلني من

در كاتَ خَلقي وَ خُلقي إلى درجاتَ حقي وَ حقيقتكَ، أَنتَ وَليي وَ مولاي، وَلكَ مماتي وَ محياي، إِياكَ نعبدُ وَ إِياكَ نستعين. أنظر اللّٰهُمَّ إِليّ نظرة تنظم بِهَا جميع أَطواري، وَ تطهر بِهَا سريرة أَسراري، وَ ترفع بِهَا فِي الملأ الأَعَلَى أَروَاح أَذكاري، وَ تقوي بِهَا مدادأَ نواري. اللّٰهُمَّ: غيبني عَن جميع خلقكَ، وَ اجمعني عَلَيكَ بحقكَ، وَ احفظني بشُهُودِ تصرفاتَ أَمركَ فِي عوالم فرقك. اللّٰهُمَّ: بِكَ توسلتَ وَ منكَ سأَلتَ، وَ فِيكَ لاَ فِي شيءِ سواكَ رغبتَ، لاَ أَسأَل مِنكَ سواكَ، وَ لاَ أَطلب مِنكَ إِلاَّ إِياكَ. اللّٰهُمَّ: وَ أَتوسل إِلَيكَ فِي قبول ذلكَ بالوسيلة العظمة، وَ الفضيلة الكبرى، وَ الحبيب الأَدنى، وَ الولي المولى، مُحَمَّد المصطفى، وَ الصفِي المرتضى، وَ النبي المجتبى، وَ به أَسأَلُكَ بِكَ أَن تصلي عَلَيهِ صلاة أَبدية سرمدية أَزلية ديمومية قَيُّومُية إِلهية ربانية، بحيث تشهدني ذلكَ فِي عين كماله، وَ تستهلكني فِي عين معارف ذَاتِه، وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصحابه كذلكَ، فَأَنتَ وَلي ذلكَ، وَ لاَ حول وَ لاَ قوة إِلاَّ بالله العلي العظيم، وَ الحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿ وِردُ لَيلَةِ الجُمعَةِ جمعے کی رات پڑھا جائے گا ﴾

إِلهِي: كُلّ الآباء العلويات عبيدكَ، وَ أَنتَ الرب عَلَى الإِطلاق، جمعتَ بَينَ المتقابلاتَ فَأَنتَ الجليل الجميل، لاَ غاية لابتهاجكَ بذَاتِكَ، إِذ لاَ غاية لشُهُودِكَ مِنكَ، وَ أَنتَ أَجل من شُهُودِنا وَ أَجمل، وَ أَعلَى مما نصفكَ بِهِ وَ أَكمل، تعاليتَ فِي جلالكَ عَن سماتَ المحدثاتَ، وَ تقدس جمالكَ العلي عَن مواقع الهبوط إِلَيهِ بالشهواتَ، أَسأَلُكَ بالسر الَّذِي جمعتَ بِهِ بَينَ كُلّ المتقابلاتَ، أَن تجمع علي متفرق أمري جمعا يشهدني وَحدة وَ جُودِي، وَ اكسني حلة جمال ترتاح إِليها الأَروَاح الأَريحية، وَ تنبسط بِهَا الأَسرار القدسية، وَ توجني بتاج جلال تخضع لَهُ النفوس الأَبيَّة، وَ تنقاد إِلَيهِ القُلُوب البشرية، وَ أَعِل قدري عِندَكَ علوا ينخفض لي فِيه كُلّ

متعال، وَيذل لي كُلّ عزيز، وَملكني ناصية كُلّ ذي روح ناصيته بيدكَ، وَاجعَل لي لسان صدق في خلقكَ وَأمركَ، وَاملأني مِنكَ، وَاحملني محفوظا في برّكَ وَبحركَ، وَأخرجني من قرية الطبع الظالم أهلها، وَاعتقني من رق الأكوان وَاجعَل لي برهأنَا يورث أمأنَا، وَلاَ تجعل لغيركَ علي سلطأنَا، وَأغنني بالفقر إليكَ عَن كُلّ مطلوب، وَاصحبني بعنايتك في نيل كُلّ مرغوب، أَنتَ وَجهتي وَجاهي، وَإلَيكَ المرتجع وَالتناهي، تجبر الكسير الحائر، وَتجير الخائف، وَتخيف الجائر، لَكَ المحل الأرفع، وَالتجلي الأجمع، وَالحجاب الأمنع، سُبحَانَكَ لاَ إلَهَ إلاَّ أَنتَ، أَنتَ حسبي وَنعم الوكيل، وَسعتَ كُلّ شيء رحمة وَعلما، وَأَنتَ عَلَى كُلّ شيء قدير. وَكذلكَ أخذ ربكَ إذا أخذ القرى وَهي ظالمة، إن أخذه أليم شديد. فانتقمنا من الَّذِينَ أجرموا وَكان حقا علينا نصر المؤمنين. اللّهُمَّ يا خالق المخلوقاتَ، وَمحيي الأمواتَ، وَجامع الشتاتَ، وَمفِيض الأنوار عَلَى الذواتَ، لَكَ الملكَ الأوسع وَالجناب الأرفع، الأرباب عبيدكَ وَالملوكَ خدامكَ، وَالأغنياء فقراؤكَ، وَأَنتَ الغني بذَاتِكَ عمن سواك: أَسأَلُكَ باسمكَ الَّذِي خلقتَ بِهِ كُلّ شيء فقدرته تقديرا، وَمنحتَ بِهِ من شئتَ جنة وَحريرا، وَخلافة وَملكا كبيرا، أَن تذهب حرصي، وَتكمل نقصي، وَأَن تفِيض علي ملابس نعمائكَ، وَتعلمني من اسماءكَ مَا أصلح بِهِ للأخذ وَالإلقاء، وَاملأ باطني خشية وَرحمة، وَظاهري هيبة وَعظمة، حَتَّى تخافني قُلُوب الأعداء، وَترتاح إلي أروَاح الأولياء، يخافون ربهم من فوقهم وَيفعلون مَا يؤمرون. رب هب لي استعدادا كاملا لقبول حق فِيضكَ الأقدس لأخلفكَ بِهِ في بلادكَ، وَأدفع بِهِ سخطكَ عَن عبادكَ، فإنكَ تستخلف من تشاء وَأَنتَ عَلَى كُلّ شيء قدير، وَأَنتَ الخبير البصير. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ وَسَلَّمَ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿وِردُ یَومِ الجُمعَةِ جمعے کے روز پڑھا جائے گا﴾

رب رقني فِي مدارج المعارف، وَقلبني فِي أطوار أسرار الحقائق، وَاحفظني وَاحجبني فِي سرادقاتَ حفظكَ، وَمكنون سرّ سركَ، عَن وَرود الخواطر التي لاَ تليق بسبحاتَ جلالك. رب أَقمني بِكَ فِي كُلّ شأن، وَاشهدني لطفكَ فِي كُلّ قاص وَدان، وَافتح عين بصيرتي فِي فضاء ساحة التوحيد، لأشهد قيام الكل بِكَ شُهُودًا يقطع نظري عَن كُلّ مَوجُود، يَا ذا الفضل وَالجود. رب وَأفض علي من بحار تجريد ألِفِ الذّاتَ الأقدس مَا يقطع عني كُلّ علاقة تعجم إدراكي، وَتغلق دوني باب مطلبي، وَاسبغ علي من هيولى نقطتها الكلية البارزة من ملكوتَ غيب ذاتِكَ، مَا أمد بِهِ حروف الكون، محفوظا من النقص وَالشين، يَا مَن وَسع كُلّ شيء رحمة وَعلما، يَا رب العالمين. رب طهرني ظاهرا وَباطنا من لوث الأغيار، وَالوقوف مَعَ الأطوار، بفيض من طهور قدسكَ، وَغيبني عنهم بشُهُودِ بوارق أنسكَ، وَاطلعني عَلَى حقائق الشياء، وَدقائق الأشكال، وَأسمعني نطق الأكوان بصريح توحيدكَ فِي العوالم كلها، وَقابل مرآتي بتجل تام من جواهر اسماء جلالكَ وَقهركَ، حَتّى لاَ يقع علي بصر جبار من الإنس وَالجن، إلاّ انعكس عَلَيهِ من شعاع ذلكَ الجوهر مَا يحرق نفسه الأمارة بالسوء، وَيرده ذليلا، وَيقلب عني بصره خاسئا كليلا، يَا مَن عنتَ لَهُ الوجوه وَخضعتَ لَهُ الرقاب، يَارب الأرباب. رب وَابعدني عَن القواطع عَن حضراتَ قربكَ، وَاسلبني مَا لاَ يليق من صفاتي بغلبة أنوار صفاتكَ، وَأزح ظُلَم طبعي وَبشريتي بتجلي بارقة من بوارق نور ذَاتِكَ، وَامددني بقوى ملكية، أقهر بِهَا مَا استولى عليّ من الطبائع الدنية، وَالأخلاق الردية، وَأمح من لوح فكري أشكال الأكوان، وَأثبتَ فِيه بيد عنايتكَ سرّ حرز قربكَ السابق المكنون بَينَ الكاف وَالنون، يَا نور النور، يَا مفيض الكل من فِيضه المدرار، يَا

قدوس، يَاسلام، يَاصمد، يَاحفِيظ، يَالطيف، يَارب العالمين، وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ أَجمَعِينَ، وَالحمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿ورِدُ لَيلَةِ السَّبتِ ہفتے کی رات پڑھا جائے گا﴾

سيدي: دام بقاؤكَ، وَنفذ فِي الخلق قضاؤكَ، تقدستَ فِي علاكَ وَتعاليتَ فِي قدسكَ، لاَ يؤودكَ حفظ كون، وَلاَ يخفى عَلَيكَ كشف عين، تدعو من تشاء إِلَيكَ، وَتدل بِكَ عَلَيكَ، فلكَ المجد الدائم وَالدوام الأَمجد، أَسأَلُكَ يقينا صادقا بمعاملة لائقة تكون غايتها قربكَ، وَأيدني بسلوكَ منهاج الأَعمال فِي الظاهر وَالباطن حَتَّى تصير نتائج الأَعمال موقوفة عَلَى رضوانك. رب هبني سرا أَزهر يكشف لي عَن حقائق الأَعمال، وَاخصصني بحكمة معها حُكمٌ، وَإِشارة يصحبها فهمٌ، إِنَّكَ وَلي من تولاكَ، وَمجيب من دعاك. إِلهِي: أَدم نعمائكَ عليّ، وَأَدم مشاهدتكَ لديّ، وَأَشهدني ذَاتِي مِن حَيثُ أَنتَ لاَ مِن حَيثُ هي، حَتَّى أَكون بِكَ وَلاَ أَنا، وَهبني من لدنكَ علما تنقاد إِلَيّ فِيه كُلّ روح عالمة، إِنَّكَ أَنتَ العليم العلام، تباركَ اسمكَ ذا الجلال وَالإِكرام. وَعِندَه مفاتيح الغيب لاَ يعلمها إِلاَّ هُوَ، وَيعلم مَا فِي البر وَالبحر. رب أَفض علي شعاعا من نوركَ يكشف لي عَن كُلّ مستور، حَتَّى أَشاهد وَجُودِي فِي كاملا مِن حَيثُ أَنتَ لاَ مِن حَيثُ أَنَا، فأَتقرب إِلَيكَ بمحو صفتي مني، كما تقربتَ إِلَيّ بإِفاضة نوركَ عليّ. رب: الإِمكان صفتي، وَالعدم مادّتي، وَالفقر مقوّمي، وَوجودُكَ علتي، وَقدرتكَ فاعلي، وَأَنتَ غايتي، حسبي مِنكَ علمكَ بجهلي، أَنتَ كما أَعلم وَفوق مَا أَعلم بما لاَ أَعلم، وَأَنتَ مَعَ كُلّ شيء، وَليس معكَ شيء، قدرتَ المنازل للسير، وَرتبتَ المراتب للنفع وَالضير، وَأَبنتَ مِناهج الخير وَالشرّ، فنحن فِي ذلكَ كله بِكَ، وَأَنتَ بلاَ نحن، فَأَنتَ الخير المحض، وَالجود الصرف، وَالكمال المطلق. أَسأَلُكَ باسمكَ الَّذِي أَفضتَ بِهِ النور عَلَى القُلُوب

وَ القوالب، وَمحوتَ بِهِ ظلمة الفواسق، أَن تملأَ وَجُودِي نورا من نوركَ الَّذِي هُوَ مادة كُلِّ نور وَ كمال، وَغاية كُلِّ مطلوب، حَتَّى لاَ يخفى عليّ شيء مما أَودعته فِي ذرات وَجُودِي، وَهبني لسان صدق، معبرا عَن شُهُودِ حق، وَاخصصني من جوامع الكلم بما تحصل بِهِ الإِبانة وَالبلاغ، وَاعصمني فِي ذلكَ كله من دعوى مَاليس لي بحق، وَاجعَلني عَلَى بصيرة مِنكَ فِي أَمري أَنَا وَمن اتبعني، وَأَعوذ بِكَ من قول يوجب حسرة، أَو يعقب فتنة، أَو يوهم شبهة، مِنكَ يتلقى الكلم، وَعنكَ تؤخذ الحكم، أَنتَ ماسكَ السماء، وَمعلم الأَسماء، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنتَ الواحد الأَحد الفرد الصمد، الَّذِي لم يلد وَلم يولد، وَلم يكن لَهُ كفوا أَحد. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ وَسَلَّمَ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

## ﴿ورِدُ يَومِ السَّبتِ ہفتے کے دن پڑھا جائے گا﴾

و من يعتصم بالله فقد هدي إِلى صراط مستقيم. الحمد لله الَّذِي أَحلني حمى لطف الله. الحمد لله الَّذِي أَنزلني جنة رحمة الله. الحمد لله الَّذِي أَجلسني فِي مقام محبة الله. الحمد لله الَّذِي أَذاقني من موائد مدد الله. الحمد لله الَّذِي وَهبني بطاقة الإِضافة لاصطفاء الله. الحمد لله الَّذِي سقاني من موادوَارد وَفاء الله. الحمد لله الَّذِي كساني حلل صدق العُبُودِيَّة لله. كُلّ ذلكَ عَلَى مَا فرطتَ فِي جنب الله وَضيعتَ مِن حقوق الله. فذلكَ الفضل من الله. وَمن يغفر الذنوب إِلاَّ الله. إِلهِي: إِنعامكَ علي بالإِيجاد من جهاد مني وَلاَ اجتهاد جرأَتَ مطامعي من كرمكَ عليّ ببلوغ المراد من غيرِ استحقاق لي وَلاَ استعداد، فَأَسأَلُكَ بواحد الآحاد، وَمشْهُودِ الأَشهاد، سلامة منحة الوداد، من محنة البعاد، وَمحو ظلمة العناد، بنور شمس الرشاد، وَفتح ابواب السداد، بأَيدي مدد: إِن الله لطيف بالعباد. رب أَسأَلُكَ فناء أَنية وَجُودِي، وَبقاء أَمنية شُهُودِي، وَفراق بَينِيَة مشاهدي وَمشْهُودِي، بجمع عينية وَجُودِي بموجودي. سيدي: سلم عُبُودِيَّتي بحقكَ من

عمي رؤية الأغيار، وَألحق بي كلمتك السابقة للمصطفِين الأخيار، وَأغلب عَلَى أمري اختيارك فِي جميع الأوطار وَالأطوار، وَأنصرني بالتوحيد وَالإستواء فِي الحركة وَالإستقرار .حبيبي: أسألكَ سريع الوصال، وَبديع الجمال، وَمنيع الجلال، وَرفيع الكمال، فِي كُلّ حال وَقال، يَامَنْ هُوَ هُوَ هُوَ، يَاهُوَ، يَامَن ليس إلاّ هُوَ، أسألكَ الغيب الأطلس، بالعين الأقدس، فِي الليل إذَا عسعس، وَالصبح إذَا تنفس، إنه لقول رسول كريم، ذي قوة عِندَ ذي العرش مكين، مطاع ثم أمين، بلسان عربي مبين، وَإنه لتنزيل رب العالمين، حكم محكم الأمر بروحه المكنون بنصيغ التبيين، التلون بصبغ التلوين، بصنع التمكين. وَأسألكَ اللّهُمّ حمل ذلكَ لذَاتي، عَلَى يد نسيم حياتي، بأروَاح تحياتي، فِي صلواتك الطيبات، وَتسليماتكَ الدائمات، عَلَى وَسيلة حصول المطالب، وَوصيلة وَصل الحبائب، وَعَلَى كُلّ منسوب إليه فِي جميع المراتب، إلى الحق المبين، وَاجعلنا من خواصهم، آمين، آمين، آمين، وَالحَمدُ للهِ رَبّ العَالَمِينَ.

## ﴿توجُّهَات الحُرُوْف﴾

یہ حروف کے توجہات کی دعوات ہیں، انہیں روز کے حساب سے پڑھا جائے گا کہ جس روز سے متعلق یہ حرف ہے، تعداد سے متعلق تفصیلات آپ زکات کی جدول میں ملاحظہ فرمالیں.

## ﴿توجُّہ حَرْفِ الألِف﴾

یہ قمر کی پہلی تاریخ کو پڑھا جائے گا.

إلهي: إِسمكَ سيّدالأسماء، وَبيدكَ ملكوت الأَرض وَالسماء، أَنْت القائم بِكلّ شيء، وَعلى كُلّ شيء، ثبت لَكَ الغنى، وَ افتقر إِلى فِيضكَ الأَقدس الهو وَ الأَنا، أَسْأَلُكَ باسمكَ الحقّ، طالذي جمعت بِهِ بَيْنَ المتقابلات وَمتفرّقات الأَمر وَ الخلق، وَأَقمت بِهِ غيب كُلّ ظاهر، وَأَظهرت بِهِ شهادة كُلّ غائب، أَن تهبني صمدانيةأَسْكُن بِهَا المتحرّكَ قدرك، حَتى يتحرّكَ لإِرادتي كُلّ ساكن، وَيسكن لي كُلّ متحرّك، فأَجدني قِبلةَ كُلّ متوجّه، وَجامعَ شمل كُلّ متفرّق، مِنْ حَيْثُ اسمكَ الَّذِيْ توجّهت إِلَيْهِ وَجهتي، وَاضمحلت عِنْدَه إِرادتي وَ كلمتي، ليقتبس كُلّ منّي جذوة هدى توضّح لَهُ أَنّي إِمامةُ الفردالَّذِيْ لولاه لم تثبت أَنانية المقتبس، يَامَنْ هُوَهُوَ هُوَ، يَامَنْ هُوَ وَلاَأَنَا، أَسْأَلُكَ بِكلّ اسم استمدّمن أَلِفِ الغيب المحيط بحقيقة كُلّ مشْهُوْدٍ، أَن تُشهدني وَحدة كُلّ متكثّرٍ فِي باطن كُلّ حقّ، وَ كثرة كُلّ متوحّدٍ فِي ظاهر كُلّ حقيقة، ثمّ وَحدة الظاهر وَالباطن حَتى لاَ يخفى عليّ غيب ظاهر، وَلاَ يغيب عني خفِي باطن، وَأَن تُشهدني الكلّ فِي الكلّ، يَا مَنْ بيده ملكوت كُلّ شيء، إِنَكَ أَنْتَ أَنْت أَنت، قل الله ثم ذرهم فِي خوضهم

يلعبون. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿تَوَجُّه حَرْفِ الهَاء﴾

یہ قمر کی دوسری تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

اللّٰهُمَّ أَنْتَ المحيط بغيب كُلّ شاهد، وَالمستولي عَلَى باطن كُلّ ظاهر، أَسْأَلُكَ بوجهكَ الَّذِيْ عنت لَهُ الوجوه، وَسجدت لَهُ الجباه، وَبنوركَ الَّذِيْ شخصت إِلَيْهِ الأَبصار، أَن تهديني إِلى صراطكَ الخاص هداية تصرف بِهَا وَجهي إِلَيْكَ عمن سواكَ، وَخذ بناصيتي إِلَيْكَ أخذ عناية وَرفق، يَامَنْ هُوَ الحق المطلق وَأَنَا العبد المقيّد، يَامَنْ لاَ هُوَ إِلاَّ هُوَ. إِلهي: شأنكَ قهر الأَعداء وَقمع الجبابرة، أَسْأَلُكَ مددا من عزتكَ يمنعني مس كُلّ من أرادني بسوء، حَتى أَكف بِهِ أَكف الباغين، وَأَقطع بِهِ دابر الظالمين، وَملّكني نفسي ملكا تقدسني بِهِ عَنْ كُلّ خلق سيء، وَاهدني إِلَيْكَ يَاهادي، إِلَيْكَ مرتجع كُلّ شيء وَأَنْت بِكُلّ شيء محيط. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿تَوَجُّه حَرْفِ الحَاء﴾

یہ قمر کی تیسری تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

ربّ أَحي روحي ببارقة مِنْكَ تسري مني فِي أَيِّ صورة أَردت إِحياءها بِكَ، وَأَشهدني بديع حكمتكَ فِي صنعكَ حَتى أَحكم صنعة كُلّ مصنوع، إِنَّكَ أَصنع الحكماء وَأَحكم الصانعين. إِلهي: أَشهدني التمكين فِي التلوين شُهُوْدًا يُحكم لي عقد التوحيد، حَتى تتجلى فِي

كُلّ ذرة من ذرات وَجُوْدِي رقيقة من أَمركَ تعرفني مرتبة كُلّ مَوْجُوْد مني فأَقابل كلا بما يجب لَهُ علي، وَأتقاضى منه سركَ المودع لي فِيه، وَأَرني سريان أَمركَ فِي معلم كُلّ معلوم، حَتى أتصرف فِي الكل برقيقة من رقائق عظمتكَ ينفعل لَهَا الوُجُوْد بالإِذن العلي الساري فِي كُلّ مَوْجُوْد، حَتى يحيا لي كُلّ قلب ميت وَتنقاد إِلي كُلّ نفس أَبية، إِن شأنكَ العدل وَالإِصلاح، وَإِلَيْكَ تنقاد النفوس وَالأَرْوَاح، وَأَنْتَ عَلَى كُلّ شيء قدير. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيّ الأُمِيّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿توَجُّه حَرْف الطَّاء﴾

یہ قمر کی چوتھی تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

إِلهي: أَطلقت الأَلسن بذكركَ، وَقيدت النعم بشكركَ، وَشرحت الصدور لأَمركَ، وَسيرت ركائب الآمال فِي بركَ، وَسرحت أَفهام ذوي القربى فِي مسرح ميركَ، طارت نحوكَ القُلُوْب من أَوكارها، وَتخلصت إِلَيْكَ النفوس من قيادها، وَعلقت بكَ أَيدي الطالبِيْنَ، وَفِي سجن الطبع عبد لاَ يطيق الإِباق، وَقيد السجن مثقل كُلّ مسجون، وَأَنْتَ المطلق لِكُلّ قيد، وَالممدلِكُلّ يد. إِلهي: أَمطر عليّ من سحائب لطفكَ الخفِي مَا يطهرني من رجس الطبع، وَيحفظ عليّ أَدب الشرع، وَأَفض عليّ شآبيب رحمتكَ التي وَسعت كُلّ خطا، وَكشفت كُلّ غطا، وَهبني استعدادا تاما لقبول الفِيض الأَقدس، حَتى تقابل كُلّ رقيقة مني حضرة الإِسم اللائق بِهَا، وَا-صمني فِي الأَخذ وَالإِلقا وَاكنفني بغواشي البها، مصحوبا فِي ذلكَ بسرّ تنقاد إِلَيْهِ النفوس إِنقياد محبة تصحبها رغبة، وَاجْعَلْ لي فرقَانًا أَميز بِهِ بَيْنَ الحق وَالباطل وَالجائر وَالعادل، وَقدسني عَنْ العلائق تقديسا ينزهني عَنْ رجس النفس، وَيطلقني من حبس الحس. حَتى لاَ أَرد إِلاَّ موردا لَكَ فِيه رضا، وَلاَ أَقف إِلاَّ لديكَ موقف زلفى، يَا مَنْ بِهِ فرح

المقربَيْنَ أَغثني فكوثر عنايتكَ طهور المحبَيْنَ. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيِّ الأُمِّيِّ

وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿توَجُّه حَرْف الياء﴾

یہ قمر کی پانچویں تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

سيدي: نظمت طبقات السفليات كما نظمت طبقات العلويات، وَفتحت أبواب التنزلات لظهور التجليات، وَتنزلت إلى غيب السماء الدنيا لإجابة الدعوات، وَظهرت فِي كُلّ شيء ظهورا مقدسا عَنْ التلبس بالمحدثات، فلكَ المثل الأَعلَى فِي الأَرض كما لَكَ المثل الأَعلَى فِي السَّمَوَات، أَسْأَلُكَ يقينا يقيني الشبهات، وَقلبا متواضعا لهيبة السبحات، وَاجْعَلْني جليسا للمنكسرة قُلُوْبهم من أجلكَ، حَتى أَشهدكَ فِي التجلي شُهُوْدًا لاَ حجاب بعده، وَاخفض لي من عبادكَ جناح الذل، وَاحجبني عنهم بأَشعة البهاء، وَأَشهدني أفعالهم صادرة عنكَ لأَراهم مجبورين تحت قهركَ فَلاَ أَغضب إلاَّ لَكَ، يَامَنْ نسبة التحت إِلَيْهِ كنسبة الفوق، أَنْتَ أَقرب إلينا منا وَلكن أَكثر الناس لاَ يعلمون .وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿توَجُّه حَرْف الكَاف﴾

یہ قمر کی چھٹی تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

إلهي: كنت وَلاَ شيء، فأَوجدت الكل بكاف الأَمر، فالكون رِقكَ، وَالمُكوّن أَمركَ، وَالكائن خلقكَ، بسطت الرزق فلكَ الفضل، وَكفيت الكل فسقط الكل، أَسْأَلُكَ

روحامن أمرِكَ يشهدني حقيقة كُلّ متكون، حَتى أكون بِهِ معكَ وَمعه بِكَ، فأستقل بإظهار مَا أريد مؤيدامِنْكَ بكلمة جامعة أتمكن بِهَا من كشف مَا أقصد وَ كتم مَا أشهد، وَاجْعَلْ لي لسان صدق، معبرا عَنْ شُهُوْدِ حق، وَاكلأني بعين حراسة تمنعني من كُلّ يد تمتد إلي بسوء، وَقدسني عَنْ كُلّ وَصف يشهدني الأكوان عرية عنك، وَجنبني النسمات المظلمة من أبناء الأثير وَالثرى، وَاجْعَلْني لاهوتي المشهد، ملكوتي المقعد، وَزين ظاهري بالهيبة، وَباطني بالرحمة، وَاجْعَلْني مترددا بَيْنَ الرهبة مِنْكَ وَالرغبة إِلَيْكَ، وَاكنفني فِي ذلك كله بغواشي الإشراق، وَاكفني مَا أخافه، متكفلا لي بما أرجوه، إِنَّكَ أَنْتَ الكافِي الكفيل، السيّد الجليل. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿تَوَجُّهُ حَرْفِ اللاَّمِ﴾

یہ قمر کی ساتویں تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

إلهي: مَا أوصل لطفكَ لعبيدكَ، وَأَلطف وَصلكَ بمن تريد، أرسلت رسلكَ تترى، وَقرنت الأولى بالأخرى، تباركَ اسمكَ، صانع اللطف وَلطيف الصنع، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ جامع المتفرقات، وَناظم أشتات الطبقات، عنت لَكَ الوجوه، وَشخصت إِلَيْكَ الأبصار، وَسبحتكَ الألسن عَلَى قدر معرفة القُلُوْب، وَأَنْتَ وَراء نطق كُلّ ناطق، احتجبت عَنْ الغَيْرِ، وَتلطفت فِي إيصال الخير، وَنهجت الطريق للسير. إلهي: أيقظت أبناء الغفلات، وَأعتقت عبيد الطبع، وَسرحت مساجين الحس، وَأطلقت أسراء الشهوات، وَأجبت دعاء الداعين، وَصاح مناديكَ بالمبعدين، فلكَ الحمد وَالمدح، وَبيدكَ الفلح وَالفتح، أَسْأَلُكَ شوقا يوصلني إِلَيْكَ، وَنورا يدلني عَلَيْكَ، وَروحا قدسيا ينفث فِي روعي كُلّ سرّ انعجم عليّ فهمه، أو عزب عني علمه،

وَأَيدني بروح مِنكَ، وَاكنفني بنور من نورك أوضح بِهِ طريق الرشاد للسالكين، وَأعرف بِهِ رتبة الوصلة للقاصدين، وَافتح لي بابا إلى الأُفق الأَعَلَى وَالأفق المبِيْنَ، وَارفع رقي فِي عليين، وَردني برداء اللطف معلما باليقين، إنَّكَ أَنْتَ ألطف اللطفاء وَأرحم الراحمين. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿تَوَجُّه حَرْف المِيْم﴾

یہ قمر کی آٹھویں تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

سيدي: مَا أكمل ملككَ وَأتم كمالكَ، ختمت بما فِيه افتتحت، وَأعدت إلى مَا منه ابتدأت، وَانفردت بملكَ الملكَ، وَأنقذت مِنْ شِرك الشِرْك، وَأبنت مِناهج السبل، وَمننت بخاتم الرسل، سجدت لَكَ الأملاكَ، وَسبحت لَكَ الأفلاكَ، وَشهد لَكَ الفرش بما شهد بِهِ العرش، سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ لاَ إِلَهَ إلاَّ أَنْت رب الأرباب، وَمنزل الكتاب، أَسْأَلُكَ باسمكَ الَّذِيْ ملكت بِهِ النواصي، وَأنزلت بِهِ الضياء فِي الصياصي، أَن تكسوني فِي هذه الساعة وَمَا بعدها سرا تخضع لَهُ أعناق المتكبرين، وَتنقاد إِلَيْهِ نفوس الجبارين، وَردني برداء الهيبة، وَأَجلسني عَلَى سرير العظمة، متوجا بتاج البهاء، مشرفا بنور الإقتداء، وَاضرب علي سرادق الحفظ، وَانشر علي لواء العز، وَاحجبني بحاجب القهر، وَاصحبني فِي ذلكَ كله بمعرفة نفسي، حَتى أكون بِكَ فِيما لَكَ، يَامَنْ بيده ملكوت الأرض وَالسماء، عظمت هيبتكَ فِي القُلُوْب، وَأَحاط علمكَ بالغيوب، لَكَ المجد الأرفع، وَالملكَ الأوسع، سُبْحَانَكَ لاَ إِلَهَ إلاَّ أَنْت، وَسعت كُلّ شيء علما، وَأَنْت عَلَى كُلّ شيء قدير. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿تَوَجُّه حَرْفِ النُّوْن﴾

یہ قمر کی نویں تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

إِلٰهِي: أنوار عظمتكَ قاهرة، وَأَشعة سبحات وَجهكَ محرقة، وَأَنْتَ أَعظم من أَن تُشهد بل تُفرد، وَأَعظم من أَن تُجحد بل تُعبد، تعالى جدّكَ، تعالى مجدكَ، عظم جلالكَ، سبحت فِي بحار عظمتكَ الأَفكار، وَسنحت مِنْ جنات قدسكَ لوامع الأَنوار، وَتاهت فِي بيداء كمالكَ عقول الأَبرار، وَتناهت إِلَيْكَ طلبات الكمّل الأَخيار، فَأَنْتَ ربّ العباد، وَباسط المهاد، وَقامع الأَضداد، وَجامع الناس ليوم الميعاد، ارتديت بالكبرياء، وَتعززت بالمجد، وَحجبت بالجبروت، وَنصرت بالرعب، لاَ يعلم جنودكَ سواكَ، وَلاَ يطيق شُهُوْدكَ غَيْرُكَ، كذب المدعون: ذَاتِكَ أَجل من أَن تُدرَكَ، وَصفاتكَ أَعظم من أَن تُعقَل، وَإِنما هي تجليات اسماءية فِي مظاهر مثالية، احتجبت بِهَا عَنْ أَبصار الطالبِيْنَ، وَآنست بِهَا أَسرار المستوحشين. إِلٰهِي: خشعت الأَبصار لهيبة جلالكَ، وَوجلت القُلُوْب لعظمة جبروتكَ، وَتفطرت الأَكباد لخوف مكركَ، وَاقشعرت الجلود لهيبة سلطانكَ، وَشهاب قهركَ محرق كُلّ مارد. إِلٰهِي وَسيدي: أَسْأَلُكَ يَامَنْ هُوَ فوق مقَالَتي بمالاَ يتناهى، باسمكَ الَّذِيْ ملأَت بِهِ القُلُوْب رعبا، وَأَنرت بِهِ الوُجُوْد شرقا وَغربا، وَبنور سبحات وَجهكَ المشرق، وَالمحرق كُلّ جبار عنيد، أَن تمنحني من صدمات قهركَ مَا أَذل بِهِ من اعتز بغَيْرِكَ، وَأَقمع بِهِ كُلّ جبار عتيد، ممن مكر بالعبيد، وَاكنفني فِي ذلكَ بلطف ترتاح إِلَيْهِ أَرْوَاح الأَولياء، وَتنبسط بِهِ نفوس السعداء، وَغشّني بغاشية نور مِنْكَ تدهش كُلّ مرتاب، فإِن نوركَ جذوة كُلّ مقتبس، وَأَخذة كُلّ

مغترس، وَأَنْتَ أَظهر عزيز، وَأعز ظهير، أَنْتَ نِعم المولى وَنِعم النصير. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿تَوَجُّهِ حَرْفِ السِّين﴾

یہ قمر کی دسویں تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

سيدي: سلام عليّ مِنْكَ، أَنْتَ سندي، سواء عِنْدَكَ سري وَجهري، تسمع ندائي وَتجيب دعائي، محوت بنورك ظلمتي، وَأَحييت بنورك ميتتي، فَأَنْتَ ربي، وَبيدكَ سمعي وَبصري وَقلبي، ملكت جميعي، وَشرفت وَضيعي، وَأَعليت قدري، وَرفعت ذكري، تبار كت نور الأَنوار، وَكَاشِفَ الأَسرار، وَواهب الأَعمار، تنزهت فِي سمو جلالكَ عَنْ سمات المحدثات، وَعلت رتبة كمالكَ عَنْ تطرق النقائص إِليها وَالآفات، وَأَنارت بشُهُوْدِ ذَاتِكَ الأَرضون وَالسموات، فلكَ المجد الأَرفع، وَالجناب الأَوسع، وَالعز الأَجمع، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ المَلاَئِكَةِ وَالرُّوْحِ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ المَلاَئِكَةِ وَالرُّوْحِ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ المَلاَئِكَةِ وَالرُّوْحِ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ المَلاَئِكَةِ وَالرُّوْحِ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ المَلاَئِكَةِ وَالرُّوْحِ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ المَلاَئِكَةِ وَالرُّوْحِ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ المَلاَئِكَةِ وَالرُّوْحِ، جللت السَّمَوَاتِ وَالأَرض بالعظمة، وَتفردت بالوَحْدَانِيَّةِ، وَقهرت العباد بالموت، إِقهر أَعداءنا بالموت، وَبارك لَنَا بالموت، وَمَا بعد الموت، منور الصياصي المظلمة، وَغواسق الجواهر المدلهمة، وَمنقذ الغرقى من بحر الهيولى، أَعوذ بِكَ من غاسق إِذَا وَقب، وَحاسد إِذَا ارتقب. مليكي أَناديكَ وَأَناجيكَ مناجاة عبد كسير يعلم إِنَّكَ تسمع، وَيطمع إِنَّكَ تجيب، وَاقف ببابكَ وَقوف مضطر لاَ يجد من دونكَ وَكيلا. أَسْأَلُكَ إِلهي باسمكَ الَّذِيْ أَفضت بِهِ الخيرات، وَأَنزلت بِهِ البركات، وَمنحت بِهِ أَهل الشكر الزيادات، وَأَخرجت بِهِ من الظلمات،

وَنسخت بِهِ أَهل الشِرك وَالدناءات، وَفرجت بِهِ من الكربات، أَن تفيض علي من ملابس أنوارك مَاترد بِهِ عني أَبصار الأعادي حاسرة، وَأيديهم خاسرة، وَاجْعَلْ حظي مِنْكَ إشراقا يجلو لي كُلَّ خفِي، وَيكشف لي عَنْ كُلّ سرّ عَلِيّ، يَانور النور، يا كَاشِفَ كُلِّ مستور، إِلَيْكَ ترجع الأمور، وَبكَ تدفع الشرور، يَارب يَارحيم يَاغفور، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْت مجيب الداعين، وَملاذ الأَوابِيْنَ، أَنْت حسبي وَنعم الوكيل .وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿توَجُّه حَرْفُ العَيْن﴾

یہ قمر کی گیارھویں تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

اللّٰهُمَّ يَا مَنْ لعلوه خضعت الجباه، وَلهيبته خرست الألسن فِي الأفواه، جودكَ آية وَجودكَ وَأنوار جمالكَ مانعة من شهوكَ، صورت الصور عَلَى مَاعلمت، وَأَلهمت المصور مَا أَلهمت، فظهرت عجائب الكون، وَانشكف رداء الكتم وَالصون، فتنزهت الألباب إِذانكشف الحجاب، وَترتبت الأسباب، فهانت الصعاب، تباركت مُحكِم المصنوعات وَصانع المحكَمات، محوت نقطة الغين، فظهرت العين، وَاضمحل الكيف وَالأين، وَجمعت بحكمتكَ بَيْنَ الأكدر وَالأصفى، وَجعلت الأظهر آية عَلَى الأخفى، فظهرت الأسماء وَالأفعال، وَبرزت المُثُل وَالأشكال، وَتجلت العبر وَالآيات، وَأشرقت الأرضون وَالسموات، فلكَ السمو الأرفع، وَالمجد الأمنع، وَالعلم المحيط الأوسع، شمل علمكَ كُلَّ المعلومات، وَسرى مددكَ فِي قوابل الذوات، أَسْأَلُكَ إِتمام مَاتوجهت إِلَيْهِ وَجهتي، وَتعلقت بِهِ إِرادتي، وَأَن تكشف لي فِيه عَنْ وَجه الحكمة القناع، وَأَن تصحبني فِيه التيسير وَالإبداع، وَاكسني فِي كُلّ مَاأحاوله بهجة مِنْكَ ترتاح إِليها أَرْوَاح المدركين، وَتشخص لَهَا أَبصار

الناظرين، وَتسرّ بِهَا أسرار العارفِين، إِنَّكَ أَنْتَ علام الغيوب ومعلمها، وَكَاشِفَ الأسرار وَمفهمها. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿توَجُّه حَرْف الصَّاد﴾

یہ قمر کی بارھویں تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

رب أَفض علي شعاعا من نورك يكشف لي عَنْ كُلّ مستور، حَتى أشاهد وَجُوْدِي فِي كاملا مِنْ حَيْثُ أَنْت لاَ مِنْ حَيْثُ أَنَا، فأتقرب إِلَيْكَ بمحو صفتي مني، كما تقربت إِلَيَّ بِإِفاضة نورك عليّ. ربّ: الإِمكان صفتي، وَالعدم مادّتي، وَالفقر مقوّمي، وَوجودُكَ علتي، وَقدرتكَ فاعلي، وَأَنْت غايتي، حسبي مِنْكَ علمكَ بجهلي، أَنْت كما أعلم وَفوق مَا أعلم بما لاَ أعلم، وَأَنْت مَعَ كُلّ شَيْءٍ، وَليس معكَ شَيْءٌ، قدرت المنازل للسير، وَرتبت المراتب للنفع وَالضير، وَأبنت مِناهج الخير وَالشرّ، فنحن فِي ذلكَ كله بِكَ، وَأَنْت بلا نحن، فَأَنْت الخير المحض، وَالجود الصرف، وَالكمال المطلق. أَسْأَلُكَ باسمكَ الَّذِيْ أفضت بِهِ النور عَلَى القُلُوْب وَالقوالب، وَمحوت بِهِ ظلمة الغواسق، أن تملأ وَجُوْدِي نورا من نوركَ الَّذِيْ هُوَ مادة كُلّ نور وَكمال، وَغاية كُلّ مطلوب، حَتى لاَ يخفى عليّ شيء مما أودعته فِي ذرات وَجُوْدِي، وَهبني لسان صدق، معبرا عَنْ شُهُوْدِ حق، وَاخصصني من جوامع الكلم بما تحصل بِهِ الإِبانة وَالبلاغ، وَاعصمني فِي ذلكَ كله من دعوى مَا ليس لي بحق، وَاجْعَلْنِي عَلَى بصيرة مِنْكَ فِي أمري أنا وَمن اتبعني، وَأعوذ بِكَ من قول يوجب حسرة، أَو يعقب فتنة، أَو يوهم شبهة، مِنْكَ يتلقى الكلم، وَعنكَ تؤخذ الحكم، أَنْت ماسكَ السماء، وَمعلم الأسماء، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْت الواحد

الأحد الفرد الصمد، الَّذِيْ لم يلد وَلم يولد، وَلم يكن لَهُ كفوا أَحد. وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿توَجُّه حَرْف القَاف﴾

یہ قمر کی تیرھویں تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

إِلٰهِي: أَنْتَ القائم عَلَى كُلِّ نفس، وَالقَيُّوْمُ فِي كُلِّ معنى وَحس، قدُرت فقهرت، وَعلمت فقدّرت، فلكَ القوة وَالقهر، وَبيدكَ الخلق وَالأمر، وَأَنْت مَعَ كُلّ شيء بالقرب، وَوراءه بالقدرة وَالإحاطة، وَأَنْتَ القائل: وَاللهُ من وَرائهم محيط. إِلٰهِي: أَسْأَلُكَ مددا من اسماءكَ القهرية، تقوي بِهِ قواي القلبية وَالقالَبية، حَتى لاَ يلقاني صاحب قلب إلاَّ انقلب عَلَى عقبه مقهورا، وَأَسْأَلُكَ إِلٰهِي لسانا ناطقاً، وَقولاً صادقاً، وَفهماً لاَئقاً، وَسراً ذائقاً، وَقلباً قابلاً، وَعقلاً عاقلاً، وَفكراً مشرقاً، وَطرفاً مطرقاً، وَشوقاً مقلقاً، وَتوقاً محرقاً، وَوجداً مذلقاً، وَهبني يداً قادرةً، وَقوةً قاهرةً، وَنفساً مطمئنةً، وَجوارحاً لطاعتكَ لينةً مواتيةً، وَقدسني للقدوم عَلَيْكَ، وَارزقني التقدم إِلَيْكَ. إِلٰهِي: هب لي قلباً أَقبل بِهِ عَلَيْكَ فقيرا، يقوده الشوق وَيسوقه التوق، وَزاده الخوف، وَرفيقه القلق، وَقرينه الأرق، وَقصده القبول وَالقرب، وَعِنْدَكَ زلفى القاصدين، وَمنتهى رغبة الطالبِيْنَ. إِلٰهِي: أَلقِ علي السكينة وَالوقار، وَجنبني العظمة وَالاستكبار، وَأَقمني فِي مقام الأَنابة، وَقابل دعائي بالإِجابة. إِلٰهِي: قربني إِلَيْكَ قرب العارفِين، وَقدسني عَنْ علائق الطبع، وَأَزل مني علق الذم، لأَكون من المتطهرين، وَقابلني بنور من عنايتكَ يملأَ وَجُوْدِي ظاهرا وَباطنا، وَأَسْأَلُكَ إِلٰهِي مددا روحانيا تقوى بِهِ قواي الكلية وَالجزئية، حَتى أَقهر بِهِ كُلّ نفس قاهرة، فتنقبض لي رقائقها انقباضا تسقط بِهِ قواها، فَلاَ يبقى فِي الكون ذي روح متوجه إِلي بقهر إلاَّ وَنار القهر أَخمدت

ظهوره، يَاشديد البطش يَاقهار، وَأوقفني موقف العز يَاقَيُّومُ يَاقدير، تقدس مجدكَ يَاذا القوة المتين يَاقدوس. إلٰهي :أَسْأَلُكَ الأُنس بقابلات سرّ القدر، أنساً يمحو مني آثار وَحشة الفكر، حَتى يطيب قلبي بِكَ فأَطيب بوقتي لَكَ، فَلاَ يتحرك ذو طبع لمخالفتي إلاّ وَصغر لعظمتكَ، وَقصم لكبريائكَ، إِنَّكَ جبار الأَرض وَالسموات، وَقاهر الكل بقهركَ، يَا قوي يَا قريب يَامجيب الدعاء، وَلاَ حول وَلاَ قوة إلاَّ بالله العلي العظيم. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ﴿توَجُّه حَرْف الرَّاء﴾

یہ قمر کی چودھویں تاریخ کو پڑھا جائے گا۔

ربّ ربّني بلطيف ربوبيتكَ تربية مفتقر إِلَيكَ، لاَيستغني أَبداً عنكَ، وَراقبني بعين رعايتكَ مراقبة تحفظني من كُلّ طارق يطرقني بسوءٍ في نفسي، أَو يكدر عليّ وَقتي وَحسي، أَو يثبت فِي لوح إِرادتي خط حظ من الحظوظ، وَاسعدني تجد سعيدا يسعدني لديكَ، وَارزقني راحة الأُنس بِكَ، وَرقني إِلى مقام القرب مِنْكَ، وَروّح روحي بذكركَ، وَرددني بَيْنَ رغب فِيْكَ وَرهب مِنْكَ، وَردني برداء التوحيد وَالرضوان، وَأوردني موارد القبول، وَهبني رحمة مِنْكَ تلم بِهَا شعثي، وَتقوم بِهَا عوجي، وَتكمل بِهَا نقصي، وَترد بِهَا شاردي، وَتهدي بِهَا حائري، فَأَنْت رب كُلّ شيءٍ وَمربيه، رحمت الذوات، وَرفعت الدرجات، قربكَ روح الأَرْوَاح، وَريحان الأَفراح، وَعنوان الفلاح، وَراحة كُلّ مرتاح، تباركت رب الأَرباب، وَمعتق الرقاب، وَكَاشِفَ العذاب، وَسعت كُلّ شيءٍ رحمة وَعلما، وَغفرت الذنوب حنأنا وَحلما، وَأَنْت الغفور الرحيم، الحليم العليم، العلي العظيم. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## باب الصلواۃ المعظمۃ

اس باب میں ہم نے کئی ایک انتہائی اہم درود شریف درج کیے ہیں، ان میں سے کسی کا بھی انتخاب کیا جاسکتا ہے، اور تمام کو بھی پڑھا جاسکتا ہے، واضح باد کہ یہ درود شریف اپنے مفاہیم میں عدیم النظیر ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود تو عشاق نے بہت درج کیے ہیں، لیکن جو شان اور جو فلسفہ ان درود شریفوں میں مستور ہے، اس کو اہل نظر ہی سمجھ سکتے ہیں، اس ضمن میں ایک ہی درج کیا جاسکتا تھا، لیکن میں نہیں چاہتا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں، اور ان کی خدمت میں یہ درود و سلام صرف اپنے پاس ہی رکھوں. اس لئے تمام کے تمام بارہ درود شریف میں آپ کی نذر کررہاہوں، اگر آدمی کسی ایک کو پڑھنا چاہے اور اسے انتخاب میں دشواری محسوس ہو، تو پھر اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے، کہ آدمی کا جو طالع ہو، اس کے شمار کے موافق والا درود شریف پڑھے، مثال کے طور پر: اگر کسی کا طالع حمل ہے تو پہلا درود شریف پڑھے، اگر میزان ہے تو ساتواں درود شریف پڑھے، یاد رہے کہ یہ محض آپ کی تسہیل کے لئے ہے، ان درود پاک کا کسی بھی برج سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ ان معاملات سے بہت آگے کی بات ہیں.

*درود اول: الصَّلوَاتَ المُطَلسَمَةُ :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الذَّاتَ المطلسم، وَ الغيث المطمطم، وَ الكمال المكتم، لاهوتَ الجمال، وَ ناسوتَ الوصال، طلعة الحق، هو ية إنسان الأزل، فِي نشر من لم يزل، فِي قاب ناسوتَ وَصال القرب، صَلِّ اللَّهُمَّ بِهِ منه فِيه عَلَيْهِ وَسَلَّم. يَا عظيم، أَنْتَ العظيم، قد أَهَمَّني مر عظيم، وَ كل أَمر أَهَمَّني يهون بأَمرك يَا عظيم، الصلاة وَ السلام عَلَيْكَ يَا رسول الله، الصلاة وَ السلام عَلَيْكَ يَا حبيب الله، الصلاة وَ السلام عَلَيْكَ يَا سيد المرسلين، أَنْتَ لَهَا وَ لكل كرب عظيم. يَا ربِّ فرِّجها بفضل بسم الله الرحمن الرحيم..

*درود دوم: الصَّلَوَاتَ الفَيْضِيَّةُ :

اللّهُمَّ أفض صلة صَلواتكَ وَسلامة تسليماتكَ عَلَى أول التعيناتَ المفاضة من العماء الرباني، وَآخر التنزلاتَ المضافة إلى النوع الإنساني، المهاجر من مكة كان الله وَلم يكن معه شيء ثان إلى مدينة وَهُوَ الآن عَلَى مَا عَلَيهِ كان، محصي عوالم الحضراتَ الخمس فِي وَجوده: وَكلّ شيءٍ أحصيناه فِي إمام مبيّن، وَراحم سائلي استعداداتها بنداه وَجوده: وَمَا أرسلناكَ إلاَّ رحمةً للعالمين، نقطة البسملة الجامعة لما يكون وَ كان، وَلفظة الأمر الجوالة بدوائر الأكوان، سرّ الهوّية التي فِي كُلّ شيء سارية، وَعن كُلّ شيء مجردة وَعارية، أمين الله عَلَى خزائن الفواضل وَمستودعها، وَمقسمها عَلَى حسب القوابل وَموزعها، كلمة الاسم الأعظم، فاتحة الكنز المطلسم، المظهر الأتم الجامع بَيْنَ العُبُوْدِيَّة وَالربوبية، وَالنشاء الأعم الشامل للإمكانية وَالوجوبية، الطود الأشم الَّذِيْ لم يزحزحه التجلي عَنْ مقام التمكين، وَالبحر الخضم الَّذِيْ لم تعكره جيف الغفلاتَ عَنْ صفاء اليقين، القلم النوراني الجاري بمداد الحروف العالياتَ، وَالنفس الرحماني الساري بمواد الكلماتَ التاماتَ، الفِيض الأقدس الذَاتِي الَّذِيْ تعينتَ بِهِ الأعيان وَاستعداداتها، وَالفِيض المقدس الصفاتي الَّذِيْ تكونتَ بِهِ الأكوان وَاستمداداتها، مطلع شمس الذَاتَ فِي سماء الأسماء وَالصفاتَ، وَمنبع نور الإفاضاتَ فِي رياض النسب وَالإضافاتَ، خط الوحدة بَيْنَ قوسي الأَحَدِيَّة وَالواُحَدِيَّة، وَواسطة التنزل الإلهي من سماء الأزلية إلى أرض الأبدية، النسخة الصغرى التي تفرعتَ عنها الكبرى، وَالدرّة البيضا التي تنزلتَ إلى الياقوتة الحمرا، جوهر الحوادث الإمكانية التي لاَ تخلو عَنْ الحركة وَالسكون، وَمادة الكلمة الفهوانية الطالعة من كنّ كُن إلى شهادة فِيكون، هيولى الصور التي لاَ تتجلى بإحداها مرة لاثنين، وَلاَ بصورة منها لأحد مرتين، قرآن الجمع الشامل

للممتنع وَالعديم، وَفرقان الفرق الفاصل بَيْنَ الحادث وَ القديم، صائم نهار إني أبيتَ عِنْدَ ربي، وَقائم ليل تنام عيناي وَلاَ ينام قلبي، وَاسطة مَا بَيْنَ الوُجُوْدِ وَالعدم: مرج البحرين يلتقيان، وَرابطة تعلق الحدوث بالقدم: بَيْنَهما برزخ لاَ يبغيان، فذلكة دفتر الأول وَالآخر، وَمركز إحاطة الباطن وَالظاهر، حبيبكَ الَّذِيْ استجليتَ بِهِ جمال ذَاتِكَ عَلَى منصة تجلياتكَ، وَنصبته قبلة لتوجهاتكَ فِي جامع تجلياتكَ، وَخلعتَ عَلَيْهِ خلعة الصفاتَ وَالأسماء، وَتوجته بتاج الخلافة العظمى، وَأسريتَ بجسده يقظة من المسجد الحرام إِلى المسجد الأقصى، حَتَّى انتهى إِلى سدرة المنتهى، وَترقى إِلى قاب قوسين أَو أَدنى، فأَسرّ فؤاده بشُهُوْدِكَ حيث لاَ صباح وَلاَ مسا: مَا كذب الفؤاد مَا رأى، وَأقرّ بصره بوجودكَ حيث لاَ خلاء وَلاَ ملا: مَا زاغ البصر وَمَا طغى. صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ صَلاةً يصل بِهَا فرعي إِلى أَصلي وَبعضي إِلى كلي لتتحد ذَاتِي بذَاتِهِ وَصفاتي بصفاته وَتقر العين بالعين وَيفر البَيْنَ من البَيْنَ، وَسَلِّم سَلاماً أسلم بِهِ فِي متابعته من التخلف وَأسلم فِي طريق شريعته من التعسّف لأفتح بَاب محبتكَ إِياي بمفتاح متابعته، وَأشهدكَ فِي حواسي وَأعضائي من مشكاة شرعه وَطاعته، وَأدخل وَراءه إِلى حصن لاَ إِلَهَ إِلاَّ الله وَفِي أثره إِلى خلوة لي وَقتَ مَعَ الله إذهُوَ بابكَ الَّذِيْ من لم يقصدكَ منه سدتَ عَلَيْهِ الطرق وَالأبواب، وَردّ بعصاة الأدب إِلى إصطبل الدواب. اللّٰهُمَّ يَا رَبِّ يَا مَنْ ليس حجابه إِلاَّ النور، وَلاَ خفاؤه إِلاَّ شدة الظهور، أَسْأَلُكَ بِكَ فِي مرتبة إِطلاقكَ عَنْ كُلِّ تقييد، التي تفعل فِيها مَا تشاء وَتريد، وَبكشفكَ عَنْ ذَاتِكَ بالعلم النوري، وَتحولكَ فِي صور أسمائكَ وَصفاتكَ بالوجود الصوري، أَن تصلي عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلاة تكحل بِهَا بصيرتي بالنور المرشوش فِي الأزل، لأشهد فناء مَا لم يكن وَبقاء مَا لم يزل، وَأرى الأشياء كما هي فِي أصلها معدومة

مفقودة، وَكونها لم تشم رائحة الوُجُوْد فضلاً عَنْ كونها موجودة، وَأَخرجني اللَّهُمَّ بالصلاة عَلَيْهِ من ظلمة أَنَانيتي إِلى النور وَمن قبر جسمانيتي إِلى جمع الحشر وَفرق النشور، وَأَفض عليّ من سماء توحيدك إِيّاكَ مَا تطهّرني بِهِ من رجس الشِّرك وَالإِشْراك، وَأَنعشني بالموتة الأَولى وَالولادة الثانية، وَأَحيني بالحياة الباقية فِي هذه الدنيا الفانية، وَاجْعَلْ لي نوراً أَمشي بِهِ فِي الناس فأَرى بِهِ وَجهكَ أَينما توليتَ بدون اشتباه وَلاَ التباس، ناظراً بعيني الجمع وَالفرق، فاصلاً بَيْنَ الباطل وَالحق، دالاًّ بِكَ عَلَيْكَ وَهادياً بإِذنك إِلَيْكَ، يَا أَرحم الراحمين، يَا أَرحم الراحمين، يَا أَرحم الراحمين، وَصلّ وَسَلّم عَلَى سَيّدِنَا مُحَمَّدٍ صلاة تتقبل بِهَا دعائي وَتحقق بِهَا رجائي، وَعَلَى آلِهِ آل الشُهُوْدِ وَالعرفان، وَأَصحابه أَصحاب الذوق وَالوجدان، مَا انتشرتَ طرّة ليل الكيان، وَأَسفرتَ غرّة جبَيْنَ العيان، آمين آمين آمين، وَسَلاَمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

*درود سوم: الصَّلَوَاتَ الأَكْبَرِيَّةُ :

اللّهُمَّ صَلِّ وَسَلّم عَلَى سَيّدِنَا مُحَمَّدٍ أَكمل مخلوقاتكَ، وَسيد أَهل أَرضكَ وَأَهل سمواتكَ، النور الأَعظم، وَالكنز المطلسم، وَالجوهر الفرد، وَالسرّ الممتد، الَّذِيْ ليس لَهُ مثل منطوق، وَلاَ شبه مخلوق، وَارض عَنْ خلفته فِي هذا الزمان، من جنس عالم الإِنسان، الروح المتجسد، وَالفرد المتعدد، حجة الله فِي الأَقضية، وَعمدة الله فِي الأَمضية، محل نظر الله من خلقه، منفذا أَحكامه بَيْنَهم بصدقه، الممد للعوالم بروحانيته، المفيض عَلَيْهِمْ من نور نورانيته، من خلقه الله عَلَى صورته، وَأَشهده أَرْوَاح ملائكته، وَخصصه فِي هذا الزمان ليكون للعالمين أَمانًا، فَهُوَ قطب دائرة الوُجُوْد، وَمحل السمع وَالشُهُوْدِ، فلاَ تتحركُ ذرة فِي الكون إِلاَّ بعلمه،

وَلاَ تسكن إِلاَّ بحكمه، لأنه مظهر الحق، وَمعدن الصدق، اللّٰهُمَّ بلغ سلامي إِلَيْهِ، وَأوقفني بَيْنَ يديه، وَأفض علي من مدده، وَاحرسني بعدده، وَانفخ فِي من روحه كي أَحيا بروحه، وَلأشهد حقيقتي عَلَىٰ التفصيل، فأعرف بذلكَ الكثير وَالقليل، وَارى عوالمي الغيبية تتجلى بصوري الروحانية عَلَىٰ اختلاف المظاهر، لأجمع بَيْنَ الأول وَالآخر وَالباطن وَالظاهر، فأكون مَعَ الله آلِهِ، بَيْنَ صفاته وَأفعاله، ليس لي من الأمر شيء معلوم، وَلاَ جزء مقسوم، فأعبده بِهِ فِي جميع الأحوال، بل بحول وَقوة ذي الجلال وَالإكرام. اللّٰهُمَّ يا جامع الناس ليوم لاَ ريب فِيه، إِجمعني بِهِ وَعليه وَفيه، حَتَّى لاَ أفارقه فِي الدارين، وَلاَ أَنصل عنه فِي الحالين، بل أكون كأني إياه فِي كُلّ أمر تولاه، من طريق الإتباع وَالإنتفاع، لاَ من طريق المماثلة وَالارتفاع، وَأَسْأَلُكَ بأسمائكَ الحسنى المستجابة، أن تبلغني ذلكَ منّة مستطابة، وَلاَ تردني مِنْكَ خائبا، وَلاَ ممن لَكَ نائبا، فإنكَ الواجد الكريم، وَأَنَا العبد العديم، وَصَلَّى آلِهِ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَسَلاَمٌ عَلَىٰ الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

*درود چهارم: الصَّلَوَاتَ النَّارِيَة:

اللّٰهُمَّ صَلِّ صلاة كاملة وَسَلّم سلاما تاما عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي تنحل بِهِ العقد، وَتنفرج بِهِ الكرب، وَتقضى بِهِ الحوائج، وَتنال بِهِ الرغائب وَحسن الخواتيم، وَيستسقى الغمام بوجهه الكريم، وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ، فِي كُلّ لمحة وَنفس بعدد كُلّ معلوم لَكَ.

*درود پنجم: صَلَوَاتَ القطبيةُ:

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلّم عَلَىٰ مركز الوُجُوْد، وَقطب دائرة الشُهُوْدِ، وَنقطة محيط الكون قبل الوُجُوْد، وَقبضة نور طلعه المصون، صاحب المعجزاتَ الساطعة، وَالبراهين الواضحة

القاطعة، وَ الأنوار المشرقة اللامعة، وَ اللواء المعقود، وَ الحوض المورود، وَ المقام المحمود، سيد السادات، وَ مهبَ الإرادات، وَ أفضل أهل الأرض وَ السموات، صفوتكَ من خلقكَ، المقرب من حضرة قدسكَ، المهتد من سائر أنسكَ، نور الأنوار الصمدانية، وَ مدينة العلوم الربانية، زمنبع فِيوضاتَ الحكم الرحمانية، أفصح من نطق، وَ أنصح من تكلم وَصدق، وَ أظهر من سطعتَ طلائع آياته كالفلق، فاهتدى بنور إشراقها المؤمنون، عبدكَ وَ نبيكَ وَ خليلكَ وَ صفِيكَ وَ حبيبكَ وَ نجيكَ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، عَلَيْهِ أفضل الصلاة وَ أتم التسليم، وَ عَلَى سائر الأنبياء وَ المرسلين، وَ آل كُلِّ وَ الصحابة أَجْمَعِينَ، وَ تابعيهم بإحسان إِلى يوم الدين، آمين.

*درود ششم: صَلَوَاتَ المقدسةُ :

اللَّهُمَّ صَلِّ أفضل صلواتكَ المنزهة المقدسة، عَلَى الذاتَ المطهرة، فِي عالم الحضرة، سيد الأزل وَ الأبد مُحَمَّد، وَ عَلَى جميع الأنبياء وَ المرسلين، الشهداء وَ الصالحين، وَ الصحابة وَ التابعين، وَ الأولياء وَ العلماء العاملين، وَ الملائكة أَجْمَعِينَ، وَ عَلَى كُلِّ مؤمن وَ مؤمنة من أهل السَّمَوَاتَ وَ أهل الأراضين، وَ مع السلام بعدد معلوماتكَ، وَ زنة مخلوقاتكَ، تتضاعف فِي كُلِّ نَفَس من أنفاس خلقكَ، وَ خطرة من خطراتَ قُلُوْبهم، وَ لحظة من لحظاتَ عيونهم، وَ أضعاف ذلكَ، وَ بعدد صلاة كُلِّ من صَلَّى عَلَيْهِ من أول الدنيا إِلى فنائها، وَ خصص نبيكَ بصلاتكَ المعظمة عَنِ الحصر وَ العد، حَتَّى ترضى وَ يرضى، وَ ارض عني وَ عن وَ الدي، وَ أهلي وَ المسلمين أَجْمَعِينَ، برحمتكَ يا أرحم الراحمين، وَ صَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ آله وَ صَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَ سَلَّم تسليما.

*درود هفتم: صَلوَاتَ القيومية :

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ المتحلي بالصفاتَ القَيُّومية، المتجلي بالتجليات الوأُحَدِيَّة وَالأَحَدِيَّة، المتدلي فِي المعاني الرحمانية إِلى ذوي النفوس الزكية وَالعقول الصمدانية، إِنسان عين العين فِي مراتب الهوية، وَعين كُلّ إِنسان فِي مقام القطبية، هيولاكَ الجامعة لِكُلّ خلقية وَحقية، وَعَلَى آلِهِ وَأصحابه، سرّ معناكَ الجامع، وَشعاع أَنوار مصنباحه اللامع، صلاة وَسلاما لاَ يحصرها العد وَلاَ يحيط بِهَا الحد وَلاَ الميزان وَلاَ المكيال، جامعين بفضل مِنْكَ لشؤون الجلال وَالجمال وَالكمال، وَسلام عَلَى عباده الَّذِيْنَ اصطفى، وَالحمد لله عَلَى حال.

*درود هشتم: صَلوَاتَ الشاملة :

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبارك وَتفضل بأَزكى تحياتكَ، وَتحنّن بأَتم بركاتكَ، وَتمنّن بأَسمى هباتكَ، وَجُد بأَعم خيراتكَ المتواتراتَ الشاملاتَ الباقياتَ الصالحاتَ عَلَى شريف أَخص أَصفَيَائكَ، إِمام العارفِين، وَسيد الأَبرار وَالمقربِيْنَ، قيدوم أَنبيائكَ، وَأَمين أَنبيائكَ، بحر أَنواركَ، وَمعدن أَسراركَ، وَلسان حجتكَ، وَعروس مملكتكَ، وَإِمام حضرتكَ، وَبشير رحمتكَ، ترجمان بيان شأن مملكة الأُحَدِيَّة، وَخطيب منابر صدور الصمدية، مجتباكَ الدال عَلَيْكَ، وَسركَ الجامع، قمر سماء التوحيد، وَمزن غمام جودكَ الهامع، شمس معارف الإِيمان، وَبدر هداكَ اللامع، قطب دائرة الوُجُوْد، وَكنز علومكَ الجامع، طراز حلة الكون، وَعقد نظام المالكَ، وَحسام تأييدكَ القاطع، جامع جوامع الفخر، وَإِكسير معادن الخيراتَ، حاوي رتب المجد، وَبحر جدول البركاتَ، خلاصة عنصر النبوة، وَتاج شرف

النبيين، غاية كمال معدن الرسالة، وَزين جمال المرسلين، روح جثمان العالم، وَقوة عين العالمين، صفيكَ النتخب المخصوص بقربك وَاجتبائك، غرة جبينَ البها، وَخيرتك من افاضل أولي النهى، صاحب الجاه الأكرم، وَالمقام المحمود المكرم، وَلي الشفاعة العظمى، وَالمعراج وَالقرب وَالتكريم، سيدنا المخصوص بتعريف تشريف: وَإنكَ لعَلَى خلق عظيم. اللّهُمَّ صَلِ وَسَلّم عَلَيْهِ، وَأكرمه فِي أمته وَصاحبيه، صلاة منزهة عَنْ الحصر، لا انتهاء لغاية نموها، وَلا نهاية لكمال شرفها سموها، باقية ببقائكَ، كاملة بكمالكَ، دائمة التضعيف بدوام ملككَ، عددمَا هُوَ مندرج فِي مكنون طي علمكَ، وَصادر عَنْ منشآتَ مشيئة إرادتكَ، وَاجزه عنا مَا هُوَ أهله، كمال أهلّة لما أنتَ أهله، وَتحنن اللّهُمَّ بنعيم رضوانكَ وَسوابغ جودكَ وَشرائف امتنانكَ عَلَى العصبة الفاخرة، أئمة الدين وَالسعداء فِي الآخرة، أَصحاب النبي وَالآل، أعلام الهدى وَالتابعين لهم بإحسان أبدا، آمين.

*درود نهم: صَلوَاتَ الربانيةُ:

اللّهُمَّ صَلِ عَلَى النور الأول، وَالسر الأنزه الأكمل، عين الرحمة الربانية، وَبهجة الإختراعاتَ الأكوانية، وَصاحب الملة الإسلامية وَالحقائق العيانية، نور كُلّ شيء وَهداه، وَسر كُلّ سر وَسناه، من فتحتَ لَهُ خزائن الحكمة وَالرحموتَ، وَمنحتَ بظهوره أنوار الملكَ وَالملكوتَ، قطب دائرة الكمال، وَياقوتة تاج محاسن الجلال، إنسان عين المظاهر الإلهية، وَلطيفة نزوحاتَ الحضرة القدسية، مداد الأمداد، وَوجود الوجود، وَواحد الآحاد، وَسر الوجود، وَواسطة عقد السلوك، وَشرف الأملاكَ وَالملوكَ، بدر المعارف فِي سَمَوَاتَ الدقائق، وَشمس العوارف فِي عروش الحقائق، بابكَ الأعظم، وَصراطكَ الأقوم، وَبرقكَ

اللامع، وَنورك الساطع، وَمعناكَ الَّذِيْ هُوَ بكل أفق سليم طالع، وَسرك المنزه الساري فِي جزئياتَ العالم وَكلياته؛ علوياته وَسفلوياته، من جوهر وَعرض، وَوسائط وَمركبات وَبسائط، غيب أَسرار الذَاتَ، وَمشرق أَنوار الصفاتَ، وَمظهر التجلياتَ بأَنوار السبحاتَ مِنْ سر السرادقاتَ بأَرْوَاح المتروحاتَ، المصلي فِي محراب جمع الجمع بأَحمد، وَالقارئ بفرقان الفرق بمحمد، وَالقائم فِي الملكَ بشرعه وَجلاله، وَالراحم فِي الملكوتَ برحمته وَجماله، عين غيبكَ الكاملة، وَخليفتكَ عَلَى الإطلاق فِي مملكتكَ الشاملة. صَلِّ اللَّهُمَّ صلاة تعرفني بِهَا إِياه فِي مراتبه وَعوالمه وَمواطنه وَمعالمه حَتَّى أَشهده بعين العيان لا بالدليل وَالبرهان، وَأعرفه بالتحقيق فِي كُلِّ موطن وَطريق، وَأَرى سريان سره فِي الأكوان، وَمعناه المشرق فِي مجاليه الحسان، وَاجْعَلْ اللَّهُمَّ موردي من شمس حقيقته، وَمن نور بدر شريعته، حَتَّى أَستضيئ فِي ليل جهلي بأَنوار حقائق معرفته، وَآنس فِي غربة مسراي بإِيناس لطائفه، وَاحملني إِلى حضرته القدسية الأَحمدية، وَعَلَى كاهل شريعته المحمدية، وَعمّر أَوطار نقصي بأَطوار كماله، وَأَلبسني من خلع جلاله وَجماله، وَأفردني فِي حبه كما أَفردته فِي حسنه وَإِحسانه، وَخصصني بخصائص قربه وَامتنانه، حَتَّى أَكون وَارثاً لَهُ بِهِ، وَناظراً منه إِليه، وَجامعاً لَهُ بِهِ عليه. اللَّهُمَّ وَصل عليه صلاتكَ الأزلية الأُحَدِيَّة فِي مظاهركَ الأبدية الوأُحَدِيَّة، ما تَوَجُّه تجليكَ، وَتكاثر الفرد فِي العدد، وَأَشرقتَ أَنوار الصفاتَ بتوالي المدد، وَاتسعتَ ربوبية الحكيم، وَتقدستَ سبحاتَ العليم، بتسبيحاتَ التمجيد وَالتكريم، بلسان القِدم فِي أَزل الأَزل، وَتقدس الواحد فِي صفتي الجلال وَالجمال، وَسلّم عليه سلام الفردانية، ما تعددتَ مراتب العددية، فِي وَحدة مراقي درجاته العلوية، فِي مقاماتَ العبودية، بتوالي

شُهُوْدِالرحمةالذَاتية، وَاندراج الأَنوار الصفاتية، فِي المجالاتَ الأَطوارية، وَالمطاراتَ الملكية، وَسجدتَ لَهُ الأَرْوَاح الروحانية، فِي محراب الآدمية، فِي جامع حيطته المحيطية الأَحمدية، بالأَنوار السبوحية، الكاتبة بالأَقلام المعنوية، فِي الأَلواح الشُهُوْدِية، بالأَسرار الحقيقية الخفِية(، عن الإِدراكاتَ البشرية، وَصل وَسَلّم عليه صلاة وَسلاما يتقدس فِيهما عن عوارض الإِمكان، الوجوب اتصافه بالكمالاتَ، وَعموم عصمته فِي جميع الخطراتَ، ماتنزه شامخ عزته عن النقص وَالسلوب، وَتنبتَ راسخ مجده بالذَاتَ وَالوجوب، وَارض عن أَصحابه أئمة الهدى لمن اهتدى، وَنجوم الإِقتدا لمن اقتدى، ما تعاقبتَ أَدوار الأَنوار، وَأَشرقتَ أَنوار الأَسرار بالأَسرار.

*درود دہم: صَلَوَاتَ المحيطَةُ :

اللّٰهُمَّ صَلِّ بكمال حق قدركَ، وَمبلغ علمكَ، وَوفاءسبوحي محاط كلمكَ، عَلَى عبدذَاتِكَ، وَنبي صفاتكَ، كنه هويتي، وَسر نيتي، وَروح ذَاتِي، وَلوح صفاتي، وَنور مشكاتي، وَمجمع هيئاتي، وَحقيقة الحقائق لذَاتِي وَصفاتي، وَعَلَى آلِهِ وَأَصحابه حق كُلّ كمال وَوفا، وَالصَّلاةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى عباده الَّذِيْنَ اصطفى، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلّم.

*درود یازدہم: صَلَوَاتَ الشامخَةُ :

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلّم عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ العز الشامخ، وَالمجد الباذخ، وَالنور الطامح، وَالحق الواضح، ميم المملكة، وَحاء الرحمة، وَميم العلم، وَدال الدلالة، وَأَلف الذَاتَ، وَحاء الرحموتَ، وَميم الملكوتَ، وَدال الهداية، وَجيم الجبروتَ، وَلام الأَلطاف الخفِية، وَراء

الرأفة الحقية، وَنون المنن، وَعين العناية، وَ كاف الكفاية، وَياء السيادة، وَسين السعادة، وَقاف القربة، وَطاء السلطنة، وَهاء العروة، وَواو الوثقى، وَصاد العصمة.

*درود دوازدہم: صَلَوَاتَ الكاملةُ:

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الجُوْدِ الأَكْرَمِ، وَالنُّوْرِ الأَفْخَمِ، وَالعِزِّ الأَعْظَمِ، المَبْعُوْثِ بِالقِيْلِ الأَقْوَمِ، مِنَّةِ اللهِ عَلٰى كُلِّ فَصِيْحٍ وَأَعْجَمٍ، قُطْبِ رَحَى النَّبِيِّيْنَ، وَنُقْطَةِ دَائِرَةِ المُرْسَلِيْنَ، المُخَاطَبِ فِي الكِتَابِ المَكْنُوْنِ: وَمَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِكَ بِمَجْنُوْنٍ وَإِنَّ لَكَ لأَجْراً غَيْرَ مَمْنُوْنٍ، المَوْصُوْفِ بِقَوْلِكَ الكَرِيْمِ: وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ. اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الأَوَّلِ فِي الإِيجَادِ وَالجُوْدِ وَالوُجُوْدِ، الفَاتِحِ لِكُلِّ شَاهِدٍ حَضْرَتَيِ الشَّاهِدِ وَالمَشْهُوْدِ، السِرِّ البَاطِنِ وَالنُّوْرِ الظَّاهِرِ الَّذِيْ هُوَ عَيْنُ المَقْصُوْدِ، حَائِزِ قَصَبِ السَّبْقِ فِي عَالَمِ الخَلْقِ، المَخْصُوْصِ بِالأَوَّلِيَّةِ، الرُّوْحِ الأَقْدَسِ العَلِيِّ، وَالنُّوْرِ الأَكْمَلِ البَهِيِّ، القَائِمِ بِكَمَالِ العُبُوْدِيَّةِ فِي حَضْرَةِ المَعْبُوْدِ، الرَّسُوْلِ الأَعْظَمِ وَالنَّبِيِّ الأَكْرَمِ، الوَلِيِّ المُقَرَّبِ المَسْعُوْدِ. اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُقَدَّمَةِ الوُجُوْدِ الأَوَّلِ، وَرُوْحِ الحَيَاةِ الأَفْضَلِ، وَنُوْرِ العِلْمِ الأَكْمَلِ، وَبِسَاطِ الرَّحمَةِ فِي الأَزَلِ، وَسَمَاءِ الخَلْقِ الأَجَلِّ، السَّابِقِ بِالرُّوْحِ وَالفَضْلِ، وَالخَاتِمِ بِالصُّوْرَةِ وَالبَعْثِ، وَالنُّوْرِ بِالهِدَايَةِ وَالبَيَانِ. اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الوَسِيْلَةِ العُظْمٰى، وَالفَضِيْلَةِ الكُبْرٰى، وَالحَبِيْبِ الأَدْنٰى، وَالوَلِيِّ المَوْلٰى، وَالصَفِيِّ المُصْطَفٰى، وَالنَّبِيِّ المجتبٰى، عَرْشِ اسْتِوَاءِ تَجَلِّيَاتِكَ، وَكُنْهِ هُوِيَّةِ تَنَزُّلاَتِكَ، النُّوْرِ الأَزْهَرِ وَالسِرِّ الأَبْهَرِ، وَالفَرْدِ الجَامِعِ، وَالوِتْرِ الوَاسِعِ.

# باب چہارم

# دوا

# ابجد

# روحانی علاج

# دوا،دعااور علاج

قاری کو آگاہ ہونا چاہیے کہ روحانی اعمال کی اصل ضرورت اس وقت پڑتی ہے، جبکہ کوئی دوا فائدہ نہ دیتی ہو،اس لئے کہ جتنے بھی امراض اس دنیا میں پیدا ہوئے ہیں، ان تمام کے تمام کی دوا و علاج اللہ رب العزت نے پہلے سے ہی مقرر کر رکھا ہے۔
صحیح بخاری میں امام بخاری کتاب الطب میں بَاب مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً میں فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

**الجامع الصحیح وھو الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ تالیف: امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم ابن المغیرۃ الجعفی البخاری(۱۹۴تا۲۵۶ھ)الجزء السابع صہ ۱۲۲**

ترجمہ:(بحذف اسناد)حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ: اللہ نے کوئی ایسی بیماری( اپنے بندوں پر)نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو۔
اس لئے بہت سے علماء کا خیال ہے کہ ہر مرض کی دوا صرف اعشاب سے ہی ممکن ہے۔درحالیکہ یہ حدیث اور اسی مفہوم کا سا پسِ منظر رکھتی ہوئی دوسری احادیث میں خصوصی طور پر یہ مرقوم نہیں ہے، کہ وہ علاج صرف اعشاب سے ہی ممکن ہے،اس سے مراد دیگر شفاء کے طرائق بھی ہوسکتا ہے،اور پھر ایسی بھی کئی ایک احادیث صحیحہ موجود ہیں، جن میں بالخصوص کچھ ادویہ کے نام بھی لئے گئے ہیں۔
لھذا قرین قیاس یہ ہے کہ: وہ امراض جو کسی معمولی سی دستیاب دوا سے ختم ہو رہے ہوں،ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ ان کا اعشاب سے علاج کیا جائے،اس لئے کہ یہ امراض کو ختم کرنے یا دفیعہ کے لئے یہ فطری طریقہ ہے۔اس حدیث شریفہ میں یا اسی مفہوم کے پسِ منظر میں دیگر بھی کئی ایک صحیح احادیث ہیں جن میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ ہر مرض کی دوا یا علاج اللہ رب العزت نے مقرر فرمایا ہے،گوکہ ان علاج والی خصوصی احادیث

میں یہ مرقوم نہیں ہے کہ علاج صرف اعشاب ہی سے ممکن ہے،اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر ہم یہ مفہوم لے لیں کہ علاج دوا کے علاوہ دعا سے بھی فرض کرلیں تو اس بات کو حق ماننے میں کوئی عار نہیں ہونا چاہیے۔لیکن یہ بھی ہے کہ بعض مقامات پر ادویہ کی تصریح بھی کی گئی ہے، اس لئے یہ ماننا کہ امراض کا علاج ادویہ میں بھی ہے،اور یہی وہ وقت ہے جب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون سی دوا؟۔اور اسی دوا تک پہنچنا ہی منتہائے کمال ہے، جب اس دوا کی طرف رجوع کیا جائے جوکہ خاص اسی مرض کے لئے اللہ رب العزت نے تخلیق فرمائی ہے۔اس لئے اس بات پر ایمان ہونا چاہیے کہ اگر جوکسی مرض کی دوا نہیں ہوپاتی تو وہ مرض لاعلاج نہیں ہے، بلکہ یہ کہ اس کی دوا تک ابھی انسان پہنچ نہیں پایا ہے۔

مسند امام احمد میں ہے۔

٩٧١٩-حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَكِي قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ يَعُودُنِي فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ رَقَانِي بِهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قُلْتُ بَلَى بِأَبِي وَأُمِّي قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ۔

**مسند امام احمد الجزء التاسع ص ۳۰۲**

آئیے اب دیکھیں کہ قرآن مجید اس سلسلے میں کیا فرماتا ہے،کیونکہ بات کوئی بھی ہو وہ نصِ قرآنی سے واضح ہوتی ہے کہ وہ براہین قاطعہ ہوتی ہے۔ جس کے بعد پھر کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

پہلے میں شفاء کی وہ آیات مقدسہ پیش کررہاہوں جوکہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہیں، اللہ رب العزت ان کے الفاظ کو اس طرح بیان فرماتا ہے۔قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿ ٱلَّذِى خَلَقَنِى فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَٱلَّذِى هُوَ يُطْعِمُنِى وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَٱلَّذِى يُمِيتُنِى ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَٱلَّذِىٓ أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِى خَطِيٓـَٔتِى يَوْمَ ٱلدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِى حُكْمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٨٣﴾ ﴾

الشعراء: ۷۸ - ۸۳

**ترجمہ: جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے رستہ دکھاتا ہے * اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے * اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے * اور جو مجھے**

**مارے گا اور پھر زندہ کرے گا * اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا * اے پروردگار مجھے علم ودانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر.**

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام بیماری کی شفاء اللہ رب العزت ہی کی طرف سے مانتے ہیں۔ اور امراض تب ہی ٹھیک ہوسکتے ہیں جبکہ اللہ تعالی چاہے گا.

اللہ رب العزت نے قرآن مجید کو بھی سینوں کی شفاء اور مؤمنین کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ ﴾ یونس: ٥٧

**ترجمہ: لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفاء اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آپہنچی ہے۔**

اس آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ قرآن مجید ہی ہے جس میں ہدایت اور شفاء ہے۔

﴿ وَلَوْ جَعَلْنَٰهُ قُرْءَانًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا۟ لَوْلَا فُصِّلَتْ ءَايَٰتُهُۥٓ ۖ ءَا۬عْجَمِىٌّ وَعَرَبِىٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هُدًى وَشِفَآءٌ ۖ وَٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍۭ بَعِيدٍ ﴿٤٤﴾ ﴾ فصلت: ٤٤

**ترجمہ: اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبان عرب میں (نازل) کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں (ہماری زبان میں) کیوں کھول کر بیان نہیں کی گئیں۔ کیا (خوب کہ قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی۔ کہہ دو کہ جو ایمان لاتے ہیں ان کے لئے (یہ) ہدایت اور شفا ہے۔ اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی (یعنی بہراپن) ہے اور یہ ان کے حق میں (موجب) نابینائی ہے۔ گرانی کے سبب ان کو (گویا) دور جگہ سے آواز دی جاتی ہے۔**

اس بات کی مزید تصریح اس آیت میں کی گئی ہے کہ قرآن مجید ہی سے وہ چیز نازل ہوتی ہے جو مؤمنوں کے لئے رحمت اور شفاء اور ظالموں کے لئے خسارے کا باعث ہے۔

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ ﴾ الإسراء: ٨٢

**ترجمہ: اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔**

اب قرآن اپنے سوا ایك اور شفاء کی بات کرتا ہے، اور وہ ہے شہد قرآن کہتا ہے، کہ اس میں شفاء ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ شہد یا نحل کی یہ آیت مقدسہ:

﴿ ثُمَّ كُلِى مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ فَٱسْلُكِى سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنۢ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾ ﴾ النحل: ٦٩

ترجمہ: اور ہر قسم کے میوے کھا۔ اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چلی جا۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفا ہے۔ بیشک سوچنے والوں کے لیے اس میں بھی نشانی ہے۔

اسی آیت کے تحت تفسیر قرطبی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک قول شہد کے بارے میں مرقوم ہے کہ: وورد عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه قال في تحقيره للدنيا: أشرف لباس ابن آدم فيه لعاب دودة، وأشرف شرابه رجيع نحلة.

الجامع لاحكام القرآن والمبين لماتضمنه من السنة وآی الفرقان ( المعروف تفسیر قرطبی)
تالیف: ابی عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر القرطبی ج ۱۲ ص ۳۶۷

امام جلال الدین سیوطی رح اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

وفي قوله: { يخرج من بطونها شراب مختلف ألوانه } قال: هذا العسل { فيه شفاء للناس } يقول: فيه شفاء الأوجاع التي شفاؤها فيه.

وأخرج ابن جرير، عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله: { يخرج من بطونها شراب مختلف ألوانه فيه شفاء للناس } يعني العسل.

وأخرج ابن جرير وابن أبي شيبة وابن أبي حاتم، عن مجاهد رضي الله عنه في قوله: { شراب مختلف ألوانه فيه شفاء للناس } قال: هو العسل فيه الشفاء، وفي القرآن.

وأخرج ابن أبي شيبة وابن جرير، عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: إن العسل فيه شفاء من كل داء، والقرآن شفاء لما في الصدور.

وأخرج سعيد بن منصور وابن أبي شيبة وابن المنذر وابن أبي حاتم والطبراني وابن مردويه، عن ابن مسعود قال: عليكم بالشفاءين: العسل والقرآن.

وأخرج ابن ماجه وابن مردويه والحاكم وصححه والبيهقي في شعب الإيمان، عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «عليكم بالشفاءين العسل والقرآن».

الدر المنثور فی تفسیر بالماثور ، تالیف :جلال الدین سیوطی ج۹ ص ۷۳ و۷۴

یعنی یہ آیت شہد کے متعلق ہے،اس میں تمام دردوں کی شفاء ہے، شفاء قرآن اور شہد میں ہے.

ابن شیبہ اور ابن جریر نے تخریج کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایاکہ: شہد میں تمام امراض کی شفاء ہے اور قرآن میں سینوں کے امراض کی شفاء ہے.

سعيد بن منصور وابن أبي شيبة وابن المنذر وابن أبي حاتم والطبراني وابن مردويه نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ :دو شفائیں ہیں، قرآن اور شہد.

ابن ماجه وابن مردويه والحاكم نے تخریج کی ہے اور بیہقی نے شعب الإیمان میں تصحیح کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تمہارے لئے دوشفائیں ہیں، شہد اور قرآن.

سکون قلبی کا ایک عظیم راز بھی ہے قرآن مجید میں کہ :ایمان لانے اوراللہ کا ذکر کرنے سے دلوں میں سکون و اطمینان ملتا ہے.دنیاوی کسی بھی خزانے میں ایسا کوئی انمول جوہر موجود نہیں ہے،اور نہ ہی ایسی کوئی دوا موجود ہے،جو دلوں کو سکون دیتی ہو،ایک اللہ پاک کاذکر ہی ایسا ہے کہ جو بیداری و شعورکے عالم میں ہی سکون بخشتا ہے،ورنہ مسکن آور ادویات تو شعور کو غافل کرکے ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں. سکون دینا ان میں کہاں؟

﴿ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ ٱللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ ٱللَّهِ تَطْمَئِنُّ ٱلْقُلُوبُ ﴿٢٨﴾ ﴾ الرعد: ٢٨

**ترجمہ:جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یادِ خدا سے آرام پاتے ہیں (ان کو) اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں۔**

قدرت کا اپنا ایک نظام ہے تمام مصیبت و راحت بھی اسی کی طرف سے ہے. ملاحظہ کیجیے

﴿ وَمَآ أَرْسَلْنَا فِى قَرْيَةٍ مِّن نَّبِىٍّ إِلَّآ أَخَذْنَآ أَهْلَهَا بِٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ ٱلسَّيِّئَةِ ٱلْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَواْ وَّقَالُواْ قَدْ مَسَّ ءَابَآءَنَا ٱلضَّرَّآءُ وَٱلسَّرَّآءُ فَأَخَذْنَٰهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩٥﴾ ﴾ الأعراف: ٩٤ - ٩٥

**ترجمہ:اور ہم نے کسی شہر میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہاں کے رہنے والوں کو (جو ایمان نہ لائے) دکھوں اور مصیبتوں میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی اور زاری کریں. پھر ہم نے تکلیف کو آسودگی سے بدل دیا یہاں تک کہ (مال واولاد میں) زیادہ ہوگئے تو کہنے لگے کہ اس طرح کا رنج وراحت ہمارے بڑوں کو بھی پہنچتا رہا ہے تو ہم نے ان کو ناگہاں پکڑلیا اور وہ (اپنے حال میں) بیخبر تھے.**

اسی طرح مصیبت کا علاج صرف اور صرف اللہ کی طرف سے ہے.اور جب اس کو پکارا جاتا ہے تو اللہ ان کی مصیبتوں کو دور فرمادیتا ہے.اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے کسی دوائی کی ضرورت نہیں ہوتی،صرف اللہ کی رحمت کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن انسان چونکہ

ناشکرا ہے، اس وجہ سے جب اس کی تکالیف دور ہوجاتی ہیں تو وہ بھول جاتا ہے کہ اس کی وہ تکالیف اللہ ہی نے ختم کی ہیں، قرآن کہتا ہے:

﴿ وَإِذَا مَسَّ ٱلْإِنسَٰنَ ٱلضُّرُّ دَعَانَا لِجَنۢبِهِۦٓ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُۥ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَآ إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُۥ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ ﴾ یونس: ۱۲

ترجمہ: اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹا اور بیٹھا اور کھڑا (ہر حال میں) ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو (بےلحاظ ہو جاتا ہے اور) اس طرح گزر جاتا ہے گویا کسی تکلیف پہنچنے پر ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح حد سے نکل جانے والوں کو ان کے اعمال آراستہ کرکے دکھائے گئے ہیں۔

اسی طرح تمام نعمتیں اللہ کی طرف سے ملتی ہیں، اور ان نعائم کے متعلق کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو انسان چلا اٹھتا ہے، تاوقتیکہ اللہ اس کی مصیبت کو دور فرمادیتا ہے۔

﴿ وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ ٱلضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْـَٔرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ ٱلضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ ﴾ النحل: ۵۳ - ۵۴

**ترجمہ: اور جو نعمتیں تم کو میسر ہیں سب خدا کی طرف سے ہیں۔ پھر جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے چلاتے ہو۔ پھر جب وہ تم سے تکلیف کو دور کردیتا ہے تو کچھ لوگ تم میں سے خدا کے ساتھ شریک کرنے لگتے ہیں۔**

اسی طرح اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہوتا جو اس تکلیف کو دور کرے۔

﴿ قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِۦ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ ٱلضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ﴿٥٦﴾ ﴾ الإسراء: ۵۶

**ترجمہ: کہو کہ (مشرکو) جن لوگوں کی نسبت تمہیں (معبود ہونے کا) گمان ہے ان کو بلا کر دیکھو۔ وہ تم سے تکلیف کے دور کرنے یا اس کے بدل دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔**

حضرت ایوب علیہ السلام جب بیمار پڑگئے تو، وہ صرف بیمار ہی نہیں تھے بلکہ قدرت نے انہیں کئی ایک آزمائشوں سے گزارا، لیکن جب انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے تکالیف سے نجات دے، تو اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول کی، اور نہ صرف ان کی تکلیف دور فرمادی بلکہ انہیں اولاد بھی عطا فرمائی۔ قرآن کہتا ہے:

﴿ ۞ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿٨٣﴾ فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ فَكَشَفْنَا مَا بِهِۦ مِن ضُرٍّ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ أَهْلَهُۥ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَٰبِدِينَ ﴿٨٤﴾ ﴾ الأنبياء: ۸۳ – ۸۴

ترجمہ: اور ایوب کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے. تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے.

اسی طرح حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں مرقوم ہے.کہ کس طرح ان کی دعا قبول کرکے انہیں، نجات عطا کی بلکہ یہ بھی اللہ پاک نے فرمایا کہ ایمان والوں کو بھی اسی طرح نجات ملتی ہے، جب وہ اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرکے، اپنے عجز کا اعتراف کریں. قرآن کہتا ہے.

﴿ وَذَا ٱلنُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَٰضِبٗا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادَىٰ فِي ٱلظُّلُمَٰتِ أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٨٧﴾ فَٱسۡتَجَبۡنَا لَهُۥ وَنَجَّيۡنَٰهُ مِنَ ٱلۡغَمِّۚ وَكَذَٰلِكَ نُـۨجِي ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ﴿٨٨﴾ ﴾ الأنبياء: ۸۷ - ۸۸

ترجمہ: اور ذوالنون (کو یاد کرو) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہوکر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں (خدا کو) پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بیشک میں قصوروار ہوں. تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں.

اسی طرح جب حضرت زکریا علیہ السلام نے جب اللہ سے دعا مانگی، کہ مجھے اکیلا نہ چھوڑ، تو اللہ تعالی نے انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا بیٹا عطا فرمایا، اوریقیناً یہ ان کی دعا کا ہی نتیجہ تھا.

﴿ وَزَكَرِيَّآ إِذۡ نَادَىٰ رَبَّهُۥ رَبِّ لَا تَذَرۡنِي فَرۡدٗا وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلۡوَٰرِثِينَ ﴿٨٩﴾ فَٱسۡتَجَبۡنَا لَهُۥ وَوَهَبۡنَا لَهُۥ يَحۡيَىٰ وَأَصۡلَحۡنَا لَهُۥ زَوۡجَهُۥٓۚ إِنَّهُمۡ كَانُواْ يُسَٰرِعُونَ فِي ٱلۡخَيۡرَٰتِ وَيَدۡعُونَنَا رَغَبٗا وَرَهَبٗاۖ وَكَانُواْ لَنَا خَٰشِعِينَ ﴿٩٠﴾ ﴾ الأنبياء: ۸۹ - ۹۰.

ترجمہ: اور زکریا (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے. تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت کے) قابل بنادیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے.

اسی طرح وساوس عموما شیطان کی طرف پیدا ہوتے ہیں، اور اللہ سے پناہ مانگنے پر ہی وہ دفع ہوتے ہیں. قرآن کہتا ہے:

﴿ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٠٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ
الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿٢٠٢﴾ ﴾ الأعراف: ۲۰۰ - ۲۰۲

**ترجمہ: اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا وسوسہ پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگو۔ بیشک وہ سننے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔ جو لوگ پرہیزگار ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور (دل کی آنکھیں کھول کر) دیکھنے لگتے ہیں۔**

یہ آیات واحادیث پڑھ کر آپ اس بات سے بخوبی آگاہ ہوچکے ہوں گے کہ قرآن میں شفاء کاملہ ہے،اور تمام دکھ دردوں کا علاج ہے۔اور قرآن کی آیات اور سورہ ہائے مبارکہ،نیز اسماء الحسنی سے مزین یہ اعمال واوراد ان تکالیف و مسائل کے حل کے طور پر یہ کتاب برسہابرس کی تخریج و تحقیق پر مشتمل اعمال و اوراد و اوفاق سے مزین آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

# ابجد کیا ہے؟

چونکہ تمام روحانی علوم جن میں آیات و اسماء کا عمل دخل ہوتا ہے، وہ ابجد کے سوا ادھورے ہوتے ہیں، کیونکہ حروف و اعداد پر ہی یہ علوم مشتمل ہوتے ہیں. اس لئے لازم ہوتا ہے کہ اس پر بھی روشنی ڈالی جائے.

ابجد عربی و سریانی و عبرانی تہجی کی ترتیب حرفی ہے، اس کے سلسلے میں مکاشفات اسرار میں کافی تفاصیل کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے، میں اس باب کو ایک بار پھر مزید شرح کے ساتھ پیش کرتا ہوں، اور یقیناً علوم روحانی کی تاریخ میں محض ظنی قیاسات سے مبرا ابجد کو پہلی بار اس کی کنہ حیثیت کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے، اس وجہ سے کتاب ھذا کو ان شقی القلب لوگوں کے اذہان کی تشفی کے طور پر پیش کیا جائے کہ ابجد اور یہ ترتیب محض علم سے واسطہ رکھنے والے لوگوں کی موشگافی نہیں بلکہ ایک اٹل حقیقت ہے.

امام ابن عادل رح فرماتے ہیں کہ یہ مدین کے بادشاہوں کے نام تھے جو حضرت شعیب علیہ السلام کے زمانے میں تھے.

قال أبو عبد الله البَجِليُّ: كان أبْجَدُ وهَوَّز و حُطِّي و كَلَمُنْ و سَعْفَص و قَرَشَت ملوكَ «مَدْيَنَ»، و كان ملكُهُمْ في زمن شعيب يوم الظُّلَّة « كَلَمُنْ »، فلما هلك، قالت ابنته تبكيه:

[الرمل]

كَلَمُنْ هَدَّمَ رُكْني ... هُلْكُهُ وَسْطَ المَحِلَّهْ

سَيِّدُ القَوْمِ أتَاهُ الْ... حَتْفُ نَارٌ تَحْتَ ظُلَّهْ

جُعِلَتْ نَاراً عَلَيْهِم ... دَارُهُمْ كالمُضْمَحِلَّهْ

**تفسير اللباب فى علوم الكتاب تاليف: الامام المفسر ابى حفص عمر بن على ابن عادل الدمشقى الحنبلى ج۹ ص ۲۲۸**

امام ابن عبدالسلام اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں.

أول من وضع الكتاب العربي ستة أنفس 'أبجد، هوز، حطي، كلمن، سعفص، قرشت'، فوضعوا الكتاب على أسمائهم، و بقي ستة أحرف لم تدخل في أسمائهم، و هي: الظاء، و الذال،

والشين والغين، والثاء، والخاء، وهي الروادف التي تحسب بعد حساب الجمل، . قاله عروة بن الزبير، ابن عباس: أبجد أبى آدم الطاعة، وجد في أكل الشجرة، هوز فزل آدم فهوى من السماء إلى الأرض، 'حطي'، فحطت عنه خطيئته، 'كلمن' فأكل من الشجرة، ومن عليه بالتوبة 'سعفص' فعصى آدم فأخرج من النعيم إلى النكد 'قرشت' فأقر بالذنب، وسلم من العقوبة.

**تفسير العز بن عبد السلام تفسير القرآن تاليف: الإمام عز الدين عبد العزيز بن عبد السلام السلمي الدمشقي الشافعي ج۱ ص ۹۸**

عربی کی تحریر سب سے اول چھ اشخاص نے وضع کی تھی، جن کے نام ' أبجد، هوز، حطي، كلمن، سعفص، قرشت تھے، اور انہوں نے اپنے ناموں کے مطابق اس تہجی کو مرتب کیا تھا، اور باقی چھ حرف ان کے اسماء میں شامل نہیں تھے. جو کہ یہ ہیں، الظاء، والذال، والشين ، والغين ، والثاء، والخاء یہ بعد میں حساب الجمل کے مترادف استعمال کیے گئے تھے.

عروہ بن زبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

| کلمہ | معانی |
|---|---|
| أبجد | أبى آدم الطاعة، وجد في أكل الشجرة |
| هوز | فزل آدم فهوى من السماء إلى الأرض |
| حطي | فحطت عنه خطيئته |
| كلمن | فأكل من الشجرة، ومن عليه بالتوبة |
| سعفص | فعصى آدم فأخرج من النعيم إلى النكد |
| قرشت | فأقر بالذنب، وسلم من العقوبة. |

جناب علامة محمد عبد الرؤوف المناوي فيض القدير میں فرماتے ہیں کہ عرش کو جو ملائکۃ الکرام اٹھائے ہوئے ہیں، ان کے نام ہی ابجد ہیں، ملاحظہ کیجیے:

٥٦٨٩ - (العرش) الذي هو أعظم المخلوقات (من ياقوتة حمراء) فيه رد لما في الكشاف وغيره في تفسيره أنه من جوهرة خضراء قال: وبين القائمتين من قوائمه خفقان الطير المسرع ثمانون ألف عام اه..

قال في المطامح: والعرش مخلوق جسماني هو جامع الجوامع في العالم العلوي المحيط وهو سفينة حاملة للوجود كله انتقش في ظله صور جميع العالم وهو مخلوق لا يعبر عنه ولم يقع في صحيح أخبار الإسراء عنه أخبار وفي أخبار كثيرة ما يدل على أنه أشرف المخلوقات وأعظمها وأكملها وأنه أولها وأسبقها إلى الوجود لكن في خبر يمين الله ملأى أرأيتم ما أنفق منذ خلق السماوات والأرض إشارة إلى أن السماوات أول المخلوقات وهو ما في التوراة وقال العارف البوني: خلق الله العرش المجيد الذي لا غاية لتناهيه ولا نهاية لتعاليه لؤلؤة بيضاء تتلألأ ملء الكون فلا يكون العبد على حالة من الأحوال إلا انطبع مثاله في العرش على الحالة التي يكون عليها فإذا كان يوم القيامة ووقف للمحاسبة كشف له عن صورته فرأى نفسه على الهيئة التي كان عليها في الدنيا فيذكر نفسه بمشاهدة نفسه فيأخذه من الحياء والخوف ما يجل وصفه ولهذا العرش الكريم أعوان يحملونه بعون الله تعالى وهذه أسماؤهم أبجد. هوز ح. طيكل. منسع. فصقر. شتثخ. ذضظغ.

(أبو الشيخ) ابن حبان (في) كتاب (العظمة عن الشعبي مرسلا).

**فيض القدير شرح الجامع الصغير ، تاليف : محمد عبد الرؤوف المناوي ج ۴ ص ۴۹۹**

یہاں پر راقم الحروف عرض پرواز ہے کہ اللہ رب العزت کے عرش کو قیامت کے روز آٹھ ملائکۃ الکرام اٹھائے ہوں گے، یہ قرآن کریم میں مذکور ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں وہ آیات درج کردوں جن میں عرش خدا کو اٹھانے، اور اس کے گرد حلقہ باندھے ہوئے ملائکۃ الکرام کی تسبیح کرنے کا ذکر موجود ہے۔

﴿وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ﴿١٧﴾﴾ الحاقة: ۱۷

ترجمہ: اور فرشتے اس کے کناروں پر (اُتر آئیں گے) اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اپنے سروں پر اُٹھائے ہوں گے.

قرآن کہتا ہے کہ جو ملائکہ عرش خدا کو اٹھائے ہوئے ہیں،اور جو اس کے گرداگرد حلقہ بنائے ہوئے ہیں،وہ نہ صرف اللہ کی تسبیح کرتے ہیں،بلکہ مؤمنوں کی بخشش کے لئے دعا بھی مانگتے ہیں. قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا۟ وَٱتَّبَعُوا۟ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿٧﴾﴾ غافر: ۷

ترجمہ: جو عرش کو اٹھائے ہوئے اور جو اس کے گرداگرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں (یعنی فرشتے) وہ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں- کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے رستے پر چلے ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے.

ملائکہ کرام عرش کے گرد گھیرا بنانے اور اللہ رب العزت کی تسبیح بیان کرنے کا تذکرہ اس آیت میں بھی ملتا ہے.

﴿وَتَرَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ ٱلْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٧٥﴾﴾ الزمر: ۷۵

ترجمہ: تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں- اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے.

امام ابن حجر العسقلانی کتاب العلم میں باب معانی الحروف میں ابجد کی معانی سے متعلق یہ حدیث بیان کرتے ہیں.

۳۰۷۲ - قال الحارث: ثنا عبد الرحيم بن واقد، ثنا حفص بن عبد الله الأفريقي، ثنا حكيم بن نافع، عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة قال: سئل عثمان، فذكر حديثا مرفوعا، وفيه فقال: «وأما أبو جاد، فالباء: بهاء الله، والجيم: جمال الله، والدال: دين الله أو قضاؤه لنفسه،

وملائكته وأنبيائه ورسله وصالح خلقه، وأما هوز، فالهاء: هو أن الله أهل النار، والزاي: زفير جهنم على أهل أعداء الله وأهل المعاصي، وأما حطي، فحطت عن المذنبين خطاياهم بالاستغفار، وأما كلمن فالكاف: كمال أهل الجنة حين قالوا: الحمد لله الذي صدقنا وعده (الزمر آية رقم: ۷۴) وأما النون: فالسمكة التي يأكلون من كبدها قبل دخولهم الجنة، وأما سعفص فصاع بصاع وفص بفص، وكما تدين تدان، وأما قرشت، فعرضوا للحساب»

المطالب العالية بزوائد مسانيد الثمانية، تاليف: حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی ج۱۲ ص ۶۸۵

(محقق سعدبن ناصر الشثری اس حدیث کی تخریج میں بیان کرتے ہیں،کہ اس حدیث کے دو راوی ضعیف ہیں،عبدالرحیم اور حکیم بن نافع جبکہ تیسرے غیر معروف ہیں. عائلی)

امام جلال الدین سیوطی تفسیر الدرالمنثور میں فرماتے ہیں.

وسأل عثمان بن عفان رضي الله عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال «يا رسول الله ما تفسير أبي جاد؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تعلموا تفسير أبي جاد فإن فيه الأعاجيب كلها، ويل لعالم جهل تفسيره. فقيل يا رسول الله وما تفسير أبي جاد؟ قال: الألف آلاء الله، والباء بهجة الله وجلاله، والجيم مجد الله، والدال دين الله» هوَّز الهاء الهاوية ويل لمن هوى فيها، والواو ويل لأهل النار، والزاي الزاوية يعني زوايا جهنم. حطي: الحاء حط خطايا المستغفرين في ليلة القدر وما نزل به جبريل مع الملائكة إلى مطلع الفجر، والطاء طوبى لهم وحسن مآب وهي شجرة غرسها الله بيده، والياء يد الله فوق خلقه. كلمن: الكاف كلام الله لا تبديل لكلماته، واللام إلمام أهل الجنة بينهم بالزيارة والتحية والسلام وتلاوم أهل النار بينهم، والميم ملك الله الذي لا يزول ودوام الله الذي لا يفنى، ونون {نون والقلم وما يسطرون} [القلم: ۱-۲] صعفص: الصاد صاع بصاع، وقسط بقسط، وقص بقص، يعني

الجزاءبالجزاء،وكماتدين تدان،والله لا يريدظلماًللعباد.قرشت: يعني قرشهم فجمعهم يقضي بينهم يوم القيامةوهم لا يظلمون

الدرالمنثور فی تفسیربالماثورج ۳ ص ۵۵۳

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی جاد کی تفسیر کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی جاد کی تفسیر جان لوکہ اس میں تمام عجائب ہیں، اور ہلاکت ہے اس عالم کے لئے جو اس کی جاہلانہ تفسیر کرتا ہے. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی جاد کی تفسیر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ( جدول کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے، تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو)

## جدول معانی ابجد

| کلمہ | حرف | معانی |
|---|---|---|
| ابجد | الألف | آلاءالله |
| | الباء | بهجةالله وجلاله |
| | الجيم | مجدالله |
| | الدال | دين الله |
| هوَّز | الهاء | الهاويةويل لمن هوى فيها |
| | الواو | ويل لأهل النار |
| | الزاي | الزاويةيعني زوايا جهنم |
| حطي | الحاء | حط خطايا المستغفرين في ليلة القدر ومانزل به جبريل مع الملائكة إلى مطلع الفجر |
| | الطاء | طوبى لهم وحسن مآب وهي شجرة غرسها الله بيده |
| | الياء | يدالله فوق خلقه |

| | | |
|---|---|---|
| کلمن | الكاف | كلام الله لا تبديل لكلماته |
| | اللام | إلمام أهل الجنة بينهم بالزيارة و التحية و السلام و تلاوم أهل النار بينهم |
| | الميم | ملك الله الذي لا يزول و دوام الله الذي لا يفنى |
| | نون | {نون و القلم و ما يسطرون} [القلم:۱-۲] |
| صعفص | الصاد( سعفص) | صاع بصاع، و قسط بقسط، و قص بقص، يعني الجزاء بالجزاء، و كما تدين تدان، و الله لا يريد ظلماً للعباد. |
| قرشت | قرشت | قرشهم فجمعهم يقضي بينهم يوم القيامة و هم لا يظلمون. |

امام اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

أن مريم سلمت عيسى إلى معلمه فعلمه أبجد فقال عيسى: أتدري ما "أبجد"؟ قال: لا فقال: أما الألف فآلاء الله و الباء بهاء الله و الجيم جلال الله و الدال دين الله فقال المعلم: أحسنت فما "هوز"؟ فقال: الهاء هو الله الذي لا إله إلا هو و الواو ويل للمكذبين و الزاي زبانية جهنم أعدت للكافرين فقال المعلم: أحسنت فما "حطي"؟ قال: الحاء حطة الخطايا عن المذنبين و الطاء شجرة طوبى و الياء يد الله على خلقه فقال: أحسنت فما "كلمن"؟ قال: الكاف كلام الله و اللام لقاء أهل الجنة بعضهم بعضاً و الميم ملك الله و النون نور الله فقال: أحسنت فما "سعفص"؟ قال: السين سناء الله و العين علم الله و الفاء فعله في خلقه و الصاد صدقه في أقواله فقال: أحسنت فما "قرشت"؟ قال: القاف قدرة الله و الراء ربوبيته و الشين مشيئته و التاء تعالى الله عما يشركون فقال له المعلم: أحسنت ثم قال لمريم: خذي ولدك و انصرفي.

تفسير روح البيان، تاليف: إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي الحنفي الخلوتي ج ۵ ص ۲۵۶

جب حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تعلیم کے حصول کے لئے معلم کے پاس تشریف لے گئیں، تو معلم نے حضرت عیسیٰ کو ابجد سکھانے لگے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ ابجد کیا ہے، انہوں نے کہا نہیں، حضرت

عیسیٰ علیہ السلام نے ابجد کے معانی بتائی، تو اس معلم نے اتفاق کیا، اسی طرح ابجد کے ہر کلمے کی معانی سے اتفاق کرتا گیا، جیسا کہ اوپر مذکور ہوا، تو معلم نے حضرت مریم کو کہا اپنے بیٹے کو لے جاؤ( یہ پڑھا ہوا ہے)

کلمات ابجد کی جو شرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بیان فرمائی وہ میں جدول میں دے رہا ہوں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو.

## معانی ابجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

| کلمه | حرف | معانی |
|---|---|---|
| أبجد | الألف | فآلاءالله |
| | الباء | بهاءالله |
| | الجيم | جلال الله |
| | الدال | دين الله |
| هوز | الهاء | هو الله الذي لا إله إلا هو |
| | الواو | ويل للمكذبين |
| | الزاي | زبانية جهنم أعدت للكافرين |
| حطي | الحاء | حطة الخطايا عن المذنبين |
| | الطاء | شجرة طوبى |
| | الياء | يد الله على خلقه |
| كلمن | الكاف | كلام الله |
| | اللام | لقاء أهل الجنة بعضهم بعضاً |

| | | |
|---|---|---|
| | الميم | ملك الله |
| | النون | نور الله |
| سعفص | السين | سناء الله |
| | العين | علم الله |
| | الفاء | فعله في خلقه |
| | الصاد | صدقه في أقواله |
| قرشت | القاف | قدرة الله |
| | الراء | ربوبيته |
| | الشين | مشيئته |
| | التاء | تعالى الله عما يشركون |

اب آتے ہیں ابجد کے اعداد پر تفسیر امام مقاتل میں ہے

وذكر مقاتل حساب الجمل، فقال: يبدأ بحروف أبي جاد، فألحقها بها ألف واحد، ب اثنين، ج ثلاثة، د أربعة، ہ خمسة، و ستة، ز سبعة، ح ثمانية، ط تسعة، ي عشرة، ك عشرون، ل ثلاثون، م أربعون، ن خمسون، ص ستون، ع سبعون، ف ثمانون، س تسعون، ق مائة، ر مائتين، ش ثلاثمائة، ت أربعمائة، باقي المعجم: ث خمسمائة، خ ستمائة، ذ سبعمائة، ض ثمانمائة، ظ تسعمائة، غ ألف.

تفسير مقاتل بن سليمان تاليف: مقاتل بن سليمان بن بشير الأزدي بالولاء البلخي، ج۱ ص ۲۳

ابجد کی یہی مختصر تعریف ہے کہ یہ وہ ترتیب حرفی ہے کہ جس سے حروف کی قیمتیں متعین کی جاتی ہیں، اس کے بارے میں مزید بیان تو حروف مقطعات کے احصی کے ضمن میں آئے گا سردست ہم آپ کو یہ بتاتے ہیں کہ قرآن میں اعداد کا ایک عجیب فلسفہ ملتا ہے، جس سے اس ترتیب کو حتمی حیثیت ملتی ہے۔ ﴿رَفِيعُ ٱلدَّرَجَٰتِ ذُو ٱلۡعَرۡشِ ﴿١٥﴾﴾ غافر: ۱۵

اب اگر ہم رفع کے ابجد سے اعداد نکالیں گے تو ۳۶۰ نکلتے ہیں، اور ارض و سماء کا حساب ان اعداد میں پوشیدہ ہے، آپ طول بلد Longtiude اور عرض بلد Latitude کو دیکھیں گے کہ کس طرح ۳۶۰ درجات میں منقسم ہے، نہ صرف یہ بلکہ سنین کا حساب، بروج کا حساب اور گھڑیوں Clock کا حساب بھی اسی ۳۶۰ کے گرد گھومتا ہے۔ یعنی ۶۰*۶=۳۶۰ یا ۳۰* ۱۲=۳۶۰ یہ ایک طویل و عریض حسابات پر مشتمل ہیں۔ جن سے علم الہیئت یا ریاضی کا کوئی ماہر ہی بخوبی واقف ہوسکتا ہے، اور یہ ایسا عجیب فلسفہ جسے قرآن نے نہایت ہی سادگی سے بیان کیا ہے۔

# باب پنجم

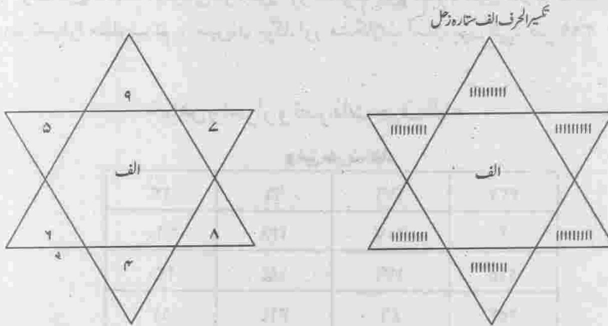
# خواص مقطعات

# و

# اوفاق

# خواص الحروف

## خواص و اسرار و تصریفات حرف الالف




وفق ۱۳ حرف الف

امام بونی۔ شمس المعارف میں فرماتے ہیں کہ:

*جو شخص اس حرف کو سونے کی لوح پر یا زعفران سے رنگے کاغذ پر اتوار کو لکھے، اور شرف شمس ہو تو بہتر ہے، اور عطر اس پر لگا کر اپنے پاس رکھے بخار جاتا رہے گا، اور جو شخص اس کو دیکھے گا اس سے خوف کرے گا، اور ہر ایک برائی سے حاملِ لوح محفوظ رہے گا۔

*جو شخص تکسیری وفق کو تانبے پر لکھے اور گلاب سے دھو کر خفقان والے کو پلائے، تو خفقان اس کا دور ہوگا۔ اور اس کا پلانا اس بچے کو بھی نافع ہوگا جو ڈرتا اور روتا ہو۔ اور وہ ہر ایک بلا و آفت سے محفوظ رہے گا۔

* اور جو شخص برودت کی بیماریاں مثل درد پشت وغیرہ کا شکار ہو، اور جن کی شدت سے حرکت بھی نہ کرسکتا ہو۔ تو اس کی دائیں ہتھیلی پر حرف الف کا وفق روغن غار کے ساتھ

لکھے سرخ حریر پر کہ جس روز مطلع صاف ہو اور زعفران وگلاب سے لکھا جائے گا، اور اس کو کمر پر باندھنے سے قدرتِ خدا سے حرکت آسان ہوگی اور برودت جاتی رہے گی۔

* اور اگر اس کے تکسیری وفق کو تین بار لکھ کر اس شخص کے سر پر باندھے، جس کو بلغم کا عارضہ لاحق ہو تو فوراً زائل ہوگا۔ ص ۳۰۴ و ۳۰۵

اما م بونی مزید فرماتے ہیں کہ:

*کند ذہن کے واسطے ایک ہزار مرتبہ الف کو ریشمی کپڑے پر لکھ کر اس کے سینے پر باندھیں ذہن اس کا کھل جائے گا۔

* اگر اس حرف کے اعداد ملفوظی کو اپنے اور مطلوب کے اعداد سے ملا کر لکھو اور اپنے پاس رکھو، تو تمہارا مطلوب تم پر مہربان ہوگا۔اور مشکلات آسان ہوں گی۔ ص ۳۹۹

## خواص و اسرار و تصریفات حرف الہاء

**وفق حرف ھاء**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٣٣٧ | ٢٧٦ | ٦٩ | ٢٣ |
| ٦ | ٢٠٧ | ١٣٨ | ٣٦٠ |
| 115 | ١٧٦ | ١٨٤ | ٢٣٠ |
| 253 | ٤٦ | ٣١٤ | ٩٢ |

**وفق ٧٠٥ حرف ھاء**

تکسیر حرف الہاء منارہ فنر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٦٦٦ | ٦٦٦ | ٦٦٦ | ٦٦٦ |
| ٦٦٦ | ٦٦٦ | ٦٦٦ | ٦٦٦ |
| ٦٦٦ | ٦٦٦ | ٦٦٦ | ٦٦٦ |
| ٦٦٦ | ٦٦٦ | ٦٦٦ | ٦٦٦ |

امام بونی شمس المعارف میں فرماتے ہیں کہ

* جب اس حرف کو آیات ﴿ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ

ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾ الحشر: ۲۲ - ۲٤ (اصل میں یہ تین آیات ہیں، جبکہ امام بونی نے صرف پہلی آیات کے متعلق اشارہ کیا ہے۔ عائلی) کے ساتھ لکھ کر اس شخص کے گلے میں باندھے جو رات کو ڈرتا ہو، تو وہ اس کو پہننے کے بعد کبھی بھی نہیں ڈرے گا۔

* اگر اس کو مربع میں لکھ کر بچے کے گلے میں باندھے، ہر ایک عوارض و امراض سے محفوظ رہے گا،اور جو شخص اس کو عمدہ کاغذ پر ۷۱ بار لکھ کر اپنے پاس پر رکھے تو خدا اس کے کام کے لئے اسباب پیدا فرمائے گا۔ ص ۳۱۴

امام بونی مزید فرماتے ہیں :

*یہ حرف محبت میں بڑا کامل اثر رکھتا ہے، جب اس کو نیلگوں کپڑے میں لکھ کر مطلوب کے نام کے ساتھ چراغ میں روشن کریں اور اضمار کو پڑھتے جائیں مطلوب فوراً حاضر ہوگا۔

*جب کند ذہن اس حرف کو ۴۵ بار اسم یاحی کے ساتھ لکھ کر اپنے پاس رکھے، تو فہم کا ملکہ اس کو نصیب ہو۔

*اس حرف کو سونے یا چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرکے جس وقت قمر منزل ہنعہ میں ہو اور جمعہ کا روز ہو اور بادشاہ اس کو پہنے تو اس کی ہیبت لوگوں کے دل میں قائم ہو۔

*بدخوابی کے واسطے اس حرف کو مع اضمار کے لکھ کر سرہانے رکھنے سے فائدہ ہوگا۔

*اگر اس حرف کو مطلوب کے نام کے ساتھ تکسیر کرکے اپنے پاس رکھا جائے تو مطلوب محبت سے بے قرار ہوگا۔ ص ۴۰۳

# خواص و اسرار و تصریفات حرف الحاء

**وفق حرف حاء**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٢٠ | ٦٠ | ٢٤٠ | ٢٨٦ |
| ٣٠٦ | ١٢٠ | ١٨٠ | ح |
| ٢٠٠ | ١٦٠ | ١٤٦ | ١٠٠ |
| ٨٠ | ٢٦٦ | ٤٠ | ٢٢٠ |

**وفق ٦٠٦ حرف حاء**

تکسیر حرف الحاء ستارہ زہرہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح |
| ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح |
| ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح |
| ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح | ح ح ح ح ح |

امام بونیؒ شمس المعارف میں فرماتے ہیں کہ: یہ حرف پیاس کو دور کرنے میں اور صفراء کے علاج میں عجیب تاثیر رکھتا ہے۔

* محبت اور تالیف قلوب اور غصہ دور کرنے میں اس کے اعمال بڑے مؤثر ہیں، جو شخص اس کی شکل ہندی کو جو ٨ ہے، اپنی ہتھیلی میں لکھ کر کسی پاک برتن میں پانی سے دھو کر پیئے تو اس کی پیاس کو تسکین ہو۔

* جس شخص کو گرمی کا مرض ہو، تین روز متواتر اسی طرح عمل پیرا ہو، اللہ اس کو شفا دے گا۔

* اور جو شخص اس کی شکل کو تیندوے کی کھال پر لکھ کر جلائے اور پیس کر آنکھ میں لگائے ارواح کو بے حجاب ملاحظہ کرے گا۔

* اگر اس کو شیشے کے گلاس میں لکھ کر پانی سے دھو کر پیئے تو اس کو التہاب اور سوزش سینہ سے نجات ملے گی، بلکہ ہمیشہ دل خوش رہے گا۔

* اگر اس کو وفق مثمن میں وضع کرکے رانگ کی لوح پر نقش کرے، جب کہ مشتری شرف میں اور قمر نحوست سے سالم ہو، اور اپنے پاس رکھے تو اس کا رزق کشادہ ہو، اور سب لوگ اس سے محبت کریں گے۔

* اگر اس لوح کو اس شخص کے سر پر باندھے جس کے سر میں صفراوی درد ہو، تو اس کو فوراً آرام ہوگا۔ اور لڑائی جھگڑے بند کرنے بھی اس حرف کی عجیب تاثیر ہے اگر اس کو ایک لشکر اپنے جھنڈے پر لگائے تو مخالف لشکر کا غصہ ان کی طرف سے برطرف ہوگا۔ ص ۳۰۷ و ۳۰۸

*اس حرف کو مریض کے نام کے ساتھ مع اسمائے حائیہ کے مثل حی حکیم حلیم، وغیرہ کے کسی برتن میں لکھ کر قدرے شہد کے ساتھ گھول کر پلائے تو بیمار چند روز میں تندرست ہوجائے گا۔

*اسمائے حائیہ کو اگر کوئی شخص سخت گرمی کے دنوں میں طلوع وغروب آفتاب کے وقت پڑھے تو گرمی اس کو تکلیف نہ دے چاہے کتنا بھی سفر کرے اور نہ ہی اس کو پیاس لگے گی۔

*جو لوگ اہل حال ہوتے ہیں وہ اس حرف کی تاثیر سے آگ میں داخل ہوتے ہیں اور ان کو تکلیف نہیں پہنچتی بلکہ آگ بجھ جاتی ہے۔

*شہوت کو باطل کرنا بھی اس حرف کی خاصیت ہے، جب اس کو انگوٹھی پر مع اسم مؤکل اور اضمار کے کندہ کرکے پہنیں نفع ہوگا۔ ص ۴۰۴ و ۴۰۵

## خواص و اسرار و تصریفات حرف الطاء

**وفق حرف طاء**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۷ | ۵۱ | ۲۰٤ | ۲٦۳ |
| ۲۸۰ | ۱۰۲ | ۱۵۳ | ط |
| ۱۷۰ | ۱۳٦ | ۱٤٤ | ۸۵ |
| ٦۸ | ۲٤٦ | ۳٤ | ۱۸۷ |

**وفق ۵۳۵ حرف طاء**

تکسیر حرف الطاء ستارہ مربع

| | | | |
|---|---|---|---|
| ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط |
| ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط |
| ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط |
| ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط | ط ط ط ط ط ط ط |

امام بونی۔ شمس المعارف میں فرماتے ہیں کہ

* یہ حرف تمام عالم پر پرواز کرتا ہے، جب اس حرف کو ۹ مرتبہ اور حرف ھ کو ۵ بار کسی لوح پر لکھیں، جب کہ قمر نویں منزل میں ہو، اور اضمار اور مؤکل بھی لکھیں (ہر دونوں تفاصیل مکاشفات اسرار میں درج ہیں) تو جو اس کو اپنے پاس رکھے، تمام عالم اس کے خوف سے کانپے گا۔
*اور اگر درد سر والا اس کو باندھے گا، تو اس کو آرام حاصل ہوگا۔
* جو اس حرف کو اسی ترتیب سے لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالے گا کوئی موذی جانور اس کے قریب نہیں آئے گا۔
* اس حرف کے عددی وفق کو ہرن کی جھلی پر قمری پہلی تاریخ میں لکھ کر اپنے پاس رکھے گا، اور جتنا بھی سفر کرے گا اس میں درماندگی نہ ہوگی۔
* جب یہ حرف اور اس کے گرداگرد اس کے اضمار لکھ کر کسی مکان میں یا دکان میں لگائیں اس میں برکت ہوگی۔
* جو شخص اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اللہ تعالیٰ اسباب خفیہ اس کو نصیب فرمائے گا۔
* جب کسی شخص کے سرہانے رکھیں وہ بد خوابی سے محفوظ رہے گا۔ ص ۴۰۵

## خواص و اسرار و تصرفات حرف الیاء

**وفق حرف یاء**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۹ | ۵۷ . | ۲۲۸ | ۲۷۱ |
| ۲۹۰ | ۱۱۴ | ۱۷۱ | ی |
| ۱۹۰ | ۱۵۲ | ۱۳۸ | ۹۵ |
| ۷۶ | ۲۵۲ | ۳۸ | ۲۰۹ |

**وفق ۵۷۵ حرف یاء**

تدبیر حرف الیاء ستارہ زحل

| | | | |
|---|---|---|---|
| ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی |
| ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی |
| ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی |
| ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی | ی ی ی ی ی ی ی ی ی |

امام بونی شمس المعارف میں فرماتے ہیں۔

*جو شخص اس حرف کو چار ٹھیکریوں پر لکھ کر کھیتی کے چاروں کونوں میں دفن کرے تو اس کھیتی کی پیداوار خوب ہوگی اور اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، اور اگر ان ٹھیکریوں کو غلّہ کی کوٹھری میں رکھے تو وہ غلہ نقصان سے بچا رہے گا۔

* اگر اس کی شکل کو چارسو بار سرخ یا زرد تانبے پر کندہ کرکے کشتی میں لگائے تو وہ کشتی غرق ہونے سے محفوظ رہے گی،اور اگر اس کو زرد تانبے کی انگوٹھی پر نقش کرکے پہنا جائے تو پہننے والا غرقابی سے محفوظ رہے گا۔

* اگر اس کو مال و اسباب میں رکھے تو اس کی چوری نہ ہوگی۔

* اگر اس کے اعداد کو مقناطیس پر لکھ کر اپنے پاس رکھے،تو جو شخص اسے دیکھے گا، اس سے محبت کرے گا، اور خود بخود لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہونا شروع ہوجائیں گے۔ ص ۳۰۶

*اسمائے بائیہ کو جو سالک لکھ کر ابتدائے سلوک میں پیئے تو شہوت آتش اس کی دور ہو۔ جب کوئی شخص گناہ اور فسق و فجور میں مبتلا ہو،یا شراب کی عادت میں مبتلا ہو، تو سو بار لکھ کر اور دھوکر اس کو پلایا جائے،تو اللہ اس کو توبہ کی توفیق دے گا۔ ص ۴۰۶

## خواص و اسرار و تصریفات حرف الکاف

**وفق حرف کاف**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۹٤ | ۲۵۲ | ۶۳ | ۲۱ |
| ک | ۱۸۹ | ۱۲۶ | ۳۱۵ |
| ۱۰۵ | ۱٤۷ | ۱۶۸ | ۲۱۰ |
| ۲۳۱ | ٤۲ | ۲۷۳ | ۸٤ |

**وفق ۶۳۰ حرف کاف**

| تکسیر حرف الکاف ستارہ عطارد | | | |
|---|---|---|---|
| کککک | کککک | کککک | کککک |
| کککک | کککک | کککک | کککک |
| کککک | کککک | کککک | کککک |
| کککک | کککک | کککک | کککک |

امام بونی شمس المعارف میں فرماتے ہیں کہ

* جب اس کو چار بار کسی برتن میں لکھ کر طحال پر رکھیں فوراً جل کر دور ہوجائے گی۔

* اگر ۲۱ بار سرخ تانبے پر لکھے، جس وقت قمر نحوست سے سالم اور مشتری سے متصل ہو،اور پھر جمعہ کے روز زہرہ کی ساعت میں اپنے پاس رکھے، تمام مخلوق کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگی۔

* اگر اس کو لکھ کر مکان کی دیوار میں لگائیں، تو اس مکان میں خیر و برکت ہو،اور اس کے رہنے والوں کا رزق فراخ ہوگا۔ ص ۳۱۳

*اس حرف کو نیلگوں کپڑے میں مع اسمائے مؤکلات اور اضمار کے لکھا جائے،اور انگوٹھی کے نگینے کے نیچے رکھا جائے تو پہننے والے کو قبول عظیم نصیب ہو۔

*اگر اس حرف کو وفق مثمن میں وضع کرکے طحال پر بائیں طرف رکھ دیں تو طحال جل جائے گا۔اور ایسا معلوم ہوگا جیسے کہ ایک شعلہء آتش اندر داخل ہو گیا ہے۔

*اگر اس حرف کو مع اضمار و مؤکل کے چار ٹھیکریوں پر لکھ کر کھیتی کے چاروں کونوں میں دفن کردیں تو وہ کھیتی ہر ایک آفت سے مامون و محفوظ رہے۔

*اگر بکری کی کھال میں لکھ کر اس شخص کو دیا جائے جس کا دماغ مالیخولیا سے کمزور ہوگیا ہے، تو اس کو شفا ہوگی۔ ص ۴۰۶

## خواص واسرار وتصرفات حرف اللام

**وفق حرف لام**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٥١٤ | ٤٣٢ | ١٠٨ | ٣٦ |
| ل | ٣٢٤ | ٢١٦ | ٥٥٠ |
| ١٨٠ | ٢٦٢ | ٢٨٨ | ٣٦٠ |
| ٣٩٦ | ٧٢ | ٤٧٨ | ١٤٤ |

**وفق ١٠٩٠ حرف لام**

تکسیر حرف (اللام) ستارہ مشتری

| | | | |
|---|---|---|---|
| لللللللل | لللللللل | لللللللل | لللللللل |
| لللللللل | لللللللل | لللللللل | لللللللل |
| لللللللل | لللللللل | لللللللل | لللللللل |
| لللللللل | لللللللل | لللللللل | لللللللل |

امام بونی شمس المعارف میں تحریر فرماتے ہیں کہ،اس حرف کا اشتقاق اسم لطیف سے ہے۔

* جو شخص اس کو ۲۳ بار رانگ کی لوح پر جمعرات کے روز پندرہویں تاریخ اگر رمضان کی ہو تو بہتر ہے، نقش کرکے اپنے پاس رکھے ہر ایک برائی سے اللہ اس کو محفوظ رکھے گا، اور بدبختی اور فتنہ سے نجات دے۔ اور وفق کے گرد یہ آیت لکھے ﴿ ٱللَّهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهِۦ يَرۡزُقُ مَن يَشَآءُۖ وَهُوَ ٱلۡقَوِيُّ ٱلۡعَزِيزُ ١٩ ﴾ الشوریٰ: ۱۹ اور اس کو سونے کی انگوٹھی پر نقش کرے، اور نقش کرنے والا روزے سے ہو، پھر جو شخص اس انگوٹھی کو پہنے گا، لطفِ الٰہی اس میں شامل حال ہوگا۔ ص ۳۱۳

*جو شخص اس حرف کو اس کے عدد کے موافق لکھ کر بیماروں کو پلائے تو ان کو آرام حاصل ہوگا۔ اس حرف کو لکھ کر پانی میں گھول کر بخار والے کو پلائے تو انشاء اللہ اس کا بخار اتر جائے گا۔ ص ۴۰۷

## خواص و اسرار و تصرفات حرف المیم

**وفق حرف میم**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۳۳ | ۱۳۲ | ۱۵۷ |
| ۱٦۸ | ٦٦ | ۹۹ | ے |
| ۱۱۰ | ۸۸ | ۸۰ | ۵۵ |
| ٤٤ | ۱٤٦ | ۲۴ | ۱۲۱ |

**وفق ۳۳۳ حرف میم**

تکسیر حرف المیم ستارہ مریخ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ےےےےےےے | ےےےےےےے | ےےےےےےے | ےےےےےےے |
| ےےےےےےے | ےےےےےےے | ےےےےےےے | ےےےےےےے |
| ےےےےےےے | ےےےےےےے | ےےےےےےے | ےےےےےےے |
| ےےےےےےے | ےےےےےےے | ےےےےےےے | ےےےےےےے |

امام بونی شمس المعارف میں تحریر فرماتے ہیں:

*اگر ترنج کی لکڑی پر اس کا تکسیری وفق لکھ کر قولنج والے کے دروازے پر لٹکائے تو وہ تندرست ہوگا۔

* اگر اس کے اعداد کو مربع میں پر کرکے کاغذ پر قمر کی ساعت میں کسی شخص کے نام کے ساتھ لکھے، تو وہ شخص اس کی محبت میں اس قدر گرفتار ہو کہ ایک ساعت بھی اس کی جدائی گوارا نہ کرسکے گا۔

امام بونی مزید فرماتے ہیں: یہ حرف تین عالموں سے تعلق رکھتا ہے، عالم ملک سے، عالم ملکوت سے عالم جبروت سے۔ جب اس کو چالیس بار مع اس آیت کے چالیس بار لکھ کر انسان اپنے پاس رکھے، تو امور خفیہ اللہ تعالیٰ اس پر روشن کرے اور عالم ملک و ملکوت کا کشف اس کو نصیب ہو۔ آیت یہ ہے ﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾﴾ الفتح: ۲۹

* جب اس حرف کو اسماء میمیہ کے ساتھ جو چالیس اسم ہیں لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کو ہیبت اور عظمت اور قبول عالم علوی و سفلی نصیب ہو۔

* جو شخص اپنے خلوت خانہ کی دیوار پر اس حرف کو لکھ کر روزانہ اس پر چالیس بار نظر کرے اور یہ آیت پڑھے۔ ﴿قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾﴾ آل عمران: ۲۶
تو اللہ تعالیٰ اس کا حکم تمام عالم میں جاری کرے گا۔

* اگر اس حرف کو چالیس بار مع اضمار اور اسم مؤکل کے سونے یا چاندی کی انگوٹھی پر جب قمر برج حوت میں ہو لکھے اور اپنے پاس رکھے تو تمام مخلوق اس سے محبت کرے۔ ص ۴۰۷ و ۴۰۸

# خواص و اسرار و تصریفات حرف النون

**وفق حرف نون**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٢٥ | ٧٥ | ٣٠٠ | ٣٦٠ |
| ٣٨٥ | ١٥٠ | ٢٢٥ | ه |
| ٢٥٠ | ٢٠٠ | ١٨٥ | ١٢٥ |
| ١٠٠ | ٣٣٥ | ٥٠ | ٢٧٥ |

**وفق ٧٦٠ حرف نون**

تکسیر حرف النون ستارہ قمر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ننن | ننن | ننن | ننن |
| ننن | ننن | ننن | ننن |
| ننن | ننن | ننن | ننن |
| ننن | ننن | ننن | ننن |

امام بونی۔ فرماتے ہیں کہ

* اگر قولنج اور پیٹ کے درد والا اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے شفا پائے گا۔
* اس حرف کو سیسہ کی لوح پر لکھے جبکہ قمر اسی کی منزل میں ہو اور مؤکل کا نام بھی اس کے ساتھ لکھے، اور لوح کو دریا میں ڈال دے، چاروں طرف سے مچھلیاں اس کے گرد جمع ہو جائیں گی اور اگر خشکی کا شکار کرے تو ہرن اور خرگوش ہر طرف سے جمع ہوں۔
* اگراسی طرح کرکے اس کے ساتھ اس حرف کا اضمار لکھ کر کسی مکان میں رکھے تو ہر طرف سے ارواح وہاں جمع ہوں گے۔
* اسمائے نونیہ کو اس حرف کے ساتھ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو رزق کے دروازے اس پر کشادہ ہوں گے۔
* اگر مال کی حفاظت درکار ہو تو اس حرف کو پچاس بار مع اضمار کے لکھ کر اور مؤکل سے کہے کہ اے اس حرف کے خادم اس مال کی حفاظت کر! تو وہ مال محفوظ رہے گا۔ ص ۴۰۸

# خواص و اسرار و تصرفات حرف السین

**وفق حرف سین**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ١٧ | ٥١ | ٢٠٤ | ٢٤٨ |
| ٢٦٥ | ١٠٢ | ١٥٣ | س |
| ١٧٠ | ١٣٦ | ١٢٩ | ٨٥ |
| ٦٨ | ٢٣١ | ٣٤ | ١٨٧ |

**وفق ۵۲۰ حرف سین**

تکسیر حرف السین ستارہ شمس

| | | | |
|---|---|---|---|
| س س س س س س | س س س س س س | س س س س س س | س س س س س س |
| س س س س س س | س س س س س س | س س س س س س | س س س س س س |
| س س س س س س | س س س س س س | س س س س س س | س س س س س س |
| س س س س س س | س س س س س س | س س س س س س | س س س س س س |

امام بونی شمس المعارف میں فرماتے ہیں کہ

*اس کے مربع حرفی کو درد زہ والی عورت دیکھے تو فوراً اس کو بچہ پیدا ہواگا۔

* اگر اس کے مثلث کو تانبے کے برتن میں لکھ کر میٹھے پانی اور زیتون کے تیل سے دھوکر اس شخص کو پلائے جس کو زہریلے جانور نے کاٹا ہو، تو فوراً آرام حاصل ہوگا۔

* جو کوئی اس حرف کے مرکب اعداد کو وفق متسع میں جمعہ کے روز پہلی ساعت زہرہ میں بلور کے نگینے پر کندہ کرکے، انگوٹھی میں لگا کر پہنے اس کا رزق کشادہ اور ہر مشکل آسان ہو، ہر ایک برائی سے محفوظ رہے، اور کبھی تنگ دست نہ رہے۔

*اگر اس حرف کی شکل عربی کو مٹی کی لوح بنا کر اس پر کندہ کرکے جس مکان میں لٹکائے اس میں مکھیاں نہ آئیں گی۔

* جو شخص شکل ہندی اس حرف کی آئینہ کے اندر دائرے میں لکھے اور لقوے والا اس کو دیکھے فوراً آرام حاصل ہوگا۔ ص ۳۱۰

*اس حرف کو دردِ سر اور آدھے سر کے درد والا مع اضمار کے لکھ کر سر سے باندھے آرام ہوگا۔

*جب اسمائے سینیہ کے ساتھ اس حرف کو پارچہ حریر پر مع سورہ ء یاسین لکھ کر اپنے پاس رکھے تو محبت اور قبول نصیب ہو اور دشمنوں کی زبان بند ہو۔

*اگر اس کو بیضہء مرغ پر لکھ کر حاملہ عورت کو کھلائیں تو وضع حمل میں آسانی ہو۔
*اگر اس حرف کو کسی برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر ،اس پانی سے زخموں یا پھوڑے پھنسیوں کو دھوئیں یا مرہم میں ملائیں تو بہت جلد آرام ہو۔ ص ۴۰۹

## خواص و اسرار و تصریفات حرف العین

**وفق حرف عین**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٩٦ | ٧٢ | ١٨ | ٦ |
| ع | ٥٤ | ٣٦ | ١٠٢ |
| ٣٠ | ٥٤ | ٤٨ | ٦٠ |
| ٦٦ | ١٢ | ٩٠ | ٢٤ |

**وفق ۱۹۲ حرف عین**

تکسیر حرف العین ستارہ مشتری

| | | | |
|---|---|---|---|
| ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع |
| ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع |
| ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع |
| ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع | ع ع ع ع ع ع ع ع |

امام بونیؒ شمس المعارف میں فرماتے ہیں کہ

* جب اس حرف کو قلم عربی کے ساتھ ۱۸ بار بدھ کے روز پہلی ساعت عطارد میں کاغذ پر لکھے اور اس کے گرد وہ اسماء لکھے جو اس سے مشتق ہیں، اور ہر روز چار بار اس کی طرف نظر کرے،اللہ پاک اس کو علوم و حکمت عنایت فرمائے گا،اور جو شخص ان اسماء کا ذکر کرے گا تو حکمت کے چشمے اس کے دل و زبان پر جاری ہوں گے،اور وہ غرائب علوم حکمت کے ساتھ گفتگو کرے گا۔

* جو شخص اس حرف کے اعداد کو وفق مربع میں پر کرکے اس کے گرد ستر عین سفید حریر پر مشک و زعفران و گلاب سے لکھے،اور عود ہندی کا بخور جلائے،اور اس کو عورت کو دے تو بے انتہا حسن و جمال اس کو حاصل ہوگا، اور لوگ اس پر فریفتہ ہوں گے(جس لڑکی کا رشتہ نہ آتا ہو،یہ اس کے لئے ہے) ص ۳۱۱

*جب قمر اس حرف کی منزل میں ہو تو اسمائے عینیہ لکھ کر ایک کاغذ پر اپنے پاس رکھے تو تمام مخلوقات اس کی مطیع ہوں۔

*اگر کند ذہن اس کو اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ عقل و فہم کے دروازے اس پر مفتوح فرمائے گا۔

*اگر جمعے کے روز سفید حریر پر مع اضمار کے اس حرف کو لکھیں، اور انگوٹھی کے نیچے اس حریر کو رکھیں اور پہن لیں تو تمام لوگوں میں محبوب اور قبول ہو۔ ص ۴۰۹

## خواص و اسرار و تصریفات حرف الصاد

**وفق حرف صاد**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ١٩ | ٥٧ | ٢٢٨ | ٢٨٦ |
| ٣٠٥ | ١١٤ | ١٧١ | ص |
| ١٩٠ | ١٥٢ | ١٥٣ | ٩٥ |
| ٧٦ | ٢٦٧ | ٣٨ | ٢٠٩ |

**وفق ۵۹۰ حرف صاد**

تکسیر حرف الصاد ستارہ شمس

| | | | |
|---|---|---|---|
| ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص |
| ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص |
| ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص |
| ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص | ص ص ص ص ص ص |

امام بونی شمس المعارف میں بیان فرماتے ہیں کہ

* جو شخص اس حرف کو جمعہ کے روز ہرن کی جھلی پر ۱۴ بار روشنائی سے لکھے اور اپنے پاس رکھے اور شکار کو جائے گا، تو شکار اس کے ہاتھ لگے گا۔

*اور جو شخص مربع میں اس کے اعداد وضع کرکے سیسہ کی تختی پر نقش کرے، تختی پر دوسری جانب مچھلی کی صورت بنائے اور گردا گرد اس کے دس بار صاد ہندی لکھے پھر اس تختی کو ڈور میں باندھ کر نہر میں ڈال دے، چاروں طرف سے مچھلیاں اس قدر ہجوم کریں گی کہ ہاتھ سے جس قدر چاہے پکڑ لے۔

* اس حرف صاد کا ایک طلسم نہایت عظیم النفع ہے، جو شخص اس کو مربع میں ۹۵ بار لکھے پھر اس مربع کے باہری طرف سے نوے صاد عربی لکھے اور اپنے پاس رکھے سفر و حضر میں چور اچکوں اور جن و انس کے شر سے محفوظ رہے۔ ص ۳۱۰

*جب یہ حرف ریشمی کپڑے پر مع اسم مؤکل کے اور اضمار کے لکھا جائے اور پھر اس کو انگوٹھی کے نگینہ کے نیچے رکھ کر پہنے تو خیر و برکت اور رزق میں اضافہ ہو،اور موذیات سے محفوظ رہے۔ ص ۴۰۹

## خواص و اسرار و تصریفات حرف القاف

**وفق حرف قاف**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٤٠ | ۱۲ | ۳ | ۱ |
| ق | ۹ | ٦ | ٤١ |
| ٥ | ۳۳ | ۸ | ۱۰ |
| ۱۱ | ۲ | ۳۹ | ٤ |

**وفق ۵٦ حرف قاف**

تکسیر حرف القاف ستارہ عطارد

| | | | |
|---|---|---|---|
| قققق | قققق | قققق | قققق |
| قققق | قققق | قققق | قققق |
| قققق | قققق | قققق | قققق |
| قققق | قققق | قققق | قققق |

امام بونی۔ شمس المعارف میں فرماتے ہیں

* اس حرف کو جو شخص لوہے کی لوح پر لکھ کر اپنے بازو میں باندھے،تو بھاری بوجھ اٹھانے کی قوت اس کو حاصل ہوگی،اور اس حرف کو اللہ نے قوت کا سر بنادیا ہے، جیسے کہ ضاد کو ضعف کا اور عین کو علم کا اور غین کو غناء کا راز بنایا ہے۔

*جو شخص اس کے اعداد کو وفق مربع میں اتوار کے روز پہلی ساعت شمس میں شیر کی کھال پر لکھے اور اپنے بازو پر باندھے، درندے اور وحوش ،اور شاہانِ جن و انس اس سے خوف کریں گے۔

* جب اس حرف کو نصف دائرے میں لکھے اور ریاضت کرنے والا اس کے درمیان میں بیٹھے،کوئی جن اس کو ایذا نہ پہنچا سکے گا۔

* اگر ان اسماء کو جو اس سے شروع ہوتے ہیں، وفق مربع میں پر کرکے چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرکے پہنے تو اس کو بوجھ اٹھانے پر قدرت حاصل ہوگی۔ ص ۲۱۱

*جب یہ حرف مع اسمائے قافیہ مثل قادر، قدیر وغیرہ کے ساتھ حریر کے کپڑے پر لکھا جائے اور انگوٹھی کے نگینے کے نیچے جو سرخ پتھر مثل یاقوت وغیرہ کے ہو رکھیں اور پہنیں قبول حاصل ہوگا۔

*دشمنوں کو مغلوب کرنے کے لئے ایک کاغذ میں سو بار دشمن کے نام کے ساتھ لکھیں، دشمن مغلوب ہوں گے۔ ص ۴۱۱

## خواص و اسرار و تصریفات حرف الراء

**وفق حرف راء**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۹٤ | ۲٥۲ | ٦۳ | ۲۱ |
| ر | ۱۸۹ | ۱۲٦ | ۳۱٥ |
| ۱۰٥ | ۱٤۷ | ۱٦۸ | ۲۱۰ |
| ۲۳۱ | ٤۲ | ۲۷۳ | ۸٤ |

**وفق ۱۱ ٥ حرف راء**

تکسیر حرف الراء ستارہ زہرہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ررررر | ررررر | ررررر | ررررر |
| ررررر | ررررر | ررررر | ررررر |
| ررررر | ررررر | ررررر | ررررر |
| ررررر | ررررر | ررررر | ررررر |

امام بونیؒ شمس المعارف میں فرماتے ہیں کہ

* جو شخص رانگ کی لوح پر مشتری کے شرف میں اس کو لکھے اور نقاش بھی پاکیزہ ہو اور لوح بھی پاکیزہ ہو، پھر اس لوح کو سخت گرمی کے وقت زبان کے نیچے رکھے، پیاس جاتی رہے گی، اور اگر اس لوح کو پانی میں رکھے اور صبح نہار منہ تین گھونٹ اس پانی کے پیے تو پیاس دور ہوگی۔

* اگر چمگادڑ کی کھال پر اس حرف کو لکھے اور اس کے باہر دس بار راء ہندی لکھے، اور جو انسان اس کھال کو اپنے پاس رکھے، جب تک یہ کھال اس کے پاس رہے گی نیند اس کو نہ آئے گی۔

* جو شخص ہینگ کے ساتھ دس بار اس حرف کو قید خانے کے دروازے پر اس شخص کے نام کے ساتھ لکھے جس کو قیدخانہ سے رہائی دلانا مقصود ہو، تو وہ شخص قید خانہ سے بہت جلد رہا ہوگا۔ ص ۳۰۹

*اگر اس حرف کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اسم یا رحیم کی تلاوت کرے تو رزق کشادہ ہوگا۔

*اور جب اس حرف کو سیسہ کی لوح پر جب کہ قمر اسی منزل میں ہو لکھیں اور اپنے پاس رکھیں تو عجائبات کا ملاحظہ کریں گے۔ ص ۴۱۲

## حروف مقطعات کی ترتیب ملفوظی کے عظیم الشان اوفاق

یہ ذوالکتابت الواح کلمات مقطعات کی حقیقی معناؤں میں مرتب کی گئی ہیں، جن میں مقطعات کے کلمات کے اعداد ملفوظی لیے گئے ہیں، واضح ہوکہ ہم آج تک مقطعات کے اعداد غلط لیتے آئے ہیں۔آج آپ ان علومِ روحانیہ کی کتب کی تاریخ میں پہلی بار اس اسرار سے واقف ہونے جارہے ہیں،کہ الم کے مقطعاتی کلمے کے اعداد ۷۱ نہیں ہیں، بلکہ ۲۷۲ ہیں۔آج سے کئی سال پہلے جب میں نے مکاشفاتِ نُور پر اپنی تحقیق شروع کی تھی اس وقت مجھے اس بات کا مکاشفہ ہوا تھا کہ ان کلمات کے اعداد اس طرح نہیں ہیں کہ جس طرح ہمارے یہاں معروف ہیں۔ بلکہ ان کے اعداد وہ ہیں جوکہ ان کی ملفوظی صورت ہے،یہ اس ذاتِ باری تعالیٰ کا مجھ عاصی پر احسان عظیم ہے،کہ اس نے میرے مکاشفے کو سچ کردیا،اور میری رسائی ان احادیث رسول ﷺ تک کی،جن سے اس بات کی تائید ہوتی ہے،کہ جو مکاشفہ مجھ کو کئی سال پہلے ہوا تھا(اور میں نے یہ الواح اسی نظریہ کے ساتھ مدوّن کی تھیں )جو آپ کے سامنے ہیں،وہ اس وقت پایہء تکمیل کو پہنچا، جب میں ان احادیث مبارکہ تک پہنچا، جو آپ حضرات کے سامنے بمعہ اسناد پیش کی جارہی ہیں۔

### سند اول=از مصنف ابن ابي شيبه

جناب ابن ابی شیبہ المصنف میں کتاب فضائل القرآن کے باب سوم ثواب من قرا حروف القرآن میں حدیث بیان فرماتے ہیں.

حدیث نمبر ۳۰۴۳۱ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِي، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ كتبَ لَهُ حَسَنَة، لاَ أَقُولُ: (الم ذَلِكَ الْكِتَابُ) وَلَكِنَ الْحُرُوفَ مُقَطَّعَةٌ عَنِ الأَلِفِ وَاللامِ وَالْمِيمِ.

عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو کوئی اللہ کی کتاب میں سے حروف پڑھے گا اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی، لیکن یہ نہ کہا جائے کہ (الم ذٰلِکَ الْکِتَابُ) لیکن حروف مقطعہ کہے جائیں. جیسے الأَلِفِ وَاللامِ وَالْمِیمِ.

اور اس سلسلے میں دوسری حدیث بیان فرماتے ہیں:

حدیث نمبر ۳۰۴۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ فَإِنَّ اللهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تِلاوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، أَمَا إِنِّي لاَ أَقُولُ: (الم) وَلَكِنْ أَلِفٌ وَلامٌ وَمِيمٌ.

عبداللہ سے مروی ہے کہ فرمایا: قرآن کی تعلیم دو اور اس کی تلاوت کرو، اللہ اس کے ہر حرف کی تلاوت بدلے دس نیکیاں دے گا لیکن یہ نہ کہو کہ (الم) لیکن کہو أَلِفٌ وَلامٌ وَمِيمٌ.

سند دوم =از معجم الطبراني الكبير. امام طبراني۔

اسی ضمن میں امام طبرانی۔ حدیث بیان فرماتے ہیں.

حدیث نمبر ۸۶۴۹= حدثنا محمد بن عبدوس بن كامل ثنا علي بن الجعد ثنا شعبة عن عطاء بن السائب عن أبي الأحوص عن عبد الله بن مسعود قال: تعلموا القرآن واتلوه تؤجروا بكل حرف عشر حسنات أما إني لا أقول الم، ولكن أقول ألف ولام وميم.

عبداللہ بن مسعود۔ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی تلاوت کرو، تمہیں ہر حرف کی دس نیکیاں ملیں گی، لیکن الم نہ کہو بلکہ کہوألف ولام ومیم.

المعجم الكبير تاليف: حافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني. الجزء التاسع ص ۱۴۰

سند سوم =از تفسير در المنثور. امام جلال الدين سيوطي

امام سیوطی۔ اپنی تفسیر میں حدیث بیان فرماتے ہیں.

وأخرج البخاري في تاريخه والترمذي وصححه وابن الضريس ومحمد بن نصر وابن الأنباري في المصاحف والحاكم وصححه وابن مردويه وأبو ذر الهروي في فضائله والبيهقي في شعب الإيمان عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة، والحسنة بعشر أمثالها. لا تقول (الم) حرف، ولكن ألف حرف، ولام حرف، وميم حرف.

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا، اس کے لئے نیکی ہے،اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے، الم کو حرف (لفظ)کی طرح نہ پڑھو، لیکن الف کو بطور حرف پڑھو، اور لام کو بطور حرف پڑھو، اور میم کو بطور حرف پڑھو۔

الدر المنثور في التفسير بالماثور الجزء الاول ص ۱۱۸ و ۱۱۹ تالیف: امام جلال الدین سیوطي

اسی طرح امام سیوطی کی کتاب جمع الجوامع أو الجامع الکبیر اورمحمد بن الضریس کی کتاب فضائل القرآن و دیگر کتب میں بھی اس ضمن میں، میں نے اسی قبیل کی شروح دیکھی ہیں.

میرے خیال میں اس بات کی اتنی اسناد کافی ہیں،کہ مقطعات کے کلمات کے اعداد ملفوظی لیے جائیں گے. اور اسی طرح راقم نے جہاں جہاں بھی مقطعات کے کلمات کے اعداد لیے ہیں، اسی اصول پر مبنی دیے ہیں.

# اوفاق سبعہ سیارگان

واضح ہو کہ یہ اوفاق جلیلہ ستاروں کے خاص اوقات سے متعلق ہیں۔ جس میں آپ ان سیارگان کے خاص اوقات میں الواح و اوفاق تیار کرسکتے ہیں، ہر وفق جو جس سیارے سے منسوب ہے، وہی وفق اس ستارے کے ناقص اثرات ختم کرنے کے لئے بھی تیر بہدف ہے۔ جس شخص کے پیدائشی زائنچہ میں جو سیارہ ناقص ہو یا رجعت میں ہو اور اس کی رجعت کے اثرات نمایاں ہو تو اس سلسلے میں، آپ اس مخصوص لوح کو تمام شرائط کے ساتھ بروئے کار لائیں انشاء اللہ العزیز ،اس کے ناقص اثرات سے تحفظ ملے گا۔نہ صرف یہ کہ ادخالی اوروقتی زائنچے میں بھی جو ستارہ رجعت میں ہو اسکے لئے مفید ہے، بلکہ اس صورت میں بھی بہت مفید ہے جب کہ وہ سیارہ کسی مخصوص نشست میں بیٹھا طالع یا کسی اورگھر کی منسوبات کو متاثر کررہا ہو۔

موضوع کے حوالے سے یہاں پر ایک چھوٹی سی جدول دی جاتی ہے۔ جس سے آپ شرف و اوج و فرح و ترفع کو معلوم کر سکتے ہیں۔

نوٹ: ان اوفاق کے فوائد سے کماحقہ استفادہ کرنے کے لئے اور ان کی تاثیر جاری کرنے کے لئے وہ اسماء(جو وفق ذوالکتابت میں درج ہیں) وفق کو لکھنے یا کندہ کرنے کے بعد چودہ بار اس لکھے ہوئے وفق پر دم کریں تو فوراً اس میں تاثیر پیدا ہوگی۔

## جدول شرف واوج و فرح و ترفع سیارگان

| نام کواکب | شمس | قمر | مریخ | عطارد | مشتری | زہرہ | زحل |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| شرف | حمل ۱۹ درجہ | ثور ۲ درجہ | جدی ۲۸ درجہ | سنبلہ ۱۵ درجہ | سرطان ۱۵ درجہ | حوت ۲۷ درجہ | میزان ۲۱ درجہ |
| اوج | سرطان ۲۰ درجہ | سنبلہ | اسد ۱۹ درجہ | عقرب ۵ درجہ | میزان ۲ درجہ | جوز ۲۲۱ درجہ | قوس ۱۳ درجہ |
| فرح | قوس | جوزا | سنبلہ | حمل | دلو | اسد | حوت |
| ترفع | اسد | ثور | حمل | سنبلہ | قوس | میزان | دلو |

# وفق مقطعات اور سیارہ زحل

* یہ وفق ستارہ زحل کے مناسب اوقات میں تیار کیا جائے گا، جب کہ زحل شرف میں ہو یا اوج میں ہو یا فرح میں ہو یا ترفع میں ہو۔

لوح ذوالکتابت شرف زحل

| الم | الر | الم | حم |
|---|---|---|---|
| ملک. مالا مکان | حي .ملی | محی. طاهر | سامع. صانع |
| حي. محال | كريم | محال.قاهر | معطی. مهیمن |
| حكيم. قهار | الله. مقسط | جی .حکیم | مالک. سميع |

**لوح اوج زحل عددی**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۷۲ | ۳۸۳ | ۲۷۲ | ۹۹ |
| ۲۷۳ | ۹۸ | ۲۷۳ | ۳۸۲ |
| ۹۷ | ۲۷۰ | ۳۸۵ | ۲۷٤ |
| ۳۸٤ | ۲۷۵ | ۹٦ | ۲۷۱ |

(اس وفق مقطعات کے خواص)

*وہ شخص جو مفلسی، اندیشہ، بد قسمتی، تاخیر، التوا، منتشر خیالات اور رکاوٹوں کا شکار ہو، اسے چاہیے کہ اس وفق معظم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور ان اسماء کا جو کہ اس وفق میں مرقوم ہیں، ورد رکھے، تو اس کو ان گردش و آلام سے نجات ملے گی۔

*اگر مال و دولت اور جائداد میں استحکام نہ رہتا ہو، تو اس وفق کو چاندی کی لوح پر کندہ کرکے اپنے پاس رکھنے سے، اس کے تمام معاملات میں استحکام رہے گا، شرط یہ ہے کہ ان اسماء کا روزانہ ورد بھی رکھا جائے تاوقتیکہ اس کے تمام تر معاملات احسن طریقے سے ٹھیک نہ ہونے پائیں۔

*جوڑوں کے درد کے لئے اس وفق کو لکھ کر پاس رکھنے سے، اور عددی وفق کو زیتون کے تیل میں ملاکر مالش کرنے سے اس کو نجات ملے گی۔

*جس شخص کے پیدائشی زائنچے میں زحل ناقص ہو، اس کو لوحِ چاندی پر لکھ کر پاس رکھنے سے اسے زحل کے ناقص اثرات سے نجات ملے گی۔

*عوامی لیڈر یا سیاستدان یا حکام اگر اس وفق کو سونے کی لوح پر لکھ کر بطور انگشتری پہنیں، تو انہیں قبولیت عام کا درجہ حاصل ہو، اور دشمنوں کی اور مخالفوں کی ریشہ دوانیوں سے بچے رہیں۔

*اگر کوئی شخص جسے اس کے ملازمین یا کاروباری شراکت دار دھوکہ دیتے رہتے ہوں، تو اس لوح کو چاندی پر کندہ کرکے اپنے پاس رکھنے سے، اسے فائدہ عظیم حاصل ہوگا۔

*اگر کوئی السر کا مریض ہو اور کسی دوا سے اسے آرام نہ ہوتا ہو تو اس وفق کو متواتر عرق گلاب میں پینے سے اس کی تکالیف جاتی رہیں گی۔

*جو شخص علوم مخفیہ سے متعلق ہو اور علوم اس پر عقدہء لاینحل کے طور پر ہوں تو، اس وفق کو اپنے پاس رکھنے سے اور ان اسماء کا جو اس وفق میں مرقوم ہیں، روزانہ ورد کرنے سے، اس کو روحانی علوم میں نفع حاصل ہوگا۔

*اگر کسی دکان یا کسی بھی قسم کے کاروبار کے مقام پر اس وفق کو زعفران و عرق گلاب سے لکھ کر اور اس کے گرداگرد سورہ جمعہ لکھ کر آویزاں کریں تو اس کاروبار میں فائدہ ہو اور وہ کاروبار سرقہ و آتش زدگی سے بچا رہے۔

سورہ جمعہ یہ ہے بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿ يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِ ٱلۡمَلِكِ ٱلۡقُدُّوسِ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡحَكِيمِ
(۱) هُوَ ٱلَّذِي بَعَثَ فِي ٱلۡأُمِّيِّـۧنَ رَسُولٗا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبۡلُ لَفِي
ضَلَٰلٖ مُّبِينٖ (۲) وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ (۳) ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلۡفَضۡلِ ٱلۡعَظِيمِ
(۴) مَثَلُ ٱلَّذِينَ حُمِّلُواْ ٱلتَّوۡرَىٰةَ ثُمَّ لَمۡ يَحۡمِلُوهَا كَمَثَلِ ٱلۡحِمَارِ يَحۡمِلُ أَسۡفَارَۢاۚ بِئۡسَ مَثَلُ ٱلۡقَوۡمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِۚ
وَٱللَّهُ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّٰلِمِينَ (۵) قُلۡ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ هَادُوٓاْ إِن زَعَمۡتُمۡ أَنَّكُمۡ أَوۡلِيَآءُ لِلَّهِ مِن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُاْ ٱلۡمَوۡتَ إِن
كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ (۶) وَلَا يَتَمَنَّوۡنَهُۥٓ أَبَدَۢا بِمَا قَدَّمَتۡ أَيۡدِيهِمۡۚ وَٱللَّهُ عَلِيمُۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ (۷) قُلۡ إِنَّ ٱلۡمَوۡتَ ٱلَّذِي تَفِرُّونَ مِنۡهُ فَإِنَّهُۥ
مُلَٰقِيكُمۡۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ (۸) يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن
يَوۡمِ ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلۡبَيۡعَۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ (۹) فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِي
ٱلۡأَرۡضِ وَٱبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِ ٱللَّهِ وَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرٗا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ (۱۰) وَإِذَا رَأَوۡاْ تِجَٰرَةً أَوۡ لَهۡوًا ٱنفَضُّوٓاْ إِلَيۡهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمٗاۚ قُلۡ
مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيۡرٞ مِّنَ ٱللَّهۡوِ وَمِنَ ٱلتِّجَٰرَةِۚ وَٱللَّهُ خَيۡرُ ٱلرَّٰزِقِينَ (۱۱) ﴾ الجمعة: ۱ – ۱۱

## وفق مقطعات اور سیارہ مشتری

* یہ وفق ستارہ مشتری کے مناسب اوقات میں تیار کیا جائے گا، جب کہ مشتری شرف میں ہو یا اوج میں ہو یا فرح میں ہو یا ترفع میں ہو۔ •

لوح ذوالکتابت شرف مشتری

| الم | الر | الم | حمعسق |
|---|---|---|---|
| مہلک۔ الہ الناس | مطلق۔ نصیر | حق۔ لاالہ الااللہ | سلطان۔ ملک الناس |
| الہ الناس۔ نصیر | حاکم۔ قاسم | محال۔ قاہر | مہلک۔ مطلق |
| حکیم۔ قہار | ملہم۔ ناطق | احکم الحاکمین۔ رحمن | اعلی۔ ناطق |

**لوح اوج مشتری عددی**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۷۲ | ۳۸۳ | ۲۷۲ | ۵۳۰ |
| ۲۷۳ | ۵۲۹ | ۲۷۳ | ۳۸۲ |
| ۵۲۸ | ۲۷۰ | ۳۸۵ | ۲۷٤ |
| ۳۸٤ | ۲۷۵ | ۵۲۷ | ۲۷۱ |

(اس وفق مقطعات کے خواص)

*اس وفق میں اکتساب رزق کی انتہائی خصوصیات شامل ہیں، اگر اس وفق کو سونے کی لوح پر کندہ کرکے پہنا جائے تو جائز طریقوں سے دولت ہاتھ آئے، اور آدمی کے گھر کا تین وقت چولہا جلنے کے اسباب پیدا ہوں گے۔

*جوشخص مقدموں میں الجھ کر اپنی دولت برباد کر چکا ہو، اور وہ مقدمے اس پر جائز نہ ہوں، تو ایسے شخص کے لئے، مقدموں کی سماعت کے دوران یہ وفق اپنے پاس رکھنے سے، اور ان کے اسماء کا ورد کرنے سے ان مقدمات سے نجات ملے گی۔

* اگر کوئی شخص قسمت آزمائی کے چکر میں الجھ کر اپنی پونجی کو لٹا رہا ہو، یا جواری ہو، تو یہ وفق اس کو پلانے سے اپنی ناعاقبت اندیشی کے فیصلوں سے باز آئے گا۔

*اگر کوئی شخص منشیات کا عادی ہو، تو اس وفق کو عرق گلاب اور چاندی سے لکھ کر اس کو پلایا جائے، اور یہ وفق کسی بھی صورت اس کو پہننے پر آمادہ کیا جائے، تو وہ اپنی حرکتوں سے باز آئے گا۔

*اگر کسی شخص میں زنا شوئی کی عادات قبیحہ ہوں، تو اس کو علم میں لائے بغیر اسے یہ وفق مسلسل پلایا جائے تو، اس کا دل زنا سے نفرت کرنے لگے گا، اور یہ اس شخص کے لئے بھی مفید ہے، جو زنا سے تائب ہونا چاہتا ہو، تو ایک وفق اسے پہننے کے لئے دیا جائے اور سات اوفاق اس کو پلانے کے لئے دیے جائیں تو وہ اس لعنت سے چھٹکارا پائے گا۔

*اگر کسی شخص کو امراض ریاح لاحق ہوں تو اس وفق کو عرقِ گلاب اور زعفران سے لکھ کر اسے پلایا جائے تو اسے نجات ملے گی۔

*اگر کسی عورت کو لیکوریا کی شکایت ہو، اور یہ تکلیف اس کی جان ہی نہیں چھوڑتی ہو تو اس وفق کو لکھ کر اسے پہنایا جائے، اسے ایامِ حیض سے فراغت کے بعد دوعشروں تک پلایا جائے، اور ساتھ ہی میں ان اسماء کو (جو اس وفق میں مرقوم ہیں) سپاری کے کسی بھی مرکب پر دم کرکے انہی دو عشروں میں کھانے کے لئے دیا جائے تو اس کی جان چھوٹ جائے گی۔

*اگر کسی شخص کی عبادت میں دل نہ لگتی ہو، یا وہ شخص جو مذہب کے نام سے چڑ کھاتا ہے، اسے اس کے علم میں لائے بغیر اس وفق کو لکھ کر کچھ عرصے تک پلایا جائے تو وہ راہِ راست پر آجائے گا، اور سرکشی ختم کرے گا، اور عبادات کی طرف مائل ہوگا۔

## وفق مقطعات اور سیارہ مریخ

یہ وفق ستارہ مریخ کے مناسب اوقات میں تیار کیا جائے گا، جب کہ مریخ شرف میں ہو یا اوج میں ہو یافرح میں ہو یا ترفع میں ہو۔

لوح ذوالکتابت شرف مریخ

| المص | کھیعص | الم | حم |
|---|---|---|---|
| ملھم. محسن | حی .ملی | حی. نصیر | سلام .صانع |
| حی. محال | ملک.سمیع | مھیمن. منعم | اعلیٰ .رحیم |
| مھلک .راحم | مانع .مقسط | حی. حکیم | مطاع .قائم |

**لوح اوج مریخ عددی**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳٦۷ | ۳۴۳ | ۲۷۲ | ۹۹ |
| ۲۷۳ | ۹۸ | ۳٦۸ | ۳۴۲ |
| ۹۷ | ۲۷۰ | ۳۴۵ | ۳٦۹ |
| ۳۴۴ | ۳۷۰ | ۹٦ | ۲۷۱ |

(اس وفق مقطعات کے خواص)

* اس وفق جو لکھ کر پاس رکھنے سے شجاعت پیدا ہوتی ہے،اور مستقل مزاجی نصیب ہوتی ہے۔

*جو شخص اوہام میں مبتلا ہو یا حسد کا شکار ہو،اور لڑائی جھگڑے پر بات بات پر تلا ہوا ہو، اس کو لکھ کر پاس رکھے تو اس کو فائدہ ہوگا۔

*اسی طرح جو شخص حادثات کا شکار ہوتا ہو، اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، تو حوادثِ زمانہ (بجلی، پانی، راستے کے حادثوں، فسادات کے شر) سے مامون رہے گا۔

*اگر کسی مکان یا دکان میں لکھ کر آویزاں کیا جائے تو وہ مکان یا وہ دکان،لوٹ مار،آتش زدگی سے مامون رہے گا۔

* اگر کسی سے کوئی افسر یا عملدار ناراض رہتا ہو، تو اس کو لکھ کر پاس رکھنے سے دفتری اور کاروباری معاملات میں کامیابیاں اور گھریلو خوشیاں حاصل ہوں گی۔

* اگر کسی کی قوت مردمی کمزور ہو تو اس وفق کو فولاد کی لوح پر کندہ کرکے پاس رکھنے سے قوت مردمی زیادہ ہوگی۔(ناجائز کے لئے اجازت قطعاً نہیں ہے)۔

* اگر کسی کا بڑا بھائی،اپنے چھوٹے بہن بھائیوں سے جائیداد یا دیگر امور میں زیادتی کرتا ہو، تو جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے،وہ اس کو اپنے پاس رکھیں، تو وہ زیادتی سے باز آئے گا،اور حد سے نہ بڑھے گا۔

* اگر عمالِ حکومت اور افسر ہمیشہ بدمزدگی کا مظاہرہ کریں، خاندان میں جھگڑے ہوں،اور خواہ مخواہ دولت کا زیان ہوتا ہو،تو اس وفق کو لکھ کر پاس رکھنے سےفائدہ حاصل ہوگا۔

* جریان کے مریض کو دو ہفتے تک متواتر نہار منہ پینے کے لئے دیں،تو اس کا مرض دور ہوگا۔

*اسقاط حمل کے عارضے کے دفیعے کے لئے اگر کسی عورت کو پہننے کے لئے دیا جائے،تو اس کا عارضہ جاتا رہے گا۔

* اگر کسی عورت کو ماہواری میں تکلیف ہوتی ہو،یا ماہواری میں رکاوٹ ہوتی ہو، تو ماہواری سے فراغت پر اس کو ایک ہفتے تک کے لئے پلیٹ میں لکھ کر پینے کے لئے دیں،تو اس کا مسئلہ حل ہوجائے گا،اور عارضہ جاتا رہے گا۔

# وفق مقطعات اور سیارہ شمس

* یہ وفق ستارہ شمس کے مناسب اوقات میں تیار کیا جائے گا، جب کہ شمس شرف میں ہو یا اوج میں ہو یا فرح میں ہو یا ترفع میں ہو۔

لوح ذوالکتابت شرف شمس

| الر | طه | الم | حم |
|---|---|---|---|
| معین. الہ الالہ | حی. ملی | مکمل. مطہر | حی |
| حی. محال | مالک. مطلق | حی | ملہم. کریم |
| اھیا | جلیم. رحمٰن | حی. حکیم | مکمل. منان |

**لوح اوج شمس عددی**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۸۳ | ۱٦ | ۲۷۲ | ۹۹ |
| ۲۷۳ | ۹۸ | ۳۸٤ | ۱۵ |
| ۹۷ | ۲۷۰ | ۱۸ | ۳۸۵ |
| ۱۷ | ۳۸٦ | ۹٦ | ۲۷۱ |

(اس وفق مقطعات کے خواص)

*اگر کوئی شخص ذرا ذرا سی بات پر مشتعل ہو، اور بیوی سے بدمزاجی کے ساتھ پیش آئے، تو اگر وہ عورت طہارت کے ساتھ اس وفق کو اپنے پاس رکھے، اور اس وفق کو لکھ کر اسے پلائے، تو وہ اپنے ناجائز معاملات سے باز آئے۔

*اگر کوئی شخص سونے کا کاروبار کرتا ہو، یا حصص کا کاروبار کرتا ہو اور اس میں اسے خسارے سے ہی سابقہ پڑ رہا ہو تو اس کو سونے کی لوح پر کندہ کرکے اپنے پاس رکھنے سے اسے فائدہ حاصل ہوگا۔

*دائمی سر درد والا مریض اسے پاس رکھے، اور ایک ہفتے تک متواتر اسے زعفران و عرق گلاب سے لکھ کر پیئے تو اسے درد سے نجات ملے۔

*اگر بادشاہ اسے سونے کی لوح پر کندہ کراکے اپنے پاس رکھے، تو رعایا اس کے خلاف بغاوت نہ کرے، اور دیگر حکومتیں، اور ان کے سلاطین اس کی عزت کریں گے۔

*اگر کوئی بلڈ پریشر کا دائمی مریض ہو،اس کو چاندی کی لوح پر کندہ کرکے اپنے پاس رکھے تو اس کو افاقہ ہو،اور اگر کوئی ایسا شخص اس کو لکھ کر پاس رکھے، جو سمجھتا ہے کہ اسے بلا بات اشتعال آجاتا ہے، تو یہ اس کے لئے بھی مفید ہے۔

* اگر کوئی گلے کے امراض کا شکار ہو،اور دوا اس کو فائدہ نہ دیتی ہو،تو وہ اگر اس کو پاس رکھے، تو بحکم اللہ تعالیٰ اس کو فائدہ ہوگا۔

*تپ دق کا مریض اگر اسے متواتر عرق گلاب سے لکھ کر اسے پیئے،اور اسے اپنے پاس رکھے تو اس کو فائدہ ہوگا۔

*اگر کسی کو عارضہء قلب لاحق ہو تو اس وفق کو سونے کی لوح پر کندہ کرا کے اپنے سینے سے لٹکائے،تو اس کو فائدہ ملے گا۔

## وفق مقطعات اور سیارہ زہرہ

* یہ وفق ستارہ زہرہ کے مناسب اوقات میں تیار کیا جائے گا،جب کہ زہرہ شرف میں ہو یا اوج میں ہو یا فرح میں ہو یا ترفع میں ہو۔

لوح ذوالکتابت شرف زہرہ

| حم | یس | طسم | الر |
|---|---|---|---|
| .قایم | مسهل. راحم | حی. ملی | الله .ناهی |
| سلام.مطهر | مالک. سلام | حی .اعلیٰ | حی .محال |
| مکمل | حی. حکیم | سامع. طاهر | ملک. سلام |

**لوح اوج زہرہ عددی**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۹ | ۱۳۱ | ۲۲۰ | ۳۸۳ |
| ۲۱۹ | ۳۸٤ | ۹۸ | ۱۳۲ |
| ۳۸۵ | ۲۲۲ | ۱۲۹ | ۹۷ |
| ۱۳۰ | ۹٦ | ۳۸٦ | ۲۲۱ |

(اس وفقِ مقطعات کے خواص)

*یہ وفق جلبِ قلوب کے لئے بے حد اکسیر ہے،اگر اس کو انگوٹھی پر خبرداری سے کندہ کرکے پہنا جائے تو دیکھنے والا نظرِ التفات سے دیکھے گا۔

*اگرکسی لڑکی کا رشتہ نہ آتا ہو، یا آکر پھر ختم ہوجاتا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اسے پہننے کے لئے دیا جائے، تو ایک بار جو اسے دیکھنے کے لئے آئے گا، پھر واپس نہیں جائے گا، بلکہ رشتہ طے کر جائے گا۔

*جو شخص نفسانی خواہشات میں بہت مبتلا ہو، اور عشق و سودا میں مبتلا ہو، تو اس کو زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر پلانے سے وہ ان خام خیالات سے باز آئے گا۔

*جس لڑکی پر آسیب کا سایہ ہو، اسے یہ وفق پہنایا جائے اور لکھ کر پلایا جائے اور عددی وفق تیل میں ملاکر اس کے بدن پر مالش کیا جائے۔ تو اسے نجات ملے گی۔

*اگر کوئی شخص فنونِ لطیفہ سے تعلق رکھتا ہے، اور وہ سمجھتا ہے کہ اس میں یہ صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ مقبولِ عام و خاص ہو، تو سونے کی لوح پر اسے کندہ کرکے اپنے پاس رکھنے سے اسے محبوبِ خلائق ہونے کا رتبہ حاصل ہوگا۔

## وفق مقطعات اور سیارہ عطارد

* یہ وفق ستارہ عطارد کے مناسب اوقات میں تیار کیا جائے گا، جب کہ عطارد شرف میں ہو یا اوج میں ہو یا فرح میں ہو یا ترفع میں ہو۔

لوح ذوالکتابت شرف عطارد

| الر | طس | ص | حم |
|---|---|---|---|
| حی .حکیم | حی. ملی | قاسم.مالامکان | حی .اعلی |
| حی .محال | طہٰ .محال | اللہ .ناھی | مقسم.مھیمن |
| سلام | اللہ.نصیر | الٰھی.ن | اللہ. محی |

**لوح اوج عطارد عددی**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۸۳ | ۱۳۰ | ۹۵ | ۹۹ |
| ۹۶ | ۹۸ | ۳۸٤ | ۱۲۹ |
| ۹۷ | ۹۳ | ۱۳۲ | ۳۸۵ |
| ۱۳۱ | ۳۸٦ | ۹٦ | ۹٤ |

(اس وفقِ مقطعات کے خواص)

*یہ وفق ان لوگوں کے لئے عظیم ترین ثابت ہوگا، جو اہلِ قلم ہوں، یا اہل خطابت ہوں، اس لوح کو چاندی پر کندہ کرکے پہننے سے قلم میں زور اور خطابت میں ملکہ حاصل ہوگا۔

*اگر کسی کو سحر کے کسی بھی قسم سے ڈسا گیا ہو، تو ہر قسم کے سحر کے لئے یہ تیز تاثیر ہے،اس کو پاس رکھنے سے اور اسے پینے سے ہر قسم کے سحر سے نجات ملے گی۔

*اگر کوئی بچہ جس کا پڑھائی میں دل نہ لگتا ہو، اور باوجود تمام کوششوں کے وہ پڑھ نہ پاتا ہو تو اس وفق کو لکھ کر اسے پلایا جائے، اور چاندی کی لوح پر لکھ کر اسے پہنایا جائے تو وہ پڑھنے میں دل لگائے گا اور ذہین و فطین ہو جائے گا۔

* جس شخص کے اعصاب کمزور ہوں، خراب حافظہ رکھتا ہو، تو اس وفق کو اسے پلانے سے، اور چاندی کی لوح بنا کر پاس رکھنے سے اس کی تکالیف دور ہوں گی، اور اس کے اعصاب مضبوط ہوں گے۔

*جس شخص کو جلدی امراض ہوں، اس کے لئے بھی یہ بہت مفید ہے، ایسے شخص کو یہ وفق تیل میں حل کرکے کمالِ ادب سے جسم پر ملے، اور اگر اس کے جسم کے مخصوص اعضاء میں جلدی تکلیف ہو، تو ان مقامات پر ملنا ممنوع ہے، ایسی حالت میں ان اسماء کو چالیس بار تیل پر دم کرکے، وہ تیل جسم پر ملا جائے، اسی طریق پر یہ وفق اس کو پلایا بھی جائے گا، اور اسے پہنایا بھی جائے گا، ان تمام جلدی تکالیف سے اس کو نجات ملے گی۔

## وفق مقطعات اور سیارہ قمر

* یہ وفق ستارہ قمر کے مناسب اوقات میں تیار کیا جائے گا، جب کہ قمر شرف میں ہو یا اوج میں ہو یا فرح میں ہو یا ترفع میں ہو۔

لوح ذوالکتابت شرف قمر

| المر | طسم | حم | ق | ن |
|---|---|---|---|---|
| طٰہٰ. حلیم | مطلق | الٰہی. محی | مسہل. ناصر | حی. منعم |
| اللہ. الم | مصلح. قاہر | مالک. مکمل | ملیک | اللہ. اعلیٰ |
| حاکم. علیم | حی. ملی | سمیع | اللہ. حاکم | مطلق. رحمٰن |
| محیط. عالی | حق | لاالٰہ الااللہ. میسر | اللہ. قایم | امین |

لوح اوج قمر عددی

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٤٧٣ | ٢٢٠ | ٩٩ | ١٨١ | ١٠٦ |
| ١٠٢ | ١٧٩ | ١٠٤ | ٤٧٦ | ٢١٨ |
| ١٠٧ | ٤٧٤ | ٢٢١ | ١٠٠ | ١٧٧ |
| ٢١٩ | ٩٨ | ١٨٠ | ١٠٥ | ٤٧٧ |
| ١٧٨ | ١٠٨ | ٤٧٥ | ٢١٧ | ١٠١ |

(اس وفق مقطعات کے خواص)
* اگر کوئی بے خوابی کے عارضے کا شکار ہو، تو اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور ایک وفق کو اپنے سرہانے رکھے، تو اس کو سکون کی نیند آئے گی۔
*اگر کوئی شخص لایعنی خواہشات کے دائروں میں سرگردان رہتا ہو، اور اپنی کسی بات پر قائم نہ رہے، مستقل مزاج نہ ہو، تو اس کوایک عشرے تک لکھ کر پلانے سے اس کے خیالات میں تبدیلی آئے گی۔
* جس شخص سے بیوی کی ان بن رہتی ہو، اور بیوی کہنا نہ مانتی ہو، اور گھریلو ماحول کو گھر گرہستی کے اصولوں کے مطابق اپنے فرائض سرانجام نہ دیتی ہو، توایسی عورت کو یہ وفق لکھ کر پلایا جائے، اور ایک وفق شوہر اپنے پاس رکھے تو بیوی اپنی تیزی و تندی سے باز آئے گی، اور فرمانبردار ہوگی۔
*اگر کسی شخص کو دشمنوں کی کثرت سے سابقہ پڑتا ہو، خرابیء صحت مستقل رہتی ہو، اور دوست اور رشتہ دار خاطر میں نہ لاتے ہوں، تو اس وفق کو چاندی کی لوح پر لکھ کر پاس رکھنے سے، معاشرے میں ایک پروقار حیثیت حاصل ہوگی۔
*اگر کسی شخص کو خواہ مخواہ بھی غیر ضروری تبادلوں سے سابقہ پڑتا ہو، اور جو شخص دربدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہو، تو اس وفق کو مندرجہ بالا اوقات میں چاندی کی لوح بنا کر اس پر یہ وفق کندہ کرکے پاس رکھا جائے تو بحکمِ خدا وہ آدمی تبادلوں اور دربدر کی ٹھوکروں سے محفوظ رہے گا۔
*اگر کسی کو فالج یا لقوہ ہو تو اس وفق معظم کو سونے کی لوح پر لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور روزانہ کچھ وقت اس لوح کو بغور دیکھتا رہے، تو اسے افاقہ ہوگا۔
*اگر کسی عورت کو جو حاملہ ہو یہ وفق کاغذ پر لکھ کر پہننے کے لئے دیا جائے تو اس کا حمل اس نورانی وفق کی بدولت سالم رہے گا، اسقاط سے نجات ملے گی، اور بچہ صحت مند پیدا ہوگا۔
*اگر کسی شخص کو معدے کی تکالیف رہتی ہوں، یا انتڑیوں کے امراض رہتے ہوں تو اس وفق کو عرق گلاب اور زعفران سے لکھ کر پینے سے اور پہننے سے یہ تکالیف جاتی رہیں گی۔
*اگر کسی عورت کو ہسٹیریا کی تکلیف رہتی ہو تو اس وفق کو پینے سے اور گلے میں سبز رنگ کے تاگے سے لٹکانے سے اسے نجات ملے گی۔

ان اوفاق میں جو اسمائے نور استعمال ہوئے، وہ قاری کی علمی افزودگی کے لئے پیش کیے جارہے ہیں تاکہ ان کو سامنے رکھ کر وضعی اوفاق بھرے جائیں، تاکہ اسمائے نور کے طفیل ان میں تاثیر پیدا ہوسکے۔

| اسم خاص | جملہ عدد | اسم اول | عدد اول | اسم دوم | اسم دوم | جملہ عدد |
|---|---|---|---|---|---|---|
| زحل | ٩٦ | حی | ١٨ | حکیم | ٧٨ | ٩٦ |
| زحل | ٩٧ | حی | ١٨ | محال | ٧٩ | ٩٧ |
| زحل | ٩٨ | حی | ١٨ | ملی | ٨٠ | ٩٨ |
| زحل | ٩٩ | حم | ٩٩ | - | - | ٩٩ |
| زحل | ٢٧٠ | کریم | ٢٧٠ | - | - | ٢٧٠ |
| زحل | ٢٧١ | مالک | ٩١ | سمیع | ١٨٠ | ٢٧١ |
| زحل | ٢٧٢ | الم | ٢٧٢ | - | - | ٢٧٢ |
| زحل | ٢٧٢ | الم | ٢٧٢ | - | - | ٢٧٢ |
| زحل | ٢٧٣ | محی | ٥٨ | طاہر | ٢١٥ | ٢٧٣ |
| زحل | ٢٧٣ | ملک | ٩٠ | مالا مکان | ١٨٣ | ٢٧٣ |
| زحل | ٢٧٤ | معطی | ١٢٩ | مہیمن | ١٤٥ | ٢٧٤ |
| زحل | ٢٧٥ | اللہ | ٦٦ | مقسط | ٢٠٩ | ٢٧٥ |
| زحل | ٣٨٢ | سامع | ١٧١ | صانع | ٢١١ | ٣٨٢ |
| زحل | ٣٨٣ | الر | ٣٨٣ | - | - | ٣٨٣ |
| زحل | ٣٨٤ | حکیم | ٧٨ | قاہر | ٣٠٦ | ٣٨٤ |
| زحل | ٣٨٥ | محال | ٧٩ | قہار | ٣٠٦ | ٣٨٥ |
| زہرہ | ٩٦ | حی | ١٨ | حکیم | ٧٨ | ٩٦ |
| زہرہ | ٩٧ | حی | ١٨ | محال | ٧٩ | ٩٧ |
| زہرہ | ٩٨ | حی | ١٨ | ملی | ٨٠ | ٩٨ |
| زہرہ | ٩٩ | حم | ٩٩ | - | - | ٩٩ |
| زہرہ | ١٢٩ | حی | ١٨ | اعلی | ١١١ | ١٢٩ |
| زہرہ | ١٣٠ | مکمل | ١٣٠ | - | - | ١٣٠ |
| زہرہ | ١٣١ | یس | ١٣١ | - | - | ١٣١ |
| زہرہ | ١٣٢ | اللہ | ٦٦ | ناہی | ٦٦ | ١٣٢ |
| زہرہ | ٢١٩ | محیی | ٦٨ | قائم | ١٥١ | ٢١٩ |
| زہرہ | ٢٢٠ | طسم | ٢٢٠ | - | - | ٢٢٠ |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| زهره | ۲۲۱ | ملک | ۹۰ | سلام | ۱۳۱ | ۲۲۱ |
| زهره | ۲۲۲ | مالک | ۹۱ | سلام | ۱۳۱ | ۲۲۲ |
| زهره | ۳۸۳ | الر | ۳۸۳ | - | - | ۳۸۳ |
| زهره | ۳۸٤ | مسهل | ۱۳۵ | راحم | ۲٤۹ | ۳۸٤ |
| زهره | ۳۸۵ | سلام | ۱۳۱ | مطهر | ۲۵٤ | ۳۸۵ |
| زهره | ۳۸٦ | سامع | ۱۷۱ | طاهر | ۲۱۵ | ۳۸٦ |
| شمس | ۱۵ | هی | ۱۵ | - | - | ۱۵ |
| شمس | ۱٦ | طه | ۱٦ | - | - | ۱٦ |
| شمس | ۱۷ | اهیا | ۱۷ | - | - | ۱۷ |
| شمس | ۱۷ | حی | ۱۸ | - | - | ۱۸ |
| شمس | ۹٦ | حی | ۱۸ | حکیم | ۷۸ | ۹٦ |
| شمس | ۹۷ | حی | ۱۸ | محال | ۷۹ | ۹۷ |
| شمس | ۹۸ | حی | ۱۸ | ملی | ۸۰ | ۹۸ |
| شمس | ۹۹ | حم | ۹۹ | | | ۹۹ |
| شمس | ۲۷۰ | مالک | ۹۱ | مطلق | ۱۷۹ | ۲۷۰ |
| شمس | ۲۷۱ | مکمل | ۱۳۰ | منان | ۱٤۱ | ۲۷۱ |
| شمس | ۲۷۲ | الم | ۲۷۲ | - | - | ۲۷۲ |
| شمس | ۲۷۳ | اله الاله | ۱۰۳ | معین | ۱۷۰ | ۲۷۳ |
| شمس | ۳۸۳ | الر | ۳۸۳ | - | - | ۳۸۳ |
| شمس | ۳۸٤ | مکمل | ۱۳۰ | مطهر | ۲۵٤ | ۳۸٤ |
| شمس | ۳۸۵ | ملهم | ۱۱۵ | کریم | ۲۷۰ | ۳۸۵ |
| شمس | ۳۸٦ | حلیم | ۸۸ | رحمٰن | ۲۹۸ | ۳۸٦ |
| عطارد | ۹۳ | طه | ۱٤ | محال | ۷۹ | ۹۳ |
| عطارد | ۹٤ | اله | ۳٦ | محی | ۵۸ | ۹٤ |
| عطارد | ۹۵ | ص | ۹۵ | - | - | ۹۵ |
| عطارد | ۹٦ | حی | ۱۸ | حکیم | ۷۸ | ۹٦ |
| عطارد | ۹٦ | الهی | ٤٦ | ن | ۵۰ | ۹٦ |
| عطارد | ۹۷ | حی | ۱۸ | محال | ۷۹ | ۹۷ |

| عطارد | ٩٨ | حی | ١٨ | ملی | ٨٠ | ٩٨ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عطارد | ٩٩ | حم | ٩٩ | - | - | ٩٩ |
| عطارد | ١٢٩ | حی | ١٨ | اعلیٰ | ١١١ | ١٢٩ |
| عطارد | ١٣٠ | طس | ١٣٠ | - | - | ١٣٠ |
| عطارد | ١٣١ | سلام | ١٣١ | - | - | ١٣١ |
| عطارد | ١٣٢ | اللہ | ٦٦ | ناھی | ٦٦ | ١٣٢ |
| عطارد | ٣٨٣ | الر | ٣٨٣ | - | - | ٣٨٣ |
| عطارد | ٣٨٤ | مالا مکاں | ١٨٣ | قاسم | ٢٠١ | ٣٨٤ |
| عطارد | ٣٨٥ | مھیمن | ١٤٥ | مقسم | ٢٤٠ | ٣٨٥ |
| عطارد | ٣٨٦ | الہ | ٣٦ | نصیر | ٣٥٠ | ٣٨٦ |
| قمر | ٩٨ | حی | ١٨ | ملی | ٨٠ | ٩٨ |
| قمر | ٩٩ | حم | ٩٩ | - | - | ٩٩ |
| قمر | ١٠٠ | ملیک | ١٠٠ | - | - | ١١٠ |
| قمر | ١٠١ | امین | ١٠١ | - | - | ١٠١ |
| قمر | ١٠٢ | طہ | ١٤ | حلیم | ٨٨ | ١٠٢ |
| قمر | ١٠٤ | الھی | ٤٦ | محی | ٥٨ | ١٠٤ |
| قمر | ١٠٥ | الہ | ٣٦ | حاکم | ٦٩ | ١٠٥ |
| قمر | ١٠٦ | ن | ١٠٦ | - | - | ١٠٦ |
| قمر | ١٠٧ | الہ | ٣٦ | الم | ٧١ | ١٠٧ |
| قمر | ١٠٨ | حق | ١٠٨ | - | - | ١٠٨ |
| قمر | ١٧٧ | اللہ | ٦٦ | اعلیٰ | ١١١ | ١٧٧ |
| قمر | ١٧٨ | محیط | ٦٧ | عالی | ١١١ | ١٧٨ |
| قمر | ١٧٩ | مطلق | ١٧٩ | - | - | ١٧٩ |
| قمر | ١٨٠ | سمیع | ١٨٠ | - | - | ١٨٠ |
| قمر | ١٨١ | ق | ١٨١ | - | - | ١٨١ |
| قمر | ٢١٧ | اللہ | ٦٦ | قائم | ١٥١ | ٢١٧ |
| قمر | ٢١٨ | حی | ١٨ | منعم | ٢٠٠ | ٢١٨ |
| قمر | ٢١٩ | حاکم | ٦٩ | علیم | ١٥٠ | ٢١٩ |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قمر | ۲۲۰ | طسم | ۲۲۰ | - | - | ۲۲۰ |
| قمر | ۲۲۱ | مالک | ۹۱ | مکمل | ۱۳۰ | ۲۲۱ |
| قمر | ۴۷۳ | المر | ۴۷۳ | - | - | ۴۷۳ |
| قمر | ۴۷۴ | مصلح | ۱۶۸ | قاهر | ۳۰۶ | ۴۷۴ |
| قمر | ۴۷۵ | لا اله الا الله | ۱۶۵ | میسر | ۳۱۰ | ۴۷۵ |
| قمر | ۴۷۶ | مسهل | ۱۳۵ | ناصر | ۳۴۱ | ۴۷۶ |
| قمر | ۴۷۷ | مطلق | ۱۷۹ | رحمٰن | ۲۹۸ | ۴۷۷ |
| مریخ | ۹۶ | حی | ۱۸ | حکیم | ۷۸ | ۹۶ |
| مریخ | ۹۷ | حی | ۱۸ | محال | ۷۹ | ۹۷ |
| مریخ | ۹۸ | حی | ۱۸ | ملی | ۸۰ | ۹۸ |
| مریخ | ۹۹ | حم | ۹۹ | - | - | ۹۹ |
| مریخ | ۲۷۰ | ملک | ۹۰ | سمیع | ۱۸۰ | ۱۷۰ |
| مریخ | ۲۷۱ | مطاع | ۱۲۰ | قائم | ۱۵۱ | ۲۷۱ |
| مریخ | ۲۷۲ | الم | ۲۷۲ | - | - | ۲۷۲ |
| مریخ | ۲۷۳ | ملهم | ۱۱۵ | محسن | ۱۵۸ | ۲۷۳ |
| مریخ | ۳۴۲ | سلام | ۱۳۱ | صانع | ۲۱۱ | ۳۴۲ |
| مریخ | ۳۴۳ | کهیعص | ۳۴۳ | - | - | ۳۴۳ |
| مریخ | ۳۴۴ | مهلک | ۹۵ | راحم | ۲۴۹ | ۳۴۴ |
| مریخ | ۳۴۵ | مهیمن | ۱۴۵ | منعم | ۲۰۰ | ۳۴۵ |
| مریخ | ۳۶۷ | المص | ۳۶۷ | - | - | ۳۶۷ |
| مریخ | ۳۶۸ | حی | ۱۸ | نصیر | ۳۵۰ | ۳۶۸ |
| مریخ | ۳۶۹ | اعلیٰ | ۱۱۱ | رحیم | ۲۵۸ | ۳۶۹ |
| مریخ | ۳۷۰ | مانع | ۱۶۱ | مقسط | ۲۰۹ | ۳۷۰ |
| مشتری | ۲۷۰ | حاکم | ۶۹ | قاسم | ۲۰۱ | ۲۷۰ |
| مشتری | ۲۷۱ | اعلیٰ | ۱۱۱ | ناطق | ۱۶۰ | ۲۷۱ |
| مشتری | ۲۷۲ | الم | ۲۷۲ | - | - | اضافی |
| مشتری | ۲۷۲ | الم | ۲۷۲ | - | - | ۲۷۲ |
| مشتری | ۲۷۳ | مهلک | ۹۵ | اله الناس | ۱۷۸ | ۲۷۳ |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مشتری | ٢٧٣ | حق | ١٠٨ | لا اله الا الله | ١٦٥ | ٢٧٣ |
| مشتری | ٢٧٤ | مهلک | ٩٥ | مطلق | ١٧٩ | ٢٧٤ |
| مشتری | ٢٧٥ | ملهم | ١١٥ | ناطق | ١٦٠ | ٢٧٥ |
| مشتری | ٣٨٢ | سلطان | ١٥٠ | ملک الناس | ٢٣٢ | ٣٨٢ |
| مشتری | ٣٨٣ | الر | ٣٨٣ | - | - | ٣٨٣ |
| مشتری | ٣٨٤ | حکیم | ٧٨ | قهار | ٣٠٦ | ٣٨٤ |
| مشتری | ٣٨٥ | محال | ٧٩ | قاهر | ٣٠٦ | ٣٨٥ |
| مشتری | ٥٢٧ | احکم الحاکمین | ٢٢٩ | رحمٰن | ٢٩٨ | ٥٢٧ |
| مشتری | ٥٢٨ | اله الناس | ١٧٨ | نصیر | ٣٥٠ | ٥٢٨ |
| مشتری | ٥٢٩ | مطلق | ١٧٩ | نصیر | ٣٥٠ | ٥٢٩ |
| مشتری | ٥٣٠ | حمعسق | ٥٣٠ | - | - | ٥٣٠ |

# اوفاق مقطعات مثلث تا معشر

واضح ہو کہ ان تمام اوفاق کو اسمائے نُور سے پر کیا گیا ہے، میں اللہ رب العزت کے آگے سربسجود ہوں کہ اس نے یہ نعمت عظیمہ مجھے تفویض کی کہ یہ اوفاق میں اسمائے نورانیہ سے وضع کرسکا، اور وہ بھی کامل چال کے ساتھ یعنی ہر ایک خانہ ایک ایک کی رفتار سے آگے اپنی چال کے مطابق اسمائے مقدسہ سے بھرتا ہوا خانہ مفتاح سے خانہء مغلاق تک اپنی کامل حیثیت میں جاکر منتج ہوتا ہے، یہ سب آپ علومِ روحانیہ کی تاریخ میں پہلی بار ملاحظہ کررہے ہیں، میں ایک بار پھر شکر گزار ہوں اس ذاتِ کبریاء کا کہ تمام نوعِ انسانی کی کی گئی کاوشوں میں سے یہ سعادت اس کی ذات کریمی نے میرے ہی حصے میں لکھ دی کہ میں نے اوفاق کے عوالم میں ایک نئے باب کو تاریخ میں رقم کیا، بلاشبہ یہ کام کبھی بھی مکمل نہیں ہوپاتا، اگر تائید ایزدی اس میں شامل نہ ہوتی، یقیناً وقوف دینا میرے رب ہی کا کمال ہے۔

واضح ہو کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے اعداد کا ایک عجیب نظام قائم کررکھا ہے، ہم نے مکاشفات اسرار میں ایک کتاب مکاشفات قرآن کے لکھے جانے کا بھی ذکر کیا تھا، اس میں ہم نے اعداد و تعداد کا جو فلسفہ ربِ عظیم کے دیے ہوئے وقوف کے باعث حاصل کیا ہے اس کو دینے کی بھرپور کوشش کریں گے (اگر زندگی نے اور حالات نے ساتھ دیا تو)۔ انشاء اللہ

## قرآن اور اعداد تین تا دس

اب ہم اوفاق کی نسبت اعداد کا ذکر کریں گے۔ چونکہ آیات اور ان کا ترجمہ دینے سے کئی صفحات اس کے لئے درکار ہیں، اختصاراً ان کلمات کو درج کیا جاتا ہے اور ساتھ میں ترجمہ کو بھی، (ان اعداد کے سلسلے میں اختصار آیات کو ہم نے مولانا عبدالرحمٰن کیلانی ؒ کی کتاب مترادف القرآن کے طریق د پیش کیا ہے) اگر کسی صاحب کو شوق ہو، تو آیت کا نمبر اور سورت کا نام درج ہے، قرآن پاک کھول کر دیکھا جاسکتا ہے۔

### قرآن اور عدد تین

واضح ہو کہ وفق مثلث تین اضلاع سے بنا ہے، قرآن مجید میں عدد تین ان آیات مقدسہ میں مذکور ہوا ہے۔

آیت اول: ﴿ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِي ٱلْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ﴿١٩٦﴾ ﴾ البقرۃ: ۱۹۶

ترجمہ: ......وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس ہو......

آیت دوم: ﴿ خَلْقًا مِّنۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَٰتٍ ثَلَٰثٍ ﴿٦﴾ ﴾ الزمر: ۶

ترجمہ: ...... ایک طرح پھر دوسری طرح تین اندھیروں میں بناتا ہے......

آیت سوم: ﴿ فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ ﴿١٤﴾ ﴾ یس: ۱۴

ترجمہ: ...... پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی ......

آیت چہارم: ﴿ فَلِأُمِّهِ ٱلثُّلُثُ ﴿١١﴾ ﴾ النساء: ۱۱

ترجمہ: ......تو ایک تہائی ماں کا حصہ......

آیت پنجم: ﴿ فَلَهُمَا ٱلثُّلُثَانِ ﴿١٧٦﴾ ﴾ النساء: ۱۷۶

ترجمہ: ......تو ان دونوں بیٹیوں کا دوتہائی......

## قرآن اور عدد چار

قرآن میں عدد چار ان آیات میں مستعمل ہوا ہے،

آیت اول: ﴿ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ ﴿١٥﴾ ﴾ النساء: ۱۵

ترجمہ: ......تم میں سے چار......

آیت دوم: ﴿ أَرْبَعَ شَهَٰدَٰتٍ ﴿٨﴾ ﴾ النور: ۸

ترجمہ: ......چار گواہیاں......

آیت سوم: ﴿ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ﴿٢٢﴾ ﴾ الکہف: ۲۲

ترجمہ: ......چوتھا ان کا کتا ہے......

آیت چہارم: ﴿ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ﴿٣﴾ ﴾ النساء: ۳

ترجمہ: ......تین تین اور چارچار......

آیت پنجم: ﴿ ۞ فَلَكُمُ ٱلرُّبُعُ ﴿١٢﴾ ﴾ النساء: ۱۲

ترجمہ: ......تو تمہارے لئے چوتھائی ہے......

## قرآن اور عدد پانچ

قرآن مجید میں عدد پانچ ان آیات میں مذکور ہوا ہے۔

آیت اول: ﴿ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ ﴿٢٢﴾ ﴾ الکہف: ۲۲

ترجمہ: ......اور کہتے ہیں کہ پانچ ہیں۔ ......

آیت دوم: ﴿ وَالْخَامِسَةُ ﴿٧﴾ ﴾ النور: ۷
ترجمہ: ...اور پانچویں بار.....

آیت سوم: ﴿ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ ﴿٤١﴾ ﴾ الأنفال: ٤١
ترجمہ: ......تو اللہ کے لئے اس کا پانچواں حصہ......

## قرآن اور عدد چھ

قرآن مجید میں عدد چھ ان آیات میں مذکور ہوا ہے۔

آیت اول: ﴿ سِتَّةِ أَيَّامٍ ﴿٥٤﴾ ﴾ الأعراف: ٥٤
ترجمہ: ......چھ دنوں میں۔.....

آیت دوم: ﴿ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ ﴿٢٢﴾ ﴾ الكهف: ۲۲
ترجمہ:...... چھٹا ان کا کتّا ہے......

آیت سوم: ﴿ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ﴿١١﴾ ﴾ النساء: ۱۱
ترجمہ:......تو ماں کا چھٹا حصہ ہے......

## عدد سات اور قرآن

قرآن مجید میں عدد سات ان آیات میں مذکور ہوا ہے۔

آیت اول: ﴿ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ﴿٤٤﴾ ﴾ الحجر: ٤٤
ترجمہ: اس کے سات دروازے ہیں......

آیت دوم: ﴿ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ ﴿٤٦﴾ ﴾ یوسف: ٤٦
ترجمہ: سات موٹی گائیوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات خوشے سبز ہیں۔

## قرآن اور عدد آٹھ

قرآن مجید میں ان آیات میں عدد آٹھ مذکور ہوا ہے

آیت اول: ﴿ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ﴿١٤٣﴾ ﴾ الأنعام: ١٤٣
ترجمہ: آٹھ جوڑے (نروماده)......

آیت دوم: ﴿ ثَمَانِيَ حِجَجٍ ﴿٢٧﴾ ﴾ القصص: ۲۷
ترجمہ:......آٹھ سال......

آیت چہارم: ﴿ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ﴿٢٢﴾ ﴾ الكهف: ۲۲

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔۔۔۔۔۔

آیت پنجم۔ ﴿ فَلَهُنَّ ٱلثُّمُنُ ﴿١٢﴾ ﴾ النساء: ۱۲

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔تو ان عورتوں کا آٹھواں حصہ ہے۔۔۔۔۔۔

## قرآن مجید اور عدد نو

قرآن مجید میں عدد نو اس آیت میں استعمال ہوا ہے۔

﴿ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ ﴿١٠١﴾ ﴾ الإسراء: ۱۰۱

ترجمہ: ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دیں۔۔۔۔۔۔

## قرآن مجید اور عدد دس

قرآن مجید میں عدد دس ان آیات میں استعمال ہوا ہے۔

آیت اول: ﴿ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ﴿١٩٦﴾ ﴾ البقرة: ۱۹٦

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔یہ پورے دس ہوئے۔۔۔۔۔

آیت دوم: ﴿ وَأَتْمَمْنَٰهَا بِعَشْرٍ ﴿١٤٢﴾ ﴾ الأعراف: ۱٤۲

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔ہم نے اس کو دس سے پورا کیا۔۔۔۔۔۔

آیت سوم: ﴿ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ﴿١٦٠﴾ ﴾ الأنعام: ۱٦۰

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔دس گنا اس کے۔۔۔۔۔۔

آیت چہارم: ﴿ مِعْشَارَ ﴿٤٥﴾ ﴾ سبأ: ٤٥

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔دسواں حصہ۔۔۔۔۔۔

یہ ان اعداد کا تذکرہ تھا جو قرآن کریم میں مرقوم ہوئے اور ان ہی اعداد سے متعلق اوفاق مقطعات کے اعداد سے مزین ہم پیش کررہے ہیں۔

واضح باد کہ: ان اوفاق کے فوائد سے کماحقہ استفادہ کرنے کے لئے اور اس کی تاثیر جاری کرنے کے لئے یہ اسماء(جو اوفاق ذوالکتابت میں درج ہیں) اوفاق کو لکھنے یا کندہ کرنے کے بعد چودہ بار ان لکھے ہوئے اوفاق پر دم کریں تو فوراً اس میں تاثیر پیدا ہوگی۔

# مثلث نورانی

## کلمات مقطعات کا نقش مثلث ذوالکتابت

| | | |
|---|---|---|
| اللہ .اطہرالطاہرین | منیر. کاسر | محسن.اعلم من کل علیم |
| راحم.سمیع کلام کل حی | علیم.مسھل الیسر | قائم.عالم السر |
| علیم.عالم السر | ناصر.راحم | مصلح.مرسل المیاہ |

وفق ۱۷۵۷

## کلمات مقطعات کا نقش مثلث مع کسر

| | | |
|---|---|---|
| ۵۸۷ | ۵۸۱ | ۵۸۹ |
| ۵۸۸ | ۵۸٦ | ۵۸۳ |
| ۵۸۲ | ۵۹۰ | ۵۸۵ |

وفق ۱۷۵۷

وفق مثلث نورانی کے خواص

*اگر شرف شمس یا شرف مشتری یا شرف قمر میں اس وفق کو لکھ کر پاس رکھا جائے تو کسی بھی نامہربان شخص کے پاس چلا جائے تو وہ دیکھتے ہی مہربان ہوگا۔

*اگر اس وفق کو شرف قمر میں لکھ کر، جس چیز میں رکھا جائے گا، اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، نہ تو اسے کیڑا لگے گا، نہ ہی اسے آگ جلا پائے گی، نہ ہی وہ پانی میں غرق ہوگی، نہ ہی اسے کوئی چراسکے گا۔

*اگراس کے وفق عددی کو زحل یا مشتری کے سعد اوقات میں چار عدد اوفاق بنا کر کسی سفال آب نارسیدہ میں ڈال کر اسے اچھی طرح سے بند کرکے کھیت کے چاروں کونوں میں دفن کیا جائے، تو وہ کھیتی خوب فصل دے گی، اور آفاتِ ارضی و سماوی سے محفوظ رہے گی۔

*اگر زہرہ و مشتری کی تثلیث میں اس کو لکھ کر زوجین کو پلایا جائے تو ان کے مابین محبت پیدا ہوگی۔

*اگر شرف عطارد میں چاندی کی انگوٹھی بنا کر اس پر یہ وفق کندہ کیا جائے، تو جو شخص اسے پہنے اس کا حافظہ تیز ہو،اور وہ خوب علم حاصل کرے گا۔

*اگر اس وفق ذوالکتابت کو بچے کے گلے میں باندھا جائے تو اسے نظرِ بد سے امان ہوگی،اور اسے کسی بھی ناظور کی نظرنہیں لگے گی۔

*اگر کوئی بچہ بہت روتا ہو،اور ماں باپ اس کے سکون کو ترستے ہوں،تو عددی وفق لکھ کر نیلے تاگے سے باندھ کراس بچے کے گلے میں لٹکایا جائے اورذوالکتابت وفق کو اس کے سرہانے رکھا جائے تو اسے آرام حاصل ہوگا۔

*اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے گرد آیات مقطعات لکھ کر سحرزدہ کو پلایا جائے تو اسی وقت اس کو افاقہ ہوگا۔اور ایک ویسا ہی وفق لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے تو اس پر کبھی بھی سحر اثر نہیں کرے گا۔اگرچہ ساحروں کی ایک فوج بھی مل کراس کے پیچھے پڑے لیکن اس پر اثر نہیں ڈال سکتی۔

*اس وفق کو اگر کسی ایسے شخص کو لکھ کر دیا جائے جو بہت سفر میں رہتا ہو،تو اسے سفر درماندہ نہیں کرے گا،اور وہ راستے کے حوادث سے بھی مامون رہے گا۔

*اگر کسی عورت کو دردزہ ہو،اور زچگی میں عسرت ہو،تو اس وفق کو لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے،تو اس کا وضع حمل آسانی سے ہوگا،لیکن یہ احتیاط کرنی چاہیے،کہ زچگی کے فوراً بعد ہی اس کو اتار دیا جائے، کیونکہ پاکی باقی نہیں رہتی،اور ناپاکی کی حالت میں کوئی بھی ذوالکتابت وفق کسی بھی صورت میں نہیں پہنا جاسکتا،کیونکہ یہ بے ادبی ہے،اس سے بچیں، یہ احتیاط کا حکم صرف زچگی کے بعد ہی سے مخصوص نہیں بلکہ حکمِ عام ہے، ہر حالت میں اس بات کو ملحوظ نگاہ رکھا جائے گا۔

# مربع نورانی

کلمات مقطعات کا نقش مربع مع کسر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ناصر.ملک | مکرم.مهیمن | صانع.قاسم | رحمن.عالم |
| مهیمن.رحمن | نصیر.حلیم | عالم السر | مطهر.مقیم |
| سلام.قاهر | صانع.احکم الحاکمین | حنان.لاملک الا ملکه | اسمع السامعین |
| رحمن.محصی | مطهر.سمیع | مسهل الیسر | منیر.منان |

وفق ۱۷۵۷

کلمات مقطعات کا نقش مربع مع کسر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٤٣١ | ٤٤٥ | ٤٤٢ | ٤٣٩ |
| ٤٤٣ | ٤٣٨ | ٤٣٢ | ٤٤٤ |
| ٤٣٧ | ٤٤٠ | ٤٤٧ | ٤٣٣ |
| ٤٤٦ | ٤٣٤ | ٤٣٦ | ٤٤١ |

وفق ۱۷۵۷

وفق مربع نورانی کے خواص

*تسخیر خلق کے لئے جس وقت زہرہ برج میزان کے پندرہ درجے پر ہو یا حوت کے ستائیسویں درجے پر ہو،اس وقت اس مربع کو چاندی کی لوح پر کندہ کرکے پاس رکھنے سے خلق تسخیر ہوگی۔

*جب شمس و قمر کی تثلیث ہو اس وقت اس مربع کو زعفران و عرق گلاب سے لکھ کر اپنے پاس رکھے اور جب حکام و افسران کے پاس جائے تو ان کی نظر میں مقام پائے،اور وہ اس کی حاجت روائی کریں گے۔

*جب شرف شمس ہو،اور نحس نظرات سے پاک ہو،اس وقت اس لوح کو سونے پر کندہ کرکے اس کو پاس رکھنے سے،حاملِ لوح کو ترقی اور بلند مرتبہ ملے گا۔

*جب قمر اور زہرہ کا قران ہو اور نحس نظرات سے خالی ہو تو اس وقت اس مربع کو چاندی کی لوح پر کندہ کرکے اپنے پاس رکھنے سے جمیع آفات سے امان میں رہے،اور لوگوں کی نظر میں محبوب ہو۔

*جب قمر و مریخ کی تثلیث ہو اس وقت اس وفق کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے دشمنوں سے نجات ملے گی،اور دشمن کوئی ریشہ دوانی نہ کرسکیں گے۔

*جو شخص مقدموں میں الجھا رہتا ہو،وہ اگر شرف شمس میں، اور طالع برج اسد میں اس مربع کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اسے بے وجہ کے مقدمات سے نجات ملے گی۔

*جس کے مال و دولت میں استحکام نہ رہتا ہو،اور وہ شخص جو سدا مالی پریشانیوں میں گھرا رہتا ہو وہ اگر زحل و مشتری کی نظر تثلیث یا نظر تسدیس میں اس لوح کو زعفران و عرق گلاب سے لکھ کر اپنے پاس رکھے،تو اس کا مال و دولت ضایع ہونے سے بچ جائے گا۔

*جن میاں بیوی میں لڑائی جھگڑا رہتا ہو،اور گھر جہنم کا نمونہ دکھائی دینے لگے،ایسے فریقین میں سے کوئی ایك یہ وفق زہرہ و مریخ کی تثلیث یا تسدیس میں لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اسے دوسرے فریق کی مخالفت اور جھگڑوں سے نجات ملے گی۔

*جب قمر شرف میں ہو تو اس وقت اس وفق کو لکھ کر اگر کسی بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ بیماریوں اور نظر بد سے بچا رہے۔

*زحل کی ساعت سعید میں اگر اس وفق عددی کو لکھ کر کسی مکان کی بنیاد میں ڈالا جائے تو وہ عمارت اپنے مکینوں کے لئے مسعود ثابت ہوگی۔

*اگر اس وفق عددی کو مشتری کے سعد اوقات میں لکھ کر کسی زرعی زمین کے چاروں کونوں میں گاڑ دیا جائے تو وہ زمین فصل خوب اگائے،اور آفات ارضی و سماوی سے مامون رہے گی۔

# مخمس نورانی

کلمات مقطعات کا نقش ذوالکتابت

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| کریم۔حاکم | قاہر۔الٰہی | مالک۔کریم | حق۔مقسم | معلق۔اللہ الناس |
| اللہ۔رحمن | مکرم۔الٰہی | مطہر۔امین | حلیم۔مظہر | نصیر |
| حلیم۔کریم | امان من لا امان لہ | منان۔مالک الملک | سلام۔قاصم | ملک۔مطہر |
| امر۔علی | کریم۔ملک | مطلق۔مصلح | حی۔لاملک الا ملکہ | سلام۔مالک الملک |
| منعم۔مہیمن | سمیع۔مطلق | ناصر | محال۔کریم | طاہر۔محصی |

وفق ١٧٥٧

کلمات مقطعات کا نقش مخمس مع کسر

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٣٣٩ | ٣٥٢ | ٣٦١ | ٣٤٨ | ٣٥٧ |
| ٣٦٤ | ٣٤٦ | ٣٥٥ | ٣٤٢ | ٣٥٠ |
| ٣٥٨ | ٣٤٠ | ٣٥٣ | ٣٦٢ | ٣٤٤ |
| ٣٥١ | ٣٦٠ | ٣٤٧ | ٣٥٦ | ٣٤٣ |
| ٣٤٥ | ٣٥٩ | ٣٤١ | ٣٤٩ | ٣٦٣ |

وفق ١٧٥٧

وفق مخمس نورانی کے خواص

* اگر زہرہ شرف میں ہو اور طالع حوت ہو تو اس وفق کو چاندی کی لوح پر کندہ کرکے پاس رکھنے سے محبوب خلائق ہوگا۔

*شرف عطارد میں اس لوح کو چاندی کی لوح پر کندہ کرکے پاس رکھنے سے علم و عقل میں اضافہ ہوگا۔

*ایسا بچہ جو دودھ نہ لیتا ہو اور روتا بہت ہو، تو شرف قمر کے وقت اس کے دو عدد اوفاق بنا کر ایک کو اسے پلایا جائے اور دوسرے کو اس کے گلے میں ڈال دیا جائے، تو وہ بچہ رونا بند کرے گا۔

*اس وفق کو اگر لوح مسی پر شرف مریخ میں کندہ کرکے جو اپنے پاس رکھے گا، اس کی قوت مردمی زیادہ ہوگی، اور اس کی بدنی قوت زیادہ ہوجائے گی، اور وہ بھاری بوجھ آسانی سے اٹھا جائے گا۔

*اس وفق میں تسخیرمستورات کا بہت ہی خاص راز پوشیدہ ہے، اگر کوئی حسب قواعد اسے استعمال کرے گا تو کبھی بھی فوائد سے محروم نہیں رہے گا، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں

برائی کا عمل دخل نہ ہو۔یہ اوفاق روحانیہ ہیں صرف خیر کے لئے ہیں، اگر کسی نے شر کی خاطر یا حرام نیت سے ان کو استعمال کیا،تو وہ رجعت کا شکار ہو جائے گا۔

*اگر اس وفق کو شرف قمر میں چاندی کی لوح پر لکھ کر اسے اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھامے رکھے تو سامنے والے کی زبان سے حامل لوح کے لئے کبھی بھی شر کا کلمہ نہیں نکلے گا۔

## مسدس نورانی

کلمات مقطعات کا نقش مسدس ذوالکتابت

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الله.مقسط | حاکم.مالک الملک | احکم من کل حکیم | رحمن | طاهر.ملک | ملیک.صانع |
| حق.الله الناس | محال.مالک الملک | حکیم.ملک الناس | الله.صانع | محصی.مهیمن | مکرم |
| راحم.محی | طاهر.حلیم | الله.احکم الحاکمین | کریم.حی | حاکم.طاهر | قائم.معطی |
| قاسم.مالک | قاهر | اله.راحم | رحیم.الٰهی | حی.رحیم | مطلع.مهیمن |
| مهیمن.قائم | قاسم.حکیم | صانع.مالک | طاهر.محیط | مقسم.حاکم | حکیم.صانع |
| اعلیٰ.مقیم | مصلح.معطی | الله.مالک الملک | مقسم.حکم | مطهر.اله | ملیک.مالا مکان |

وفق ١٧٥٧

کلمات مقطعات کا نقش مسدس مع کسر

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ٢٧٥ | ٢٨١ | ٢٨٧ | ٢٩٨ | ٣٠٥ | ٣١١ |
| ٢٨٦ | ٢٩١ | ٣١٠ | ٢٧٧ | ٢٩٣ | ٣٠٠ |
| ٣٠٧ | ٣٠٣ | ٢٩٥ | ٢٨٨ | ٢٨٤ | ٢٨٠ |
| ٢٩٢ | ٣٠٦ | ٢٨٥ | ٣٠٤ | ٢٧٦ | ٢٩٤ |
| ٢٩٦ | ٢٧٩ | ٣٠٢ | ٢٨٢ | ٣٠٩ | ٢٨٩ |
| ٣٠١ | ٢٩٧ | ٢٧٨ | ٣٠٨ | ٢٩٠ | ٢٨٣ |

وفق ١٧٥٧

وفق مسدس نورانی کے خواص

*جس شخص کو وجع المفاصل ہو،یا کمر کے درد میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہو تو اس وفق عددی کو روغن زیتون میں حل کرکے مالش کرے،اور وفق ذوالکتابت کو لکھ کر پیئے اور اسے پہنے تو وہ درد سے بہت جلد نجات پائے۔

*اگر کسی گریختہ کا نام اس وفق کے نیچے لکھ کر اسے ہوا میں لٹکائے تو وہ بہت جلد واپس ہوگا۔

*اگر روپیہ پیسہ ہاتھ میں نہ ٹکتا ہو،اور گھر میں بے برکتی ہو تو اس ذوالکتابت وفق کو لکھ کر گھر کا سربراہ اپنے پاس رکھے اور ایک وفق کو گھر میں نمایاں جگہ پر آویزاں کرے تو،اس کے گھر میں خوش بختی کا دور دورہ ہو۔

*اگر کوئی شخص ذرا ذرا سی بات پر مشتعل ہو،اور بیوی سے بدمزاجی کے ساتھ پیش آئے،تو اگر وہ عورت طہارت کے ساتھ اس وفق کو اپنے پاس رکھے،اور اس وفق کو لکھ کر اسے پلائے،تو وہ اپنے ناجائز معاملات سے باز آئے۔

*اگر کوئی شخص سونے کا کاروبار کرتا ہو،یا حصص کا کاروبار کرتا ہو اور اس میں اسے خسارے سے ہی سابقہ پڑ رہا ہو تو اس کوسونے کی لوح پر کندہ کرکے اپنے پاس رکھنے سے،اسے فائدہ حاصل ہوگا۔

*دائمی سر درد والا مریض اسے پاس رکھے،اور ایک ہفتے تک متواتر اسے زعفران و عرق گلاب سے لکھ کر پیئے تو اسے درد سے نجات ملے۔

*اگر بادشاہ اسے سونے کی لوح پر کندہ کراکے اپنے پاس رکھے،تو رعایا اس کے خلاف بغاوت نہ کرے،اور دیگر حکومتیں،اور ان کے سلاطین اس کی عزت کریں گے۔

*اگر کوئی بلڈ پریشر کا دائمی مریض ہو،اس کو چاندی کی لوح پر کندہ کرکے اپنے پاس رکھے تو اس کو افاقہ ہو،اور اگر کوئی ایسا شخص اس کو لکھ کر پاس رکھے،جو سمجھتا ہے کہ اسے بلا بات اشتعال آجاتا ہے، تو یہ اس کے لئے بھی مفید ہے۔

## مسبع نورانی

چال نقش مسبع

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ١ | ٤٦ | ١٤ | ٣٨ | ٢٠ | ٣٠ | ٢٦ |
| ٤٢ | ١٧ | ٣٤ | ٢٣ | ٥ | ٤٣ | ١١ |
| ٢٧ | ٢ | ٤٧ | ٨ | ٣٩ | ٢١ | ٣١ |
| ١٢ | ٣٦ | ١٨ | ٣٥ | ٢٤ | ٦ | ٤٤ |
| ٣٢ | ٢٨ | ٣ | ٤٨ | ٩ | ٤٠ | ١٥ |
| ٤٥ | ١٣ | ٣٧ | ١٩ | ٢٩ | ٢٥ | ٧ |
| ١٦ | ٣٣ | ٢٢ | ٤ | ٤٩ | ١٠ | ٤١ |

نقش مسبع واسماءنور جمیع کلمات مقطعات تلخیص شدہ

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| حی. مقسط | اعلیٰ. مانع | حنان. سلام | •معطی. مسہل | اللہ. سمیع | حق. محصی | مانع. کامل |
| حلیم. سمیع | حق. مسہل | ملک. منیع • | حکیم. سامع | ملک. منان | حاکم. منعم | محیط. منیع |
| حق. مہیمن | محیط. مانع | ملک مالامکان | اللہ. مصلح | مہلک. منیع | محیی. مطلق | مطلق. حکیم |
| حلیم. سلطان | اعلیٰ. قائم | ملہم. معطی | اکرم. | حنان. عالم | مالک. علام | مطلق. مالک |
| محیی. مقیم | مطہر. | احکم الحاکمین | معطی. مہیمن | ملیک. مسہل | اللہ. منعم | ملک. قائم |
| کامل. سمیع | علی. معطی | ملہم. محصی | علی. مسہل | مسہل. مکین | مالک. ناطق | حلیم. مہیمن |
| اکمل. قائم | قائم. حق | محی. مقیم | حامل. قائم | اللہ. مقسط | حلیم. محصی | مطلق. حلیم |

وفق ۱۷۵۷

عددی نقش مسبع جمیع کلمات مقطعات تلخیص شدہ

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۲۷ | ۲۷۲ | ۲۴۰ | ۲۶۴ | ۲۴۶ | ۲۵۶ | ۲۵۲ |
| ۲۶۸ | ۲۴۳ | ۲۶۰ | ۲۴۹ | ۲۳۱ | ۲۶۹ | ۲۳۷ |
| ۲۵۳ | ۲۲۸ | ۲۷۳ | ۲۳۴ | ۲۶۵ | ۲۴۷ | ۲۵۷ |
| ۲۳۸ | ۲۶۲ | ۲۴۴ | ۲۶۱ | ۲۵۰ | ۲۳۲ | ۲۷۰ |
| ۲۵۸ | ۲۵۴ | ۲۲۹ | ۲۷۴ | ۲۳۵ | ۲۶۶ | ۲۴۱ |
| ۲۷۱ | ۲۳۹ | ۲۶۳ | ۲۴۵ | ۲۵۵ | ۲۵۱ | ۲۳۳ |
| ۲۴۲ | ۲۵۹ | ۲۴۸ | ۲۳۰ | ۲۷۵ | ۲۳۶ | ۲۶۷ |

وفق ۱۷۵۷

وفق مسبع جو چودہ تلخیصی کلمات مقطعات کے اعداد ۱۷۵۷ سے بنایا گیا ہے، تمام اوفاق میں سے یہ وہ واحد وفق ہے جو بلاکسر بھرا گیا ہے، اس مخصوص عدد کو صرف اسی وفق میں بلاکسر پر کیا جاسکتا ہے، یہاں اس کی چال، عددی وفق اور ذوالکتابت وفق دیا گیا ہے جس میں پر کیے جانیوالے تمام اسماء نورانیہ ہیں، اس میں یہ حکمت بھی پوشیدہ ہے کہ تمام مقطعات کے خالص حروف، تمام تہجی کا نصف کامل ہیں، اسی طرح تمام مقطعات کے

کلمات کا نصف کامل یہ وفق ہے، نیز تمام تہجی کا ربع کامل بھی ہے۔ اس وفق کے اسی کمال صنعت کے باعث میں نے اس وفق میں استعمال ہونے والے تمام اسماء کو ایک جدول میں پر کردیا ہے۔ واللہ الموفق

مکاشفات اسرار میں وفق نورانی کے بارے میں بہت کچھ بتایا جا چکا ہے، یہ وہ لاثانی وفق تھا جسے سب سے پہلے سن ۱۹۹۲ء میں پیش کیا گیا تھا، اور اہل علم میں اسے مقبولیت حاصل ہوئی، قدرت نے اپنا کرم کرتے ہوئے اس میں ایسی تاثیر رکھ دی کہ کم از کم بھی تادم تحریر ملک کے طول و عرض میں ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو یہ وفق دیا جاچکا ہے، اور لوگوں نے اس کی برکات روحانیہ سے بے حد استفادہ کیا ہے، اور یہ وفق اپنے خواص میں ایک عجیب اعجاز رکھتا ہے۔ اب اس مذکورہ لوح کے بعد میں ایک اور عظیم وفق آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، اگر اسی سابقہ لوح کے معاملوں میں جو کہیں کوئی کمی رہ جاتی ہے یا اس کے تمام فوائد کسی بھی وجہ سے حاصل نہ ہو پائے ہوں تو، اس عظیم المرتبت وفق کو بروئے کار لائیں، انشاء اللہ فوائد سے محروم نہیں رہیں گے۔

(خصوصی خواص) یہ وفق مبارک ساعت سعید و یوم سعید میں چاندی کی لوح پر لکھا جائے۔ ویسے تو اس کے خواص بہت ہیں لیکن جو میرے تجربے میں آئے میں ان کا ہی تذکرہ کرتا ہوں۔ دعا مانگتے وقت لوح کو ہاتھوں میں اٹھا کر دعا مانگنا باعث استجابت ہے۔ سحرزدہ کو پانی میں بھگوکر پانچ منٹ بعد وہ پانی پلانے سے اسی وقت افاقہ ہوجاتا ہے۔ جنات کے مریض متواتر پہنیں تو جنات بھاگ جائیں، اگر اسی لوح کو تشخیص کے لئے استعمال کریں تو بھی مؤثر و آسان طریقہ ہے۔ سحرزدہ اگر دیکھے تھوڑی دیر مسلسل تو سکون پائے۔ اگر جنات والا دیکھے تو اعضاء بھاری بھاری محسوس ہوں۔ بخار کے مریض کو پانی میں بھگو کر پانی پلانے سے شفا ہوتی ہے۔

عوارض جسمانی کے لئے یہ لوح مبارک تریاق اعظم ہے۔ کسی بھی کہنہ مرض جیسے کہ سر درد و آشوب چشم اور دیگر خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ حاملین لوح سے جادوگر و جنات بُری طرح گھبراتے ہیں۔ لو "LOW" بلڈ پریشر کا مریض سونے یا تانبے پر کندہ کراکے دایاں سُر (شمسی) چلائے اور روزانہ چند منٹ مسلسل دیکھتا رہے۔ حیرت انگیز طور پر بلڈ پریشر بڑھنا شروع ہوجائے گا۔ اور کم کرنے کے لئے بھی چاندی کی لوح استعمال کریں اور بایاں قمری سُر چلائیں۔ حادثہ، مرگی، آفات ارضی و سماوی، بواسیر خونی، ناصور وغیرہ سے تحفظ ملتا ہے۔ دنیاوی کاموں کے لئے اسی تعویذ کو لکھ کر نیچے مقصد لکھ دیں تجربہ شاہد ہے کہ ہر جائز اور شرعی کام ہوجاتا ہے۔

## اسی طرح

*اگرشرف عطارد میں یہ وفق لکھ کر کسی کو پہنایا جائے، اور ایک اسے دھو کر پہنایا جائے تو اس کا حافظہ بہت تیز ہو، اور بھولی ہوئی باتیں اس کو یاد آئیں، اور جو پڑھے اسے فراموش نہ کر پائے اور امتحانوں میں کامیاب ہو۔

* جو شخص ہر وقت مشکلات میں گھرا رہتا ہو، اور اس کو نحوستوں نے چاروں طرف سے گھیر کر رکھا ہو تو، شرف قمر یا شرف زہرہ میں اسے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کی مشکلات ختم ہوں گی۔

*اگر شرف مریخ میں اسے مریخ کی سعد ساعت میں (اگر طالع حمل میسر ہو تو خوب ہے) اسے فولاد کی لوح پر کندہ کرکے پاس رکھے تو وہ آتشیں ہتھیاروں سے محفوظ رہے۔

*اگر کسی مکان یا دکان میں لکھ کر آویزاں کیا جائے تو وہ مکان یا وہ دکان، لوٹ مار، آتش زدگی سے مامون رہے گا۔

* اگر کسی سے کوئی افسر یا عملدار ناراض رہتا ہو، تو اس کو لکھ کر پاس رکھنے سے دفتری اور کاروباری معاملات میں کامیابیاں اور گھریلو خوشیاں حاصل ہوں گی۔

* اگر کسی کی قوت مردمی کمزور ہو تو اس وفق کو فولاد کی لوح پر کندہ کرکے پاس رکھنے سے قوت مردمی زیادہ ہوگی۔ (ناجائز کے لئے اجازت قطعاً نہیں ہے)۔

* اگر کسی کا بڑا بھائی، اپنے چھوٹے بہن بھائیوں سے جائیداد یا دیگر امور میں زیادتی کرتا ہو، تو جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، وہ اس کو اپنے پاس رکھیں، تو وہ زیادتی سے باز آئے گا، اور حد سے نہ بڑھے گا۔

* اگر عمالِ حکومت اور افسر ہمیشہ بدمزدگی کا مظاہرہ کریں، خاندان میں جھگڑے ہوں، اور خواہ مخواہ دَولت کا زیان ہوتا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر پاس رکھنے سے فائدہ حاصل ہوگا۔

* جریان کے مریض کو دو ہفتے تک متواتر نہار منہ پینے کے لئے دیں، تو اس کا مرض دور ہوگا۔

اس وفق معظم کے لئے ہم نے خصوصی طور پر اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ اس میں صرف ہونے والے اسمائے نورانیہ کے اعداد پر مشتمل ایک جدول بنادی ہے تاکہ قاری اس سے استفادہ کرسکے، یہ بات ہم نے باقی اوفاق ہفت گانہ میں نہیں رکھی اس وجہ سے کہ یہ وفق خالص اعداد پر مشتمل ہے اور بغیر کسر کے بھرا گیا ہے، بات یہ نہیں ہے کہ کسر سے وفق اپنی میزان سے گر جاتا ہے، کسر سے وفق اس وقت گر جاتا ہے جب اس کے اضلاع طول و

افق و عرض و عمود میں اپنی میزان سے گرجائیں. ان تمام اوفاق کو کہ ہم جن کو بغیر کسر کے یا مع کسر کے وضع کررہے ہیں، وہ تمام کے تمام کامل ہیں، کوئی بھی میزان سے گرتا نہیں ہے، یہ صرف وفق کے حسابی طور پر مستقیم ہونے کی بناء پر ہے.

مشق کے لئے میزان اسماء سے مستفیض ہونے کے لئے جدول اسماء نورانیہ کی دی جاتی ہے، جو نقش مسبع میں استعمال ہوئے۔

| چال نقش | اسم اول | اعداد اسم اول | اسم دوم | اعداد اسم دوم | جملہ اعداد |
|---|---|---|---|---|---|
| ١ | حی | ١٨ | مقسط | ٢٠٩ | ٢٢٧ |
| ٢ | محیط | ٦٧ | مانع | ١٦١ | ٢٢٨ |
| ٣ | احکم الحاکمین | ٢٢٩ | - | - | ٢٢٩ |
| ٤ | حامل | ٧٩ | قائم | ١٥١ | ٢٣٠ |
| ٥ | ملک | ٩٠ | منان | ١٤١ | ٢٣١ |
| ٦ | مالک | ٩١ | علام | ١٤١ | ٢٣٢ |
| ٧ | حلیم | ٨٨ | مهیمن | ١٤٥ | ٢٣٣ |
| ٨ | الله | ٦٦ | مصلح | ١٦٨ | ٢٣٤ |
| ٩ | ملیک | ١٠٠ | مسهل | ١٣٥ | ٢٣٥ |
| ١٠ | حلیم | ٨٨ | محصی | ١٤٨ | ٢٣٦ |
| ١١ | محیط | ٦٧ | منیع | ١٧٠ | ٢٣٧ |
| ١٢ | حلیم | ٨٨ | سلطان | ١٥٠ | ٢٣٨ |
| ١٣ | علی | ١١٠ | معطی | ١٢٩ | ٢٣٩ |
| ١٤ | حنان | ١٠٩ | سلام | ١٣١ | ٢٤٠ |
| ١٥ | ملک | ٩٠ | قائم | ١٥١ | ٢٤١ |
| ١٦ | اکمل | ٩١ | قائم | ١٥١ | ٢٤٢ |
| ١٧ | حق | ١٠٨ | مسهل | ١٣٥ | ٢٤٣ |
| ١٨ | ملهم | ١١٥ | معطی- | ١٢٩ | ٢٤٤ |
| ١٩ | علی | ١١٠ | مسهل | ١٣٥ | ٢٤٥ |
| ٢٠ | الله | ٦٦ | سمیع | ١٨٠ | ٢٤٦ |
| ٢١ | محیی | ٦٨ | مطلق | ١٧٩ | ٢٤٧ |
| ٢٢ | محی | ٥٨ | مقیم | ١٩٠ | ٢٤٨ |
| ٢٣ | حکیم | ٧٨ | سامع | ١٧١ | ٢٤٩ |
| ٢٤ | حنان | ١٠٩ | عالم | ١٤١ | ٢٥٠ |
| ٢٥ | مالک | ٩١ | ناطق | ١٦٠ | ٢٥١ |
| ٢٦ | کامل | ٩١ | مانع | ١٦١ | ٢٥٢ |
| ٢٧ | حق | ١٠٨ | مهیمن | ١٤٥ | ٢٥٣ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۸ | مطہر | ۲۵٤ | - | - | ۲۵٤ |
| ۲۹ | مکین | ۱۲۰ | مسہل | ۱۳۵ | ۲۵۵ |
| ۳۰ | حق | ۱۰۸ | محصی | ۱٤۸ | ۲۵٦ |
| ۳۱ | حکیم | ۷۸ | مطلق | ۱۷۹ | ۲۵۷ |
| ۳۲ | محیی | ٦۸ | مقیم | ۱۹۰ | ۲۵۸ |
| ۳۳ | حق | ۱۰۸ | قائم | ۱۵۱ | ۲۵۹ |
| ۳٤ | ملک | ۹۰ | منیع | ۱۷۰ | ۲٦۰ |
| ۳۵ | اکرم | ۲٦۱ | - | - | ۲٦۱ |
| ۳٦ | اعلیٰ | ۱۱۱ | قائم | ۱۵۱ | ۲٦۲ |
| ۳۷ | ملہم | ۱۱۵ | محصی | ۱٤۸ | ۲٦۳ |
| ۳۸ | معطی | ۱۲۹ | مسہل | ۱۳۵ | ۲٦٤ |
| ۳۹ | مہلک | ۹۵ | منیع | ۱۷۰ | ۲٦۵ |
| ٤۰ | اللہ | ٦٦ | منعم | ۲۰۰ | ۲٦٦ |
| ٤۱ | حلیم | ۸۸ | مطلق | ۱۷۹ | ۲٦۷ |
| ٤۲ | حلیم | ۸۸ | سمیع | ۱۸۰ | ۲٦۸ |
| ٤۳ | حاکم | ٦۹ | منعم | ۲۰۰ | ۲٦۹ |
| ٤٤ | مالک | ۹۱ | مطلق | ۱۷۹ | ۲۷۰ |
| ٤۵ | کامل | ۹۱ | سمیع | ۱۸۰ | ۲۷۱ |
| ٤٦ | اعلیٰ | ۱۱۱ | مانع | ۱٦۱ | ۲۷۲ |
| ٤۷ | ملک | ۹۰ | مالامکان | ۱۸۳ | ۲۷۳ |
| ٤۸ | معطی | ۱۲۹ | مہیمن | ۱٤۵ | ۲۷٤ |
| ٤۹ | اللہ | ٦٦ | مقسط | ۲۰۹ | ۲۷۵ |

# مثمن نورانی

کلمات مقطعات کا نقش مثمن ذوالکتابت

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حی.منیع | مطیع.محیط | معین.حاکم | الہ.مالک الملک | محیط.سلطان | مقسط | اللہ.مصلح | اللہ.ناطق |
| الہ.مصلح | مالک الملک | مہیمن.حکیم | قاصم | قاسم | محی.مسہل | مانع.ملک | قائم.مالک |
| محیط.مالا مکان | امر | مسہل.محیط | محصی.الہی | قائم.حاکم | علیم.حکیم | الہ.سامع | طاہر |
| حکم.لاالہ الا اللہ | الہی.مطلق | حی.منعم | سالم.محال | اللہ.منیع | مہیمن.ملیک | ملک.امین | مکین.محال |
| اعلی.عالی | مانع.حاکم | مطعم.الہی | مہیمن.محیی | مالک کل مکان | مسہل.حق | منعم | اعلی.کائن |
| سامع.محیط | محیی.مطلق | سالم.محی | اللہ.سلام | ملک.مہیمن | حی.مقسط | اللہ.سلطان | مقیم.حی |
| حلیم.سلام | صانع | ملک الناس | اللہ.محسن | مقیم | علی.حلیم | محی.مطلق | اللہ.سمیع |
| مہیمن.محی | اللہ.معطی | راحم | مقسم | ملہم.کامل | مانح.ملہم | ملک.سلام | احکم الحاکمین |

وفق ١٧٥٧

کلمات مقطعات کا نقش مثمن مع کسر

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ١١٨ | ١٩٦ | ٢٣٩ | ٢٤٨ | ٢١٧ | ٢٠٩ | ٢٣٤ | ٢٢٦ |
| ٢٠٤ | ٢١٢ | ٢٢٣ | ٢٣١ | ٢٠١ | ١٩٣ | ٢٥١ | ٢٤٢ |
| ٢٥٠ | ٢٤١ | ٢٠٢ | ١٩٤ | ٢٢٠ | ٢٢٨ | ٢٠٧ | ٢١٥ |
| ٢٣٣ | ٢٢٥ | ٢١٨ | ٢١٠ | ٢٣٦ | ٢٤٥ | ١٩١ | ١٩٩ |
| ٢٢٢ | ٢٣٠ | ٢٠٥ | ٢١٣ | ٢٥٢ | ٢٤٣ | ٢٠٠ | ١٩٢ |
| ٢٣٨ | ٢٤٧ | ١٨٩ | ١٩٧ | ٢٣٥ | ٢٢٧ | ٢١٦ | ٢٠٨ |
| ٢١٩ | ٢١١ | ٢٣٢ | ٢٢٤ | ١٩٠ | ١٩٨ | ٢٣٧ | ٢٤٦ |
| ٢٠٣ | ١٩٥ | ٢٤٩ | ٢٤٠ | ٢٠٦ | ٢١٤ | ٢٢١ | ٢٢٩ |

وفق ١٧٥٧

وفق مثمن نورانی کے خواص

*اگر کوئی شخص اس وفق کو قمر ومشتری کی نظر تثلیث میں لکھ کر اسے اپنے پاس رکھے، تو اسے کاروبار میں بہت فائدہ ہو۔

*اگر کسی شخص کو ڈر بہت ہوتا ہو، یا اوہام کا شکار ہو، تو اس وفق کو عرق گلاب و زعفران

سے لکھ کر پینے سے اور پاس رکھنے اسے غیبی تقویت حاصل ہوگی، اور اس کے اوہام ختم ہوجائیں گے۔

*اگر کوئی بچہ ڈرتا ہو تو اس کے لئے بھی یہی صورت شافی ثابت ہوگی۔

*اگر کوئی شخص اپنے عہدے سے معزول ہوگیا ہو، تو اس وفق کو ساعت سعید میں لکھ کر پاس رکھنے سے اور ان اسماء کا ورد رکھنے سے وہ بہت جلد اپنے عہدے پر بحال ہوگا۔

*اگر کسی کی ترقی رکی ہوئی ہو اور کوئی اس کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہو تو اس وفق کو پاس رکھنے سے اور ان اسماء کا ورد کرنے سے اس کی ترقی کی راہیں کھل جائیں گی، اور وہ اپنے جائز مقام کو پالے گا۔

*اگر کسی مصروع یا غائب الدماغ شخص کو لکھ کر اسے پلایا جائے اور اسے پہنایا جائے اور عددی وفق لکھ کر اسے زیتون کے تیل میں حل کرکے اس کی مالش کی جائے، تو اسے جلد ہی شفا حاصل ہوگی۔

*جوشخص مقدموں میں الجھ کر اپنی دولت برباد کر چکا ہو، اور وہ مقدمے اس پر جائز نہ ہوں، تو ایسے شخص کے لئے، مقدموں کی سماعت کے دوران یہ وفق اپنے پاس رکھنے سے، اور ان کے اسماء کا ورد کرنے سے ان مقدمات سے نجات ملے گی۔

* اگر کوئی شخص قسمت آزمائی کے چکر میں الجھ کر اپنی پونجی کو لٹا رہا ہو، یا جواری ہو، تو یہ وفق اس کو پلانے سے اپنی ناعاقبت اندیشی کے فیصلوں سے باز آئے گا۔

*اگر کوئی شخص منشیات کا عادی ہو، تو اس وفق کو عرق گلاب اور چاندی سے لکھ کر اس کو پلایا جائے، اور یہ وفق کسی بھی صورت اس کو پہننے پر آمادہ کیا جائے، تو وہ اپنی حرکتوں سے بازآئے گا۔

*اگر کسی شخص میں زنا شوئی کی عادات قبیحہ ہوں، تو اس کو علم میں لائے بغیر اسے یہ وفق مسلسل پلایا جائے تو، اس کا دل زنا سے نفرت کرنے لگے گا، اور یہ اس شخص کے لئے بھی مفید ہے، جو زنا سے تائب ہونا چاہتا ہو، تو ایک وفق اسے پہننے کے لئے دیا جائے اور سات اوفاق اس کو پلانے کے لئے دیے جائیں تو وہ اس لعنت سے چھٹکارا پائے گا۔

*اگر کسی شخص کو امراض ریاح لاحق ہوں تو اس وفق کو عرقِ گلاب اور زعفران سے لکھ کر اسے پلایا جائے تو اسے نجات ملے گی۔

*اگر کسی عورت کو لیکوریا کی شکایت ہو، اور یہ تکلیف اس کی جان ہی نہیں چھوڑتی ہو تو اس وفق کو لکھ کر اسے پہنایا جائے، اسے ایام حیض سے فراغت کے بعد دوعشروں تک پلایا

جائے،اور ساتھ ہی میں ان اسماء کو(جو اس وفق میں مرقوم ہیں ) سپاری کے کسی بھی مرکب پر دم کرکے انہی دو عشروں میں کھانے کے لئے دیا جائے تو اس کی جان چھوٹ جائے گی۔
*اگر کسی شخص کی عبادت میں دل نہ لگتی ہو،یا وہ شخص جو مذہب کے نام سے چڑ کھاتا ہے،اسے اس کے علم میں لائے بغیر اس وفق کو لکھ کر کچھ عرصے تک پلایا جائے تو وہ راہ راست پر آجائے گا،اور سرکشی ختم کرے گا،اور عبادات کی طرف مائل ہوگا۔

## مسبع نورانی

کلمات مقطعات کا نقش مسبع ذوالکتابت

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| منعم | الله.ناطق | ناطق | مطیع.محیط | محیی.عالم | سمیع | حی.سامع | حکم.لااله الاالله | مهلک.حاکم |
| مهیمن.محیی | معطی.الٰهی | الله.سلام | الله.مصلح | مصلح | اله.محصی | ملک.سلام | مانع | اله.مصلح |
| مالک.کائن | اله.مطلع | احکم الحاکمین | الله.ملک | حی.مقیم | اعلی.عالی | حنان.محیط | کائن.اعلی | محیط.سلطان |
| محی.ملهم | علی.حلیم | ملهم.مانح | حی.قائم | محیط.ملهم | مهیمن.ملک | مهلک.محیط | الٰهی.مطعم | حلیم.سلام |
| حق.حکیم | حاکم.مانع | منیع | ملهم.ملاک | حکیم.مهیمن | اعلی.الٰهی | محی.مسهل | طاهر | الله.اعلی |
| حی.مقسط | محسن | قاسم | سالم.محال | ملک.کامل | محصی.الٰهی | قاصم | لااله الا الله | مقیم |
| علیم.حکیم | سامع | محی.معطی | الله.محسن | حلیم.محیط | اله.سامع | الله.سلطان | اله الناس | امین.ملک |
| مطعم | مسهل.محیطع | مطلق.الٰهی | مطلق | الله.معطی | صانع | حکیم.حلیم | حی.منیع | ملک الناس |
| محال.مکین | مالک الملک | الله.حق | مالامکان | الله.منیع | ملیک.محیط | محی.مهیمن | حاکم.قائم | حی.مهیمن |

وفق ١٧٥٧

کلمات مقطعات کا نقش مسبع مع کسر

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٢٠٠ | ٢٢٦ | ١٦٠ | ١٩٦ | ٢٠٩ | ١٨٠ | ١٨٩ | ٢٣٣ | ١٦٤ |
| ٢١٣ | ١٧٥ | ١٩٧ | ٢٣٤ | ١٦٨ | ١٨٤ | ٢٢١ | ١٦١ | ٢٠٤ |
| ١٧٢ | ١٨٥ | ٢٢٩ | ١٥٦ | ٢٠٨ | ٢٢٢ | ١٧٦ | ١٩٢ | ٢١٧ |
| ١٧٣ | ١٩٨ | ٢١٤ | ١٦٩ | ١٨٢ | ٢٣٥ | ١٦٢ | ٢٠٥ | ٢١٩ |
| ١٨٦ | ٢٣٠ | ١٧٠ | ٢٠٦ | ٢٢٣ | ١٥٧ | ١٩٣ | ٢١٥ | ١٧٧ |
| ٢٢٧ | ١٥٨ | ٢٠١ | ٢١٠ | ١٨١ | ١٩٤ | ٢٣١ | ١٦٥ | ١٩٠ |
| ٢٢٨ | ١٧١ | ١٨٧ | ٢٢٤ | ١٥٥ | ٢٠٧ | ٢١٦ | ١٧٨ | ١٩١ |
| ١٥٩ | ٢٠٢ | ٢٢٥ | ١٧٩ | ١٩٥ | ٢١١ | ١٦٦ | ١٨٨ | ٢٣٢ |
| ١٩٩ | ٢١٢ | ١٧٤ | ١٨٣ | ٢٣٦ | ١٦٧ | ٢٠٣ | ٢٢٠ | ١٦٣ |

وفق ١٧٥٧

## خواص وفق متسع نورانی

*اگر اس وفق کو شرف شمس میں لکھ کر اپنے پاس رکھا جائے تو تسخیرِ خلائق حاصل ہوں گی، اور لوگ اس کا کہنا نہ ٹالیں گے۔
*میاں بیوی کے جھگڑے دور کرنے کے لئے اگر اس وفق کو عرق گلاب و زعفران سے لکھ کر گھر کے پانی پینے کے برتن میں حل کردیا جائے، تو نہ صرف میاں بیوی بلکہ تمام افرادِ خانہ ایک دوسرے سے محبت سے پیش آئیں۔
*اگر مال و دولت اور جائداد میں استحکام نہ رہتا ہو، تو اس وفق کو چاندی کی لوح پر کندہ کرکے اپنے پاس رکھنے سے، اس کے تمام معاملات میں استحکام رہے گا، شرط یہ ہے کہ ان اسماء کا روزانہ ورد بھی رکھا جائے تاوقتیکہ اس کے تمام تر معاملات احسن طریقے سے ٹھیک نہ ہونے پائیں۔
*جوڑوں کے درد کے لئے اس وفق کو لکھ کر پاس رکھنے سے، اور عددی وفق کو زیتون کے تیل میں ملاکر مالش کرنے سے اس کو نجات ملے گی۔
*جس شخص کے پیدائشی زائنچے میں زحل ناقص ہو، اس کو لوحِ چاندی پر لکھ کر پاس رکھنے سے اسے زحل کے ناقص اثرات سے نجات ملے گی۔
*عوامی لیڈر یا سیاستدان یا حکام اگر اس وفق کو سونے کی لوح پر لکھ کر بطور انگشتری پہنیں، تو انہیں قبولیت عام کا درجہ حاصل ہو، اور دشمنوں کی اور مخالفوں کی ریشہ دوانیوں سے بچے رہیں۔
*اگر کوئی شخص جسے اس کے ملازمین یا کاروباری شراکت دار دھوکہ دیتے رہتے ہوں، تو اس لوح کو چاندی پر کندہ کرکے اپنے پاس رکھنے سے، اسے فائدہ عظیم حاصل ہوگا۔
*اگر کوئی السر کا مریض ہو اور کسی دوا سے اسے آرام نہ ہوتا ہو تو اس وفق کو متواتر عرق گلاب میں پینے سے اس کی تکالیف جاتی رہیں گی۔

# معشر نورانی

کلمات مقطعات کا نقش معشر ذوالکتابت

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حق.حی | الٰہی.مالک | الم.کائن | محسن | سامع | الہ الناس | مقیم | الہ.مصلح | طاہر | اللہ.ناطق |
| اللہ.حکیم | قاسم | اعلی.الٰہی | مالامکان | محیط.سلطان | مسہل | مالک.کائن | محی.مسہل | معطی.حی | حی.مقیم |
| قائم | محصی.الٰہی | ملک.کامل | منعم.حی | اللہ.سلطان | حاکم.محیط | اللہ.ناہی | مصلح | مطعم | مسہل.محیط |
| حی.سامع | الہ.مطلع | قائم.حاکم | ملہم.مانع | علیم | محی.مہیمن | کائن.محی | ماحی.حکم | محصی.حی | مہلک.حاکم |
| سمیع | ملک.سلام | مالک الملک | الٰہی.ملیک | مانع | امین.ملک | مطعم.الٰہی | محال.ماحی | الٰہی.حلیم | قائم.حی |
| حلیم.سلام | صانع | مطیع.محیط | اعلی.کائن | الہ.محصی | ملیک.محیط | ناطق | حلیم.محیط | الاعلی | سلام |
| محی.ملہم | علی.حی | مہیمن | منعم | منیع.حی | حی.مہیمن | محصی | الہ.سامع | مہیمن.حکیم | ملہم.محیط |
| لاالہ الا اللہ | منیع | حی.ملہم | منان | حلیم.علی | محی.مہلک | سالم.محال | اللہ.محسن | اللہ.اعلی | حق.حکیم |
| اللہ.سلام | اللہ.ملک | اللہ.حق | مکمل | طہٰ.معطی | مقسط | مطلق.الٰہی | مطلق | اللہ.معطی | مطلع |
| محیی.مہیمن | حق.الٰہی | معطی.محی | الٰہی.معطی | معطی | اعلی.عالی | حنان.محیط | محیط.مہلک | مکین.محال | ماحی.کائن |

وفق ۱۷۵۷

کلمات مقطعات کا نقش معشر مع کسر

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ١٢٦ | ١٣٧ | ١٥٢ | ١٥٨ | ١٧١ | ١٧٨ | ١٩٠ | ٢٠٤ | ٢١٥ | ٢٢٦ |
| ١٤٤ | ٢٠١ | ١٥٧ | ١٨٣ | ٢١٧ | ١٣٥ | ١٧٢ | ١٩٣ | ١٤٧ | ٢٠٨ |
| ١٥١ | ١٩٤ | ١٨١ | ٢١٨ | ٢١٦ | ١٣٦ | ١٣٢ | ١٦٨ | ١٥٩ | ٢٠٢ |
| ١٨٩ | ١٨٥ | ٢٢٠ | ٢١٤ | ١٥٠ | ٢٠٣ | ١٣٩ | ١٢٧ | ١٦٦ | ١٦٤ |
| ١٨٠ | ٢٢١ | ٢١٢ | ١٤٦ | ١٦١ | ١٩١ | ٢٠٥ | ١٣٨ | ١٣٤ | ١٦٩ |
| ٢١٩ | ٢١١ | ١٩٦ | ١٩٢ | ١٨٤ | ١٦٧ | ١٦٠ | ١٥٥ | ١٤٢ | ١٣١ |
| ١٧٣ | ١٢٨ | ١٤٥ | ٢٠٠ | ١٨٨ | ١٦٣ | ١٤٨ | ٢٠٧ | ٢٢٣ | ١٨٢ |
| ١٦٥ | ١٧٠ | ١٣٣ | ١٤١ | ١٩٨ | ١٥٣ | ٢١٠ | ٢٢٤ | ١٧٧ | ١٨٦ |
| ١٩٧ | ١٥٦ | ١٧٤ | ١٣٠ | ١٤٣ | ٢٠٩ | ٢٢٥ | ١٧٩ | ١٩٥ | ١٤٩ |
| ٢١٣ | ١٥٤ | ١٨٧ | ١٧٥ | ١٢٩ | ٢٢٢ | ١٧٦ | ١٦٢ | ١٩٩ | ١٤٠ |

وفق ۱۷۵۷

خواص وفق معشر نورانی

*واضح ہو کہ یہ وفق فلک البروج سے منسوب ہے،اور اس میں فتوحات کا عظیم راز پوشیدہ ہے، فتوحات دنیوی و روحانی میں،اور تسخیر خلائق میں اس وفق کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

*اگر اسے طالب علم اپنے پاس رکھے گا تو ہر امتحان میں کامیاب ہوگا،اور اس کی حافظہ کی قوت بے مثال ہوگی،اور اس کی ذہانت اپنے کمال کو پہنچے گی۔

*اگر اس وفق کو کوئی حکیم یا ڈاکٹر اپنے پاس رکھے گا تو اس کے ہاتھ میں تاثیر پیدا ہوگی۔

*اگر کوئی استاد یا معلم اسے اپنے پاس رکھے گا تو اس کو فصاحت حاصل ہوگی،اور اس پر علم کی گتھیاں آشکار ہوں گی،اور وہ اپنے پیشے میں نہایت اعلیٰ مقام حاصل کرے گا۔

*اگر کوئی وکیل اسے اپنے پاس رکھے گا،تو اس کو مقدمات حل کرنے میں بے حد آسانی ہوگی،اور وہ اپنے پیشے میں نمایاں مقام حاصل کرے گا،لیکن اس کو شرعاً حرام و حلال امور کو سامنے رکھنا ہوگا۔

*اگر کوئی جج اسے اپنے پاس رکھے گا،تو اس کو معاملہ فہمی میں آسانی ہوگی،اور وہ مقدمے کی تہہ تک پہنچ جائے گا،اور اس کے دست و قلم سے کسی بے گناہ کی جان نہ جائے گی،اور حق اس پر آشکار ہوگا۔

*اگر کوئی سرکاری ملازم اپنے پاس رکھے گا،تو وہ بہت جلد ترقی کرے گا،اور افسران اس کی عزت کریں گے۔

*اگر کوئی مریض اسے پاس رکھے گا تو اس کو مطلق شفاء ملے گی اور اس کے امراض ختم ہونا شروع ہوجائیں گے۔

*وہ شخص جوگردشِ ایام کے کوڑے سہتا ہوا زندگی بسر کررہا ہے،اگر اس وفق کو اپنے پاس رکھے گا،تو مشکلاتِ زمانہ اس کے لئے آسان ہوں گی۔

*اگر کوئی بے روزگار اس کو اپنے پاس رکھے گا،تو اس کی روزی کے اسباب پیدا ہوجائیں گے۔

*اگر کوئی تاجر اسے اپنے پاس رکھے گا، تو اس کے کاروبار میں بہت برکت ہوگی۔

*اگر کسی لڑکی کا رشتہ نہ آتا ہو،تو اگر وہ اس وفق کو پاس رکھے تو اس کو اچھا خاوند ملے گا۔

*جو شخص علوم مخفیہ سے متعلق ہو اور علوم اس پر عقدہء لاینحل کے طور پر ہوں تو،اس وفق کو اپنے پاس رکھنے سے اور ان اسماء کا جو اس وفق میں مرقوم ہیں، روزانہ ورد کرنے سے،اس کو روحانی علوم میں نفع حاصل ہوگا۔

*اگر منشیات کا عادی اس وفق کو اپنے پاس رکھے اور اس وفق کو ایک عشرہ تک متواتر پیئے تواسے منشیات کی لعنت سے چھٹکارا ملے گا۔

یاد رہے کہ یہ عظیم وفق جمیع معاملات کے لئے کام آتا ہے،اس کو ہر اس شخص کے لئے بنایا جاسکتا ہے،جس کا کوئی جائز مسئلہ ہو۔انشاء اللہ اس کا مسئلہ حل ہوجائے گا۔لیکن کسی بھی ناجائز مقصد کے لئے قطعاً کسی کو اجازت نہیں ہے۔یہ کتاب خیر کو عام کرنے کے لئے ہے شر کی تعلیم کے لئے نہیں، اگرکوئی شر کے لئے استعمال کرے گا تو سنگین قسم کی رجعت کا شکار ہوگا۔

# مقطعات کی سورتوں کے روحانی خواص

واضح ہو کہ اس باب میں تمام مقطعات کی سورتوں کے اوفاق مخمس دیے جا رہے ہیں، یہ نہ صرف اوفاق ہیں بلکہ ایک کمال کی صنعت کو اپنے آپ میں سموئے ہوئے ہیں (یہ صنعت اس معاملے میں تاریخ میں پہلی بار پیش کی جارہی ہے) یہ صنعت اعداد کے خواص کے ایک عجیب اسرار کا منبع ہے، جس میں اس سورت میں جس کا وفق دیا جارہا ہے، وہ اس کے نہ صرف اعداد پر مشتمل ہے بلکہ اس سورت کے کئی ایک مندرجات پر مشتمل ہے، مثال کے طور پر ہم سورہ بقرہ ہی کے وفق کو لیتے ہیں، اس کا جو پہلا کونہ ہے، جس کے اعداد ۲۲۹۲ ہیں، یہ اعداد ہیں مقطعات کی ان آیات کا جہاں تک مقطعات سے ملحقہ آیات اپنا ایک کامل مفہوم پیدا کرتی ہیں، اور سورہ بقرہ کی وہ آیات ہیں، (الم*ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ*) (ان تمام آیات کی علحدہ طور پر تصریح کی گئی ہے، آپ کو تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے) اور دوسرے کونے میں اعداد ۶۱۴۰ ہیں جو کہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس سورہ شریفہ میں اتنے الفاظ موجود ہیں۔ تیسرے کونے میں ۲۶۲۴۵ اعداد ہیں جو کہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس سورہ شریفہ میں اتنے ہی حروف ہیں، کہ جن کے اعداد نکالے گئے ہیں، اور چوتھے کونے میں ۲۸۶ اعداد ہیں جو کہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس سورہ شریفہ میں اتنی ہی آیات ہیں یعنی کہ ۲۸۶، اور یہ تمام مل کر ایک وفقِ کاملہ بنتا ہے جو کہ ۱۸۲۴۹۴۲ ہے، اور یہی اس سورت کے کامل اعداد ہیں۔

## ضروری نکتہ:

ان آیات میں ہم نے مقطعات کے کلموں کو ان کے سیدھے قمری اعداد کے مطابق ہی لیا ہے، مثال: الم کے ۷۱ اعداد لیے ہیں، جبکہ اس پوری کتاب میں ہم نے مقطعات کے اعداد ملفوظی لیے ہیں، یہ اس وجہ سے ہے کہ جہاں مفردہ کلمے آئیں گے، ان کے اعداد ملفوظی لیے جائیں گے (اور جہاں ان کا ربط بعض آیات سے ہوگا، ان کے اعداد قمری لیے جائیں گے) اگر اس طرح کیا جاتا تو حروف کی تعداد اور میزان، الفاظ کی تعداد اور میزان گر جاتی، اور

اس صنعت کا یہ تقاضا تھا کہ ان کو علیٰ حالہ رہنے دیا جائے۔اس وجہ سے پوری احتیاط سے تمام حروف و کلمہ جات سے بحث کی گئی ہے۔

ایک بات اور کہ ان تمام سورتوں کے اعداد میں نے خود نکالے ہیں،اور کسی بھی کتاب سے ماخوذ نہیں ہیں۔پورے قرآن کی ہر آیت کے اعداد میں نے ابجد قمری سے بھی نکالے ہیں،ابجد شمسی سے بھی نکالے ہیں،ابجد ملفوظی سے بھی نکالے ہیں،ابجد عربی حرفی سے بھی نکالے ہیں،جس پر کہ افلاطون کے پورے علم کا دارومدار ہے،اور ابجد عربی عددی سے بھی نکالے ہیں،توامام بونیؒ نے جو ابجد شمس المعارف میں دی ہے،اس سے بھی اعداد نکالے ہیں،تو اس ابجد سے بھی اعداد نکالے ہیں جو امام بونیؒ نے جامع قرار دیا ہے،اور ہر دو اباجد آج تک (میری معلومات کے مطابق) کسی بھی اہلِ علم کی نظر سے پوشیدہ رہے ہیں(اگر نہیں رہے ہیں تو بھی کسی نے آج تک ان سے بحث نہیں کی،کیونکہ وہ شمس المعارف کے نسخہء اولیٰ میں تو درست درجہ پر موجود تھے،جبکہ کسی مطبوعہ عربی واردو نسخے میں موجود نہیں ہیں،کیونکہ انہوں نے جو قواعد دیے ہیں،وہ استخراج میں پورے نہیں اترتے)۔اور ان تمام اعداد و اباجد کہ جن کا ذکر کیا گیاان تمام اباجد کے کعب اعداد سے بھی جمیع آیاتِ قرآن کے اعداد نکالے گئے ہیں،اور ان کے حروف کا احصیٰ بھی ساتھ ہی میں کیا ہے،اس لئے ہر تمام طرائق پر باریک بینی سے کام کرنے کے بعد میں جب قرآن مجید کی سورتوں کے مروجہ اعداد دیکھتا ہوں تو چند ایک چھوٹی سورتوں کے سوا، تمام کے تمام اعداد غلط پیش کئے گئے ہیں آج تک۔

اس لئے آپ کے پاس اگر قرآن کی سورتوں کے اعداد موجود ہیں، اور وہ ان سے مماثلت نہیں کھاتے،تو ان کو صرف نظر کردیں کہ وہ جمع کرنے میں سہواً کامل نہیں رہے،اور آپ اس کتاب میں موجود تمام اعداد پر پورے اعتماد کے ساتھ یقین کر سکتے ہیں،یہ اعداد پر ہمارا بیس برسوں کا کام ہے،جس کو آپ چند لمحوں میں دیکھ رہے ہیں۔واللہ الموفق

آگے بڑھنے سے پیشتر ایک اور بات واضح کرتا چلوں کہ مقطعات کے کلموں کو ان کی ملفوظی صورت میں پڑھا جائے گا.جس کا طریقہ میں یہاں درج کررہاہوں.

## مقطعات کے کلمات کو پڑھنے کا درست طریقہ

(الم)کو اس طرح پڑھا جائے گا۔الف ،لام ،میم۔

(المص) کو اس طرح پڑھا جائے گا۔ الف ،لام، میم، صاد۔

(الر) کو اس طرح پڑھا جائے گا۔ الف ،لام، را۔

(المر )کو اس طرح پڑھا جائے گا۔ الف ،لام، میم، را

(کھیعص) کو اس طرح پڑھا جائے گا۔کاف، ہا، یا، عین، صاد

(طہ )کو اس طرح پڑھا جائے گا۔ طا ہا۔

(طسم )کو اس طرح پڑھا جائے گا۔ طا، سین، میم۔

(طس )کو اس طرح پڑھا جائے گا۔ طا، سین۔

(یس) کو اس طرح پڑھا جائے گا۔ یا، سین۔

(ص )کو اس طرح پڑھا جائے گا۔صاد

(حم )کو اس طرح پڑھا جائے گا۔حا، میم

(حمعسق) کو اس طرح پڑھا جائے گا۔ حا، میم ،عین، سین، قاف۔

(ق )کو اس طرح پڑھا جائے گا۔قاف۔

(ن )کو اس طرح پڑھا جائے گا۔نون.

فائدہ: اس باب میں آپ جتنے بھی روحانی خواص ملاحظہ کریں گے، ان کا باقاعدہ انتخاب کیا گیا ہے، اور اس سلسلے میں الشیخ عمر ندیم قبلان کی شہرہ آفاق کتاب من بدائع المنفعۃ باحرف القرآن المقطعۃ سے بھر پور استفادہ کیا گیا ہے، جس کا تفصیلی ذکر آپ مراجع کی کتب میں دیکھیں گے، مجھے اگر اس تصنیف جلیلہ کا علم و مطالعہ اگر نہ ہوتا تو شاید میں اتنے کثیر مقدار میں خواص و فوائد روحانیہ نہ بیان کرپاتا۔ نیز آیات کا انتخاب اور آیات کے کلمات کی مقدار بھی سو فیصدی **من بدائع المنفعۃ باحرف القرآن المقطعۃ** سے ماخوذ ہے۔

فائدہ: جس سورت کے وفق کے نیچے جو خواص مرقوم ہیں، وہ اسی سورہء جلیلہ سے ماخوذ ہیں، کسی دوسری سورت سے مستعار نہیں لیے گئے ہیں، نیز ان کی ترتیب میں بھی (چند استثناء

کے سوا) اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے،کہ اول وہ خواص درج کیے جائیں، جن کی آیات اول مذکور ہوئی ہیں اور اس کے بعد،بعد کی آیات کے خواص دیے گئیے ہیں اور یہی ترتیب تمام سورتوں کے اوفاق کے خواص میں دی گئی ہے۔

## مقطعات کی سورۃ اول البقرۃ کے خواص

**یوم اول البقرہ ۲**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٢٢٩٢ | ١٧٨٩٩٧٨ | ٢٨٤ | ٢٦٢٤٨ | ٦١٤٠ |
| ٢٨٧ | ٢٦٢٤٦ | ٦١٣٨ | ٢٢٩٥ | ١٧٨٩٩٧٦ |
| ٦١٤١ | ٢٢٩٣ | ١٧٨٩٩٧٩ | ٢٨٥ | ٢٦٢٤٤ |
| ١٧٨٩٩٧٧ | ٢٨٣ | ٢٦٢٤٧ | ٦١٣٩ | ٢٢٩٦ |
| ٢٦٢٤٥ | ٦١٤٢ | ٢٢٩٤ | ١٧٨٩٩٧٥ | ٢٨٦ |

وفق= ١٨٢٤٩٤٢

*اگر اس وفق مبارک کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت مقدسہ لکھی جائے،اور اس وفق کو ساتھ رکھا جائےتو علم میں اضافہ ہوگا،اور مشکل امور آسان ہوجائیں گے۔

﴿ قَالُوا۟ سُبْحَـٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾ ﴾ البقرة: ٣٢

*اگر مخالف مل کر نقصان پہنچانے کے درپے ہوں،تو اس وفق معظم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس آیت کو ورد میں رکھے اور دعا مانگے،اللہ تعالیٰ ان حاسدوں میں تفرقہ پیدا کرے گا۔

﴿ ٱهْبِطُوا۟ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ ﴿٣٦﴾ ﴾ البقرة: ٣٦

*اگر کوئی مخالفت پر آمادہ ہو اور خواہ مخواہ بے بنیاد افواہیں پھیلاتا ہو جس سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس آیت کو اپنے ورد میں رکھے تو اس شر سے مامون رہے گا۔

﴿ وَلَا تَلْبِسُوا۟ ٱلْحَقَّ بِٱلْبَٰطِلِ وَتَكْتُمُوا۟ ٱلْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ ﴾ البقرة: ۴۲

*اگر کوئی جہالت میں مبتلا ہو، یا فسق و فجور میں مبتلا ہو، یا منشیات میں مبتلا ہو، اور اس کو راہِ راست پر لانا مقصود ہو، تو اس وفق، معظم کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پلایا جائے، اور ہوسکے تو اس کو پہننے کے لئے دیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کو خیر کی طرف واپس لوٹادے گا۔

﴿ أَتَسْتَبْدِلُونَ ٱلَّذِى هُوَ أَدْنَىٰ بِٱلَّذِى هُوَ خَيْرٌ ﴿٦١﴾ ﴾ البقرة: ۶۱

*اگر استخارہ مطلوب ہو یا کسی پوشیدہ امور کے بارے میں جاننا مطلوب ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے اپنے سرہانے رکھے، اور اس آیت کا ورد کرتا ہوا سوجائے تو اس پر عقدہ کشائی ہوگی، اس عمل کو تین روز تک دہرایا جائے۔

﴿ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ ﴾ البقرة: ۷۷

*اگر کوئی نقصان پہنچانے کے درپے ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھی جائے اور اسے ورد میں رکھا جائے تو اس نقصان سے امن پائے گا، جس کا مخالفوں نے عندیہ کیا ہوا ہے۔

﴿ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ﴿١٠٢﴾ ﴾ البقرة: ۱۰۲

*اگر کسی گریختہ کی واپسی کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس کے نیچے اس کا نام لکھ کر کسی درخت میں لٹکایا جائے، اور ان آیات کو ورد میں رکھ کر اس کی واپسی کے لئے دعا کی جائے تو اس کی واپسی بہت جلد ہوگی۔

﴿ وَلِلَّهِ ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا۟ فَثَمَّ وَجْهُ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ ﴾ البقرة: ۱۱۵

﴿ قُل لِّلَّهِ ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾ ﴾ البقرة: ۱۴۲

﴿ فَٱسْتَبِقُوا۟ ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا۟ يَأْتِ بِكُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ ﴾ البقرة: ۱۴۸

*اگر کسی کے مکر و فریب سے امان درکار ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس وفق کو پہنا جائے، اور اس آیت کا ورد رکھا جائے، تو اس مکر سے امان ملے گی۔

﴿ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾ ﴾ البقرۃ: ۱۳۷

*اگر کسی کا دل عبادت میں نہیں لگتا ہو، یااللہ و رسولﷺ کے راستے پر چلنے پر شیطان کسی کو بھٹکاتا ہو، اور آدمی ایمان کی طرف لوٹنا چاہتا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پیا جائے، اور اس کو ورد میں رکھا جائے، تو آدمی ایمان کی طرف واپس رجوع کرے گا۔

﴿ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾ ﴾ البقرۃ: ۱۴۳

*اگر کسی مصیبت کے وقت اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر پاس رکھی جائیں، اور ان آیات کا ورد رکھا جائے تو اس ممکنہ مصیبت سے نجات ملے گی۔

﴿ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ ﴾ البقرۃ: ۱۵۶

﴿ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ ﴾ البقرۃ: ۱۵۸

*اگر کسی گھر میں جھگڑے ہوتے رہتے ہوں، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھی جائے، اور اس آیت کو گھر کا کوئی فرد پڑھتا رہے، تو اس گھرانے کے افراد آپس میں شیر وشکر ہوجائیں گے۔

﴿ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ ﴾ البقرۃ: ۱۶۳

*اگر گردش دوراں سے آدمی گھبرا اٹھے، اور اسے ہر طرف سے مشکلات گھیر چکی ہوں تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے پہنا جائے، اور اس آیت کو ورد میں رکھا جائے، تو اس پر مشکلات زمانہ آسان ہوجائیں گی۔

﴿ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ﴿١٨٥﴾ ﴾ البقرۃ: ۱۸۵

*جمیع حاجات دنیوی کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے اپنے پاس رکھا جائے، اور اس آیت کا ورد کیا جائے تو اس حامل کے لئے یہ وفق اسم اعظم کے متماثل ثابت ہوگا، اور زندگی کے ہر امور میں اس کے لئے آسانیاں پیدا ہوں گی، اور جمیع حاجات روا ہوں گی، اور آدمی سیف اللسان ہوگا۔

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ ﴾ البقرة: ۲۵۵

*امراض نفسانی و امراض جسمانی کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پہنا جائے، اور اسے لکھ کر اسے دھوکر پیا جائے، اور اس آیت کو ورد میں رکھا جائے تو اس کو شفاء حاصل ہوگی۔

﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۸۶﴾ ﴾ البقرة: ۲۸۶

# مقطعات کی سورۃ دوم آل عمران کے خواص

**یوم دوم آل عمران ۳**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٤٨٣ | ١٠٣٧٣٥٧ | ١٩٨ | ١٤٩٩١ | ٣٤٩٩ |
| ٢٠١ | ١٤٩٨٩ | ٣٤٩٧ | ٤٨٦ | ١٠٣٧٣٥٥ |
| ٣٥٠٠ | ٤٨٤ | ١٠٣٧٣٥٨ | ١٩٩ | ١٤٩٨٧ |
| ١٠٣٧٣٥٦ | ١٩٧ | ١٤٩٩٠ | ٣٤٩٨ | ٤٨٧ |
| ١٤٩٨٨ | ٣٥٠١ | ٤٨٥ | ١٠٣٧٣٥٤ | ٢٠٠ |

وفق = ١٠٥٦٥٢٨

*اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اسے اپنے پاس رکھا جائے، اور ان آیات کو ورد میں رکھا جائے تو تمام معاملات میں آسانی ہو، اور جمیع حاجات پوری ہوں، اور یہ وفق بمنزلہ اسم اعظم ثابت ہوگا۔

﴿ الٓمٓ ﴿١﴾ اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ﴿٢﴾ ﴾ آل عمران: ١ – ٢

*اگر امور مخفیہ سے آگاہی مطلوب ہو، یا کسی بھی مخصوص امر کے نتائج کے بارے میں جاننا مطلوب ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو داہنے رخسار کے تلے رکھ کر اس آیت کو ورد کیا جائے یہاں تک کہ نیند آجائے، مقصد کے بارے میں شفاف آگاہی بذریعہ خواب حاصل ہوگی۔

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٥﴾ ﴾ آل عمران: ٥

*طلب رزق حلال کے لئے، اور سینے کی روشنی کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر، اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھی جائے، اور اس آیت کو ورد رکھا جائے تو رزق میں فراوانی اور تطہیر قلب حاصل ہوگی۔

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾ ﴾ آل عمران: ٨

*کسی گم شدہ چیز کے حاصل کرنے کے لئے، یاکسی غائب شخص کو حاضر کرنے کے لئے، اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھی جائے اور اس آیت کو ورد میں رکھا جائے، تو مقصود حاصل ہوگا۔

﴿ رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ ٱلنَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿٩﴾ ﴾ آل عمران: ٩

*اگر کوئی ظلم کا شکار ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسکو اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا ورد کرے، تو ظلم کرنے والا ایسی خدائی پکڑ میں آئے گا، کہ ظلم کرنا بھول جائے گا، اور مواخذوں سے جان نہ چھڑا پائے گا۔

﴿ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿١١﴾ ﴾ آل عمران: ١١

*نصرت کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کراس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا ورد رکھے، اس کو نصرت و فتح حاصل ہوگی۔

﴿ وَٱللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِۦ مَن يَشَآءُ ﴿١٣﴾ ﴾ آل عمران: ١٣

*ترقیء درجات کے لئے، حصول مراتب کے لئے، رزق کی تسہیل کے لئے، دنیا میں عزت پانے کے لئے، اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اسے پہنا جائے، اور ان آیات کا ورد کیا جائے، اور نیچے دی گئی دعا کو پڑھا جائے، تو مقصد حاصل ہوگا۔

﴿ قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَتُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ ﴾ آل عمران: ٢٦ - ٢٧

اور اس دعا کو پڑھا جائے گا۔

اللهم فارج الهم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمہا أنت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بها عن رحمۃ من سواك۔

*اگر کسی کو اولاد نہ ہوتی ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس وفق کو مرد و عورت دونوں پاکیزہ حالت میں پہنے رکھیں، اور اس آیت کا ورد کریں، اللہ بزرگ و برتر ان کو صالح اولاد عطافرمائے گا۔

﴿ رَبِّ هَبْ لِى مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾ ﴾ آل عمران: ٣٨

*اگر کوئی بچہ نہ بولتا ہو، اور بولنے کی عمر کا ہوچکا ہو، یاکوئی بچہ ہکلاہٹ کاشکار ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر اس کے گلے میں پہنایا جائے، اور ایسا ہی وفق لکھ کر اسے متواتر پلایا جائے تو وہ درست طور پر بولنے لگے گا۔

﴿ وَيُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِي ٱلۡمَهۡدِ وَكَهۡلٗا وَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٤٦﴾ ﴾ آل عمران: ٤٦

*اگر کسی شخص سے مکر کا اندیشہ ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے گلے میں پہنا جائے، اور اس آیت کا ورد کیا جائے، تو اس کے مکر سے نجات حاصل ہوگی۔

﴿ وَمَكَرُواْ وَمَكَرَ ٱللَّهُۖ وَٱللَّهُ خَيۡرُ ٱلۡمَٰكِرِينَ ﴿٥٤﴾ ﴾ آل عمران: ٥٤

*حکام اور امراء کی تسخیر کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے پہنا جائے، اور اس آیت کا ورد رکھا جائے، تو حامل جس شخص کے سامنے جائے گا وہ اس کی تکریم کرے گا، اور اس کی جائز بات کو مان لے گا۔

﴿ أَفَغَيۡرَ دِينِ ٱللَّهِ يَبۡغُونَ وَلَهُۥٓ أَسۡلَمَ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ طَوۡعٗا وَكَرۡهٗا وَإِلَيۡهِ يُرۡجَعُونَ ﴿٨٣﴾ ﴾ آل عمران: ٨٣

*اگر فتح و نصرت کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس کو پہنا جائے، اور ان آیات کو ورد میں رکھا جائے، تو حاملِ وفق کو فتح و نصرت حاصل ہوگی۔

﴿ وَمَا ٱلنَّصۡرُ إِلَّا مِنۡ عِندِ ٱللَّهِ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡحَكِيمِ ﴿١٢٦﴾ ﴾ آل عمران: ١٢٦

﴿ بَلِ ٱللَّهُ مَوۡلَىٰكُمۡۖ وَهُوَ خَيۡرُ ٱلنَّٰصِرِينَ ﴿١٥٠﴾ ﴾ آل عمران: ١٥٠

*اگر کوئی اپنے عہدے سے ہٹادیا گیا ہو، اوروہ اپنے سابقہ عہدے پر جانا چاہتا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو گلے میں پہنے، اور اس آیت کا کھلا ورد رکھے، وہ اپنے کھوئے ہوئے مقام کو پالے گا۔

﴿ وَلَا تَهِنُواْ وَلَا تَحۡزَنُواْ وَأَنتُمُ ٱلۡأَعۡلَوۡنَ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ ﴾ آل عمران: ١٣٩

*اگر کوئی شخص جس کو قابلِ اعتنا نہ سمجھا جاتا ہو، اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پہنے، اور اس آیت کو ورد میں رکھے، تو جس کے بھی سامنے جائے گا، اس پر رعب چھا جائے گا۔ اگر حاکم اسی پر عمل کرے تو رعایا کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا ہو۔

﴿ سَنُلۡقِي فِي قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلرُّعۡبَ ﴿١٥١﴾ ﴾ آل عمران: ١٥١

*اگر کوئی شخص نفسیاتی امراض کا شکار ہو، یا خوف کا شکار ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے پہنے اور اس آیت کا کھلا ورد کرے، اسے ہر قسم کے خوف سے نجات ملے گی، اور اس کے دل کو تقویت حاصل ہوگی۔

﴿ حَسۡبُنَا ٱللَّهُ وَنِعۡمَ ٱلۡوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾ ﴾ آل عمران: ١٧٣

٭ اگر کسی کی کمائی میں کوئی برکت نہ ہوتی ہو، اور خیر اس کے گھر سے گویا رخصت سا ہوگیا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے پہنا جائے، اور اس آیت کا ورد رکھا جائے، تو اس کے رزق میں برکت ہوگی، اور بے برکتی ختم ہوجائے گی۔

﴿ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيۡرٌ لِّلۡأَبۡرَارِ ﴿١٩٨﴾ ﴾ آل عمران: ١٩٨

## مقطعات کی سورۃ سوم الاعراف کے خواص

**یوم سوم الاعراف ٧**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٣٣٤٢ | ١٤٤٤٤ | ٢٠٤ | ١٠٣٢٥٥٧ | ٤٢٠٨ |
| ١٠٣٢٥٥٥ | ٤٢١١ | ٣٣٤٠ | ١٤٤٤٢ | ٢٠٧ |
| ١٤٤٤٠ | ٢٠٥ | ١٠٣٢٥٥٨ | ٤٢٠٩ | ٣٣٤٣ |
| ٤٢١٢ | ٣٣٤١ | ١٤٤٤٣ | ٢٠٣ | ١٠٣٢٥٥٦ |
| ٢٠٦ | ١٠٣٢٠٥٤ | ٤٢١٠ | ٣٣٤٤ | ١٤٤٤١ |

**وفق** = ١٠٥٤٧٥٥

٭ اگر کسی کو تپ دق ہو، یا امراض صدر میں مبتلا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اسے پہننے کے لئے دیا جائے، اور اسے دو ہفتوں تک پینے کے لئے دیا جائے، تو اسے افاقہ ہوگا۔

﴿ الٓمٓصٓ ﴿١﴾ كِتَٰبٌ أُنزِلَ إِلَيۡكَ فَلَا يَكُن فِي صَدۡرِكَ حَرَجٞ مِّنۡهُ لِتُنذِرَ بِهِۦ وَذِكۡرَىٰ لِلۡمُؤۡمِنِينَ ﴿٢﴾ ﴾
الأعراف: ١ – ٢

٭ اگر کوئی شخص یا کوئی عورت بدزبان ہو، یا فحاشی میں مبتلا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس پر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر، اسے کچھ عرصے تک پلایا جائے، تو وہ راہِ راست پر آجائے۔

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَأۡمُرُ بِٱلۡفَحۡشَآءِۖ أَتَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعۡلَمُونَ ﴿٢٨﴾ ﴾ الأعراف: ٢٨

*افرادخانہ کے مابین الفت پیدا کرنے کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر اس وفق کو اس برتن میں ڈالا جائے جس سے سب پانی پیتے ہوں، تو ان کے مابین الفت پیدا ہوگی۔

﴿ إِنَّ رَحْمَتَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ ﴾ الأعراف: ٥٦

*اگر کسی شخص کے بہت دشمن ہوں تو اس وفق کو لکھ کر اس کے نیچے ان دشمنوں کے نام لکھ کر اس آیت کو اس پر ۳۱۳ بار دم کرکے کسی ویرانے میں اکیلے درخت میں اسے باندھا جائے، تو اس کے دشمنوں کا قلعہ قمع ہوگا۔

﴿ وَقَطَعْنَا دَابِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿٧٢﴾ ﴾ الأعراف: ٧٢

*اگر کسی مقدمے میں مظلوم اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھے، اور فیصلے کے وقت اس آیت کو ورد کرتا ہوا جائے تو اسے کامیابی نصیب ہوگی۔

﴿ رَبَّنَا ٱفْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِٱلْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْفَـٰتِحِينَ ﴿٨٩﴾ ﴾ الأعراف: ٨٩

*اگر کسی گھرانے پر سحر کیا جاتا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس گھر میں آویزاں کیا جائے، اور روزانہ ۹۲ بار ان آیات کو ورد میں رکھا جائے تو ہر قسم کا سحر باطل ہوجائے گا، اور کبھی بھی اثر نہیں کرے گا۔

﴿ سَحَرُوٓا۟ أَعْيُنَ ٱلنَّاسِ وَٱسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَآءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿١١٦﴾ ﴾ الأعراف: ١١٦

﴿ فَوَقَعَ ٱلْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ ﴾ الأعراف: ١١٨

*اگر کسی لڑکی کو یہ وفق لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے پہنایا جائے، تو وہ زمانے کے شر سے محفوظ رہے گی۔

﴿ إِنَّ وَلِـِّۧىَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى نَزَّلَ ٱلْكِتَـٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى ٱلصَّـٰلِحِينَ ﴿١٩٦﴾ ﴾ الأعراف: ١٩٦

*اگر راستہ پر خطر ہو یا کسی ایسے مقام پر جانا ہو جہاں جانے میں کسی قسم کا خوف ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر، اس وفق کو اپنے پاس رکھا جائے اور اس آیت کا ورد کرتا ہوا جائے تو مقامِ خوف سے مامون گزر جائے، اور اسے کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے۔

﴿ وَتَرَىٰهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾ ﴾ الأعراف: ١٩٨

# مقطعات کی سورۃ چہارم یونس کے خواص

**یوم چہارم یونس ١٠**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ١٦٥٦ | ٥٢٤٧٨٤ | ١٠٧ | ٧٥٩٣ | ١٨٣٩ |
| ١١٠ | ٧٥٩١ | ١٨٣٧ | ١٦٥٩ | ٥٢٤٧٨٢ |
| ١٨٤٠ | ١٦٥٧ | ٥٢٤٧٨٥ | ١٠٨ | ٧٥٨٩ |
| ٥٢٤٧٨٣ | ١٠٦ | ٧٥٩٢ | ١٨٣٨ | ١٦٦٠ |
| ٧٥٩٠ | ١٨٤١ | ١٦٥٨ | ٥٢٤٧٨١ | ١٠٩ |

وفق= ٥٣٥٩٧٩

*اگر کسی شخص میں اخلاقی برائیاں ہوں، اور ان کو دفع کرنا مقصود ہو تو، اس آیت شریفہ کو وفق کے ہر چہار طرف لکھیں، اور اسے پلائیں، وہ راہِ راست پر آجائے گا، اور برائیوں کو چھوڑ دے گا۔

﴿ وَاللَّهُ يَدْعُوٓا۟ إِلَىٰ دَارِ ٱلسَّلَـٰمِ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٥﴾ ﴾ یونس: ٢٥

*اگر کسی شخص کو خیالات فاسدہ آتے ہوں یا بلاوجہ اداس رہتا ہو، تو اس آیت کو وفق کے ہر چہار طرف لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس آیت کا ورد کرے تو اس کے خیالات باطلہ ختم ہوں گے۔

﴿ إِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٣٦﴾ ﴾ یونس: ٣٦

*اگر کوئی پریشان حال شخص اپنے حالات میں انبساط چاہتا ہو، اور چاہتا ہو کہ اس کا بخت یاور رہے، تو اس آیت کو وفق کے ہر چہار طرف لکھ کر اس کو پہنے اور اس آیت کا کھلا ورد کرے، تو اس کا نصیب جاگ جائے گا۔

﴿ قُلْ بِفَضْلِ ٱللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۟ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾ ﴾ یونس: ٥٨

*اگر کوئی شخص بطلانِ سحر کے عمل کا متلاشی ہو،تو اس سے بڑھ کر دنیائے علومِ روحانیہ میں کوئی بھی قرآنی عمل موجود نہیں ہے۔کسی بھی مسحور کے لئے اس وفق معظم کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس کو پہننے کے لئے دے دیں،اور ان آیات کو ایک سو گیارہ بار پڑھ کر اس پر دم کریں،اور ایسا ہی وفق لکھ کر ایک ہفتہ تک متواتر اسے پلائیں، باذن اللہ وہ سحر سے نجات پائے گا۔

﴿ مَا جِئْتُم بِهِ ٱلسِّحْرُ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ سَيُبْطِلُهُۥٓ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ ٱللَّهُ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَـٰتِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٨٢﴾ ﴾ یونس: ۸۱ - ۸۲

## مقطعات کی سورۃ پنجم ہود کے خواص

**یوم پنجم ہود ۱۱**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۳۷۴۴ | ۵۲۳۶۹۴ | ۱۲۱ | ۷۸۲۰ | ۱۹۴۷ |
| ۱۲۴ | ۷۸۱۸ | ۱۹۴۵ | ۳۷۴۷ | ۵۲۳۶۹۲ |
| ۱۹۴۸ | ۳۷۴۵ | ۵۲۳۶۹۵ | ۱۲۲ | ۷۸۱۶ |
| ۵۲۳۶۹۳ | ۱۲۰ | ۷۸۱۹ | ۱۹۴۶ | ۳۷۴۸ |
| ۷۸۱۷ | ۱۹۴۹ | ۳۷۴۶ | ۵۲۳۶۹۱ | ۱۲۳ |

وفق = ۵۳۷۳۲۶

*اگر کسی شخص کو رزق میں تنگی ہو اورحصولِ رزق کے ذرائع میسر نہ ہوں،تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس آیت کا ورد کرے،اللہ پاک اپنے فضل سے اس کے لئے رزق کے اسباب پیدا کرنا فرمائے گا۔

﴿ ۞ وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي ٱلْأَرْضِ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَـٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦﴾ ﴾ ہود: ٦

*اگر کسی بچے کو یہ وفق لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کے گلے میں پہنائی جائے تو کسی بھی جن وقرین یا انسان کی نظرِ بد سے بچا رہے گا۔

﴿ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٢﴾ ﴾ ہود: ۱۲

*اگر کوئی شخص کسی بھی کام میں ہاتھ ڈالتا ہو،اور اس میں اسے خیر حاصل نہ ہوتا ہو،اور ہر کام کا انجام توقعات کے برخلاف اور صرف نقصان کے سوا نہ نکلتا ہو،تو اس وفق کو لکھ

کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پہننے کے لئے دی جائے اور اس آیت کو ورد میں رکھے تو اس کے جائز کام اپنے انجام کو پہنچیں، اور اسے کسی کام میں خسارہ نہ ہو۔

﴿ بِسْمِ اللَّهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٤١﴾ ﴾ هود: ٤١

*اگر کسی عورت کو استحاضے کی تکلیف ہو اور کسی صورت جان نہ چھوڑتی ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے گرد یہ آیت لکھ کر اسے پینے کے لئے دیا جائے اور ایک وفق اسے پہننے کے لئے دیا جائے، تو بہتا ہوا خون رک جائے گا، نہ صرف یہ بلکہ اس میں اتنی قوت ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو بہتا ہوا پانی بھی اس سے رک سکتا ہے۔

﴿ وَقِيلَ يٰٓأَرْضُ ابْلَعِي مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿٤٤﴾ ﴾ هود: ٤٤

*اگر مخلوق خدا (جن و انس و حیوان و شیطان) میں سے کسی قسم کا کوئی خوف محسوس ہو، اور یہ خدشہ ہو کہ وہ ضرر پہنچائے گا تو، اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا ورد کرے، تو اسے اس سے کوئی گزند نہیں پہنچے گی۔

﴿ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ ءَاخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَآ ۚ إِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾ ﴾ هود: ٥٦

*اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر جو شخص پاس رکھے گا اور اس آیت کو اپنے ورد میں رکھے گا، تو اس کی دعا قبول ہوگی، اور غیبی مدد اس کو حاصل ہوگی۔

﴿ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾ ﴾ هود: ٦١

*اگر کوئی شخص اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، تو اسے ہمیشہ فتح حاصل ہو، اور کبھی ہزیمت کا شکار نہ ہو۔ اور غیبی مدد اس کو حاصل ہو۔

﴿ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾ ﴾ هود: ٦٦

*تالیف قلوب کے لئے اس وفق کو لکھ کراس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا ورد کرے تو لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے۔

﴿ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلٰحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿٨٨﴾ ﴾ هود: ٨٨

*اگر کسی کی طبیعت میں بیچینی رہتی ہویا مرضِ عشق میں مبتلا ہو،اور اسے کسی پل قرار نہ آتا ہو،تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پہننے،نیز پینے کے لئے دیا جائے،اور اس آیت کو ورد میں رکھے،تو اس کی بیچینی دفع ہوگی،اور اسے قرار آجائے گا۔

﴿ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿٩٠﴾ ﴾ هود: ۹۰

*اگر دفع بلیات مطلوب ہو تو ان آیات کو اس وفق کے ہر چہار طرف لکھ کر اس کو پہن لیا جائے،تو بلیات سے نجات ملے گی۔

﴿ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٩٢﴾ ﴾ ﴿ وَٱرْتَقِبُوٓاْ إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ﴿٩٣﴾ ﴾ هود: ۹۲ – ۹۳

*حصول برکت کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت ایک سو بار لکھ کر جو شخص اپنے کاروبار کے مقام پر لٹکائے،تو اس کا کاروبار ترقی کرے گا۔

﴿ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿١٠٨﴾ ﴾ هود: ۱۰۸

*اگر افراد خانہ میں موافقت نہ ہوتی ہو،اور وہ کسی بات پر متفق نہ ہوتے ہوں،تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت ۱۹ بار لکھ کر،اس پر اسی آیت کو ایک سو چودہ بار دم کیاجائے،اور اسے تمام اشخاص کو پلایا جائے،تو ان میں موافقت خوب پیدا ہوگی،اور ایک دوسرے کی رائے کا احترام کریں گے۔

﴿ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ ٱلنَّاسَ أُمَّةً وَٰحِدَةً ﴿١١٨﴾ ﴾ هود: ۱۱۸

## مقطعات کی سورۃ ششم یوسف کے خواص

**یوم ششم یوسف ۱۲**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۷۹۵ | ۷۳۰۹ | ۱۰۹ | ٤٨٤٦٢٧ | ۳۳۵۷ |
| ٤٨٤٦٢٥ | ۳۳۶۰ | ۱۷۹۳ | ۷۳۰۷ | ۱۱۲ |
| ۷۳۰۵ | ۱۱۰ | ٤٨٤٦٢٨ | ۳۳۵۸ | ۱۷۹۶ |
| ۳۳۶۱ | ۱۷۹٤ | ۷۳۰۸ | ۱۰۸ | ٤٨٤٦٢٦ |
| ۱۱۱ | ٤٨٤٦٢٤ | ۳۳۵۹ | ۱۷۹۷ | ۷۳۰٦ |

وفق = ٤٩٧١٩٧

*اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور کسی سے ملاقات کرنے کے وقت اس آیت کو سات بار پڑھ کردم کرکے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرے تو، جس سے ملاقات کرے وہ محبت سے پیش آئے۔ اسی طرح اگر اس آیت کو کسی مناسب رصدالفلکی میں عطر پر دم کرکے اگر اس عطر کو لگائے تو بھی یہ عطر تسخیر کے لئے مؤثر ہوگا۔

﴿ وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ ﴾ یوسف: ۱۸

*اگر تسخیر خلق مقصود ہو یاغلبہ درکار ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس آیت کا ورد کرے، تو اس کا مقصود حاصل ہو۔

﴿ وَٱللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰٓ أَمْرِهِۦ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ ﴾ یوسف: ۲۱

*اگر کوئی خیالات فاسدہ یا عشق کی خام خیالی اپنے ذہن میں بٹھاکر اپنے آپ کو روگ لگا چکا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے پلایا جائے، اگر ہوسکے تو اس پر دم بھی کیا جائے، تو وہ شخص ان خیالات سے باز آئے گا۔

﴿ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ ٱلسُّوٓءَ وَٱلْفَحْشَآءَ ۚ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾ ﴾ یوسف: ۲۴

*اگر کسی کو مکر و فریب سے نجات درکار ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس آیت کو اس کے ہر چہار طرف لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا ورد کرے تو، اسے مکر وفریب سے کوئی نقصان نہ پہنچاسکے۔

﴿ إِنَّ رَبِّى بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾ ﴾ یوسف: ۵۰

*اگر کسی کو دشمنوں سے خوف ہو، اور دشمن اس کی جان کے درپے ہوں، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھے اور اس آیت کا ورد کرے تو دشمن اس کو کوئی نقصان نہ پہنچاسکیں گے۔

﴿ فَٱللَّهُ خَيْرٌ حَٰفِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿٦٤﴾ ﴾ یوسف: ٦٤

*اگر کسی کو اپنے منصب میں ترقی درکار ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس آیت کا ورد کرتا رہے، تو اس کی ترقی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اور وہ اپنے حق کو پالے گا۔

﴿ نَرْفَعُ دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِى عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿٧٦﴾ ﴾ یوسف: ٧٦

*اگر کسی گریختہ کی واپسی کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر نیچے اس کا نام لکھ کر ہوا میں باندھے،اور روزانہ نصف شب اس آیت کی تلاوت کرکے اللہ پاک سے اس کی واپسی کے لئے دعا مانگے،تو اس کی واپسی جلد ہو۔

﴿ وَمَا شَهِدْنَآ إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَٰفِظِينَ ﴿٨١﴾ ﴾ یوسف: ۸۱

*اگر بچھڑے ہوئے اقارب سے ملنا ہو یا کسی کے رشتہ داروں کا پتہ نہ چلتا ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے گرد یہ آیت لکھ کر اسے اپنے پاس رکھا جائے اور اس آیت کو ۹۰۰ بار روزانہ بعد از نصف شب پڑھا جائے تو وہ رشتہ دار اللہ کے فضل سے مل جائیں گے۔

﴿ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَأْتِيَنِى بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٨٣﴾ ﴾ یوسف: ۸۳

*اگر کسی کے اسباب راہ مسدود ہوگئے ہوں تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے،اور اس آیت کو ورد میں رکھے،تو اس کے لئے آسانیاں پیدا ہوں گی۔

﴿ إِنَّ رَبِّى لَطِيفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾ ﴾ یوسف: ۱۰۰

## مقطعات کی سورۃ ہفتم رعد کے خواص

**یوم ہفتم رعد۱۳**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۸۵٤ | ۳۵۵۱ | ٤۱ | ۲۳۰٤٦۷ | ٤۰۹۱ |
| ۲۳۰٤٦۵ | ٤۰۹٤ | ۸۵۲ | ۳۵٤۹ | ٤٤ |
| ۳۵٤۷ | ٤۲ | ۲۳۰٤٦۸ | ٤۰۹۲ | ۸۵۵ |
| ٤۰۹۵ | ۸۵۳ | ۳۵۵۰ | ٤۰ | ۲۳۰٤٦٦ |
| ٤۳ | ۲۳۰٤٦٤ | ٤۰۹۳ | ۸۵٦ | ۳۵٤۸ |

وفق = ۲۳۹۰۰٤

*اگر کسی عورت کو اسقاط کا عارضہ لاحق ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ

آیت لکھ کر اس کو پہنے، اور اس آیت کو ورد میں رکھے تو اس کا حمل محفوظ رہے، اور اس کی اولاد سالم پیدا ہو۔

﴿ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ ٱلْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُۥ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ ﴾ الرعد: ۸

*اگر تسخیر خلق مطلوب ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا ورد اپنے معمول میں رکھے، تو اس کو تسخیر خلائق حاصل ہو۔

لیکن یہ لازم ہے کہ جب تک اس کا ورد کیا جائے گا، تب تک ورد کے اختتام پر اللہ بزرگ و برتر کے آگے سجدہء تعظیمی کیا جائے گا، کہ یہ آیت سجدے کی آیت ہے۔

﴿ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَٰلُهُم بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْءَاصَالِ ۩ ﴿١٥﴾ ﴾ الرعد: ۱۵

*اگر کسی پر کوئی حاکم یا افسر غضبناک ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا روزانہ سو بار ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے غضب کو فرد کرے گا۔

﴿ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿١٦﴾ ﴾ الرعد: ۱۶

*اگر پوشیدہ امور کے بارے میں خبر مطلوب ہو، یا کسی بھی معاملے میں استخارہ کرنا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا ورد کرتا جائے یہاں تک کہ اس کو نیند آجائے، تو خواب میں اس کو اس معاملے کی بابت آگاہی ملے گی۔

﴿ وَلَوْ أَنَّ قُرْءَانًا سُيِّرَتْ بِهِ ٱلْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ ٱلْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ ٱلْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ ٱلْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ ﴿٣١﴾ ﴾ الرعد: ۳۱

*اگر کسی کی یادداشت کمزور ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر اس کو پینے اور پہننے کے لیے دیا جائے، تو نسیان دفع ہوگا، اوراگر اس کو پڑھا جائے تو یادداشت کمال کی ہو، اور جو چیز یاد کرے اسے کبھی بھی نہ بھولے۔

﴿ يَمْحُوا۟ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِندَهُۥٓ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ ﴿٣٩﴾ ﴾ الرعد: ۳۹

# مقطعات کی سورۃ ہشتم ابراھیم کے خواص

**یوم ہشتم ابراھیم ١٤**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٨٣٠ | ٣٥٤٢ | ٥٠ | ٢٥٣٥٣٣ | ٥٦١٣ |
| ٢٥٣٥٣١ | ٥٦١٦ | ٨٢٨ | ٣٥٤٠ | ٥٣ |
| ٣٥٣٨ | ٥١ | ٢٥٣٥٣٤ | ٥٦١٤ | ٨٣١ |
| ٥٦١٧ | ٨٢٩ | ٣٥٤١ | ٤٩ | ٢٥٣٥٣٢ |
| ٥٢ | ٢٥٣٥٣٠ | ٥٦١٥ | ٨٣٢ | ٣٥٣٩ |

**وفق = ٢٦٣٥٦٨**

*اگر کسی کو کسی مکان پر جائے استقرار حاصل نہ ہو، یا کوئی ایسا شخص ہو جو سدا نقل مکانی کرتا رہتا ہو، یا کوئی شخص سدا تبادلوں ہی تبادلوں میں اپنی عمر کھپا رہا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ایک اپنے مکان میں آویزاں کرے، اور ہوسکے تو اس آیت کو ورد میں بھی رکھے، تو اسے استقرار حاصل ہوگا۔

﴿ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ ٱلْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِى وَخَافَ وَعِيدِ ﴿١٤﴾ ﴾ ابراھیم: ١٤

*اگر کوئی جابر و ظالم شخص کسی کی عزت کے درپے ہو، اور اس کے شر سے امان مطلوب ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کو بوقت نصف شب ٣١٣ بار پڑھے، اور اللہ سے اس کی سرکوبی کی دعا مانگے، تو وہ قانون مکافات کا ایسا شکار ہوگا، کہ دشمنی اس کو یاد تک نہیں رہے گی۔

﴿ وَٱسْتَفْتَحُوا۟ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿١٥﴾ ﴾ ابراھیم: ١٥

* اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت، اور عزت و وقار، مان و مرتبے کو کسی وجہ سے کھو بیٹھا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ان آیات کو روزانہ ١١٠ بار پڑھے، تو اس کو اس کا بہترین متبادل بہت جلد ملے گا۔

﴿ أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٩﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿٢٠﴾ ﴾ ابراھیم: ١٩ – ٢٠

*اگر کسی شخص کو ترقی نہ ملتی ہو یا وہ روحانی اعمال میں بصد کوششوں کے بعد بھی ناکام و نامراد رہتا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور ان آیات کو ۹۴ بار روزانہ پڑھے، تو اللہ اس کو اپنے مقصد میں کامیاب و کامران کرے گا۔

﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِىٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍۭ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ ﴾ إبراهيم: ٢٤ – ٢٥

*استخارہ کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے سرہانے رکھے، اور اس آیت کو ورد کرتا ہوا سو جائے، خواب میں اس کو چارہ نظر آجائے گا۔

﴿ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿٣٨﴾ ﴾ إبراهيم: ٣٨

*اگر کسی شخص کو ظالم سے واسطہ پڑے اور اس سے بچنے کی کوئی دنیاوی صورت نظر نہ آئے تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر، اس کو اپنے پاس رکھے، اور بوقت نصف شب اٹھ کر اس آیت کو ۳۱۳ بار پڑھ کر دعا مانگے، اللہ پاک اس شخص کے ظلم سے نجات دلادے گا۔

﴿ فَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ ﴾ إبراهيم: ٤٧

## مقطعات کی سورۃ نہم الحجر کے خواص

**یوم نهم الحجر ۱۵**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٦٥٨ | ٢٨٨٦ | ٩٧ | ١٧٢٤١٩ | ٣٧١١ |
| ١٧٢٤١٧ | ٣٧١٤ | ٦٥٦ | ٢٨٨٤ | ١٠٠ |
| ٢٨٨٢ | ٩٨ | ١٧٢٤٢٠ | ٣٧١٢ | ٦٥٩ |
| ٣٧١٥ | ٦٥٧ | ٢٨٨٥ | ٩٦ | ١٧٢٤١٨ |
| ٩٩ | ١٧٢٤١٦ | ٣٧١٣ | ٦٦٠ | ٢٨٨٣ |

وفق = ١٧٩٧٧١

* اگر کوئی شخص شیطانی خیالات کے زیر اثر رہتا ہو، اور وہ ذکر خدا سے بیزار ہو، اور شیطانی کام بہت کرتا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس پر انہی آیات کو ۱۱۰ بار پڑھ کر دم کرکے اس کو پلایا جائے، تو وہ امور قبیحہ سے باز آئے گا۔

﴿ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿١٧﴾ ﴾ الحجر: ۱۶ – ۱۷

*اگر کوئی عورت جس کو حمل نہ ٹھہرتا ہو، اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف ان آیات کو لکھ کر اس عورت کو ایک وفق پہننے کے لئے دیا جائے اور ایک وفق پینے کے لئے دیا جائے، تو بحکم خدا اس کو حمل ٹھہر جائے گا، اوراس کو سالم اولاد پیدا ہوگی۔

﴿ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢١﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٦﴾ ﴾ الحجر: ۱۹ – ۲۶

*اگر کسی ایسے مقام پر جانا ہو جہاں جانے میں کسی قسم کے خوف کا اندیشہ ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا ورد کرتا ہوا اس مقام پر جائے تو اسے کسی قسم کا ضرر نہ پہنچے گا اور وہ مامون ہو کر وہاں سے واپس آئے گا۔

﴿ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ ﴾ الحجر: ۴۶

*اگر کسی گھر میں نا اتفاقی ہو اور آئے دن جھگڑے ہوتے رہتے ہوں، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر انہیں پینے کے لئے دیا جائے، تو اس گھر میں اتفاق پیدا ہوگا اور ان کے دلوں سے کدورت جاتی رہے گی۔

﴿ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ ﴾ الحجر: ۴۷

# مقطعات کی سورۃ دہم مریم کے خواص

**یوم دھم مریم ۱۹**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۹۷۱ | ۳۹۳۸ | ۹۶ | ۲۶۸۵۷۷ | ۷۴۹۵ |
| ۲۶۸۵۷۵ | ۴۷۹۸ | ۹۶۹ | ۳۹۳۶ | ۹۹ |
| ۳۹۳۴ | ۹۷ | ۲۶۸۵۷۸ | ۷۴۹۶ | ۹۷۲ |
| ۷۴۹۹ | ۹۷۰ | ۳۹۳۷ | ۹۵ | ۲۶۸۵۷۶ |
| ۹۸ | ۲۶۸۵۷۴ | ۷۴۹۷ | ۹۷۳ | ۳۹۳۵ |

وفق = ۲۸۱۰۷۸

٭ اگر کسی شخص کو بدگوئی کی آیت ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پلایا جائے، تو اس کی یہ بد عادت دور ہو،اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کی بدگوئی کا اکثر شکار رہتا ہو،تو اسی طرح لکھ کر اپنے پاس رکھے تو کوئی اس کو سخت سست نہ کہہ سکے۔

﴿ إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ﴿٢٦﴾ ﴾ مریم: ۲۶

٭اگر کسی بچے کی زبان میں لکنت ہو، یا کوئی مدعا بیان کرنے میں ناکام رہتا ہو، تو اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس کو پہنے، اور اسی طرح لکھ کر اس کو پیئے، تو اس کی لکنت دور ہو اور وہ فصیح اللسان ہو۔

﴿ يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ ﴾ مریم: ۲۸ – ۳۴

٭اگر کسی شخص کو گردشِ دوراں لاحق ہوں، اور اس کے اپنے بھی پرائے ہوگئے ہوں، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے اپنے پاس رکھے، اور نماز پنجگانہ کے بعد حسبِ استطاعت اسے ورد میں رکھے، تو اس کی زندگی سے مشکلات نکل جائیں، اور زندگی امن سے بسر ہو، اور لوگ اس سے محبت کریں۔

﴿ وَالسَّلَٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ﴾ مریم: ۳۳
*اگر کسی شخص کو نسیان کا عارضہ لاحق ہو اور اس کو عام سی باتیں بھی یاد نہ رہتی ہوں تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے اپنے پاس رکھے، اور اسی طرح لکھ کر اسے دھو کر پیئے تو اس کی یہ تکلیف ختم ہو۔
﴿ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ ﴾ مریم: ٦٤
*ارسال کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے گرد یہ آیت لکھ کر وفق کے نیچے اس مطلوبہ شخص کا نام لکھ کر اس آیت کو ۳۱۳ بار پڑھ کر دعا مانگے، تو اس آیت کے خدام اس وہی کریں گے، جس کے لئے انہیں ارسال کیا جائے گا، لیکن اس میں احتیاط کی بہت ضرورت ہے، جب تک عواقب کے بارے میں معلومات نہ ہو، تب تک اس کام میں ہاتھ نہ ڈالا جائے۔
﴿ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ ﴾ مریم: ۸۳
*اگر میاں بیوی کی آپس میں نہ بنتی ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر ان کو پلایا جائے تو وہ آپس میں محبت کرنے لگیں گے۔
﴿ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ ﴾ مریم: ۸۵
*اگر کسی شخص کی کوئی چیز ضایع ہوجائے، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنا مقصد اس کے نیچے لکھ کر اس کو قرآن میں ٹھیک اسی آیت والے مقام پر رکھے، وہ چیز واپس ہوگی، بعد ازاں اسے پانی میں حل کرکے کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیا جائے، جہاں کوئی گندا پانی نہ آتا ہو، نیز جہاں بے ادبی کا شائبہ تک نہ ہو، یہ حکم عام ہے، ان تمام امور میں اس کا خیال رکھا جائے۔
﴿ لَّقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ ﴾ مریم: ۹۴
*اگر کسی کی بیوی روٹھ گئی ہو، یا کسی کا شوہر روٹھ گیا ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو طالب اپنے پاس رکھے تو مطلوب راضی ہوجائے گا۔
﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ ﴾ مریم: ٩٦
*اگر کوئی بچہ بولنے کی عمر کو پہنچ کر بھی نہ بولے تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کے گلے میں پہنایا جائے تو وہ بحکم خدا جلد ہی بولنے لگے گا۔
﴿ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ ﴾ مریم: ۹۷

# مقطعات کی سورة یازدہم طه کے خواص

**یوم یازدھم طه ٢٠**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ١٣٥٣ | ٥٤٠٣ | ١٣٣ | ٣٦٦٠٣٨ | ١٤٧٧٣ |
| ٣٦٦٠٣٦ | ١٤٧٧٦ | ١٣٥١ | ٥٤٠١ | ١٣٦ |
| ٥٣٩٩ | ١٣٤ | ٣٦٦٠٣٩ | ١٤٧٧٤ | ١٣٥٤ |
| ١٤٧٧٧ | ١٣٥٢ | ٥٤٠٢ | ١٣٢ | ٣٦٦٠٣٧ |
| ١٣٥ | ٣٦٦٠٣٥ | ١٤٧٧٥ | ١٣٥٥٠ | ٥٤٠٠ |

**وفق = ٣٨٧٧٠٠**

*اگر کسی غائب شخص کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر نیچے اُس کا نام بمعہ والدہ لکھ کر اس کو ہوا میں باندھے، اگر وہ زندہ ہے تو انشاء اللہ بہت جلد اس کی خبر ملے گی۔

﴿ وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلسِّرَّ وَأَخْفَى ۝٧ ﴾ طه: ٧

*شرح صدر کے لئے اور زبان کی فصاحت کے لئے اور امور کی آسانی کے لئے، اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور ان آیات کے ورد کو اپنا معمول بنائے تو اس کے تمام کارہائے زندگی آسان ہوں، اور اس کا سینہ روشن اور زبان فصیح و بلیغ ہو۔

﴿ قَالَ رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِى ۝٢٥ وَيَسِّرْ لِىٓ أَمْرِى ۝٢٦ وَٱحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِى ۝٢٧ يَفْقَهُوا۟ قَوْلِى ۝٢٨ ﴾ طـه: ٢٥ - ٢٨

*اگر کسی کے دل میں محبت پیدا کرنی ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو طالب اپنے پاس رکھے تو مطلوب کے دل میں بے حد محبت پیدا ہوگی، لیکن یہ ناجائز کے لئے نہیں ہے، قرآن پاک کے اعمال ہم خیر کو پھیلانے کی غرض سے کھول کھول کر بیان کررہے ہیں، اس طرح نہ ہو کہ آپ پردہ نشین عورتوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے اس قبیل کے اعمال کو استعمال کریں، ایسا کرنا موجب عذابِ الٰہی ہے، (نہ

صرف یہ بلکہ اس کتاب میں موجود کوئی بھی عمل ناجائز کے لئے ممنوع ہے، نہ ہی غیر شرعی کاموں میں استعمال کرنے کی کوئی اجازت ہے، اسی نص بات کو سمجھ لیں میں مزید دہراؤں گا نہیں) یہ بات یاد رہے۔

﴿ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِيٓ ﴿٣٩﴾ ﴾ طه: ۳۹

*اطفال کی حرز کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اگر کسی لڑکی یا لڑکے کے گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ شریروں کی نظر بد سے محفوظ رہیں گے، وہ حادثوں اور اغوا وغیرہ سے بچے رہیں گے، جو بچے سکول یا کالج میں پڑھتے ہوں، ان کے لئے یہ وفق بہت ہی مفید ہے، اور حرز کبیر ہے۔

﴿ قَالَ لَا تَخَافَآ ۖ إِنَّنِي مَعَكُمَآ أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ﴿٤٦﴾ ﴾ طه: ٤٦

*اگر کوئی طالب علم یا کوئی شخص پڑھائی میں بہت کمزور ہو، اس کو کوئی بھی دینی و دنیوی علم سمجھ میں ہی نہ آتا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر، اس کو پہننے کے لئے دیں، انشاء اللہ وہ علم ضرور حاصل کرے گا۔

﴿ قَالَ رَبُّنَا ٱلَّذِيٓ أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿٥٠﴾ ﴾ طه: ٥٠

*اگر کوئی بچہ یا بچی قرآن مجید کو حفظ کرنا چاہتا ہو، لیکن کر نہ پاتا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پہننے کے لئے دیا جائے، وہ حفظ کرنے لگے گا۔

﴿ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَٰبٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ﴿٥٢﴾ ﴾ طه: ۵۲

*جب کسی مشکل امر میں آدمی پھنس جائے اور حل کی کوئی صورت نہ دکھائی دے تو، اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر وہ گلے میں پہنے، اور بعد از صلوٰۃ الوتر اس آیت کو ۳۱۳ بار پڑھے تو اللہ پاک اس کی مشکل کو آسان کردے گا، اور مصیبت اس سے دور ہوجائے گی۔

﴿ إِنَّمَآ إِلَٰهُكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ ﴾ طه: ۹۸

*اگر کسی ظالم حاکم یا کسی ظالم شخص کے عتاب سے خوف ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھے، اور جب اس کے سامنے جائے تو اس آیت کو ورد کرتا ہوا جائے، اور وقت ملاقات خاموشی کی گھڑی میں بھی دل میں اس کا ورد کرے تو اس کی زبان بند ہوجائے گی، اور وہ کچھ کہہ نہیں پائے گا۔ بارہا کا مجرب ہے، یہاں تک کہ اگر خون کا معاملہ بھی ہو تو بھی مقابل کچھ کہہ نہیں پائے گا۔

﴿ وَخَشَعَتِ ٱلْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ ﴾ طه: ۱۰۸

*اگر کچھ شریر لوگوں کا آپس میں گٹھ جوڑ ہو، اور وہ محض شرپسندی کی بناء پر نقصان دینے پر آمادہ ہوں، اور ان کی تفریق مطلوب ہو تو اس وفق کو لکھ کر یہ آیت لکھ کر ان کے نام بمعہ والدہ لکھ کر اس وفق کو ہوا میں باندھیں، جوں جوں ہوا چلے گی ان میں تفریق بڑھتی جائے گی، اور بالآخر ان میں تفرقہ پڑ جائے گا۔

﴿ قَالَ ٱهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًۢا ۖ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ ﴿١٢٣﴾ ﴾ طه: ۱۲۳

## مقطعات کی سورۃ دوازدہم الشعراء کے خواص

**یوم دوازدہم الشعراء ۲۶**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۳۲۰ | ۵۶۳۳ | ۲۲۵ | ۳۷۷۷۴۷ | ۷۰۸۴ |
| ۳۷۷۷۴۵ | ۷۰۸۷ | ۱۳۱۸ | ۵۶۳۱ | ۲۲۸ |
| ۵۶۲۹ | ۲۲۶ | ۳۷۷۷۴۸ | ۷۰۸۵ | ۱۳۲۱ |
| ۷۰۸۸ | ۱۳۱۹ | ۵۶۳۲ | ۲۲۴ | ۳۷۷۷۴۶ |
| ۲۲۷ | ۳۷۷۷۴۴ | ۷۰۸۶ | ۱۳۲۲ | ۵۶۳۰ |

**وفق = ۳۹۲۰۰۹**

*اگرکسی غائب کی واپسی مطلوب ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس کے نیچے غائب کا نام بمعہ والدہ لکھ کر کسی درخت میں باندھیں جہاں ہوا کا آسانی سے گزر ہو، اور ان آیات کو پڑھ کر دعا مانگیں تو غائب کی خبر ملے گی۔

﴿ قَالَ كَلَّآ ۖ إِنَّ مَعِىَ رَبِّى سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾ ﴾ الشعراء: ۶۲

﴿ ٱلَّذِى خَلَقَنِى فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ ﴾ الشعراء: ۷۸

*اگر کسی کو پیاس بہت لگتی ہو یا بھوک بہت لگتی ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھیے، اور اس وفق کو عرق گلاب میں دھو کر پیئے تو اس کا معدہ اور جوع و عطش اعتدال پر آجائیں گے۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے یہ نعمت غیر مترقبہ ہے۔

﴿ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ ﴾ الشعراء: ٧٩ - ٨٢

*اگر کسی کو علم کے حصول کی تمنا ہو اور رہبر کامل نہ ملتا ہو اور صلحاء کی معیت کا طالب ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے اپنے پاس رکھے اور اس آیت کا ورد کرے اور دعا مانگے تو اس کو علم حاصل ہو اور صالح آدمیوں کی صحبت میسر ہو۔

﴿ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ ﴾ الشعراء: ٨٣

*اگر کسی گھر کو بیماریاں یا کسی قسم کی آفات گھیرے ہوئے ہوں، اور جانے کا نام ہی نہ لیتی ہوں تو، اس وفق کو لکھ کر گھر کا سربراہ اپنے پاس رکھے اور اس کو گھر میں بھی نمایاں مقام پر آویزاں کرے، اور ساتھ ہی میں اس آیت مبارکہ کو ورد میں بھی رکھے، تو اس ابتلاء سے جان چھوٹ جائے۔

﴿ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾ ﴾ الشعراء: ١٦٩

## مقطعات کی سورۃ سیزدہم النمل کے خواص

**یوم سیزدهم النمل ۲۷**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ١١٥٩ | ٤٧٩٦ | ٩١ | ٣٢٥٧٠٢ | ٢٦٣٢ |
| ٣٢٥٧٠٠ | ٢٦٣٥ | ١١٥٧ | ٤٧٩٤ | ٩٤ |
| ٤٧٩٢ | ٩٢ | ٣٢٥٧٠٣ | ٢٦٣٣ | ١١٦٠ |
| ٢٦٣٦ | ١١٥٨ | ٤٧٩٥ | ٩٠ | ٣٢٥٧٠١ |
| ٩٣ | ٣٢٥٦٩٩ | ٢٦٣٤ | ١١٦١ | ٤٧٩٣ |

وفق = ٣٣٤٣٨٠

*اگر کسی کو بخار ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر مریض کو پہننے کے لئے دیا جائے اور ایک وفق اسی طرح اسے عرق گلاب میں دھوکر پلایا جائے تو اس کا بخار اتر جائے گا۔

﴿ أَنۢ بُورِكَ مَن فِى ٱلنَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَـٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿٨﴾ ﴾ النمل: ۸

*اگر کوئی چیز غائب ہوگئی ہو اور اس کی واپسی مقصود ہو، یا کوئی چیز ضایع ہوگئی ہو اور اس کا نعم البدل مطلوب ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پہنے اور اسی آیت کو ایک سو گیارہ بار پڑھ کر اس کے وسیلہ سے دعا مانگے، تو مقصود حاصل ہوگا۔ لیکن اس آیت کوپڑھنے کے بعد سجدہء تعظیمی باری تعالی کی جناب میں کرے کہ یہ آیت ،آیت سجدہ ہے۔

﴿ أَلَّا يَسْجُدُوا۟ لِلَّهِ ٱلَّذِى يُخْرِجُ ٱلْخَبْءَ فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿٢٥﴾ ﴾ النمل: ۲۵

*اگر ہموم و غموم انسان کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہوں اور ان سے جان ہی نہ چھوٹتی ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھے اور اس آیت کا کھلا ورد رکھے تو اس کے غم دور ہوں اور خوشی حاصل ہو۔ لیکن اس آیت کوپڑھنے کے بعد سجدہء تعظیمی باری تعالی کی جناب میں کرے کہ یہ آیت ،آیت سجدہ ہے۔

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ۩ ﴿٢٦﴾ ﴾ النمل: ۲۶

*اگر کسی غائب کو واپس لانا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس کے نیچے اس غائب کا نام بمعہ والدہ کے لکھ کر اس کو ہوا میں لٹکائے اور ان آیات کو روزانہ ایک سو آٹھ بار بوقت نصف شب پڑھ کر اس کی واپسی کی دعا مانگے تو غائب کی واپسی ہوگی۔ اور جب مقصد حاصل ہو جائے تو اس وفق کو اتار کر کسی درخت میں جہاں پاکیزہ پانی سے سیرابی ہوتی ہو دھوکر اس کی جڑوں میں ڈال دے۔ یہ حکم اس قسم کے تمام اعمال کے لئے ہے۔

﴿ إِنَّهُۥ مِن سُلَيْمَـٰنَ وَإِنَّهُۥ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿٣٠﴾ أَلَّا تَعْلُوا۟ عَلَىَّ وَأْتُونِى مُسْلِمِينَ ﴿٣١﴾ ﴾ النمل: ۳۰ - ۳۱

*اگر کسی معاملے میں غیبی امداد درکار ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھے، اور ان آیات کا کھلا ورد کرے، تو اس کو غیبی مدد حاصل ہوگی۔

﴿ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّى عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ ٱلَّذِى عِندَهُۥ عِلْمٌ مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ﴿٤٠﴾ ﴾ النمل: ٣٩ – ٤٠

*اگر تمام آفات سے امان مطلوب ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کو ورد کرنے کے بعد دعا مانگے، تو اسے تمام آفات سے نجات ملے۔

﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَٰمٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ ٱلَّذِينَ ٱصْطَفَىٰٓ ۗ ءَآللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ ﴾ النمل: ٥٩

## مقطعات کی سورۃ چہاردہم القصص کے خواص

**یوم چہاردہم القصص ٢٨**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ١٤٣٧ | ٥٩٣٥ | ٨٦ | ٣٩٠٢٧٣ | ١٥٥٨ |
| ٣٩٠٢٧١ | ١٥٦١ | ١٤٣٥ | ٥٩٣٣ | ٨٩ |
| ٥٩٣١ | ٨٧ | ٣٩٠٢٧٤ | ١٥٥٩ | ١٤٣٨ |
| ١٥٦٢ | ١٤٣٦ | ٥٩٣٤ | ٨٥ | ٣٩٠٢٧٢ |
| ٨٨ | ٣٩٠٢٧٠ | ١٥٦٠ | ١٤٣٩ | ٥٩٣٢ |

**وفق = ٣٩٩٢٨٩**

*اگر دشمن تنگ کرنے پر آمادہ ہوں، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس وفق کو اپنے پاس رکھے اور اس آیت کا ورد کرے، تو دشمنوں سے نجات ملے۔

﴿ رَبِّ نَجِّنِى مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٢١﴾ ﴾ القصص: ٢١

*اگر کسی بچے میں گھر سے باہر رہنے کی عادت ہو، تو اس وفق کو لکھ کر، اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دے، تو اس کو گھر میں رہنے کی عادت پڑے گی، اور وہ کبھی گم نہیں ہوگا۔

﴿ عَسَىٰ رَبِّىٓ أَن يَهْدِيَنِى سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿٢٢﴾ ﴾ القصص: ٢٢

*اگر کسی آدمی کے رزق میں تنگی ہو تو اس وفق کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، تو اس پر رزق کے دروازے کھل جائیں گے، اگر کنوارا ہے تو اسے نیک زوجہ ملے گی، اس آیت کو لازم ہے کہ ہر نماز کے بعد ایک سو بار پڑھ کر دعا مانگتا رہے۔ تاوقتیکہ اس کا مقصود اسے حاصل ہو۔

﴿ رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿٢٤﴾ ﴾ القصص: ٢٤

*اگر کسی کے لئے مخالفوں نے ریشہ دوانیوں کے جال بچھائے ہوں، اور ہر طرح سے جکڑنے پر آمادہ ہوں تو، اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور ان آیات کا ورد اپنے معمول میں رکھے، تو دشنوں کی کوئی سازش کامیاب نہ ہوگی۔

﴿ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٢٥﴾ ﴾ القصص: ٢٥

﴿ وَٱللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٢٨﴾ ﴾ القصص: ٢٨

﴿ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ ٱلْءَامِنِينَ ﴿٣١﴾ ﴾ القصص: ٣١

*اگر کسی جابر یا ظالم کی طرف سے خدشہ ہو کہ وہ نقصان پہنچانے کا عندیہ رکھتا ہے، تو اس وفق کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کے نیچے اس کا نام بمعہ والدہ لکھ کر، اور اس پر اسی آیت کو ایک سو ایک بار دم کرکے اسے کسی اکیلے درخت میں باندھے۔ تو وہ جابر اپنے ظلم کا خود ہی شکار ہوجائے گا۔

﴿ وَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۘ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُۥ ۚ لَهُ ٱلْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾ ﴾ القصص: ٨٨

## مقطعات کی سورۃ پانزدہم العنکبوت کے خواص

**یوم پانزدھم العنکبوت ٢٩**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٨٢٢١ | ٢٦٠٦١٣ | ٦٧ | ٤٣١٩ | ٩٧٨ |
| ٧٠ | ٤٣١٧ | ٩٧٦ | ٨٢٢٤ | ٢٦٠٦١١ |
| ٩٧٩ | ٨٢٢٢ | ٢٦٠٦١٤ | ٦٨ | ٤٣١٥ |
| ٢٦٠٦١٢ | ٦٦ | ٤٣١٨ | ٩٧٧ | ٨٢٢٥ |
| ٤٣١٦ | ٩٨٠ | ٨٢٢٣ | ٢٦٠٦١٠ | ٦٩ |

وفق= ٢٧٤١٩٨

*اگر کسی چوری کا پتہ لگانا ہو تو اس وفق کو لکھ کر غیر مستعمل سرکنڈے کو صاف کر کے اس کو ایک طرف سے چیر دیں،اور چیرا ہو پہلو اوپر کی طرف رکھیں،اور اس کے چیرے ہوئے مقام کے تھوڑے نیچے کی طرف وفق کو باندھیں،اور مشتبہ افراد کے نام لکھ کر اپنے پاس رکھیں،اب ایک نام کو اس سرکنڈے کے چیرے ہوئے حصے میں پھنسادیں،اور ایک کوزہ گلی آب نارسیدہ میں پاکیزہ پانی بھر کر اس میں سرکنڈا ڈال دیں،اور دو پرہیزگار اشخاص کا انتخاب کریں،کہ وہ اپنی دائیں ہاتھ کی اشہد کی انگلی پر ہر دو اطراف سے رکھیں،اور اس آیت کو بسملہ الشریفہ کے بعد پڑھتے جائیں،اور عامل بھی ساتھ ہی میں پورے انہماک کے ساتھ اس سورہ کے مقطعاتی کلمات کو پڑھتا جائے۔جب چور کا نام اس میں ڈالا جائے گا تو کوزہ تھوڑی ہی دیر میں گھومنا شروع ہوجائے گا کہ اس کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔یہ ایک ایسا عظیم طریقہ ہے جو کبھی اس معاملے میں خطا نہیں کرتا۔

﴿ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝٣ ﴾ العنکبوت: ۳

*اگر کسی شخص کے سینے کا راز معلوم کرنا ہو تو اس وفق کو لکھ کر اپنے دائیں ہاتھ پر باندھیں،اور اس سوتے ہوئے شخص کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس سے سوال پوچھیں،وہ درست جواب دے گا۔یہ بہت ہی راز کی بات ہے سوچ سمجھ کر اس کو کریں،اور حد سے گزر نہ جائیں،کہیں اس طرح نہ ہو کہ آپ کو پچھتانا پڑے۔میں بہت ڈرتے ہوئے اس کو درج کررہا ہوں،اس عمل کا اذن عام قطعاً نہیں ہے،اس کے لئے آپ کو ہمیشہ اجازت لینی پڑے گی،اور ہروہ اہل علم اس کو اجازت دینے کا مجاز ہے،جو کہ عادل ہو،شرعی امور سے واقفیت رکھتا ہو،اور عواقب کے بارے میں ادراک رکھتا ہو،اور اللہ سے ڈرتا ہو،جو تجاوز کرنے والوں کو پسند نہ کرتا ہو۔

﴿ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ۝١٠ ﴾ العنکبوت: ۱۰

*اگر مفسدوں کی حرکات سے خدشہ ہو کہ وہ نقصان پہنچانے کی سازشیں کریں گے اور نقصان پہنچے گا،تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھیں،اور اس آیت کا ورد کریں،تو مفسدوں کے شر سے نجات مل جائے گی۔

﴿ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ۝٣٠ ﴾ العنکبوت: ۳۰

# مقطعات کی سورۃ شانزدہم الروم کے خواص

**یوم شانزدهم الروم ۳۰**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ١٠١٥٢ | ٢٥٣٨٣٨ | ٥٨ | ٣٤٧٦ | ٨١٧ |
| ٦١ | ٣٤٧٤ | ٨١٥ | ١٠١٥٥ | ٢٥٣٨٣٦ |
| ٨١٨ | ١٠١٥٣ | ٢٥٣٨٣٩ | ٥٩ | ٣٤٧٢ |
| ٢٥٣٨٣٧ | ٥٧ | ٣٤٧٥ | ٨١٦ | ١٠١٥٦ |
| ٣٤٧٣ | ٨١٩ | ١٠١٥٤ | ٢٥٣٨٣٥ | ٦٠ |

وفق = ٢٦٨٣٤١

*اگر کسی کو مصائب زمانہ گھیرے ہوئے ہوں کہ آدمی گھبرا اٹھا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کو ایک سو گیارہ بار روزانہ پڑھ کر اللہ سے دعا مانگے، تو اللہ اس کی مشکلات آسان کرے اور دکھ اس سے دور ہوجائیں، اور ازغیبی مسرت اس کے دل میں جاگزین ہو۔

﴿لِلَّهِ ٱلْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِنۢ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾﴾ الروم: ٤

*اگر افرادخانہ میں نااتفاقی ہو، یامیاں بیوی میں الفت کا استقرار نہ ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پلایا جائے جس کی محبت مطلوب ہو تو وہ مطلوب طالب ہوجائے گا۔

﴿وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ﴿٢١﴾﴾ الروم: ٢١

*اگر ترقیء منصب مطلوب ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا ورد کرے تو اس کی ترقی کی راہیں کھلنی شروع ہوجائیں گی۔

﴿وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾﴾ الروم: ٢٧

*اگر کسی کو دشمنوں نے تنگ کر رکھا ہو اور انتقام کا دست قدرت نہ ہو تو اس وفق کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس آیت کا ورد کرے تو، اللہ تعالیٰ دشمنوں کو ہزیمت کا شکار کردے گا، اور مدعی کی غیبی مدد ہوگی۔

﴿ فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ ﴾ الروم: ٤٧

## مقطعات کی سورۃ ہفدہم لقمان کے خواص

**یوم ہفدہم لقمان ٣١**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٥٥٠ | ٢١٧٤ | ٣٢ | ١٥٠٠٨٦ | ٢٠٥٢ |
| ١٥٠٠٨٤ | ٢٠٥٥ | ٥٤٨ | ٢١٧٢ | ٣٥ |
| ٢١٧٠ | ٣٣ | ١٥٠٠٨٧ | ٢٠٥٣ | ٥٥١ |
| ٢٠٥٦ | ٥٤٩ | ٢١٧٣ | ٣١ | ١٥٠٠٨٥ |
| ٣٤ | ١٥٠٠٨٣ | ٢٠٥٤ | ٥٥٢ | ٢١٧١ |

وفق= ١٥٥٣٩٤

*اگر کسی کی کوئی چیز غائب ہوگئی ہو یا کسی غائب کی واپسی مقصود ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے نیچے مقصد لکھ کر اس کو کسی ہوا دار درخت میں لٹکائیے، اور روزانہ بوقت نصف شب اس آیت کو ورد کرکے اپنے مقصد کی بابت دعا مانگیے، تو غائب کی واپسی ہو۔

﴿ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾ ﴾ لقمان: ١٦

*اگر کوئی بہت بخیل اور کنجوس ہو، یا تنگ نظر ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پلایا جائے تو اس کے دل سے تنگی دور ہوجائے گی، اور وہ فیاض ہو جائے گا۔

﴿ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ ﴾ لقمان: ٢٦

# مقطعات کی سورۃ ہجدہم السجدہ کے خواص

## الٓمّٓ

**یوم ھجدھم السجدہ ۳۲**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٣٧٢ | ١٥٦٦ | ٢٨ | ١٠٦٦١٣ | ١٨٨٤ |
| ١٠٦٦١١ | ١٨٨٧ | ٣٧٠ | ١٥٦٤ | ٣١ |
| ١٥٦٢ | ٢٩ | ١٠٦٦١٤ | ١٨٨٥ | ٣٧٣ |
| ١٨٨٨ | ٣٧١ | ١٥٦٥ | ٢٧ | ١٠٦٦١٢ |
| ٣٠ | ١٠٦٦١٠ | ١٨٨٦ | ٣٧٤ | ١٥٦٣ |

**وفق = ١١٠٤٦٣**

*اگر کسی عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس عورت کو پہننے کے لئے دیں، اور صبح و شام ان آیات کو اکتالیس بار پڑھ کر اس عورت پر دم کرتے رہیں، اس کو حمل ٹھہرجائے گا۔

﴿ ٱلَّذِىٓ أَحْسَنَ كُلَّ شَىْءٍ خَلَقَهُۥ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ ٱلْإِنسَـٰنِ مِن طِينٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُۥ مِن سُلَـٰلَةٍ مِّن مَّآءٍ مَّهِينٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ سَوَّىٰهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِۦ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَـٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٩﴾ ﴾ السجدة: ٧ – ٩

*اگر کسی پر خواہشاتِ نفسانیہ کا بہت غلبہ ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور صبح و شام اکتالیس بار اس آیت کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا رہے، تو اس کی طبیعت بارد ہو جائے گی۔ ازاں سواء یہ ہائی بلڈ پریشر کے لئے نہت مفید ہے جو کہ محض سوچ کی وجہ سے ہوتا ہو۔

﴿ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِـَٔايَـٰتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ ﴾ السجدة: ٢٤

*اگر گھر میں جھگڑے بہت ہوتے ہوں یا دشمن باوجود کوششوں کے مصالحت پر آمادہ نہ ہوں، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر گھر کا یا قبیلے کا سردار اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا صبح و شام ورد کرے تو خوب مصالحت پیدا ہو۔

﴿ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ ﴾ السجدة: ٢٥

# مقطعات کی سورۃ نوازدہم یس کے خواص

**یوم نوازدہم یسٓ ٣٦**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٧٣٠ | ٣٠٧١ | ٨١ | ٢١٠٠٦٥ | ٣١٥٠ |
| ٢١٠٠٦٣ | ٣١٥٣ | ٧٢٨ | ٣٠٦٩ | ٨٤ |
| ٣٠٦٧ | ٨٢ | ٢١٠٠٦٦ | ٣١٥١ | ٧٣١ |
| ٣١٥٤ | ٧٢٩ | ٣٠٧٠ | ٨٠ | ٢١٠٠٦٤ |
| ٨٣ | ٢١٠٠٦٢ | ٣١٥٢ | ٧٣٢ | ٣٠٦٨ |

وفق = ٢١٧٠٩٧

*اگر کسی سے محبت ہو، اور وہ خاطر میں نہ لاتا ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کے نیچے مطلوب کا نام بمعہ والدہ کے لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور نماز پنجگانہ کے بعد ایک تسبیح اس آیت کی پڑھے، تو اس حاملِ وفق سے وہ آدمی محبت کرنے لگے گا۔

﴿ سَلَٰمٌ قَوۡلٗا مِّن رَّبّٖ رَّحِيمٖ ﴿٥٨﴾ ﴾ یس: ٥٨

*اگر کوئی شخص جھوٹی گواہی دینے پر تُلا ہوا ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھا جائے، اور اس شخص کا تصور کرکے اس آیت کو ایک سو آٹھ بار پڑھ کر اس کے منہ پر پھونکے، وہ شخص جھوٹی گواہی نہ دے سکے گا۔

﴿ ٱلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلَىٰٓ أَفۡوَٰهِهِمۡ وَتُكَلِّمُنَآ أَيۡدِيهِمۡ وَتَشۡهَدُ أَرۡجُلُهُم بِمَا كَانُواْ يَكۡسِبُونَ ﴿٦٥﴾ ﴾ یس: ٦٥

*اگر کسی ظالم نے بہت تنگ کر رکھا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور صبح و مساء اس آیت کو ٣١٣ بار پڑھ کر اس شخص کے سکونت کے مقام کی طرف رخ کرکے پھونکے، ظالم سے نجات مل جائے گی۔

﴿ وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنَٰهُمۡ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمۡ فَمَا ٱسۡتَطَٰعُواْ مُضِيّٗا وَلَا يَرۡجِعُونَ ﴿٦٧﴾ ﴾ یس: ٦٧

*اگر کوئی ایسا شخص ہو، جسے فالج یا لقوہ کا مرض ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس کو پہننے کے لئے دیا جائے اور اسی طرح اس کو پینے کے لئے بھی دیا جائے، اور اسی پینے والے پانی پر ان آیات کو دم بھی کیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو حرکت کرنے والا بنائے گا، اور اس کا متاثرہ جسم اعتدال پر آجائے گا۔

﴿ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ ﴾ یس: ۷۷ – ۸۳

## مقطعات کی سورۃ بیستم صٓ کے خواص

**یوم بیستم صٓ ۳۸**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۳۹۴۸ | ۲۱۹۹۶۶ | ۸۶ | ۳۰۶۹ | ۷۳۵ |
| ۸۹ | ۳۰۶۷ | ۷۳۳ | ۳۹۵۱ | ۲۱۹۹۶۴ |
| ۷۳۶ | ۳۹۴۹ | ۲۱۹۹۶۷ | ۸۷ | ۳۰۶۵ |
| ۲۱۹۹۶۵ | ۸۵ | ۳۰۶۸ | ۷۳۴ | ۳۹۵۲ |
| ۳۰۶۶ | ۷۳۷ | ۳۹۵۰ | ۲۱۹۹۶۳ | ۸۸ |

**وفق = ۲۲۷۸۰۴**

*اگر تسخیر خلق مقصود ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور ان آیات کا ورد کرتا رہے، تو تسخیر خلق بہت ہو۔

﴿ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ ﴾ ص: ۱۸ – ۱۹

*اگر جن و انس و شیاطین اذیت دیتے ہوں، یا کوئی ایسا نامراد مرض ہو جو چھوڑتا ہی نہیں ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور ایک وفق لکھ کر اسے پاک پانی سے دھوکر پیئے، اور انہی آیات کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ تمام تکالیف کو دور کرنا فرمائے گا۔

﴿ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلشَّيْطَٰنُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ٱرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ ﴾
ص: ٤١ - ٤٢

*اگر طعام، مال حلال اور رزق و کاروبار میں برکت مطلوب ہو تو اس وفق کو اس طرح لکھے کہ اس کے ہر عدد کے نیچے اس آیت مبارکہ کو لکھے، اور اپنے پاس رکھے، یا جس چیز میں برکت مطلوب ہو، اس میں کمال احتیاط کے ساتھ اور پوری پاکیزگی کے ساتھ رکھے، اور اس آیت کا ورد کرتا رہے، انشاء اللہ ایسے عجائب اس کے دیکھے گا کہ حیران رہ جائے گا۔

﴿ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُۥ مِن نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ ﴾ ص: ٥٤

## مقطعات کی سورۃ بیست و یکم غافر کے خواص

**یوم بیست و یکم غافر ٤٠**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٥٩٣٨ | ٣٤٨٢٣٧ | ٨٣ | ٥١١١ | ١٢٢٧ |
| ٨٦ | ٥١٠٩ | ١٢٢٥ | ٥٩٤١ | ٣٤٨٢٣٥ |
| ١٢٢٨ | ٥٩٣٩ | ٣٤٨٢٣٨ | ٨٤ | ٥١٠٧ |
| ٣٤٨٢٣٦ | ٨٢ | ٥١١٠ | ١٢٢٦ | ٥٩٤٢ |
| ٥١٠٨ | ١٢٢٩ | ٥٩٤٠ | ٣٤٨٢٣٤ | ٨٥ |

وفق = ٣٦٠٥٩٦

*اگر علم لدنی درکار ہو، اور آدمی اپنے قول و فعل سے اس بات کا مستحق ہو اور اہل ظرف ہو اور راز کو راز رکھنے کا یارا اپنے آپ میں پاتا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کو دوسو اکیس بار بعد نماز پنجگانہ پڑھے، تو امور عجیبہ سے مطلع ہو، اور اس کا سینہ روشن ہو۔

﴿ رَفِيعُ ٱلدَّرَجَٰتِ ذُو ٱلْعَرْشِ يُلْقِى ٱلرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ﴿١٥﴾ ﴾ غافر: ١٥

*اگر آدمی مخفی علوم (Occult Science) سیکھنے میں اپنی عمر صرف کر چکا ہوا ہو، اور خاطر خواہ نتائج نہ حاصل کر پایا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس آیت کو نو سو بار روزانہ بعد از عشاء پڑھتا رہے، تو اس پر

علوم منکشف ہوں گے اور تاثیر ظاہر ہوگی۔نیز حامل وفق کسی بھی قسم کے قہر سے مامون رہے گا۔

﴿ يَوْمَ هُم بَٰرِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِّمَنِ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ ﴾ غافر: ۱۶

*اگر کوئی شخص ظلم میں حدیں پار کرچکا ہو،اور اس سے نجات مطلوب ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے،اور اس آیت کا ۳۱۳ بار روزانہ ورد کرے اور ظالم سے نجات کے متعلق دعا مانگے،تو وہ ظالم خود اپنے ہی وجود کے عذاب میں مبتلا ہوجائے گا،اور دشمنی کرنا، اور نقصان کرنا اس کو یاد بھی نہیں رہے گا۔

﴿ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ ٱلْءَازِفَةِ إِذِ ٱلْقُلُوبُ لَدَى ٱلْحَنَاجِرِ كَٰظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ ﴾ غافر: ۱۸

*اگر کوئی شخص نفسیاتی مریض بن چکا ہو،اور وساوس کی طغیانی میں گھر چکا ہو،تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پہننے کے لئے دیا جائے،اور ایسا ہی وفق اس کو پلایا جائے،اور اسی آیت کو صبح و شام پڑھ کر اس پر دم کیا جائے،تو وہ شفاء پائے۔

﴿ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ ٱلْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى ٱلصُّدُورُ ﴿١٩﴾ ﴾ غافر: ۱۹

*اگر ظالم کو عذاب میں ڈالنا مقصود ہو تو اس وفق کو لکھ کر اپنے پاس رکھے،اور ان آیات کا ایک سو ایک بار ورد کرکے ظالم کے حق میں بددعا کرے،تو وہ ہموم و غموم میں گھر جائے اور ظلم کرنا بھول جائے گا۔

﴿ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٢١﴾ ﴾﴿ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ قَوِىٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ ﴾ غافر: ۲۱ – ۲۲

*اگر استجابت دعا کے لئے،یا کسی بھی مصیبت سے نجات کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے،اور بعد از عشاء دو رکعت نفل نماز پڑھے،اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ ایک سو بار اس آیت کو پڑھے،اور بعد از سلام اپنی حاجت روائی کے لئے دعا مانگے،وہ حاجت پوری ہوگی۔

﴿ وَأُفَوِّضُ أَمْرِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ ﴾ غافر: ٤٤

*اگر کسی عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس عورت کو دیا جائے کہ وہ اسے پاکیزگی کے ساتھ پہنے،اور ان آیات کو صبح و مساء اس عورت پر چالیس بار پڑھ کر دم کرے،اس عورت کو حمل ٹھہرجائے گا،اور وہ صاحب اولاد ہوجائے گی۔

﴿ اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَىُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ ﴾ غافر: ٦٤ - ٦٥.

## مقطعات کی سورۃ بیست و دوم فصلت کے خواص

**یوم بیست و دوم فصلت ٤١**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٧٩٤ | ٣٣٦٧ | ٥٢ | ٢٢٤٨٣٥ | ٧٤٩٩ |
| ٢٢٤٨٣٣ | ٧٥٠٢ | ٧٩٢ | ٣٣٦٥ | ٥٥ |
| ٣٣٦٣ | ٥٣ | ٢٢٤٨٣٦ | ٧٥٠٠ | ٧٩٥ |
| ٧٥٠٣ | ٧٩٣ | ٣٣٦٦ | ٥١ | ٢٢٤٨٣٤ |
| ٥٤ | ٢٢٤٨٣٢ | ٧٥٠١ | ٧٩٦ | ٣٣٦٤ |

وفق = ٢٣٦٥٤٧

*حفاظت کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھا جائے، تو اس کو مخلوق میں سے کوئی گزند نہ پہنچاسکے۔

﴿ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿١٢﴾ ﴾ فصلت: ١٢

*تدمیرظالم کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے،اور اس آیت کو پڑھ کر بعد نصف شب دعا مانگے، تو مقصود حاصل ہو۔

﴿ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾ ﴾ فصلت: ١٦

*اگر کسی سے خدشہ ہو کہ وہ فیصلے میں جھوٹی گواہی دے گا، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے،اور ان آیات کا ورد کرتا ہوا اس کے سامنے جائے تو وہ حق کی بات کرے گا اور جھوٹ بولنے سے گریز کرے گا۔

﴿ حَتَّىٰٓ إِذَا مَا جَآءُوهَا شَهِدَ عَلَيۡهِمۡ سَمۡعُهُمۡ وَأَبۡصَٰرُهُمۡ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُواْ لِجُلُودِهِمۡ لِمَ شَهِدتُّمۡ عَلَيۡنَاۖ قَالُوٓاْ أَنطَقَنَا ٱللَّهُ ٱلَّذِيٓ أَنطَقَ كُلَّ شَيۡءٖۚ وَهُوَ خَلَقَكُمۡ أَوَّلَ مَرَّةٖ وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ ﴿٢١﴾ ﴾ فصلت: ۲۰ - ۲۱

*اگر حصول رزق حلال اور برکت کے لئے اس وفق کو لکھ کر اپنے پاس رکھا جائے، اور ان آیات کو ان کے ہر چہار طرف لکھا جائے، اور ان آیات کو ورد میں رکھا جائے تو رزق میں برکت حاصل ہوگی۔

﴿ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَشۡتَهِيٓ أَنفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلٗا مِّنۡ غَفُورٖ رَّحِيمٖ ﴿٣٢﴾ ﴾ فصلت: ۳۱ - ۳۲

*جس عورت کو حمل میں بہت تاخیر ہوتی ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر عورت اپنے پاس طہارت کاملہ کے ساتھ رکھے، اور صبح و شام اس آیت کو پڑھتی رہے، تو حمل جلد ٹھہر جائے گا۔

﴿ وَمِنۡ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنَّكَ تَرَى ٱلۡأَرۡضَ خَٰشِعَةٗ فَإِذَآ أَنزَلۡنَا عَلَيۡهَا ٱلۡمَآءَ ٱهۡتَزَّتۡ وَرَبَتۡۚ إِنَّ ٱلَّذِيٓ أَحۡيَاهَا لَمُحۡيِ ٱلۡمَوۡتَىٰٓۚ إِنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ ﴾ فصلت: ۳۹

*اگر کوئی پوشیدہ بات معلوم کرنی ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھا جائے، اور اس آیت کو ورد میں رکھے تو وہ راز کی بات اس پر منکشف ہوگی۔

﴿ ٱعۡمَلُواْ مَا شِئۡتُمۡ إِنَّهُۥ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٠﴾ ﴾ فصلت: ۴۰

*شفاء امراض بدنی و روحانی کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پہنا جائے اور اس آیت کا ورد کرتا رہے، تو اس کو بہت جلد شفاء ملے گی۔

﴿ قُلۡ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ هُدٗى وَشِفَآءٞ ﴿٤٤﴾ ﴾ فصلت: ۴۴

## مقطعات کی سورۃ بیست و سوم الشوریٰ کے خواص

**یوم بیست و سوم الشوریٰ ۴۲**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٥٦٠٦ | ٢٣٤٤٣٩ | ٥١ | ٣٥٢٥ | ٨٦٠ |
| ٥٤ | ٣٥٢٣ | ٨٥٨ | ٥٦٠٩ | ٢٣٤٤٣٧ |
| ٨٦١ | ٥٦٠٧ | ٢٣٤٤٤٠ | ٥٢ | ٣٥٢١ |
| ٢٣٤٤٣٨ | ٥٠ | ٣٥٢٤ | ٨٥٩ | ٥٦١٠ |
| ٣٥٢٢ | ٨٦٢ | ٥٦٠٨ | ٢٣٤٤٣٦ | ٥٣ |

**وفق = ٢٤٤٤٨١**

*فتح و نصرت کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور ان آیات کو پڑھتا رہے، تو فتح و نصرت اسی کی ہوگی، بشرطیکہ وہ حق پر ہو۔

﴿ حٰمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِيٓ إِلَيۡكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكَ ٱللَّهُ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ﴿٣﴾ ﴾ الشوری: ١ – ٣

*ہموم و غموم اور مصیبت کے دفیعے کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کو ایک ہزاردو(١٠٠٢) باربعد نوم الناس پڑھے، تو اللہ پاک اس کی مصیبت دور کردے، اور ہموم وغموم اس سے دور ہوجائیں۔

﴿ لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ ﴿١١﴾ ﴾ الشوری: ١١

*تالیف قلوب کے لئے اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پاس رکھا جائے، اور اس آیت کو بطور دعا ایک سو گیارہ بار پڑھ کر دعا مانگے، تو مقصود حاصل ہو۔

﴿ ٱللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡۖ لَنَآ أَعۡمَٰلُنَا وَلَكُمۡ أَعۡمَٰلُكُمۡۖ لَا حُجَّةَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمُۖ ٱللَّهُ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَاۖ وَإِلَيۡهِ ٱلۡمَصِيرُ ﴿١٥﴾ ﴾ الشوری: ١٥

*رزق میں برکت کے لئے اس وفق کو لکھ کر کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کو نو سو بار روزانہ ورد کرے، تو اس کو رزق حاصل ہونے کے اسباب ملیں گے، نیزنظر اور حسد ختم کرنے بھی یہ وفق اسی ترتیب سے اپنے پاس رکھے، تو اسے کامل فائدہ حاصل ہوگا۔

﴿ اَللّٰهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرۡزُقُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلۡقَوِيُّ ٱلۡعَزِيزُ ﴿١٩﴾ ﴾ الشوری: ۱۹

*امراض صدر کے دفیعے کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر ایک کو اپنے پاس رکھے اور ایک کو پاک پانی سے دھو کر پیئے، اور ہر نماز کے بعد اس کو اکیس بار پڑھے، تو اسے شفاء ملے گی۔

﴿ فَإِن يَشَإِ ٱللّٰهُ يَخۡتِمۡ عَلَىٰ قَلۡبِكَ ۗ وَيَمۡحُ ٱللّٰهُ ٱلۡبَٰطِلَ وَيُحِقُّ ٱلۡحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿٢٤﴾ ﴾
الشوری: ۲۴

*رجوع کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کو بعد از نماز فجر ۸۵ بار پڑھ کر دعا مانگے، تو مخالفین اس کی طرف رجوع کریں، اور اگر غائب کے لئے کیا جائے تو وہ بھی حامل وفق کی طرف رجوع کرے گا۔

﴿ وَهُوَ عَلَىٰ جَمۡعِهِمۡ إِذَا يَشَآءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ ﴾ الشوری: ۲۹

## مقطعات کی سورۃ بیست و چہارم الزخرف کے خواص

**یوم بیست و چہارم الزخرف ۴۳**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۳۲۹۳ | ۲٤٦١٢١ | ۸۷ | ۳٦۱۳ | ۸۳۵ |
| ۹۰ | ۳٦۱۱ | ۸۳۳ | ۳۲۹٦ | ۲٤٦١١۹ |
| ۸۳٦ | ۳۲۹٤ | ۲٤٦١۲۲ | ۸۸ | ۳٦۰۹ |
| ۲٤٦١۲۰ | ۸٦ | ۳٦۱۲ | ۸۳٤ | ۳۲۹۷ |
| ۳٦۱۰ | ۸۳۷ | ۳۲۹۵ | ۲٤٦١۱۸ | ۸۹ |

وفق = ۲۵۳۹٤۹

*اگر کسی عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اس عورت کو پہننے کے لئے دیا جائے اور یہی آیات اس پر روزانہ صبح و شام پڑھی جائیں، تو باذن اللہ وہ عورت حاملہ ہوجائے، اور اس کو سالم بچہ پیدا ہوگا۔

﴿ وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿٩﴾ ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلۡأَرۡضَ مَهۡدٗا وَجَعَلَ لَكُمۡ فِيهَا سُبُلٗا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَٱلَّذِي نَزَّلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءَۢ بِقَدَرٖ فَأَنشَرۡنَا بِهِۦ بَلۡدَةٗ مَّيۡتٗا ۚ كَذَٰلِكَ تُخۡرَجُونَ ﴿١١﴾ وَٱلَّذِي خَلَقَ ٱلۡأَزۡوَٰجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ ٱلۡفُلۡكِ وَٱلۡأَنۡعَٰمِ مَا تَرۡكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسۡتَوُۥاْ عَلَىٰ ظُهُورِهِۦ

ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ ﴾ الزخرف: ۹ – ۱۴

*اگر کسی شخص میں اخلاقی برائیاں موجود ہوں، یا وہ منشیات کا عادی ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو پینے کے لئے دی جائے، تو اس کا دل برائیوں سے بیزار ہوجائے گا۔

﴿ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾ ﴾ الزخرف: ۲۷

*اگر کسی دو اشخاص میں تفریق مطلوب ہو، جن کے تعلقات سے برائیاں پیدا ہوتی ہوں، یا جن کا زنا شوئی کا ربط ہو، یا جن کا اغلام بازی (لواطت) کا رشتہ ہو، تو یہ وفق لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر ہر دو کو یا ان میں سے کسی ایک کو پلایا جائے، تو وہ فریقِ ثانی سے متعلق اپنے رشتے سے نفرت کرنے لگے گا۔

﴿ يَٰلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ﴿٣٨﴾ ﴾ الزخرف: ۳۸

*ہموم و غموم کو دور کرنے کے لئے اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھا جائے، اور اس آیت کو روزانہ نو سو بار بعد از عشاء ورد میں رکھا جائے، تو اس کے ہموم وغموم دور ہوں۔

﴿ سُبْحَٰنَ رَبِّ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾ ﴾ الزخرف: ۸۲

## مقطعات کی سورۃ بیست و پنجم دخان کے خواص

آ

**یوم بیست و پنجم دخان ٤٤**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٣٤٦ | ١٤٧٧ | ٥٧ | ٨٥٩٥٠ | ٨٠٩٣ |
| ٨٥٩٤٨ | ٨٠٩٦ | ٣٤٤ | ١٤٧٥ | ٦٠ |
| ١٤٧٣ | ٥٨ | ٨٥٩٥١ | ٨٠٩٤ | ٣٤٧ |
| ٨٠٩٧ | ٣٤٥ | ١٤٧٦ | ٥٦ | ٨٥٩٤٩ |
| ٥٩ | ٨٥٩٤٧ | ٨٠٩٥ | ٣٤٨ | ١٤٧٤ |

وفق =٩٥٩٢٣

*اگر کوئی شخص عذابدہ معاملات سے گزر رہا ہو، یا نفسیاتی مریض بن چکا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے اپنے پاس رکھے، اور روزانہ اس آیت کو بطور دعا اللہ کے حضور میں مانگے، تو اس کی تکالیف ختم ہوں۔

﴿ رَّبَّنَا ٱكۡشِفۡ عَنَّا ٱلۡعَذَابَ إِنَّا مُؤۡمِنُونَ ﴿١٢﴾ ﴾ الدخان: ١٢

## مقطعات کی سورۃ بیست و ششم الجاثیہ کے خواص

**یوم بیست و ششم الجاثیه ٤٥**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٤٨٨ | ٢٠٨٨ | ٣٥ | ١٤٦٩٦٣ | ٣٨٠٠ |
| ١٤٦٩٦١ | ٣٨٠٣ | ٤٨٦ | ٢٠٨٦ | ٣٨ |
| ٢٠٨٤ | ٣٦ | ١٤٦٩٦٤ | ٣٨٠١ | ٤٨٩ |
| ٣٨٠٤ | ٤٨٧ | ٢٠٨٧ | ٣٤ | ١٤٦٩٦٢ |
| ٣٧ | ١٤٦٩٦٠ | ٣٨٠٢ | ٤٩٠ | ٢٠٨٥ |

وفق = ١٥٣٣٧٤

*اگر کسی جھوٹے شخص کی گواہی سے، یا س کی سازشوں سے خوف ہو تو اس وفق کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور ان آیات کا ورد کرکے، اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے، تو وہ شخص مخالفت کرنے سے باز آجائے۔

﴿ وَيۡلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسۡمَعُ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ تُتۡلَىٰ عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرٗا كَأَن لَّمۡ يَسۡمَعۡهَاۖ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٖ ﴿٨﴾ ﴾ الجاثیہ: ۷ - ۸

## مقطعات کی سورۃ بیست و ہفتم احقاف کے خواص

**یوم بیست و ہفتم احقاف ٤٦**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٧٦٤٥ | ١٨٠٩٤٣ | ٣٣ | ٢٦٧١ | ٦٤٥ |
| ٣٦ | ٢٦٦٩ | ٦٤٣ | ٧٦٤٨ | ١٨٠٩٤١ |
| ٦٤٦ | ٧٦٤٦ | ١٨٠٩٤٤ | ٣٤ | ٢٦٦٧ |
| ١٨٠٩٤٢ | ٣٢ | ٢٦٧٠ | ٦٤٤ | ٧٦٤٩ |
| ٢٦٦٨ | ٦٤٧ | ٧٦٤٧ | ١٨٠٩٤٠ | ٣٥ |

وفق = ١٩١٩٣٧

*اگر آدمی مستقل مزاج نہ ہو، یا لہو و لعب میں مبتلا ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کو ہر نماز کے بعد چالیس بار ہر پنجگانہ نماز کے بعد ورد کرتا رہے، تو اسے استقامت نصیب ہو۔ اور اگر اس پر مداومت کرے تو صاحب حال وقال ہو، اور اولیاء اللہ کے رتبے کو جا پہنچے۔

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسۡتَقَٰمُواْ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُونَ ﴿١٣﴾ ﴾ الأحقاف: ۱۳

*اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس وفق کو ماں باپ میں سے کوئی اپنے پاس رکھے، اور ایسا ہی وفق لکھ کر اپنی اولاد کو پلائے تو وہ نافرمانی سے باز آجائیں اور فرمانبردار ہوجائیں۔

﴿ وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ إِحْسَٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾ ﴾ الأحقاف: ١٥

*اگر کسی شخص کو یہ اشتباہ ہو کہ اس کی ترقی روکی جارہی ہے، اور وہ اس بارے میں حق پر ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور روزانہ اس آیت کو بعد از عشاء ایک سو آٹھ بار ورد کرکے اللہ سے دعا مانگے، تو اس کا حق اس کو ملے گا۔

﴿ وَلِكُلٍّ دَرَجَٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا۟ ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَٰلَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ ﴾ الأحقاف: ١٩

## مقطعات کی سورۃ بیست و ہشتم قٓ کے خواص

**یوم بیست و ہشتم قٓ ٥٠**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٣٧٣ | ١٥١٠ | ٤٣ | ٩٤٦٠٧ | ١٠٣٤٦ |
| ٩٤٦٠٥ | ١٠٣٤٩ | ٣٧١ | ١٥٠٨ | ٤٦ |
| ١٥٠٦ | ٤٤ | ٩٤٦٠٨ | ١٠٣٤٧ | ٣٧٤ |
| ١٠٣٥٠ | ٣٧٢ | ١٥٠٩ | ٤٢ | ٩٤٦٠٦ |
| ٤٥ | ٩٤٦٠٤ | ١٠٣٤٨ | ٣٧٥ | ١٥٠٧ |

وفق = ١٠٦٨٧٩

*اگر کسی کو امراضِ چشم ہوں، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کا ہر پنجگانہ کے بعد چالیس بار ورد کرکے اپنی آنکھوں پر دم کرے تو اس کے امراض ختم ہوں گے۔

﴿ لَّقَدْ كُنتَ فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ ٱلْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ ﴾ ق: ٢٢

*اگر کسی کے کاروبار میں گھاٹا پڑ رہا ہو، اور نفع اس کے لئے مشکل ہوگیا ہو تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اسے اپنے پاس رکھے، ایک وفق کاروبار کے

مقام پر آویزاں کرے، اور اس آیت کو صبح کے وقت ایک سو پچاس بار پڑھ کر پھر اپنے کاروبار پر جائے، اس کو فائدہ حاصل ہوگا۔

﴿ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ ﴾ ق: ۳۵

## مقطعات کی سورۃ بیست و نہم القلم کے خواص

**یوم بیست و نہم القلم ٦٨**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۹۰۳٦ | ۷۹۷۱٤ | ۵۰ | ۱۲۹۳ | ۳۰۱ |
| ۵۳ | ۱۲۹۱ | ۲۹۹ | ۹۰۳۹ | ۷۹۷۱۲ |
| ۳۰۲ | ۹۰۳۷ | ۷۹۷۱۵ | ۵۱ | ۱۲۸۹ |
| ۷۹۷۱۳ | ٤۹ | ۱۲۹۲ | ۳۰۰ | ۹۰٤۰ |
| ۱۲۹۰ | ۳۰۳ | ۹۰۳۸ | ۷۹۷۱۱ | ۵۲ |

وفق = ۹۰۸۹٤

*اگر کوئی شخص مصیبت کا شکار ہو، تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے، اور اس آیت کو پنجگانہ نماز کے بعد دو سو بار روزانہ پڑھے، تو اس سے مصیبت دور ہوگی۔

﴿ عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿٣٢﴾ ﴾ القلم: ۳۲

# وفق جمیع سورہ جات مقطعات

**یوم سی ام وفق جمیع سورہ جات مقطعات**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٣٧١٩٥ | ١٥٦٣٣٥ | ٢٧٤١ | ١٠٦٢١٢٧٢ | ١٥٣٨٦٠ |
| ١٠٦٢١٢٧٠ | ١٥٣٨٦٣ | ٣٧١٩٣ | ١٥٦٣٣٣ | ٢٧٤٤ |
| ١٥٦٣٣١ | ٢٧٤٢ | ١٠٦٢١٢٧٣ | ١٥٣٨٦١ | ٣٧١٩٦ |
| ١٥٣٨٦٤ | ٣٧١٩٤ | ١٥٦٣٣٤ | ٢٧٤٠ | ١٠٦٢١٢٧١ |
| ٢٧٤٣ | ١٠٦٢١٢٦٩ | ١٥٣٨٦٢ | ٣٧١٩٧ | ١٥٦٣٣٢ |

**وفق = ١٠٩٧١٤٠٣**

یہ وفق جمیع مقطعات کی سورہء جات کا ہے،اور اس میں وہی اعداد والفاظ و حروف و آیات کا نظام کارفرما ہے،کہ جس پر مقطعات کی انفرادی سورتوں کا حساب قائم ہے۔اس کے خواص و فوائد لاحصر ہیں ہیں۔

اگر اسے لکھ کر اپنے پاس رکھا جائے،اور اس پر انتیس سورتوں کی ابتدائی آیات (جن کا پچھلے صفحات میں تذکرہ ہوچکا) کو دم کرکے دیا جائے تو ہر ایک جائز مقصد کے لئے تیر بہدف ہوگا۔چاہے وہ شفاء کے متعلق ہو،یا دشمنوں سے نجات کے متعلق ہو،یا نظرسے متعلق ہو یا سحر و جادو سے متعلق ہو،یا حفاظت اطفال کے متعلق ہو،یا مصیبت و ابتلاء کے متعلق ہو،یا استقرارِ حمل سے متعلق ہو،یا امور مخفیہ کی معلومات کے متعلق ہو،غرضیکہ جس مقصد کے لئے بھی ہوگا،اس میں اپنی تاثیر دکھائے گا۔

# سورہ جات مقطعات کے اصل اعداد؟

جاننا چاہیے کہ قرآن مجید کے حروف کی کنہ ماہیت معلوم کرنا بہت ہی مشکل امر ہے، اور طویل ترین مشقت اس میں ہے، اس وجہ سے کہ قرآن مجید کے عظیم ترین رسم الخط میں جو عجیب حکمت موجود ہے اس تک پہنچنا لازم ہے، جس کے لئے تخریج کے کئی ادوار میں سے گزرنا پڑتا ہے، آپ نے یہ انتیس سورتوں کے اعداد اور ان کے اوفاق دیکھ لیے، یہ کام چونکہ اب آپ تکمیل شدہ صورت میں دیکھ رہے ہیں، اس وجہ سے شاید آپ کو اس بات کا احساس تک بھی نہ ہو کہ یہ اعداد طویل ترین مراحل سے گزرنے کے بعد ہی مستخرج ہوپائے ہیں، کیونکہ آپ نے عموما جنتریوں میں یا علم و اعداد سے بحث کرنے والی بعض کتب میں تمام قرآن کی ہر سورت مبارکہ کے مستخرج شدہ اعداد دیکھ لیے ہوں گے، جن کی تصحیح کا آپ کو خیال تک بھی نہ آیا ہوگا. کہ کیا یہ مرقوم اعداد واقعی بھی قرآن کے ہیں؟ یا سطحی طور پر ان کو مستخرج کیا گیا ہے.

اصل میں وہ اعداد جو قبل ازیں آپ نے کہیں بھی ملاحظہ فرمائے ہوں گے، ان کو نظر ثانی کی بہت ہی ضرورت ہے، فی الوقت انتیس سورتوں کے ان اعداد پر آپ اکتفا کرلیں، اگر زندگی یاور رہی تو تمام قرآن کے اعداد کو بھی مکمل شروح کے ساتھ پیش کیا جائے گا، ان اعداد کے استخراج کے لئے کن کن بحرظلمات کو طے کرنا پڑتا ہے، اس کو سمجھانے کے لئے میں نے اس کتاب کے آخر میں چند مثالوں کے ساتھ قوانین درج کیے ہیں، تاکہ اگر میں اپنی عدیم الفرصتی کی بناء پر اگر مکاشفات قرآن نہ بھی پیش کرسکوں تو آپ خود ان قوانین براھینہ کے تحت قرآن پاک کے اعداد خود مستخرج کرسکیں.

دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کا ادراک کھول دے. آمین ثم آمین

## قرآن مجید میں حروف تہجی کے اعتبار سے پہلی اور آخری آیات

واضح ہو کہ قرآن مجید کی تمام تر ترتیب میں ایک بہت ہی خاص حکمت اللہ تعالی نے پنہان کر رکھی ہے، قرآن حکیم حکمت سے معمور ہے، اسم اللہ جو کہ اسم ذات ہے، اور وہ اللہ کے پہلے حرف الف سےؔ لے کر ھ کے آخری حرف تک ایک پورا اسم ہے، اس کی مثال ہم نے مکاشفات اسرار میں دی تھی، بہت سے لوگوں نے اس پر تخریج کا کام بھی کیا، لیکن اکثر لوگوں کے اذہان پر سے یہ بات گزر گئی اور وہ کچھ نہیں سمجھ سکے۔

ہم نے ان تمام آیات میں معجم کی ترتیب Sequence of Dictionary کے لحاظ سے آیات اور سورتوں کے نمبر دیے تھے، تاکہ قرآن پاک سے اس کو مستخرج کرکے، ایک نہایت عظیم حظ سے محظوظ ہوں، اب ان تمام میں سے ہم صرف اسم اللہ کی ترتیب تہجی کے تحت تمام کی تمام قرآنی آیات درج کررہے ہیں۔

## اسم اللہ کی آیات کی قرآن میں حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ ٱلْكِتَـٰبَ بِٱلْحَقِّ وَٱلْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ ﴾ الشورى: ١٧

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَـٰتِ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿٦٤﴾ ﴾ غافر: ٦٤

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَنْعَـٰمَ لِتَرْكَبُوا۟ مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٩﴾ ﴾ غافر: ٧٩

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ لِتَسْكُنُوا۟ فِيهِ وَٱلنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾ ﴾ غافر: ٦١

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلْفُلْكَ لِتَجْرِىَ فِى ٱلْبَحْرِ بِأَمْرِهِۦ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلْأَنْهَـٰرَ ﴿٣٢﴾ ﴾ إبراهيم: ٣٢

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٤﴾ ﴾ السجدة: ٤

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ وَمِنَ ٱلْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ ٱلْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًۢا ﴿١٢﴾ ﴾ الطلاق: ١٢

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَىْءٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٠﴾ ﴾ الروم: ٤٠

﴿ ۞ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْقَدِيرُ ﴿٥٤﴾ ﴾ الروم: ٥٤

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِى رَفَعَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ يُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُم بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿٢﴾ ﴾ الرعد: ٢

﴿ ۞ ٱللَّهُ ٱلَّذِى سَخَّرَ لَكُمُ ٱلْبَحْرَ لِتَجْرِىَ ٱلْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِۦ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ ﴾ الجاثية: ١٢

﴿ ٱللَّهِ ٱلَّذِى لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَٰفِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٢﴾ ﴾ ابراهیم: ٢

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِى يُرْسِلُ ٱلرِّيَٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُۥ فِى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهُۥ كِسَفًا فَتَرَى ٱلْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ ۖ فَإِذَآ أَصَابَ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾ ﴾ الروم: ٤٨

﴿ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿٢﴾ ﴾ الإخلاص: ٢

﴿ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿٦٢﴾ ﴾ الزمر: ٦٢

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ﴿٢﴾ ﴾ آل عمران: ٢

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ ﴾ البقرة: ٢٥٥

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ۩ ﴿٢٦﴾ ﴾ النمل: ٢٦

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ﴿٨﴾ ﴾ طه: ٨

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ ٱللَّهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾ ﴾ النساء: ٨٧

﴿ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٣﴾ ﴾ التغابن: ١٣

﴿ اَللّٰهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهِۦ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ ﴾ الشوری: ١٩

﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَٰبًا مُّتَشَٰبِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ ﴾ الزمر: ٢٣

﴿ ۞ اَللّٰهُ نُورُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِۦ كَمِشْكَوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَٰلَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ ﴾ النور: ٣٥

﴿ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَٰتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّٰغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَٰتِ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ ﴾ البقرة: ٢٥٧

﴿ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا۟ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ ﴾ الروم: ١١

﴿ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ وَيَقْدِرُ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾ ﴾ العنکبوت: ٦٢

﴿ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوا۟ بِالْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَوٰةُ الدُّنْيَا فِي الْءَاخِرَةِ إِلَّا مَتَٰعٌ ﴿٢٦﴾ ﴾ الرعد: ٢٦

﴿ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ ﴾ الزمر: ٤٢

﴿ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ ﴾ الحج: ٦٩

﴿ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ ﴾ البقرة: ١٥

﴿ اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿٧٥﴾ ﴾ الحج: ٧٥

﴿ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُۥ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ ﴾ الرعد: ٨

اسی طرح اگر مزید دیکھنا مطلوب ہو تو مکاشفات اسرار سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

فائدہ: زمانہ گزرا میں نے ایك كتاب مسمی بن کتاب الرزق پڑھی تھی، اس میں درج تھا کہ جو کوئی قرآن میں سے ان آیات کو مستخرج کرے جو اسم اللہ سے شروع ہوتی ہیں، اور ان کو صبح و مساء پڑھے تو اس آدمی پر رزق کے دروازے کبھی بھی بند نہیں ہوں گے. راقم نے تو یہ آیات محض ایك علمی حساب کے ضمن میں مذکور کی ہیں، تاہم ان سے روحانی استفادہ حاصل کرنے کے لئراقم نے تو یہ آیات محض ایك علمی حساب کے ضمن میں مذکور کی ہیں، تاہم ان سے روحانی استفادہ حاصل کرنے کے لئے ان کو معمول میں رکھا جاسکتا ہے۔

# قرآن مجید میں حروف تہجی کے اعتبار سے پہلی اور آخری آیات

اب آتے ہیں ہم پورے قرآن کی تمام تر آیات میں سے پہلی آیات اور آخری آیات کی طرف .تو ہمیں ایك عجیب نظارہ دیکھنے کو ملتا ہے کہجو سب سے پہلی آیت ہے وہ اللہ کی طرف سے آئی ہوئی وحی کے اتباع کا حکم دیتی ہے،اور شرك سے بچنے کا حکم دیتی ہے. اور زبان گنگ ہوجاتی ہے عقل ششدر ہو کر رہ جاتی ہے، جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اگر قرآن کی تمام تر آیات کو ہم تہجی کی ترتیب سے سامنے رکھیں تو پہلی تین آیات اتباع کرنے کا حکم دیتی ہیں، اور آخری تین آیات قیامت کے روز کا حال و منظر پیش کرتی ہیں.

## قرآن مجید میں حروف تہجی کے اعتبار سے پہلی آیت

﴿ ٱتَّبِعْ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٦﴾ ﴾ الأنعام: ١٠٦
اور جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آتا ہے اسی کی پیروی کرو۔ اس (پروردگار) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور مشرکوں سے کنارہ کرلو .

## قرآن مجید میں حروف تہجی کے اعتبار سے دوسری آیت

﴿ ٱتَّبِعُوا۟ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾ ﴾ الأعراف: ٣
لوگو (جو (کتاب) تم پر تمہارے پروردگار کے ہاں نازل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو (اور) تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو .

## قرآن مجید میں حروف تہجی کے اعتبار سے تیسری آیت

﴿ ٱتَّبِعُوا۟ مَن لَّا يَسْـَٔلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٢١﴾ ﴾ يس: ٢١
ان( رسولوں) کا اتباع کرو جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھے رستے پر ہیں.

## قرآن مجید میں حروف تہجی کے اعتبار سے آخری تین آیات

اب یہاں قرآن مجید میں سے ہم تین آخری آیات دے رہے ہیں جو حروفِ تہجی کی ترتیب پر ہیں۔

## قرآن مجید میں حروف تہجی کے اعتبار سے آخری پہلی آیت

﴿ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ ٱلنَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا۟ أَعْمَٰلَهُمْ ﴿٦﴾ ﴾ الزلزلة: ٦

اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔

## قرآن مجید میں حروف تہجی کے اعتبار سے آخری دوسری آیت

﴿ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَعَصَوُا۟ ٱلرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ ٱلْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ ٱللَّهَ حَدِيثًا ﴿٤٢﴾ ﴾ النساء: ٤٢

اس روز کافر اور پیغمبر کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش ان کو زمین میں مدفون کر کے مٹی برابر کردی جاتی اور خدا سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔

## قرآن مجید میں حروف تہجی کے اعتبار سے تیسری اور آخری آیت

﴿ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ ٱللَّهُ دِينَهُمُ ٱلْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ ٱلْمُبِينُ ﴿٢٥﴾ ﴾ النور: ٢٥

اس دن خدا ان کو (ان کے اعمال کا) پورا پورا (اور) ٹھیک بدلہ دے گا اور ان کو معلوم ہوجائے گا کہ خدا برحق (اور حق کو) ظاہر کرنے والا ہے۔

ان آیات اور ان مفاہیم پر جتنا بھی غور وفکر کیا جائے اتنا ہی بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے، یاد رہے کہ ہر دو باتیں آپ تاریخ میں پہلی بار اس تصور Concept کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ واللہ الموفق

# وفق آیات اسم اللہ الاعظم

ہم اب آپ کو ایک ایسے عظیم راز سے آگاہ کررہے ہیں، جس پر ابن الحاج التلمسانی کے سارے علم الاسماء کا دارومدار ہے، لیکن جناب ابن الحاج التلمسانی نے اس کو بھرنے کا ایک موہوم سا اشارہ بھی نہیں دیا، نہ ہی کوئی ایک مثال اس کی بیان فرمائی. اور اس طریقے کو دنیائے علم میں پہلے کبھی بھی پیش نہیں کیا گیا، یہ راز ہے نقش مخمس خالی البطن کو پر کرنے کا. واضح ہو کہ اس وفق معظم کو سمجھنے میں راقم الحروف کو دس سال کا طویل عرصہ لگا، دنیائے علم میں یہی ایک وفق ہے جس کے سمجھنے میں مجھے سب سے زیادہ وقت لگا، میں سجدہ ریز ہوں باری تعالی کی جناب میں کہ اس نے مجھے یہ وقوف دیا کہ میں اس کو سمجھ سکا، آج اسی راز کو میں حل کرکے تمام آیات اسم الاعظم و اسم الذات کو پہلی بار نہ صرف آپ کے آگے پیش کرتا ہوں، بلکہ ان کا وفق بھی تاریخ میں پہلی بار آپ کے سامنے لارہا ہوں، اور اسی وفق معظم میں. یہ وفق جملہ ۱۷۶۱۳۶ اعداد کا ہے. اے قاری! اس راز سے آگاہ ہو رہے جو آج تک مرموز ہی رہا ہے، اس کی قدر کرو کہ اس قسم کے راز تاریخ میں پہلے کبھی پیش نہیں کیے گئے.

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۴۳۳۴۴ | ۲۷۰۹۰ | ۲۷۰۹ | ۳۲۵۵۹ | ۷۰۴۳۴ |
| ۲۴۳۸۱ | ۵۶۸۸۹ | ۵۱۴۷۱ | ۳۵۲۱۷ | ۸۱۷۸ |
| ۴۰۶۸۶ | ۲۹۷۹۹ | | ۳۷۹۲۶ | ۶۷۷۲۵ |
| ۱۳۵۴۵ | ۱۶۳۰۵ | ۶۲۳۰۷ | ۶۵۰۱۶ | ۱۸۹۶۳ |
| ۵۴۱۸۰ | ۴۶۰۵۳ | ۵۹۶۴۹ | ۵۴۱۸ | ۱۰۸۳۶ |

اس وفق کے خواص لاحصر ہیں، یہ وفق اسم اعظم کے طور پر کام آئے گا، جو کوئی اس وفق کو استعمال کرنا جان جائے گا، اسے تاحیات پھر کسی دوسرے وفق کی ضرورت نہیں پڑے گی. اس کی قدر کیجیے، راز زندگی میں کبھی کبھی ملتے ہیں، روز روز نہیں ملتے. مختصرا اس راز کا اظہار کررہا ہوں، اس وفق کو لکھ کر اس کے درمیان میں مقصد لکھا جائے گا، اور ان پر آیات اسم اللہ الاعظم پڑھی جائیں گی. حیران کن نتائج دے گا.

# تین آیات جن سے مقطعات کے عظیم راز کا اظہار ہوتا ہے

واضح ہو کہ آپ اب جن اعداد و تعداد کو ملاحظہ کرنے جارہے ہیں، وہ تاریخ میں پہلی بار پیش کیے جارہے ہیں، اور میری دیرینہ تمنا اور کوشش کے بدلے میں اللہ پاک نے مجھے اس راز سے مطلع فرمایا ہے، جس کے لئے میری زبان کانپ رہی ہے کہ اظہار تشکر کروں بھی تو کیسے؟

جب میں نے حروف مقطعات پر اپنی تحقیق شروع کی تھی تو اس وقت میرے دل کی یہ بھی تمنا تھی کہ جس طرح قرآن میں انیس کے فلسفے کا بہت عمل دخل ہے، اسی انیس کے فلسفے کو لے کر کیا میں ایسی آیت یا قرآن کا ایسا کلمہ دریافت کرسکتا ہوں کہ جس کے اعداد حروف نورانیہ کے برابر ہوں اور ان کی تعداد بھی انیس ہو اور اعداد ۶۹۳ ہوں۔

پس پھر میں نے ایک طویل عرصے کے بعد ان کو آخر پا ہی لیا، جو اب آپ کے حضور پیش کیے جارہے ہیں، یہ اعداد و تعداد قرآن پاک میں دو مقامات پر موجود ہیں۔

مقام اول: ٱلرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُوْلِى ٱلْأَمْرِ ﴿٨٣﴾ آیت ۸۳ سورۃ النساء حروف ۱۹۔ اعداد ۶۹۳

مقام دوم: وَأَسِرُّواْ قَوْلَكُمْ أَوِ ٱجْهَرُواْ ﴿١٣﴾ آیت ۱۳ سورۃ الملک. حروف ۱۹ اعداد ۶۹۳

اس دریافت کے بعد ایک اور دریافت کی تمنا رکھنا ناگزیر تھا، کہ جمیع کلمات مقطعات کے حروف ۳۸ ہیں جو کہ ۱۹ ضرب ۲ ہیں۔

اور اعداد ان کے ۱۷۵۷ ہیں۔ تو قرآن کی یہ آیت و کلمہ میں نے پا لیا جس کے حروف ۳۸ ہیں، اور اعداد ۱۷۵۷ ہیں۔ ملاحظہ کیجیے:

مقام سوم: أْمُرْ بِٱلْمَعْرُوفِ وَٱنْهَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَآ أَصَابَكَ ۖ ﴿١٧﴾ آیت ۱۷ سورۃ لقمان حروف ۳۸ اعداد ۱۷۵۷

اس عظیم راز سے میں نے آپ کو آگاہ کردیا ہے، جس کو تاریخ میں اللہ پاک نے راقم ہی پر اپنی شان کریمی سے ملہم کیا ہے، ان اعداد کے کئی ایک اوفاق اس کتاب میں شامل ہیں، ان آیات کے راز کو بھی اسی سے ملحق سمجھا جاسکتا ہے. عائلی

## تاریخ میں پہلی بار قرآن مجید میں موجود حروف نورانیہ پر مشتمل آیات

واضح ہو کہ قرآن مجید قدرت کے اسراروں سے معمور ایک ایسی عظیم کتاب ہے،کہ جس کی کوئی مثال ہی نہیں، اس سے ہر وہ چیز مل جاتی ہے کہ جس کی تمنا کی جائے، بشرطیکہ خلوص دل شامل ہو،اور حسنِ نیت سے آدمی ہاتھ نہ دھوئے اور ہمت نہ ہارے۔

ذیل میں آپ جن آیات کو ملاحظہ کریں گے،وہ آیات تمام کی تمام تر (یعنی آیت کے حرفِ اول سے لے کر حرف آخر تک) حروف نورانیہ سے بنی ہوئی ہیں۔ یہ تعداد میں بیالیس ہیں، ہر دو مقطعات کے رازوں کو دریافت کرنے کے بعد مجھے یوں لگتا تھا کہ جیسے میں نے کوئی نیا سیارہ دریافت کیا ہو۔

اب آپ جن آیات کا مطالعہ کرنے جارہے ہیں،ان کو علوم روحانیہ و تاریخ اسلامی میں پہلی بار پیش کیا جا رہا ہے،اس سے قبل کسی نے اس ضمن میں کام نہیں کیا،میں سمجھتا ہوں کہ اس کا وقوف دینا اور پھر اس کے لئے راہ ہموار کرنا، رب العزت کی ذات کریمی ہی کا کمال ہے،کہ اس نے اپنے حقیر بندے کو اس کام کے لئے منتخب کیا،اس مقام پر میں اس بات کی یاددہانی کرتا چلوں کہ، قرآن مجید میں جتنی بھی مقطعات کی انتیس سورتیں ہیں،ان میں سے بعض فواتح کے ایسے کلمات ہیں،جو کہ باقی دیگر کلمات سے متعلق ہیں،یہاں پر صرف ان ہی کو لیا جارہا ہے،جو کہ بلحاظ آیت مکمل ہیں،اس لئے قرآن مجید میں جتنی بھی آیات نور ہیں،اب وہ تمام کی تمام یہاں درج ہیں۔

یہ نورانی آیات پر مشتمل جدول اگلے صفحات پر درج ہے۔

# نوری آیات کی جدول

| | |
|---|---|
| پہلی آیت ﴿ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿٣﴾ ﴾ الفاتحة: ۳ | دوسری آیت ﴿ الٓمٓ ﴿١﴾ ﴾ البقرة: ۱ |
| تیسری آیت ﴿ الٓمٓ ﴿١﴾ ﴾ آل عمران: ۱ | چوتھی آیت ﴿ الٓمٓصٓ ﴿١﴾ ﴾ الأعراف: ۱ |
| پانچویں آیت ﴿ كٓهيعٓصٓ ﴿١﴾ ﴾ مريم: ۱ | چھٹی آیت ﴿ طه ﴿١﴾ ﴾ طه: ۱ |
| ساتویں آیت ﴿ طسٓمٓ ﴿١﴾ ﴾ الشعراء: ۱ | آٹھویں آیت ﴿ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُم مِّنَ ٱلْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ ﴾ الشعراء: ۱۶۸ |
| نویں آیت ﴿ طسٓمٓ ﴿١﴾ ﴾ القصص: ۱ | دسویں آیت ﴿ الٓمٓ ﴿١﴾ ﴾ العنكبوت: ۱ |
| گیارھویں آیت ﴿ الٓمٓ ﴿١﴾ ﴾ الروم: ۱ | بارھویں آیت ﴿ الٓمٓ ﴿١﴾ ﴾ لقمان: ۱ |
| تیرھویں آیت ﴿ الٓمٓ ﴿١﴾ ﴾ السجدة: ۱ | چودھویں آیت ﴿ يسٓ ﴿١﴾ ﴾ يس: ۱ |
| پندرھویں آیت ﴿ إِنَّكَ لَمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿٣﴾ ﴾ يس: ۳ | سولھویں آیت ﴿ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿٥١﴾ ﴾ الصافات: ۵۱ |
| سترھویں آیت ﴿ سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِلْ يَاسِينَ ﴿١٣٠﴾ ﴾ الصافات: ۱۳۰ | اٹھارویں آیت ﴿ حمٓ ﴿١﴾ ﴾ غافر: ۱ |
| انیسویں آیت ﴿ حمٓ ﴿١﴾ ﴾ فصلت: ۱ | بیسویں آیت ﴿ حمٓ ﴿١﴾ ﴾ الشورى: ۱ |
| اکیسویں آیت ﴿ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ ﴾ الشورى: ۲ | بائیسویں آیت ﴿ حمٓ ﴿١﴾ ﴾ الزخرف: ۱ |
| تئیسویں آیت ﴿ حمٓ ﴿١﴾ ﴾ الدخان: ۱ | چوبیسویں آیت ﴿ حمٓ ﴿١﴾ ﴾ الجاثية: ۱ |
| پچیسویں آیت ﴿ حمٓ ﴿١﴾ ﴾ الأحقاف: ۱ | چھبیسویں آیت ﴿ ٱلرَّحْمَٰنُ ﴿١﴾ ﴾ الرحمن: ۱ |
| ستائیسویں آیت ﴿ عَلَّمَ ٱلْقُرْءَانَ ﴿٢﴾ ﴾ الرحمن: ۲ | اٹھائیسویں آیت ﴿ إِلَّا قِيلًا سَلَٰمًا سَلَٰمًا ﴿٢٦﴾ ﴾ الواقعة: ۲۶ |
| انتیسویں آیت ﴿ إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ ﴾ الواقعة: ۷۷ | تیسویں آیت ﴿ ٱلْحَآقَّةُ ﴿١﴾ ﴾ الحاقة: ۱ |

| | |
|---|---|
| اکتیسویں آیت ﴿ مَا ٱلۡحَآقَّةُ (٢) ﴾ الحاقة: ٢ | بتیسویں آیت ﴿ هَلَكَ عَنِّي سُلۡطَٰنِيَهۡ (٢٩) ﴾ الحاقة: ٢٩ |
| تینتیسویں آیت ﴿ إِلَّا ٱلۡمُصَلِّينَ (٢٢) ﴾ المعارج: ٢٢ | چونتیسویں آیت ﴿ قُمِ ٱلَّيۡلَ إِلَّا قَلِيلٗا (٢) ﴾ المزمل: ٢ |
| پینتیسویں آیت ﴿ سَأُصۡلِيهِ سَقَرَ (٢٦) ﴾ المدثر: ٢٦ | چھتیسویں آیت ﴿ إِنَّ مَعَ ٱلۡعُسۡرِ يُسۡرٗا (٦) ﴾ الشرح: ٦ |
| سینتیسویں آیت ﴿ عَلَّمَ ٱلۡإِنسَٰنَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ (٥) ﴾ العلق: ٥ | اڑتیسویں آیت ﴿ ٱلۡقَارِعَةُ (١) ﴾ القارعة: ١ |
| انتالیسویں آیت ﴿ مَا ٱلۡقَارِعَةُ (٢) ﴾ القارعة: ٢ | چالیسویں آیت ﴿ نَارٌ حَامِيَةُۢ (١١) ﴾ القارعة: ١١ |
| اکتالیسویں آیت ﴿ مَلِكِ ٱلنَّاسِ (٢) ﴾ الناس: ٢ | بیالیسویں آیت ﴿ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ (٣) ﴾ الناس: ٣ |

# اوفاق سرالاسرار از آیات نور

یہ وفق آیات نورانیہ و آیات مقطعات سے مزین ہے ،اس میں بیرونی نقش نورانی آیات کا ہے اور اندرونی نقش آیات مقطعات کا ہے،اور اندرونی نقش مقطعات کے اصل اعداد سے وضع کیا گیا ہے، جبکہ بیرونی آیات نورانیہ سے قمری اعداد کے اعتبار سے وضع کیا گیا ہے.

## وفق سرالاسرار اول

جو تاریخ میں پہلی بار پیش کیا جارہاہے،جو کہ تمام ترحاجات کے لئے کافی ووافی ہے.

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۞ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِينَ (۱۶۸) إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ (۵۱) سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ (۱۳۰)

الٓمٓ (۱) غُلِبَتِ الرُّومُ (۲) نَارٌ حَامِيَةٌ (۱۱) الْقَارِعَةُ (۱) مَا الْقَارِعَةُ (۲) النَّاسِ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۶۸۶ | ۱۷۲۰ | ۱۷۱۶ | ۱۷۱۵ | ۱۶۹۵ | ۱۶۸۹ |
| ۱۶۹۰ | | | | | ۱۷۱۷ |
| ۱۶۹۴ | | | | | ۱۷۱۳ |
| ۱۷۱۴ | | | | | ۱۶۹۳ |
| ۱۷۱۹ | | | | | ۱۶۸۸ |
| ۱۷۱۸ | ۱۶۸۷ | ۱۶۹۱ | ۱۶۹۲ | ۱۷۱۲ | ۱۷۲۱ |

الٓرٓ (۱) الٓرٓ (۱) الٓمٓصٓ (۱) كٓهيعٓصٓ (۱) طٰهٰ (۱)

حمٓ (۱) حمٓ (۱) حمٓ (۱) حمٓ (۱) حمٓ (۱)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۰۰۵ | ۱۰۱۹ | ۱۰۱۶ | ۱۰۱۳ |
| ۱۰۱۷ | ۱۰۱۲ | ۱۰۰۶ | ۱۰۱۸ |
| ۱۰۱۱ | ۱۰۱۴ | ۱۰۲۱ | ۱۰۰۷ |
| ۱۰۲۰ | ۱۰۰۸ | ۱۰۱۰ | ۱۰۱۵ |

طسٓمٓ (۱) الٓمٓ (۱) طسٓمٓ (۱) الٓمٓ (۱) الٓمٓ (۱)

الٓرٓ (۱) يسٓ (۱) حمٓ (۱) حمٓ (۱) حمٓ (۱)

الرَّحْمٰنُ (۱) عَلَّمَ الْقُرْآنَ (۲) إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا (۲۶) إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (۷۷) الْحَاقَّةُ (۱) مَا الْحَاقَّةُ (۲)

هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ (۲۹) إِلَّا الْمُصَلِّينَ (۲۲) قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا (۲) سَأُصْلِيهِ سَقَرَ (۲۶) إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (۶) عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (۵)

# وفق سر الاسرار دوم

تاریخ میں پہلی بار متعارف کیا جارہاہے،یہ جمیع آیات نور و آیات کلمات سے وضع شدہ ہے.

﴿ اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸۸۰ | ۲۷۲۰ | ۸۰ | ۱۹۲۰ | ۳۷۶۷ | ۱۱۲۰ | ۲۹۶۰ |
| ۲۴۰ | ۲۰۸۰ | ۳۳۶۷ | ۱۲۸۰ | ۳۱۲۰ | ۱۰۴۰ | ۲۳۲۰ |
| ۳۵۲۷ | ۱۴۴۰ | ۳۲۸۰ | ۶۴۰ | ۲۴۸۰ | ۴۰۰ | ۱۲۸۰ |
| ۲۸۸۰ | ۸۰۰ | ۲۶۴۰ | | ۱۸۴۰ | ۳۶۸۷ | ۱۶۰۰ |
| ۲۲۴۰ | ۱۶۰ | ۲۰۰۰ | ۳۸۴۷ | ۱۲۰۰ | ۳۰۴۰ | ۹۶۰ |
| ۲۱۶۰ | ۳۴۴۷ | ۱۳۶۰ | ۳۲۰۰ | ۵۶۰ | ۲۴۰۰ | ۳۲۰ |
| ۱۵۲۰ | ۲۸۰۰ | ۷۲۰ | ۲۵۶۰ | ۴۸۰ | ۱۷۶۰ | ۳۶۰۷ |

وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ

مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾

یہ اوفاق آپ اس روحانی و مادی دنیا میں پہلی بار دیکھ رہے ہیں،یہ بھی اللہ بزرگ و برتر کی اس رحمت دیرینہ کا کمال ہے کہ، ان کو اسی اعجاز سے،اس ہی طریقہ سے بھرنے کا وقوف دیا قبل ازیں جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی.اور میں جو انہیں اس طریقے سے بھرنا چاہتا تھا،لیکن موجود علوم کی کتب اس ایسا انداز رکھنے سے قاصر تھیں،پھر کئی مکاشفوں کے بعد میں نے اس راز کو پالیا،کہ جس سے ان کو بھرا جاسکتا تھا،اور عین اسی طرح جس طرح میرے تصور میں موجود تھا.

اب ان مبارک الواح کے چیدہ چیدہ خواص دیے جارہے ہیں.

- وہ لوگ جو علوم روحانیہ کے متلاشی ہوں، اور ان کو رہبر کامل نہ ملتا ہو، تو ان الواح کو لکھ کر پاس رکھنے سے روحانی علوم ان پر آشکار ہوجائیں گے۔
- جو لوگ ہمیشہ کاروبار میں نقصان اٹھاتے ہوں، اگر ان کو پاس رکھیں گے، تو ان کو فائدہ ہوگا، اور کسی قسم کا نقصان نہیں ہوگا۔
- جو لوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں، ان کو تحفظ ملے گا، اور اگر کوئی حادثہ ہوا بھی، تو ان کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا، وہ مامون رہے گی۔
- جو لوگ حادثات یا دشمنوں کے ہاتھوں موت کا شکار ہونے سے خائف ہوں، تو ان کی جان کو تحفظ ملے گا۔
- جو لوگ مقروض ہوتے جاتے ہوں، اور چھٹکارے کی کوئی سبیل نظر نہ آتی ہو، تو ان کو پاس رکھنے سے ان کو غیبی ذرائع ملنے شروع ہوجائیں گے اور ان کا قرضہ اتر جائے گا۔
- جو آدمی سحر کا شکار ہو اگر اسے پاس رکھے، تو سحر سے اس کو نجات ملے گی، اسی طرح اگر کوئی اسے اپنے پاس رکھے، تو بڑے سے بڑا ساحر بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔
- اگر کسی پر آسیب آتا ہو، تو اس کو اگر یہ الواح دی جائیں۔ تو آسیب اس سے دور ہوگا، اگر کوئی شخص اسے اپنے پاس رکھے، تو جنات کے عامل اس کو دیکھیں تو ان گھگھی بند ہوجائے گی۔
- اگر بچوں کے گلے میں ان کو باندھا جائے، تو وہ کبھی اغوانہ ہوں، اور کسی حادثے کا شکار نہ ہوں، اور ان کو کوئی ہاتھ نہ لگاسکے گا۔
- اگر کسی لڑکی کے گلے میں ان کو باندھا جائے، تو اس کی عزت مامون رہے گی۔
- اگر کسی لڑکی کو جس کی شادی نہ ہوتی ہو، ان الواح کو پہنے، تو اس کا رشتہ جلد ہوجائے گا۔
- اگر اسے کسی گاڑی، جہاز یا کشتی میں رکھا جائے تو وہ حادثے سے محفوظ رہیں گے۔
- اگر بلڈ پریشر کے مریض اس کو اپنے پاس رکھیں تو ان کا مرض بتدریج ختم ہوجائے گا۔
- اگر کوئی اسے اپنے پاس رکھے تو اسے حشرات الارض میں سے کوئی گزند نہ پہنچاسکے گا۔
- ان الواح کے فوائد لاحصر ہیں، یوں سمجھیں کہ اگر کسی بھی خیر کے عمل کے لئے ان کو پاس رکھا جائے گا، تو وہ مقصد حل ہوجائے گا۔

## وفق اسمائے پنجتن پاکؑ

### وفق مخمس ذوالکتابت اسمائے پنجتن

| حسین | حسن | فاطمه | علی | محمد |
|---|---|---|---|---|
| حق | اول.محی | حسیب.ولی | قوی | محی.حسیب |
| جامع | مومن | اعلیٰ | ودود.جلیل | لطیف |
| حی.حکیم | باقی.وهاب | مجیب.حمید | صمد | واحد.ملک |
| واسع | واحد.حلیم | عزیز | وهاب.قوی | احد.مبین |

وفق۵۸۳

### نقش پنجتن پاک

### عددی نقش پنجتن پاک از اسماء قرآنیه

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲۸ | ۱۱۸ | ۱۳۵ | ۱۱۰ | ۹۲ |
| ۱۰۸ | ۹۵ | ۱۲۶ | ۱۱۶ | ۱۳۸ |
| ۱۱۴ | ۱۳۶ | ۱۱۱ | ۹۳ | ۱۲۹ |
| ۹۶ | ۱۲۷ | ۱۱۷ | ۱۳۴ | ۱۰۹ |
| ۱۳۷ | ۱۰۷ | ۹۴ | ۱۳۰ | ۱۱۵ |

وفق۵۸۳

واضح ہو کہ وفق پنجتن پاک جس کو آپ ملاحظہ کرنے جارہے ہیں، وہ علوم روحانیہ کی تاریخ میں پہلی بارکامل طور پر پیش کیا جارہا ہے، جو ان اسمائے الٰہی سے پر کیا گیا ہے جو قرآن مجید سے مستخرج ہیں۔

*یہ وفق معظم بے پناہ فوائد کا منبع ہے،اس وفق کو امراضِ وبائیہ(Virul Diseases ) اور امراض متعدیہ میں اگر کسی کو لکھ کر دیا جائے تو حامل وفق ان امراض سے بچا رہے گا،اور وہ بادِ سموم جو غیر مرئی جرثوموں کو لیے ہوئے ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچتی ہے،اور جہاں جہاں سے گذرتی ہے،وہاں کے ذی حیات کو ایک ہی قبیل کے امراض کا شکار کیے جاتی ہے، مثلاً: خارش کے امراض، ہیضہ،طاعون میں بے حد مفید ہے۔

*چیچک ( Small Pox) موتیا سیتلا ( Glass Pox) جو عموماً سردیوں کے اختتام اور موسمِ نو بہار میں ہوتا ہے،اس کے لئے بے حد مفید ہے،اگر کسی کو لکھ کر پہننے کے لئے دیا جائے،اور اسے پاکیزہ پانی میں یاشربت عناب میں ملاکر دیا جائے،تو وہ ان امراض سے مامون رہے گا۔اگر کسی کو یہ تکالیف ہو رہی ہوں تو ان کو بھی دیا جائے تو، مرض کوئی نقصان کیے بغیر ختم ہوجائے گا۔واضح ہو کہ ان امراض سے پورا جسم اور بالخصوص چہرہ بہت ہی متاثر ہوتا ہے،اور عموماً دیکھا گیا ہے، کہ ان امراض کا شکارکیا ہوا مریض تا حیات ان کی علامتوں سے کہ جن سے چہرے پر سوراخ سے ہوجاتے ہیں کبھی بھی جان نہیں چھڑا پاتا۔

* امراضِ مزمنہ کے د فیعہ کے لئے بھی اس میں ایک خاص حرز موجود ہے، جب کسی کو کوئی ایسا مرض ہو جس کو لاحق ہوئے ایک عرصہ گزرچکا ہوا اور چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتا ہو، تو اس وفق مبارک کو لکھ کر اس مریض کو پہننے کے لئے دیا جائے،اور سات پلیٹیں زعفران اور عرقِ گلاب کے ساتھ لکھ کر اس کو دی جائیں تاکہ وہ نہار منہ اس کو پیئے۔اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مرض میں افاقہ ہونا شروع ہوجائے گا،اور ادویات اثر دکھانا شروع ہو جائیں گی۔اگر ضروری سمجھا جائے تو اس کو ایک بار مزید بھی دہرایا جاسکتاہے۔

*اگر اس وفق کو مال و اسباب میں سعد وقت میں لکھ کر رکھا جائے تو وہ ضایع ہونے سے اور سرقے سے محفوظ رہے گا۔

*اگر اسی وفق کو لکھ کر گھر کے دروازے پر آویزاں کیا جائے تو اس گھر میں چور کبھی بھی داخل نہ ہوگا۔

## قانون نقوش ذوالکتابت و عددی نقوش

ایک بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ تمام اوفاق ذوالکتابت جو اس کتاب میں درج ہیں وہ دو طریق پر دیے گئے ہیں، ایک تو عددی ہے، اور دوسرا اسماء سے تعمیر شدہ ہے،ان کے دینے کی دو وجوہات ہیں۔

اول=اسماء کو سمجھنے کے لئے تاکہ یہ سمجھ میں آجائے کہ کس خانے کے کون سے اعداد ہیں۔

دوم=اس لئے کہ اسمائے ذوالکتابت والا وفق مسلمانوں کو لکھ کر دیا جائے،اور عددی وفق غیر مسلموں کو لکھ کر دیا جائے۔

انتباہ! یاد رہے کہ غیر مسلم کو بھی روحانی اعمال سے استفادہ کا پورا حق ہے،لیکن یہ کہ ان کو عددی وفق دیا جائے،اس کتاب میں موجود کسی بھی وفق ذوالکتابت کو غیر مسلموں کو لکھ کر دینے کی مکمل ممانعت ہے،اس لئے کہ ایسا کرنے سے سوء ادبی کا احتمال ہے،جو ہمیں کسی بھی صورت میں گوارا نہیں ہے۔

فائدہ: حروف مقطعات کے اس عظیم الشان وفق میں جو اسمائے نُور استعمال ہوئے ان کی جدول یہاں پیش کی جاتی ہے،تاکہ نہ صرف اس لوحِ معظمہ سے آپ استفادہ اٹھائیں،بلکہ ان اعداد کی جب جب آپ کو ضرورت پڑے تو ان اسماء کو آپ منتخب کریں اور تلاش کی زحمت سے بچ جائیں۔

یہ جدول اگلے صفحے پر درج ہے۔

اسمائے نقش پنجتن پاک

| اسم اول | عدد اول | اسم دوم | عدد دوم | جملہ اعداد | نقش کا اسم | نقش کا عدد |
|---|---|---|---|---|---|---|
| محمد | ٩٢ | - | - | ٩٢ | محمد | ٩٢ |
| ودود | ٢٠ | جلیل | ٧٣ | ٩٣ | محمد | ٩٣ |
| عزیز | ٩٤ | - | - | ٩٤ | محمد | ٩٤ |
| اول | ٣٧ | محی | ٥٨ | ٩٥ | محمد | ٩٥ |
| حی | ١٨ | حکیم | ٧٨ | ٩٦ | محمد | ٩٦ |
| واحد | ١٩ | حلیم | ٨٨ | ١٠٧ | علی | ١٠٧ |
| حق | ١٠٨ | - | - | ١٠٨ | علی | ١٠٨ |
| واحد | ١٩ | ملک | ٩٠ | ١٠٩ | علی | ١٠٩ |
| علی | ١١٠ | - | - | ١١٠ | علی | ١١٠ |
| اعلی | ١١١ | - | - | ١١١ | علی | ١١١ |
| جامع | ١١٤ | - | - | ١١٤ | حسن | ١١٤ |
| احد | ١٣ | مبین | ١٠٢ | ١١٥ | حسن | ١١٥ |
| قوی | ١١٦ | - | - | ١١٦ | حسن | ١١٦ |
| مجیب | ٥٥ | حمید | ٦٢ | ١١٧ | حسن | ١١٧ |
| حسن | ١١٨ | - | - | ١١٨ | حسن | ١١٨ |
| ولی | ٤٦ | حسیب | ٨٠ | ١٢٦ | حسین | ١٢٦ |
| وھاب | ١٤ | باقی | ١١٣ | ١٢٧ | حسین | ١٢٧ |
| حسین | ١٢٨ | - | - | ١٢٨ | حسین | ١٢٨ |
| لطیف | ٢٩ | - | - | ١٢٩ | حسین | ١٢٩ |
| وھاب | ١٤ | قوی | ١١٦ | ١٣٠ | حسین | ١٣٠ |
| صمد | ١٣٤ | - | - | ١٣٤ | فاطمہ | ١٣٤ |
| فاطمہ | ١٣٥ | - | - | ١٣٥ | فاطمہ | ١٣٥ |
| مومن | ١٣٦ | - | - | ١٣٦ | فاطمہ | ١٣٦ |
| واسع | ١٣٧ | - | - | ١٣٧ | فاطمہ | ١٣٧ |
| محی | ٥٨ | حسیب | ٨٠ | ١٣٨ | فاطمہ | ١٣٨ |

# الواح چہاردہ معصومین علیہما السلام

اب الواح چہاردہ معصومین کے اصل اوفاق و الواح تاریخ میں پہلی بار غایت درجہ درست طور پر پیش کیے جارہے ہیں، یہ اوفاق ان نورانی معاملات میں ایک کلیدی حیثیت رکھتے ہیں، ان کے فوائد لاحصر ہیں، ان اوفاق کو ریاضت کے دنوں میں تیار کیا جائے گا جبکہ قمر درعقرب پہلی قمری چودہ تاریخوں میں نہ ہو، اور جس روز جس معصوم علیہ السلام کی لوح لکھی جائے اس کی روح پر فتوح کو صلواۃ شریف کا ہدیہ پیش کرے، اور پھر کمال ادب اس منسوبی لوح کو لکھے ( تفصیل کے لئے زکات کی جدول کو ملاحظہ کریں ) اسی طرح چودہ دنوں میں ان الواح کو پایہء تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔

مثال پہلے روز آقائے نامدار تاجدار دوعالم حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مقدس کی لوح بنے گی، اس لئے جب آپ لکھنے بیٹھیں تو زعفران اور عرق گلاب سے آمیزہ سیاہی تیار کریں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح معطر کا وسیلہ لیں، اور اس لوح کو بمطابق چال کے لکھیں ( یہ چال آگے درج کی جاتی ہے)، اورباقی اوقات میں حسب زکات اپنے معمولات کو جاری رکھیں. اسی طرح دوسرے روز حضرت علی علیہ السلام کے اسم مقدس کی لوح بنے گی، اسی طرح تا آخر تمام چہاردہ معصومین کی الواح بنائی جائیں گی.

**چال مخمس ذوالکتاب**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۸ | ۱۰ | ۲۲ | ۱٤ | ۱ |
| ۱۲ | ٤ | ۱٦ | ۸ | ۲۵ |
| ٦ | ۲۳ | ۱۵ | ۲ | ۱۹ |
| ۵ | ۱۷ | ۹ | ۲۱ | ۱۳ |
| ۲٤ | ۱۱ | ۳ | ۲۰ | ۷ |

الواح چہاردہ معصومین حصہ اول باعتبار اوفاق

## امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۲ | ۳۶۲ | ۵۱۴ | ۱۱۹۴ |
| ۵۱۵ | ۱۱۹۳ | ۹۳ | ۳۶۱ |
| ۱۱۹۲ | ۵۱۲ | ۳۶۴ | ۹۴ |
| ۳۶۳ | ۹۵ | ۱۱۹۱ | ۵۱۳ |

وفق ذوالکتابت

| محمد | رسول الله | رحمة للعالمين | خاتم النبيين |
|---|---|---|---|
| بصیر. باری | مستعان. قابل التوب | هادی. جلیل | کبیر. لطیف |
| بدیع. ظاهر | قاهر. جابر | کریم عزیز | ماجد. ولی |
| مجیب. رزاق | والی. ماجد | غنی. سلام | نافع. رقیب |

## لوح دوم

## حضرت امام علی المرتضیٰ علیہ السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۲ | ۱۱۰ | ۱۴۸۱ | ۱۰۳ |
| ۱۴۸۲ | ۱۰۲ | ۸۳ | ۱۰۹ |
| ۱۰۱ | ۱۴۷۹ | ۱۱۲ | ۸۴ |
| ۱۱۱ | ۸۵ | ۱۰۰ | ۱۴۸۰ |

وفق ذوالکتابت

| امام | علی | المرتضیٰ | بن ابو طالب |
|---|---|---|---|
| نافع. غفار | والی. مجیب | اول. ولی | باسط. اول |
| ولی. مجیب | حافظ. ممیت | ولی. وکیل | الله. حی |
| اعلیٰ | والی. ازل | ودود. حسیب | حلیم. اهل المغفرة |

## لوحِ سوم

### حضرت فاطمة الزهرا علیها السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٧٩ | ١٣٥ | ٢٤٤ | ٥٤٤ |
| ٢٤٥ | ٥٤٣ | ٨٠ | ١٣٤ |
| ٥٤٢ | ٢٤٢ | ١٣٧ | ٨١ |
| ١٣٦ | ٨٢ | ٥٤١ | ٢٤٣ |

وفق ذوالکتابت

| سیده | فاطمه | الزهرا | بنت محمد |
|---|---|---|---|
| قوی. لطیف | تواب. صمد | حسیب | صمد |
| حق . رب العالمین | صمد. حق | واسع | واحد. حمید |
| مومن | هادی.باطن | نعم البصیر | جلیل. قدوس |

## لوحِ چہارم

### حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٨٢ | ١١٨ | ٤٨٦ | ١٦٢ |
| ٤٨٧. | ١٦١ | ٨٣ | ١١٧ |
| ١٦٠ | ٤٨٤ | ١٢٠ | ٨٤ |
| ١١٩ | ٨٥ | ١٥٩ | ٤٨٥ |

وفق ذوالکتابت

| امام | حسن | المجتبیٰ | بن علی |
|---|---|---|---|
| تواب. حکیم | مانع | مجزی. طبیب | باطن. مجیب |
| الله. عزیز | محصی. مصور | ماجد. باسط | حمید. حبیب |
| حمید. مجید | جلیّ. طالب | باقی. ولی | صمد. رافع |

# لوح پنجم

## حضرت امام ابو عبدالله حسین علیه السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٨٢ | ١٥١ | ١٢٨ | ١٦٢ |
| ١٢٩ | ١٦١ | ٨٣ | ١٥٠ |
| ١٦٠ | ١٢٦ | ١٥٣ | ٨٤ |
| ١٥٢ | ٨٥ | ١٥٩ | ١٢٧ |

وفق ذوالکتابت

| امام | ابو عبدالله | حسین | بن علی |
|---|---|---|---|
| لطیف | مجید. عدل | زکی. الهی | علیم |
| جامع. ولی | حی. حق | جلیل. حسیب | حی. وکیل |
| الله. بدیع | دیان. هادی | واجد. مهیمن | باقی. وهاب |

# لوح ششم

## حضرت امام علی زین العابدین علیه السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٨٢ | ١١٠ | ٢٣٥ | ١٨٠ |
| ٢٣٦ | ١٧٩ | ٨٣ | ١٠٩ |
| ١٧٨ | ٢٣٣ | ١١٢ | ٨٤ |
| ١١١ | ٨٥ | ١٧٧ | ٢٣٤ |

وفق ذوالکتابت

| امام | علی | زین العابدین | بن حسین |
|---|---|---|---|
| محصی. حلیم | الله باقی | دائم.وحید | والی .باطن |
| باطن. قوی | لطیف. عدل | مجید. مجیب | والی. اول |
| عالی | طبیب. واجب الوجود | ماجد. لطیف | قیوم. حکیم |

# لوح ہفتم

## حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۲ | ۹۲ | ۳۳۴ | ۱۶۲ |
| ۳۳۵ | ۱۶۱ | ۸۳ | ۹۱ |
| ۱۶۰ | ۳۳۲ | ۹۴ | ۸۴ |
| ۹۳ | ۸۵ | ۱۵۹ | ۳۳۳ |

وفق ذوالکتابت

| اسام | محمد | الباقر | بن علی |
|---|---|---|---|
| اول. رحمٰن | باقی. ماجد | مودود. طبیب | واحد. باسط |
| حلیم. باسط | نافع. سلام | واجد. حسیب | حی. اللہ |
| اول. مبدی | اولی. ازل | مجیب. عدل | شہید. وہاب |

# لوح ششم

## حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۲ | ۳۵۳ | ۲۲۶ | ۱۴۴ |
| ۲۲۷ | ۱۴۳ | ۸۳ | ۳۵۲ |
| ۱۴۲ | ۲۲۴ | ۳۵۵ | ۸۴ |
| ۳۵۴ | ۸۵ | ۱۴۱ | ۲۲۵ |

وفق ذوالکتابت

| اسام | جعفر | الصادق | بن محمد |
|---|---|---|---|
| واسع. ملک | واجد. لطیف | حاکم .جواد | عزیز .رحیم |
| حی. معید | حلیم. مومن | واحد. مصور | باطن. حبیب |
| محصی. جبار | اول. ماجد | والی. عزیز | حسیب. مہیمن |

# لوح نہم

## حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۲ | ۱۱۶ | ۹۹۲ | ٤۰۵ |
| ۹۹۳ | ٤۰٤ | ۸۳ | ۱۱۵ |
| ٤۰۳ | ۹۹۰ | ۱۱۸ | ۸٤ |
| ۱۱۷ | ۸۵ | ٤۰۲ | ۹۹۱ |

وفق ذوالکتابت

| امام | موسیٰ | الکاظم | بن جعفر |
|---|---|---|---|
| قابض.ملک | نور.محصی | مجیب.وحید | اول.حکیم |
| مہیمن.رحیم | ممیت.متین | باسط.ولی | اللہ.حی |
| اول.حسیب | باطن.طبیب | کبیر.قدوس | موخر.مہیمن |

# لوح دہم

## حضرت امام علی رضا علیہ السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۲ | ۱۱۰ | ۱۰۳۲ | ۱٦۸ |
| ۱۰۳۳ | ۱٦۷ | ۸۳ | ۱۰۹ |
| ۱٦٦ | ۱۰۳۰ | ۱۱۲ | ۸٤ |
| ۱۱۱ | ۸۵ | ۱٦۵ | ۱۰۳۱ |

وفق ذوالکتابت

| امام | علی | الرضا | بن موسیٰ |
|---|---|---|---|
| بصیر.خالق | واحد.محصی | ہو.باسط | واحد.ملک |
| حکیم.حلیم | موخر.مقدم | اللہ.ولی | حی.وکیل |
| کافی | واحد.وکیل | ماجد.معز | ملک.احسن الخالقین |

# لوح یازدہم

## حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٨٢ | ٩٢ | ٥٤١ | ١٦٢ |
| ٥٤٢ | ١٦١ | ٨٣ | ٩١ |
| ١٦٠ | ٥٣٩ | ٩٤ | ٨٤ |
| ٩٣ | ٨٥ | ١٥٩ | ٥٤٠ |

وفق ذوالکتابت

| امام | محمد | التقی | بن علی |
|---|---|---|---|
| مصور.جبار | مانع | اله.اولیٰ | واحد.باسط |
| الله.عزیز | احد.شکور | اول.مجید | دیان.واحد |
| والی.ولی | ابد.حکیم | بدیع.جلیل | تواب.سلام |

# لوح دوازدہم

## حضرت امام علی نقی علیہ السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٨٢ | ١١٠ | ١٩١ | ١٤٤ |
| ١٩٢ | ١٤٣ | ٨٣ | ١١٧ |
| ١٦٠ | ٣٨٩ | ١٢٠ | ٨٤ |
| ١١٩ | ٨٥ | ١٥٩ | ٣٩٠ |

وفق ذوالکتابت

| امام | علی | النقی | بن محمد |
|---|---|---|---|
| جامع.حکیم | لطیف.وهاب | والی.اله | والی.حمید |
| بدیع.مبدی | واحد.قدوس | حی.عزیز | حبیب.واجب الوجود |
| مبدی.مجیب | حمید.طبیب | جلیل.حکم | صمد.مبدی |

# لوح سیزدہم

## حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٨٢ | ١١٨ | ٣٩١ | ١٦٢ |
| ٣٩٢ | ٦١ | ٨٣ | ١١٧ |
| ١٦٠ | ٣٨٩ | ١٢٠ | ٨٤ |
| ١١٩ | ٨٥ | ١٥٩ | ٣٩٠ |

وفق ذوالکتابت

| امام | حسن | العسکوی | بن علی |
|---|---|---|---|
| صبور.عزیز | اول.معید | حاکم.وهاب | حمید.مجیب |
| عدل.مبدی | مقسط.سمیع | ماجد.باسط | دیان.وهوب |
| ولی.جلیل | اعز.ابد | وهاب.مهیمن | حکیم.رقیب |

# لوح چہاردہم

## حضرت امام محمد مهدی علیہ السلام

وفق عددی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٨٢ | ٩٢ | ٩٠ | ١٧٠ |
| ٩١ | ١٦٩ | ٨٣ | ٩١ |
| ١٦٨ | ٨٨ | ٩٤ | ٨٤ |
| ٩٣ | ٨٥ | ١٦٧ | ٨٩ |

وفق ذوالکتابت

| امام | محمد | المهدی | بن حسن |
|---|---|---|---|
| حی.جلیل | واحد.علیم | اول.ولی | واحد.باسط |
| مجید.کافی | حلیم | ماجد.ولی | حی.واهب الهدایا |
| ودود.جلیل | الله.واحد | جلیل.عزیز | دائم.اجل |

اسمائے باری تعالےٰ جو ان الواح میں مستعمل ہوئے، ان کی جداول دی جارہی ہیں، تاکہ ان اوفاق و الواح میں مرقوم کسی بھی عدد سے تخریج اسماء کے سلسلے میں استفادہ کیا جاسکے۔

باب الاسماء

الواح چہاردہ معصومین حصہ دوم باعتبار جمیع اسماء الحسنیٰ

| عددکامل | عدددوم | اسم دوم | عدداول | اسم اول | عددکامل | اسم | شمار |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٩٢ | | | ٩٢ | محمد | 92 | محمد رسول الله | 1 |
| ٩٣ | ٢٠ | هادی | ٧٣ | جلیل | 93 | محمد رسول الله | 1 |
| ٩٤ | ٤٨ | ماجد | ٤٦ | ولی | 94 | محمد رسول الله | 1 |
| ٩٥ | ٤٧ | والی | ٤٨ | ماجد | 95 | محمد رسول الله | 1 |
| ٣٦١ | ٢٣٢ | کبیر | ١٢٩ | لطیف | 361 | محمد رسول الله | 1 |
| ٣٦٢ | - | - | ٣٦٢ | رسول الله | 362 | محمد رسول الله | 1 |
| ٣٦٣ | ٥٥ | مجیب | ٣٠٨ | رزاق | 363 | محمد رسول الله | 1 |
| ٣٦٤ | ٢٧٠ | کریم | ٩٤ | عزیز | 364 | محمد رسول الله | 1 |
| ٥١٢ | ٣٠٦ | قاهر | ٢٠٦ | جبار | 512 | محمد رسول الله | 1 |
| ٥١٣ | ٢٠١ | نافع | ٣١٢ | رقیب | 513 | محمد رسول الله | 1 |
| ٥١٤ | - | - | ٥١٤ | رحمة للعالمین | 514 | محمد رسول الله | 1 |
| ٥١٥ | ٣٠٢ | بصیر | ٢١٣ | باری | 515 | محمد رسول الله | 1 |
| ١١٩١ | ١٠٦٠ | غنی | ١٣١ | سلام | 1191 | محمد رسول الله | 1 |
| ١١٩٢ | ٨٦ | بدیع | ١١٠٦ | ظاهر | 1192 | محمد رسول الله | 1 |
| ١١٩٣ | ٦٢١ | مستعان | ٥٧٢ | قابل التوب | 1193 | محمد رسول الله | 1 |
| ١١٩٤ | - | - | ١١٩٤ | خاتم النبیین | 1194 | محمد رسول الله | 1 |
| ٨٢ | - | - | ٨٢ | امام | 82 | علی مرتضیٰ | 2 |
| ٨٣ | ٣٧ | اول | ٤٦ | ولی | 83 | علی مرتضیٰ | 2 |
| ٨٤ | ٦٦ | الله | ١٨ | حی | 84 | علی مرتضیٰ | 2 |
| ٨٥ | ٤٧ | والی | ٣٨ | ازل | 85 | علی مرتضیٰ | 2 |
| ١٠٠ | ٢٠ | وُدود | ٨٠ | حسیب | 100 | علی مرتضیٰ | 2 |
| ١٠١ | ٤٦ | ولی | ٥٥ | مجیب | 101 | علی مرتضیٰ | 2 |
| ١٠٢ | ٤٧ | والی | ٥٥ | مجیب | 102 | علی مرتضیٰ | 2 |
| ١٠٣ | - | - | ١٠٣ | بن ابو طالب | 103 | علی مرتضیٰ | 2 |
| ١٠٩ | ٣٧ | اول | ٧٢ | باسط | 109 | علی مرتضیٰ | 2 |
| ١١٠ | - | - | ١١٠ | علی | 110 | علی مرتضیٰ | 2 |

| 2 | علی مرتضیٰ | 111 | اعلیٰ | ١١١ | ا | ا | ١١١ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 2 | علی مرتضیٰ | 1112 | وکیل | ٦٦ | ولی | ٤٦ | ١١٢ |
| 2 | علی مرتضیٰ | 1479 | ممیت | ٤٩٠ | حافظ | ٩٨٩ | ١٤٧٩ |
| 2 | علی مرتضیٰ | 1480 | اهل المغفرة | ١٣٩٢ | حلیم | ٨٨ | ١٤٨٠ |
| 2 | علی مرتضیٰ | 1481 | المرتضیٰ | ١٤٨١ | - | - | ١٤٨١ |
| 2 | علی مرتضیٰ | 1482 | غفار | ١٢٨١ | نافع | ٢٠١ | ١٤٨٢ |
| 3 | فاطمة الزهرا | 79 | سیده | ٧٩ | - | - | ٧٩ |
| 3 | فاطمة الزهرا | 80 | حسیب | ٨٠ | - | - | ٨٠ |
| 3 | فاطمة الزهرا | 81 | حمید | ٦٢ | واحد | ١٩ | ٨١ |
| 3 | فاطمة الزهرا | 82 | باطن | ٦٢ | هادی | ٢٠ | ٨٢ |
| 3 | فاطمة الزهرا | 134 | صمد | ١٣٤ | - | - | ١٣٤ |
| 3 | فاطمة الزهرا | 135 | فاطمه | ١٣٥ | - | - | ١٣٥ |
| 3 | فاطمة الزهرا | 136 | مومن | ١٣٦ | - | - | ١٣٦ |
| 3 | فاطمة الزهرا | 137 | واسع | ١٣٧ | - | - | ١٣٧ |
| 3 | فاطمةالزهرا | 242 | حق | ١٠٨ | صمد | ١٣٤ | ٢٤٢ |
| 3 | فاطمةالزهرا | 243 | قدوس | ١٧٠ | جلیل | ٧٣ | ٢٤٣ |
| 3 | فاطمةالزهرا | 244 | الزهرا | ٢٤٤ | - | - | ٢٤٤ |
| 3 | فاطمةالزهرا | 245 | لطیف | ١٢٩ | قوی | ١١٦ | ٢٤٥ |
| 3 | فاطمةالزهرا | 541 | نعم النصیر | ٥٤١ | - | - | ٥٤١ |
| 3 | فاطمةالزهرا | 542 | رب العالمین | ٤٣٤ | حق | ١٠٨ | ٥٤٢ |
| 3 | فاطمةالزهرا | 543 | صمد | ١٣٤ | تواب | ٤٠٩ | ٥٤٣ |
| 3 | فاطمةالزهرا | 544 | بنت محمد | ٥٤٤ | - | - | ٥٤٤ |
| 4 | حسن مجتبیٰ | 82 | امام | ٨٢ | - | - | ٨٢ |
| 4 | حسن مجتبیٰ | 83 | طبیب | ٢٣ | مجزی | ٦٠ | ٨٣ |
| 4 | حسن مجتبیٰ | 84 | حبیب | ٢٢ | حمید | ٦٢ | ٨٤ |
| 4 | حسن مجتبیٰ | 85 | طالب | ٤٣ | جلی | ٤٣ | ٨٥ |
| 4 | حسن مجتبیٰ | 117 | مجیب | ٥٥ | باطن | ٦٢ | ١١٧ |
| 4 | حسن مجتبیٰ | 118 | حسن | ١١٨ | - | - | ١١٨ |
| 4 | حسن مجتبیٰ | 119 | مجید | ٥٧ | حمید | ٦٢ | ١١٩ |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ١٢٠ | ٤٨ | ماجد | ٧٢ | باسط | 120 | حسن مجتبیٰ | 4 |
| ١٥٩ | ١١٣ | باقی | ٤٦ | ولی | 159 | حسن مجتبیٰ | 4 |
| ١٦٠ | ٩٤ | عزیز | ٦٦ | الله | 160 | حسن مجتبیٰ | 4 |
| ١٦١ | | - | ١٦١ | مانع | 161 | حسن مجتبیٰ | 4 |
| ١٦٢ | - | - | ١٦٢ | بن علی | 162 | حسن مجتبیٰ | 4 |
| ٤٨٤ | ١٤٨ | محصی | ٣٣٦ | مصور | 484 | حسن مجتبیٰ | 4 |
| ٤٨٥ | ١٣٤ | صمد | ٣٥١ | رافع | 485 | حسن مجتبیٰ | 4 |
| ٤٨٦ | - | - | ٤٨٦ | المجتبیٰ | 486 | حسن مجتبیٰ | 4 |
| ٤٨٧ | ٤٠٩ | تواب | ٧٨ | حکیم | 487 | حسن مجتبیٰ | 4 |
| ٨٢ | - | - | ٨٢ | امام | 82 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ٨٣ | ٤٦ | الهی | ٣٧ | زکی | 83 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ٨٤ | ١٨ | حی | ٦٦ | وکیل | 84 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ٨٥ | ٦٥ | دیان | ٢٠ | هادی | 85 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٢٦ | ١٨ | حی | ١٠٨ | حق | 125 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٢٧ | ١١٣ | باقی | ١٤ | وهاب | 127 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٢٨ | - | - | ١٢٨ | حسین | 128 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٢٩ | - | - | ١٢٩ | لطیف | 129 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٥٠ | - | - | ١٥٠ | علیم | 150 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٥١ | - | - | ١٥١ | ابو عبدالله | 151 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٥٢ | ٨٦ | بدیع | ٦٦ | الله | 152 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٥٣ | ٧٣ | جلیل | ٨٠ | حسیب | 153 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٥٩ | ١٤ | واجد | ١٤٥ | مهیمن | 159 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٦٠ | ١١٤ | جامع | ٤٦ | ولی | 160 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٦١ | ٥٧ | مجید | ١٠٤ | عدل | 161 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ١٦٢ | - | - | ١٦٢ | بن علی | 162 | ابو عبدالله حسین | 5 |
| ٨٢ | - | - | ٨٢ | امام | 82 | زین العابدین | 6 |
| ٨٣ | ٥٥ | دایم | ٢٨ | وحید | 83 | زین العابدین | 6 |
| ٨٤ | ٤٧ | والی | ٣٧ | اول | 84 | زین العابدین | 6 |
| ٨٥ | ٦٢ | واجب الوجود | ٢٣ | طبیب | 85 | زین العابدین | 6 |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 6 | زين العابدين | 109 | باطن | ٦٢ | والی | ٤٧ | ١٠٩ |
| 6 | زين العابدين | 110 | علی | ١١٠ | - | - | ١١٠ |
| 6 | زين العابدين | 111 | عالی | ١١١ | - | - | ١١١ |
| 6 | زين العابدين | 112 | مجيب | ٥٥ | مجيد | ٥٧ | ١١٢ |
| 6 | زين العابدين | 177 | لطيف | ١٢٩ | ماجد | ٤٨ | ١٧٧ |
| 6 | زين العابدين | 178 | قوی | ١١٦ | باطن | ٦٢ | ١٧٨ |
| 6 | زين العابدين | 179 | الله | ٦٦ | باقی | ١١٣ | ١٧٩ |
| 6 | زين العابدين | 180 | بن حسين | ١٨٠ | - | - | ١٨٠ |
| 6 | زين العابدين | 233 | عدل | ١٠٤ | لطيف | ١٢٩ | ٢٣٣ |
| 6 | زين العابدين | 234 | حكيم | ٧٨ | قيوم | ١٥٦ | ٢٣٤ |
| 6 | زين العابدين | 235 | زين العابدين | ٢٣٥ | - | - | ٢٣٥ |
| 6 | زين العابدين | 236 | حليم | ٨٨ | محصی | ١٤٨ | ٢٣٦ |
| 7 | محمد باقر | 82 | امام | ٨٢ | - | - | ٨٢ |
| 7 | محمد باقر | 83 | طبيب | ٢٣ | مودود | ٦٠ | ٨٣ |
| 7 | محمد باقر | 84 | الله | ٦٦ | حی | ١٨ | ٨٤ |
| 7 | محمد باقر | 85 | ازل | ٣٨ | اولی | ٤٧ | ٨٥ |
| 7 | محمد باقر | 91 | باسط | ٧٢ | واحد | ١٩ | ٩١ |
| 7 | محمد باقر | 92 | محمد | ٩٢ | - | - | ٩٢ |
| 7 | محمد باقر | 93 | مبدی | ٥٦ | اول | ٣٧ | ٩٣ |
| 7 | محمد باقر | 94 | حسيب | ٨٠ | واجد | ١٤ | ٩٤ |
| 7 | محمد باقر | 159 | عدل | ١٠٤ | مجيب | ٥٥ | ١٥٩ |
| 7 | محمد باقر | 160 | باسط | ٧٢ | حليم | ٨٨ | ١٦٠ |
| 7 | محمد باقر | 161 | ماجد | ٤٨ | باقی | ١١٣ | ١٦١ |
| 7 | محمدباقر | 162 | بن علی | ١٦٢ | - | - | ١٦٢ |
| 7 | محمد باقر | 332 | سلام | ١٣١ | نافع | ٢٠١ | ٣٣٢ |
| 7 | محمد باقر | 333 | وهاب | ١٤ | شهيد | ٣١٩ | ٣٣٣ |
| 7 | محمد باقر | 334 | الباقر | ٣٣٤ | - | - | ٣٣٤ |
| 7 | محمد باقر | 335 | رحمٰن | ٢٩٨ | اول | ٣٧ | ٣٣٥ |
| 8 | جعفر صادق | 82 | امام | ٨٢ | - | - | ٨٢ |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٨٣ | ٦٩ | حاکم | ١٤ | جواد | 83 | جعفر صادق | 8 |
| ٨٤ | ٦٢ | باطن | ٢٢ | حبيب | 84 | جعفر صادق | 8 |
| ٨٥ | ٣٧ | اول | ٤٨ | ماجد | 85 | جعفر صادق | 8 |
| ١٤١ | ٤٧ | والی | ٩٤ | عزيز | 141 | جعفر صادق | 8 |
| ١٤٢ | ١٨ | حی | ١٢٤ | معيد | 142 | جعفر صادق | 8 |
| ١٤٣ | ١٤ | واجد | ١٢٩ | لطيف | 143 | جعفر صادق | 8 |
| ١٤٤ | - | - | ١٤٤ | بن محمد | ↑44 | جعفر صادق | 8 |
| ٢٢٤ | ٨٨ | حليم | ١٣٦ | مومن | 224 | جعفر صادق | 8 |
| ٢٢٥ | ٨٠ | حسيب | ١٤٥ | مهيمن | 225 | جعفر صادق | 8 |
| ٢٢٦ | - | - | ٢٢٦ | الصادق | 226 | جعفر صادق | 8 |
| ٢٢٧ | ١٣٧ | واسع | ٩٠ | ملک | 227 | جعفر صادق | 8 |
| ٣٥٢ | ٩٤ | عزيز | ٢٥٨ | رحيم | 352 | جعفر صادق | 8 |
| ٣٥٣ | - | - | ٣٥٣ | جعفر | 353 | جعفر صادق | 8 |
| ٣٥٤ | ١٤٨ | محصی | ٢٠٦ | جبار | 354 | جعفر صادق | 8 |
| ٣٥٥ | ١٩ | واحد | ٣٣٦ | مصور | 355 | جعفر صادق | 8 |
| ٨٢ | - | - | ٨٢ | امام | 82 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٨٣ | ٥٥ | مجيب | ٢٨ | وحيد | 83 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٨٤ | ٦٦ | الله | ١٨ | حی | 84 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٨٥ | ٦٢ | باطن | ٢٣ | طبيب | 85 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ١١٥ | ٣٧ | اول | ٧٨ | حکيم | 115 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ١١٦ | - | - | ١١٦ | موسیٰ | 116 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ١١٧ | ٣٧ | اول | ٨٠ | حسيب | 117 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ١١٨ | ٧٢ | باسط | ٤٦ | ولی | 118 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٤٠٢ | ٢٣٢ | کبير | ١٧٠ | قدوس | 402 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٤٠٣ | ١٤٥ | مهيمن | ٢٥٨ | رحيم | 403 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٤٠٤ | ٢٥٦ | نور | ١٤٨ | محصی | 404 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٤٠٥ | - | - | ٤٠٥ | بن جعفر | 405 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٩٩٠ | ٤٩٠ | مميت | ٥٠٠ | متين | 90 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٩٩١ | ٨٤٦ | موخر | ١٤٥ | مهيمن | 991 | موسیٰ کاظم | 9 |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 8 | جعفر صادق | 83 | جواد | ۱۴ | حاکم | ۶۹ | ۸۳ |
| | | | | | | | |
| 8 | جعفر صادق | 84 | حبیب | ۲۲ | باطن | ۶۲ | ۸۴ |
| 8 | جعفر صادق | 85 | ماجد | ۴۸ | اول | ۳۷ | ۸۵ |
| 8 | جعفر صادق | 141 | عزیز | ۹۴ | والی | ۴۷ | ۱۴۱ |
| 8 | جعفر صادق | 142 | معید | ۱۲۴ | حی | ۱۸ | ۱۴۲ |
| 8 | جعفر صادق | 143 | لطیف | ۱۲۹ | واجد | ۱۴ | ۱۴۳ |
| 8 | جعفر صادق | 144 | بن محمد | ۱۴۴ | - | - | ۱۴۴ |
| 8 | جعفر صادق | 224 | مومن | ۱۳۶ | حلیم | ۸۸ | ۲۲۴ |
| 8 | جعفر صادق | 225 | مہیمن | ۱۴۵ | حسیب | ۸۰ | ۲۲۵ |
| 8 | جعفر صادق | 226 | الصادق | ۲۲۶ | - | - | ۲۲۶ |
| 8 | جعفر صادق | 227 | ملک | ۹۰ | واسع | ۱۳۷ | ۲۲۷ |
| 8 | جعفر صادق | 352 | رحیم | ۲۵۸ | عزیز | ۹۴ | ۳۵۲ |
| 8 | جعفر صادق | 353 | جعفر | ۳۵۳ | - | - | ۳۵۳ |
| 8 | جعفر صادق | 354 | جبار | ۲۰۶ | محصی | ۱۴۸ | ۳۵۴ |
| 8 | جعفر صادق | 355 | مصور | ۳۳۶ | واحد | ۱۹ | ۳۵۵ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 82 | امام | ۸۲ | - | - | ۸۲ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 83 | وحید | ۲۸ | مجیب | ۵۵ | ۸۳ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 84 | حی | ۱۸ | اللہ | ۶۶ | ۸۴ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 85 | طبیب | ۲۳ | باطن | ۶۲ | ۸۵ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 115 | حکیم | ۷۸ | اول | ۳۷ | ۱۱۵ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 116 | موسیٰ | ۱۱۶ | - | - | ۱۱۶ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 117 | حسیب | ۸۰ | اول | ۳۷ | ۱۱۷ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 118 | ولی | ۴۶ | باسط | ۷۲ | ۱۱۸ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 402 | قدوس | ۱۷۰ | کبیر | ۲۳۲ | ۴۰۲ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 403 | رحیم | ۲۵۸ | مہیمن | ۱۴۵ | ۴۰۳ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 404 | محصی | ۱۴۸ | نور | ۲۵۶ | ۴۰۴ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 405 | بن جعفر | ۴۰۵ | - | - | ۴۰۵ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 90 | متین | ۵۰۰ | ممیت | ۴۹۰ | ۹۹۰ |
| 9 | موسیٰ کاظم | 991 | مہیمن | ۱۴۵ | موخر | ۸۴۶ | ۹۹۱ |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٩٩٢ | - | - | ٩٩٢ | الکاظم | 992 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٩٩٣ | ٩٠٣ | قابض | ٩٠ | ملک | 993 | موسیٰ کاظم | 9 |
| ٨٢ | - | - | ٨٢ | امام | 82 | علی رضا | 10 |
| ٨٣ | ٧٢ | باسط | ١١ | هو | 83 | علی رضا | 10 |
| ٨٤ | ٦٦ | وکیل | ١٨ | حی | 84 | علی رضا | 10 |
| ٨٥ | ١٩ | واحد | ٦٦ | وکیل | 85 | علی رضا | 10 |
| ١٠٩ | ١٩ | واحد | ٩٠ | ملک | 109 | علی رضا | 10 |
| ١١٠ | - | - | ١١٠ | علی | 110 | علی رضا | 10 |
| ١١١ | - | - | ١١١ | کافی | 111 | علی رضا | 10 |
| ١١٢ | ٤٦ | ولی | ٦٦ | الله | 112 | علی رضا | 10 |
| ١٦٥ | ٤٨ | ماجد | ١١٧ | معز | 165 | علی رضا | 10 |
| ١٦٦ | ٧٨ | حکیم | ٨٨ | حلیم | 166 | علی رضا | 10 |
| ١٦٧ | ١٩ | واحد | ١٤٨ | محصی | 167 | علی رضا | 10 |
| ١٦٨ | - | - | ١٦٨ | بن موسیٰ | 168 | علی رضا | 10 |
| ١٠٣٠ | ٨٤٦ | موخر | ١٨٤ | مقدم | 1030 | علی رضا | 10 |
| ١٠٣١ | ٩٤١ | احسن الخالقین | ٩٠ | ملک | 1031 | علی رضا | 10 |
| ١٠٣٢ | - | - | ١٠٣٢ | الرضا | 1032 | علی رضا | 10 |
| ١٠٣٣ | ٣٠٢ | بصیر | ٧٣١ | خالق | 1033 | علی رضا | 10 |
| ٨٢ | - | - | ٨٢ | امام | 82 | محمدتقی | 11 |
| ٨٣ | ٤٧ | اولی | ٣٦ | اله | 83 | محمدتقی | 11 |
| ٨٤ | ٦٥ | دیان | ١٩ | واحد | 84 | محمدتقی | 11 |
| ٨٥ | ٧ | ابد | ٧٨ | حکیم | 85 | محمدتقی | 11 |
| ٩١ | - | - | ٩١ | مالک | 91 | محمدتقی | 11 |
| ٩٢ | - | - | ٩٢ | محمد | 92 | محمدتقی | 11 |
| ٩٣ | ٤٧ | والی | ٤٦ | ولی | 93 | محمدتقی | 11 |
| ٩٤ | ٣٧ | اول | ٥٧ | مجید | 94 | محمدتقی | 11 |
| ١٥٩ | ٨٦ | بدیع | ٧٣ | جلیل | 159 | محمدتقی | 11 |
| ١٦٠ | ٦٦ | الله | ٩٤ | عزیز | 160 | محمدتقی | 11 |
| ١٦١ | - | - | ١٦١ | مانع | 161 | محمدتقی | 11 |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ١٦٢ | - | - | ١٦٢ | بن علي | 162 | محمدتقی | 11 |
| ٥٣٩ | ١٣ | احد | ٥٢٦ | شکور | 539 | محمدتقی | 11 |
| ٥٤٠ | ٤٠٩ | تواب | ١٣١ | سلام | 540 | محمدتقی | 11 |
| ٥٤١ | - | - | ٥٤١ | التقی | 541 | محمدتقی | 11 |
| ٥٤٢ | ٣٣٦ | مصور | ٢٠٦ | جبار | 542 | محمدتقی | 11 |
| ٨٢ | - | - | ٨٢ | امام | 82 | علی نقی | 12 |
| ٨٣ | ٤٧ | والی | ٣٦ | الله | 83 | علی نقی | 12 |
| ٨٤ | ٦٢ | واجب الوجود | ٢٢ | حبیب | 84 | علی نقی | 12 |
| ٨٥ | ٦٢ | حمید | ٢٣ | طبیب | 85 | علی نقی | 12 |
| ١٠٩ | ٤٧ | والی | ٦٢ | حمید | 109 | علی نقی | 12 |
| ١١٠ | - | - | ١١٠ | علی | 110 | علی نقی | 12 |
| ١١١ | ٥٦ | مبدی | ٥٥ | مجیب | 111 | علی نقی | 12 |
| ١١٢ | ١٨ | حی | ٩٤ | عزیز | 112 | علی نقی | 12 |
| ١٤١ | ٧٣ | جلیل | ٦٨ | حکم | 141 | علی نقی | 12 |
| ١٤٢ | ٨٦ | بدیع | ٥٦ | مبدی | 142 | علی نقی | 12 |
| ١٤٣ | ١٢٩ | لطیف | ١٤ | وهاب | 143 | علی نقی | 12 |
| ١٤٤ | - | - | ١٤٤ | بن محمد | 144 | علی نقی | 12 |
| ١٨٩ | ١٩ | واحد | ١٧٠ | قدوس | 189 | علی نقی | 12 |
| ١٩٠ | ١٣٤ | صمد | ٥٦ | مبدی | 190 | علی نقی | 12 |
| ١٩١ | - | - | ١٩١ | النقی | 191 | علی نقی | 12 |
| ١٩٢ | ١١٤ | جامع | ٧٨ | حکیم | 192 | علی نقی | 12 |
| ٨٢ | - | - | ٨٢ | امام | 82 | علی نقی | 12 |
| ٨٣ | ٢٩ | حاکم | ١٤ | واهب | 83 | حسن عسکری | 13 |
| ٨٤ | ٦٥ | دیان | ١٩ | وهوب | 84 | حسن عسکری | 13 |
| ٨٥ | ٧ | ابد | ٧٨ | اعز | 85 | حسن عسکری | 13 |
| ١١٧ | ٦٢ | حمید | ٥٥ | مجیب | 117 | حسن عسکری | 13 |
| ١١٨ | - | - | ١١٨ | حسن | 118 | حسن عسکری | 13 |
| ١١٩ | ٤٦ | ولی | ٧٣ | جلیل | 119 | حسن عسکری | 13 |
| ١٢٠ | ٤٧ | والی | ٧٣ | جلیل | 120 | حسن عسکری | 13 |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 13 | حسن عسکری | 159 | مهیمن | ۱۴۵ | وهاب | ۱۴ | ۱۵۹ |
| 13 | حسن عسکری | 160 | عدل | ۱۰۴ | مبدی | ۵۶ | ۱۶۰ |
| 13 | حسن عسکری | 161 | معید | ۱۲۴ | اول | ۳۷ | ۱۶۱ |
| 13 | حسن عسکری | 162 | بن علی | ۱۶۲ | - | - | ۱۶۲ |
| 13 | حسن عسکری | 389 | سمیع | ۱۸۰ | مقسط | ۲۰۹ | ۳۸۹ |
| 13 | حسن عسکری | 390 | رقیب | ۳۱۲ | حکیم | ۷۸ | ۳۹۰ |
| 13 | حسن عسکری | 391 | العسکری | ۳۹۱ | - | - | ۳۹۱ |
| 13 | حسن عسکری | 392 | عزیز | ۹۴ | صبور | ۲۹۸ | ۳۹۲ |
| 14 | محمد مهدی | 82 | امام | ۸۲ | - | - | ۸۲ |
| 14 | محمد مهدی | 83 | اول | ۳۷ | ولی | ۴۶ | ۸۳ |
| 14 | محمد مهدی | 84 | حی | ۱۸ | واهب الهدایا | ۶۶ | ۸۴ |
| 14 | محمد مهدی | 85 | الله | ۶۶ | واحد | ۱۹ | ۸۵ |
| 14 | محمد مهدی | 88 | حلیم | ۸۸ | - | - | ۸۸ |
| 14 | محمد مهدی | 89 | اجل | ۳۴ | دایم | ۵۵ | ۸۹ |
| 14 | محمد مهدی | 90 | المهدی | ۹۰ | - | - | ۹۰ |
| 14 | محمد مهدی | 91 | جلیل | ۷۳ | حی | ۱۸ | ۹۱ |
| - | - | - | - | - | - | - | - |
| 14 | محمد مهدی | 92 | محمد | ۹۲ | - | - | ۹۲ |
| 14 | محمد مهدی | 93 | جلیل | ۷۳ | ودود | ۲۰ | ۹۳ |
| 14 | محمد مهدی | 94 | وهاب | ۱۴ | حسیب | ۸۰ | ۹۴ |
| 14 | محمد مهدی | 167 | عزیز | ۸۴ | جلیل | ۷۳ | ۱۶۷ |
| 14 | محمد مهدی | 168 | کافی | ۱۱۱ | مجید | ۵۷ | ۱۶۸ |
| 14 | محمد مهدی | 169 | علیم | ۱۵۰ | واحد | ۱۹ | ۱۶۹ |
| 14 | محمد مهدی | 170 | بن حسن | ۱۷۰ | - | - | ۱۷۰ |

ان الواح مبارکہ کے روحانی خواص اس وقت سمجھ میں آئیں گے کہ جس وقت آپ حروف نورانیہ کی زکات اداکرچکے ہوں گے.

سردست اتنا سمجھ لیں کہ جب آپ ان اسماء الحسنیٰ کا مشاہدہ کریں گے، تو آپ کو ان کے خواص و فوائد کھلی آنکھوں سے نظر آنے لگیں گے.اس لئے کہ اسماء الحسنیٰ کا یہ امتزاج ہی خواص کا اظہار کرتا ہے.

دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کا ادراک کھول دے.آمین.

# باب ششم

# مرموز اسرار

# کا

# اظہار

# قصیدہ قرآن

اہلِ دل نے قرآن مجید کی سورتوں کے اسماء کو ایک قصیدے میں منظوم کیا ہے، اس قصیدے میں قرآن مجید کی تمام سورتوں کے اسماء درج ہیں؛ اور بعض کے پورے اسماء درج ہیں اور بعض کے ابتدائی کلماتِ کہ جن سے سورۃ الشریفہ شروع ہوتی ہے۔یہ نہ صرف ایک علمی اعجاز ہے، بلکہ یہ ایک دعائے توسل بھی ہے، اپنی مناجات میں اگر اس کو شامل کردیا جائے تو استجابت دعا حاصل ہوتی ہے۔استجابت دعا کے لئے اور حوائج دنیوی کے لئے اگر اس کو دورکعت نفلِ نماز کے بعد پڑھا جائے، تو اللہ رب العزت اس کے توسلِ کو قبول فرمالے گا۔

| اللهم صلى على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم | |
|---|---|
| في كلَ فاتحة للقول معتبرة | حق الثناء على المبعوث بالبقرَه |
| في آل عمران قِدماً شاع مبعثه | رجالهم و النساء استوضحوا خبرَه |
| قد مدّ للناس من نعماه مائدة | عمّت فليست على الأنعام مقتصرَه |
| أعراف نعماه ما حل الرجاء بها | إلا و أنفال ذاك الجود مبتدرَه |
| به توسل إذ نادى بتوبته | في البحر يونس و الظلماء معتكرَه |
| هود و يوسف كم خوفٍ به أمِنا | ولن يروّع صوت الرعد من ذكرَه |
| مضمون دعوة إبراهيم كان وفي | بيت الإله و في الحجر التمس أثرَة |
| ذو أمّة كدَوِيّ النحل ذكرهم | في كل قطر فسبحان الذي فطرَة |
| ب كهف رحماه قد لاذا الورى و به | بشرى بن مريم في الإنجيل مشتهِرَة |
| سمّاه طه و حضّ الأنبياء على | حجّ المكان الذي من أجله عمرَة |
| قد أفلح الناس بالنور الذي شهدوا | من نور فرقانه لمّا جلا غررَة |
| أكابر الشعراء اللّسْنِ قد عجزوا | كالنمل إذ سمعت آذانهم سورَة |

| | |
|---|---|
| و حسبه قصص لل عنكبوت أتى | إذ حاك نسْجا بباب الغار قدستَرَهْ |
| في الروم قدشاع قدما أمره و به | لقمان و فى للدرّ الذي نثرَهْ |
| كم سجدةً في طُلى الأحزاب قدسجدت | سيوفه فأراهم ربّه عِبرَهْ |
| سباهم فاطر الشبع العلا كرما | لمّاب ياسين بين الرسل قدشهرَهْ |
| في الحرب قدصفت الأملاك تنصره | فصاد جمع الأعادي هازما زُمَرَهْ |
| لغافر الذنب في تفصيله سور | قد فصّلت لمعان غير منحصرَهْ |
| شوراهُ أن تهجر الدنيا فزُخرفُها | مثل الدخان فيُغشي عين من نظرَهْ |
| عزّت شريعته البيضاء حين أتى | أحقافَ بدرٍ و جند الله قد حضرَهْ |
| محمد جاءنا بالفتحُ متصِلا | و أصبحت حُجرات الدين منتصرهْ |
| بقاف و الذاريات الله أقسم في | أنّ الذي قاله حقٌّ كما ذكرهْ |
| في الطور أبصر موسى نجم سؤدده | و الأفق قدشقّ إجلالا له قمرهْ |
| أسرى فنال من الرحمن و اقعة | في القرب ثبّت فيه ربه بصرهْ |
| أراهُ أشياء لا يقوى الحديد لها | و في مجادلة الكفار قدنصرهْ |
| في الحشر يوم امتحان الخلق يُقبل في | صفٍّ من الرسل كلٌّ تابعٌ أثرهْ |
| كفٌّ يسبّح لله الطعام بها | فاقبلْ إذا جاءك الحقّ الذي نشرهْ |
| قد أبصرت عنده الدنيا تغابنها | نالت طلاق او لم يعرف لها نظرهْ |
| تحريمه الحبّ للدنيا و رغبته | عن زهرة الملك حقا عندما خبرهْ |
| في نونَ قد حقت الأمداح فيه بما | أثنى به الله إذ أبدى لنا سِيرَهْ |
| بجاهه سأل نوح في سفينته | حسن النجاة و موج البحر قدغمرَهْ |

| | |
|---|---|
| و قالت الجن جاء الحق فاتبعوا | من ملا تابعا للحق لن يذرهٗ |
| مدثر اشافعا يوم القيامة هل | أتى نبيٌّ له هذا الملا ذخرهٗ |
| في المرسلات من الكتب انجلى نبأ | عن بعثه سائر الأحبار قد سطرهٗ |
| ألطافه النازعات الضيم حسبك في | يوم به عبس العاصي لمن ذعرهٗ |
| إذ كورت الشمس ذاك اليوم وانفطرت | سماؤه و دعت و يلٌ به الفجرهٗ |
| و للسماء انشقاق و البروج خلت | من طارق الشهب و الأفلاك منتثرهٗ |
| فسبح اسم الذي في الخلق شفعه | و هل أتاك حديث الحوض إذ نهرهٗ |
| كالفجر في البلد المحروس عزته | و الشمس من نوره الوضاح مختصرهٗ |
| و الليل مثل الضحى إذ لاح فيه | ألم نشرح لك القول من أخباره العطرهٗ |
| و لو دعا التين و الزيتون لابتدروا | إليه في الخير فاقرأ تستبن خبرهٗ |
| في ليلة القدر كم قد حاز من شرف | في الفخر لم يكن الانسان قد قدرهٗ |
| كم زلزلت بالجياد العاديات له | أرض بقارعة التخويف منتثرهٗ |
| له تكاثر آيات قد اشتهرت | في كل عصر فويل للذي كفرهٗ |
| ألم تر الشمس تصديقا له حبست | على قريش و جاء الدوح إذ أمرهٗ |
| أرأيت أن إله العرش كرمه | بكوثر مرسل في حوضه نهرهٗ |
| و الكافرون إذا جاء الورى طردوا | عن حوضه فلقد تبت يد الكفرهٗ |
| إخلاص أمداحه شغلي فكم فلق | للصبح أسمعت فيه الناس مفتخرهٗ |

# حروف مقطعات کے بامعنی کلمات

یہ حروف مقطعات ان سے اگر ہم مکررات کو حذف کرلیں تو ۱۴ حروف بنتے ہیں اور جو نصف تہجی ہیں۔ اور مفرد خالص ہونے کے بعد انہی کو حروف نورانیہ یا حروف نور کہا جاتا ہے ان غیر مکررات حروف نور سے جو بامعنی کلمات بنتے ہیں ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔(واضح ہو کہ یہ علوم کی تاریخ میں پہلی بار پیش کیے جارہے ہیں)

| شمار | کلمہ | عبارت کلمہ مقطعات |
|---|---|---|
| (۱) | کلمہ اول | صراط علی حق نمسکه |
| (۲) | کلمہ دوم | صح طريقك مع السنة |
| (۳) | کلمہ سوم | طرق سمعك النصيحة |
| (۴) | کلمہ چهارم | سرحصين قطع كلامه |
| (۵) | کلمہ پنجم | من سراً يقطعك حمله |
| (۶) | کلمہ ششم | من حرص على بطه كاسر |
| (۷) | کلمہ هفتم | نص حكيم قاطع له سر |
| (۸) | کلمہ هشتم | الم يسطع نور حق كره |
| (۹) | کلمہ نهم | صراط ملك يسحق عنه |
| (۱۰) | کلمہ دهم | من يقطع حرصك سهلا |

واضح باد کہ یہ کلمات بامعنی ہیں، اور ان کے بامعنی ہونے کے لحاظ سے بعض لوگوں نے ان میں سے چند ایک کلمات کی شروح بھی کی ہیں اور چونکہ ان کی ان کلماتی ترتیب سے

صرف بامعنی جملے ہی مراد ہیں، اس وجہ سے ہم نے ان کے فلسفے پر کوئی بحث نہیں کی ہے۔ اس لئے کہ راقم کے نزدیک یہ تراتیب کسی خاص مقصد کا تعین نہیں کرتیں۔

مثال کے طور پر: ڈاکٹر صبحی صالح نے علوم القرآن میں صرف دو کلمات جو ہم نے ترتیب میں مقدم رکھے ہیں (یعنی کلمہ اول اور کلمہ دوم) کا بیان ان الفاظ میں کیا ہے کہ بعض شیعہ کا قول ہے کہ اگر سورتوں کے شروع میں وارد شدہ تمام حروف کو جمع کیا جائے اور مکررات کو حذف کردیا جائے تو یہ عبارت بنتی ہے۔

صِرَاطُ عَلِیٍّ حَقٌّ، نُمْسِکُہ، ترجمہ: "حضرت علی۔حق کی راہ پر ہیں اور ہم اسی راہ پر گامزن ہیں"۔ شیعہ کے استدلال کا توڑ مہیا کرنے کے لئے بعض ظریف الطبع اہلسنت نے اپنی حروف سے بحذف مکررات یہ عبارت بناتے ہیں۔

صَحَّ طَرِیْقُکَ مَعَ السُّنَّۃ ترجمہ: سنت کی راہ پر چلے۔ علوم القرآن ص ۳۳۸۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت علیؓ راہِ حق پر تھے اور حق پر کیوں نہ ہوتے وہ بچپن سے لیکر آنحضرتﷺ کے خاص تربیت یافتہ تھے اور جس کی تربیت خود رسول اللہ کریں ان کے بارے میں کسی غلط خیال کو پرورش دینا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت پر انگلی اٹھانا ہے اور یہ چیز موجب اخراج از اسلام ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ سنت کی راہ پر چلاجائے، مجھے( عائلی کو )ڈاکٹر کی ان شروح کو بیان کرنا بہت ہی عجیب لگا۔

راقم کے نزدیک ہر دو کلمات کے مفاہیم اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں۔

بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ سنت کی راہ پر چلنے کی ہدایت کو حضرت علیؓ کے حق ہونے پر متصادم قرار دیا جائے اور وہ بھی اہل سنت اور اہل تشیع سے کلمات کو منسوب کرکے ہر دو فریقین میں ایک مزید خط فاصل کا اضافہ کرنا کوئی مناسب طریقہ نہیں ہے۔ راقم کے نزدیک سنت کی راہ اور حضرت علیؓ کی راہ میں کوئی تفاوت نہیں ہے۔چونکہ یہ کتاب ایک تحقیق کے طور پر مرتب کی جارہی ہے،اس وجہ سے ان کلمات کا کام میں باقی اہل علم پر چھوڑتا ہوں، اس کتاب میں سردست اتنی گنجائش نہیں ہے.امام بونی نے اپنی کتاب الکشف فی علم الحروف میں تمام نورانی حروف کا نظام طرق سمعک النصیحۃ کلمے میں رکھا ہے،اسی طرح مختلف ادوار میں مختلف کلمات پر اپنے علم کا دارومدار رکھاگیا ہے،یہ کام ایک مزید کتاب کا متقاضی ہے، جسے لکھنا چاہیے،میں اس کتاب کو جو ان کلمات کی شرح پر مشتمل ہوگی تاریخ پر چھوڑتا ہوں۔

# تسخیر روحانیات کی عظیم ترین دعوات (ریاضات اخری)

اے طالب علم ! تم کو وصیت کی جاتی ہے، تم کو پھر وصیت کی جاتی ہے، کہ اللہ سے ظاہر و پوشیدہ ڈرو، اور شریعت پر کامل پابند رہو، اوریہی چیز موجب نجات و موجب کامیابی ہے، اور ان دعوات کی کسی جاہل کو کبھی تعلیم دینے کا قصد نہ کروکہ اس سے وہ اپنے نفس کو ہلاک کرڈالے گا، اور غلط استعمال کرنے سے کافر کی موت مرے گا، اور جس کا استاد سالک نہ ہو، وہ بھی اس سے حذر کرے کہ اگر وہ اہل نہ ہوگا تو سفہاء کو تعلیم دے گا، جو زیان کا باعث ہوگا، ڈرو اور پھر ڈروکہ اس دعا کے بعد جب استجابت کے مقام کو پہنچوگے، تو کہیں اس طرح نہ ہوکہ تم مخلوقِ خدا میں سے کسی کے لئے ایسی دعا کربیٹھو، جس کا وہ مستحق نہیں ہے، تو یہ تمہارے لئے دنیا و آخرت میں ندامت کا باعث ہوگا۔ جان لوکہ دنیائے علم میں آپ پہلی بار اسمائے نُور کے مؤکل روحانی سے آگاہ ہونے جارہے ہیں، اس سے پہلے یہ ایک مرموز اسرار کی طرح تھے، اب اگر آپ پر آشکار کیے جارہے ہیں، تو خدا کی حمد و ثناء کروکہ ایک بہت ہی عظیم راز کا آپ کو امین بنایا جارہاہے، جس سے ایک عظیم قوت حاصل ہوتی ہے، جس کے سامنے باقی تمام روحانی قوتیں ہیچ ہیں، یہ جان لوکہ بڑی ہی سوچ و بچار کے بعد میں نے تہیہ کرلیا تھا، کہ ان مؤکل روحانی و خادم روحانی کے بارے میں مرموز لیکن کامل اشارے دوں گا، تاکہ جو لوگ نہایت ہی پاکباز ہوں، اور جو صاحبِ الہام ہوں، وہ ہی اس کو سمجھ سکیں، لیکن پھر میں نے جب زندگی کی ناپائیداری پر غور کیا، تو یہی سوچا کہ جہاں باقی اسرار پوشیدہ نہیں رکھے گئے، وہاں اس کو بھی امت محمدیہ ﷺ کی امانت کے طور پر ان کے حوالے کردیا جائے۔ پس! میں یہ امانت آپ لوگوں تک پہنچا رہا ہوں، خدارا! اس کو تماشا نہ بنانا! میں آج بھی ڈر رہا ہوں، اور ان سطور کو لکھتے ہوئے کانپ رہا ہوں، کہ کہیں ایسا نہ ہوکہ کوئی محض دنیاوی نام کمانے کے لئے کرکے شعبدے بازی جیسے گھٹیا حرکتیں نہ کرنا شروع کرے، یہ میری امانت ہے، اور جان لوکہ یہ ایک روحانی امانت ہے، جو اس میں خیانت کرے گا، وہ عبرتناک انجام کا شکار ہوگا۔

اب اس تمہید کے بعد میں مطمئن ہوں، کہ میں نے ہر پہلو سے آپ کو آگاہ کردیا ہے، اور میں کسی کی بھی غلط سوچ سے، غلط مقصد سے کی گئی ریاضت سے بری الذمہ ہوں، کیونکہ میں آگاہ کرچکا ہوں کہ جو کوئی مؤخرالذکر بات کے لئے کرے گا وہ ایسی رجعت کا شکار ہوگا، جس کا نہ کوئی علاج ہوگا نہ درماں۔

جان لو کہ یہ ریاضت حروف نورانیہ کی آخری منزل ہے، جو روحانیات کی تسخیر کی ہے، جب آپ پہلی تمام ریاضتیں کرچکیں، جس طرح ہم نے بغیر کسی رموز کو رکھے آپ لوگوں کو تعلیم کی ہیں، اور احسن طریقہ سے بتوفیق ایزدی وہ مکمل ہوگئی ہیں، تو آپ ایک بار پھر غور کریں کہ وہ روحانی فتوحات و تسخیرات جو ان بابرکت ریاضات کا خاصہ ہیں، وہ آپ پر بتمامہ آشکار ہوچکی ہیں، اور چاہتے ہیں، کہ ان مخصوص روحانیات کو تسخیر کریں، تو کمر ہمت باندھ کہ ایک پرجلال و پر ہیبت ریاضت آپ کے سامنے ہے۔اور اگر سمجھتے ہیں کہ وہ اسرار آپ پر نہیں کھلے اورآپ ریاضت کربھی چکے ہیں، تو بھی یہ دعوات اخریٰ آپ کے کام کی نہیں ہیں، آپ نے پہلے پھر سے اپنی چھاتی میں جھانک کر دیکھیں، اور اپنے آپ سے سوال پوچھیں کہ آپ ناکام کیوں ہوئے؟ یاد رہے کہ سب سے بڑے محتسب آپ خود ہیں۔ جب آپ اپنے آپ کو جواب دے پائیں تو ان ریاضات کو جو پہلے ہی آپ کرچکے ہیں، انہیں پھر سے دہرا دیں، اس کے بعد ریاضات اخریٰ پر آئیں، اس لئے کہ ان تسخیرات روحانیہ سے پہلے آپ کو پہلی ریاضات میں کامیاب ہونا پڑے گا۔کیونکہ جو لطیف ہے کثیف سے جدا ہے، پہلی ریاضات آپ کی روح کو لطیف بنانے کے لئے بہت ہی ضروری ہیں۔ یہ میں ایک بار پھر سے کہتا ہوں۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ عائلی کو کیا ہوگیا ہے، اتنی تمہیدات تو نہیں باندھتا! تو میرے عزیزو! یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ آپ رجعت کا شکار ہوکر اپنا موجودہ شعور بھی کھو بیٹھیں۔

اس ریاضت کے تین مراحل ہیں۔ ریاضت صغریٰ، ریاضت وسطیٰ اور آخر میں دعوۃ الکبریٰ

## رياضة الصغرى

بسم الله الرحمٰن الرحيم اللهم اني اسئلك يا الله يا الله يا الله يا الامع يا رحمٰن يا حكيم يا محيط يا نصير يا كريم يا هالك يا يسير يا عليم يا صانع يا طاهر يا سميع يا قاهر، ان تصلي و تسلم علي سيدنا محمد صلي الله عليه و سلم و ان تلقي علي نور هٰذا الاسم و تظهره علي ان تسخر لي السيد (خبليائيل) و خادمه الملك (حعشطوش) و سائر الخدام ليكونوا اعوانا الي علي قضاء

حوائجي و بلوغ مأربي و نجاح مقاصدي فيما اريدانك على كل شيء قدير و صلى الله على سيدنا محمد و لي آله و صحبه و سلم.

## رياضت الوسطىٰ

اللهم اني اسئلك بالاسم المصون الرحمٰن كهيعص طس ق يامن امره بين الكاف و النون ان تصلي و تسلم علي سيدنا محمد صلي الله عليه و سلم و ان تلقي علي نور هٰذا الاسم و اظهره علي و ان تسخر لي السيد (خبليائيل) الملك العلوي يجنيب دعوتي و يقضي حوائجي اجب ايها الملك (خبليائيل) سميعا مطيعاً و امر خادمك (حمعشطوش) يتوكل بقضاء حوائجي و بلوغ مآربي بحق الاسم الاعظم و الرب الاكرم و بحق الملك القائم بسرك الحاكم عليك الآخذ بناصيتك و ارواح الجن و الشياطين السيد (خبليائيل) بارك الله فيكم و عليكم و صلي الله علي سيدنا محمد و علي آله و صحبه و سلم آمين آمين.

## دعوة الكبرىٰ

اللهم اني اسئلك باسمك العظيم الاعظم الجليل الاجل الكبير الاكبر الكريم الاكرم العزيز الاعز الذي من دعاك به اجبته و من سألك به أعطيت الذي سميت به نفسك في الازل و قلت لكل شيء كن فكان و لم تزل تقول ذالك علي الدوام يا مكون الاكوان يا مدبر الزمان ياحنان يامنان ياعظيم ياسلطان ياحي ياقيوم ياذا الجلال و الاكرام أسألك بما حواه اسمك العظيم الاعظم من الحروف و الاسرار و البركة و البرهان و مما حواه الاعظم من كهيعص حمعسق و ما حواه اسمك الاعظم من أحرف لا إله إلا الله و ما حواه إسمك الاعظم من ألم الله لا اله الا هو الحي القيوم و عنت الوجوه للحي القيوم و بما حواه إسمك الاعظم من الحروف

النورانية اوائل السور الرحمن كهيعص طس ق. أسألك بهٰذا الاسم الاعظم ان تصلي و تسلم علي سيدنا محمد صلي الله عليه و سلم و ان تلقي علي نور هٰذا الاسم و تظهره علي و ان تسخر السيد (خبليائيل) و خادمه الملك (حعشطوش) و سائر الخدام يكونوا مطيعين لي في كل ما أريد يامن هو الله لا اله الا هو الحي القيوم ال ر ح م ن ك ه ي ع ص ط س ق. و صلي الله علي سيدنا محمد و علي آله و صحبه و سلم تسليما كثيرا الي يوم الدين.

اس ریاضت کے طریقہء کار کا تفصیلی ذکر میں اس وجہ سے محفوظ کر رہا ہوں کہ، یہ ریاضت ریاضات اخری ہیں، اور اس کا کامل وقوف تب آئے گا، جب طالب سابقہ ریاضات اربعہ کو مکمل کرے گا، چونکہ یہ ریاضت بہت ہی جلالی ہے، اس وجہ سے میں اس کا طریقہ درج نہیں کررہا کہ تن آسان لوگ کہیں اس سے نہ ابتدا کر بیٹھیں، اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال دیں۔
کیونکہ علوم سے اور علوم سے واسطہ رکھنے والے حضرات سے میرا گہرا تعلق رہا ہے اس وجہ سے میں جانتا ہوں کہ لوگ اپنی ریاضات کی ابتداء ہی اسی ریاضات سے کریں گے۔ جو مجھے اس وجہ سے منظور نہیں ہے کہ میں جانتا ہوں کہ اس دعوت و ریاضت کے مؤکلات اصل ہیں، اور اصل مؤکلات کے اعمال ذرا سی غلطی یا کوتاہی سے شدید قسم کی رجعت کا شکار کردیتے ہیں، اور جان پر بن آتی ہے۔
ہم لوگوں کے علم کا تو یہ حال ہے کہ ہمیں نہ تو بخور کا پتہ ہوتا ہے، نہ صوم و صیام کا، نہ خلوت کا نہ چلے کا نہ حصار کا.... کچھ بھی تو علم نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ اس کتاب میں ان کے اصل حقائق کے بارے میں آگاہ ہوچکے ہیں۔ لیکن یہ ابتدائی مراحل ہیں، آپ کو ابھی سابقہ غیر حتمی شرائط سے جان بھی چھڑانی ہے، اور ان کا ازالہ بھی کرنا ہے۔
آپ نے شاید اس بات پر غور کیا ہو کہ یہ کتاب مؤکلات کی دعوات سے قطعی پاک ہے۔ صرف اس بابت میں مؤکلات کا اظہار کر رہا ہوں کہ یہ اظہار تاریخ میں پہلی بار کیا جارہا ہے، ائمہء فن میں سے امام بونی، ابن الحاج التلمسانی ودیگر حضرات نے بھی کبھی اس کے بارے میں گوہر افشانی نہیں کی۔
فی الوقت کیا یہی بات کافی نہیں ہے کہ آپ اس ریاضت کے مؤکل نورانی اور اس کے خادم روحانی نیز ریاضت و دعوات سے تاریخ علم میں پہلی بار روشناس ہو رہے ہیں۔

نکتہ= جو لوگ اس مقام پر پہنچیں کہ وہ اس دعوت کو ادا کرنے کے اہل ہوجائیں. ان کے لئے میں ایک اسم بات بتاتا ہوں کہ اس دعوت کے ادا کرنے میں آدمی پر سورج کا سایہ تک نہ پڑے، اور آدمی ہمیشہ سایہ دار مقام میں رہے.

بس اس سے زیادہ اور کوئی راز نہیں جو بتایا جائے.

دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کا ادراک کھول دے. آمین

# باب ہفتم

# حروف مقطعات

# اور

# متقدمین

# کی تحقیق

# حروف مقطعات اور متقدمین کی تحقیق

واضح باد کہ حروف مقطعات پر تاریخ اسلامی میں جتنا کام راقم الحروف عائلی نقشبندی نے سب سے زیادہ مفصل دیکھا ہے وہ قرآن مجید کی تفاسیر کی کتب ہیں، اور ظاہر ہے کہ ہر نئی تفسیر میں مفسروں نے بھی اپنے متقدمین کی تحریر کردہ تفاسیر کو بھی ضرور پیش نظر رکھا تھا، اور یوں متقدمین کی ہرنئی لکھے جانے والی تفسیر میں پرانی تفاسیر کا عرق بھی شامل ہوتا گیا، اور راقم نے اس حوالے سے تقریبا پینتالیس تفاسیر کو مد نظر رکھا، اور ان کے پیش کردہ تفاسیر سے مجھے ایک ایسا تیقن حاصل ہوا، جس نے اس بات پر آمادہ کیا کہ قرآن پاک کے ان مخففات پر دل کھول کر کام کیا جائے، یہ ایک ایسا بسیط موضوع ہے جس پر پوری عمر صرف کرکے اس کے مخفی پہلوؤں پر تحقیق کی جاسکتی ہے، لیکن چونکہ اس کتاب کو روحانی علوم کے تناظر میں لکھا جارہا ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اسلام کی شہرہء آفاق کتب و تفاسیر سے اس معاملے کو ہر پہلو سے جانچا جائے، تاکہ کوئی پہلو تشنہ نہ رہے، اس کی ابتداء ہم زبان عرب کی معتبر لغات کی کتاب لسان العرب مصنفہ ابن منظور سے حروف مقطعات کی تفسیر پیش کررہے ہیں.

چونکہ اس سے آگے تفصیلی مباحث مترجم پیش کیے جارہے ہیں، اس وجہ سے لسان العرب کے ان صفحات کا اصل متن عربی عکسی پیش کیا جارہا ہے. یہ تفسیری بیانات اس کتاب کی جلد اول مقدمة التحقیق ص ۱۴ تا ۱۷ سے ماخوذ ہیں.

# بابُ تَفْسِيرِ الحُرُوفِ المُقَطَّعَة

رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما فِي الحُرُوفِ المُقَطَّعَة ، مِثْلِ الٓمٓ ، الٓمٓصٓ ، الٓمٓر ، وَغَيْرِها ، ثَلاثَةَ أَقْوال :

أَحَدُها أَنَّ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « الٓمٓ » أُقْسِمُ بِهٰذِهِ الحُرُوفِ إِنَّ هٰذا الكِتابَ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ الكِتابُ الَّذِي مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لا شَكَّ فِيه ؛ قالَ هٰذا فِي قَوْلِهِ تَعالَى : « الٓمٓ ذٰلِكَ الكِتابُ لا رَيْبَ فِيه » .

وَالقَوْلُ الثَّانِي عَنْه : أَنَّ « الٓر ، حٰمٓ ، نٓ » ، اسْمُ الرَّحْمٰنِ مُقَطَّعٌ فِي اللَّفْظ ، مَوْصُولٌ فِي المَعْنَى .

وَالقَوْلُ الثَّالِثُ عَنْهُ أَنَّهُ قالَ : « الٓمٓ ذٰلِكَ الكِتابُ » ، قالَ : « الٓمٓ » مَعْناهُ أَنا اللهُ أَعْلَمُ وَأَرَى .

وَرَوَى عِكْرِمَةُ فِي قَوْلِه : « الٓمٓ ذٰلِكَ الكِتابُ » قالَ : « الٓمٓ » قَسَم .

وَرُوِيَ عَنِ السُّدِّيِّ قالَ : بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قالَ : « الٓمٓ » اسْمٌ مِنْ أَسْماءِ اللهِ ، وَهُوَ الاسْمُ الأَعْظَم .

وَرَوَى عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : الٓر ، والٓمٓ ، وحٰمٓ ، حُرُوفٌ مُعَرَّقَة [1] أَيْ بَيِّنَتٌ مُعَرَّقَة . قالَ أُبَيٌّ فَحَدَّثْتُ بِهِ الأَعْمَشَ فَقالَ : عِنْدَكَ مِثْلُ هٰذا وَلا تُحَدِّثُنا بِه ؟ !

وَرُوِيَ عَنْ قَتادَةَ قالَ : « الٓمٓ » اسْمٌ مِنْ أَسْماءِ القُرْآنِ ، وَكَذٰلِكَ « حٰمٓ » و « يٰسٓ » ، وَجَمِيعُ ما فِي القُرْآنِ مِنْ حُرُوفِ الهِجاءِ فِي أَوائِلِ السُّوَر .

وَسُئِلَ عامِرٌ عَنْ فَواتِحِ القُرْآنِ ، نَحْو « حٰمٓ » وَنَحْو « صٓ » و « الٓمٓ » و « الٓر » ، قالَ : هِيَ اسْمٌ مِنْ أَسْماءِ اللهِ مُقَطَّعَةٌ بِالهِجاء ، إِذا وَصَلْتَها كانَتْ اسْماً مِنْ أَسْماءِ الله .

ثُمَّ قالَ عامِر : « الرَّحْمٰن » [2] ، قالَ : هٰذِهِ فاتِحَةُ ثَلاثِ سُوَر ، إِذا جَمَعْتَهُنَّ كانَتِ اسْماً مِنْ أَسْماءِ اللهِ تَعالَى

وَرَوَى أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيب ، وَحَكِيمِ بْنِ عُمَيْر ، وَراشِدِ بْنِ سَعْد [3] قالُوا : « الٓمٓر » و « الٓمٓصٓ » و « الٓمٓ » وَأَشْباهُ ذٰلِك ، وَهِيَ ثَلاثَةَ عَشَرَ حَرْفاً ، إِنَّ فِيها اسْمَ اللهِ الأَعْظَم .

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي العالِيَةِ فِي قَوْلِه : « الٓمٓ » قالَ : هٰذِهِ الأَحْرُفُ الثَّلاثَةُ مِنَ التِّسْعَةِ وَالعِشْرِينَ حَرْفاً لَيْسَ فِيها حَرْفٌ إِلَّا وَهُوَ مِفْتاحُ اسْمٍ مِنْ أَسْماءِ الله ، وَلَيْسَ فِيها حَرْفٌ إِلَّا وَهُوَ فِي آلائِهِ وَبَلائِه ، وَلَيْسَ فِيها حَرْفٌ إِلَّا وَهُوَ فِي مُدَّةِ قَوْمٍ وَآجالِهِم .

قالَ : وَقالَ عِيسَى بْنُ عُمَر : أَعْجَبُ أَنَّهُمْ يَنْطِقُونَ بِأَسْمائِهِ وَيَعِيشُونَ فِي رِزْقِهِ كَيْفَ يَكْفُرُونَ بِهِ ! فَالأَلِفُ مِفْتاحُ اسْمِهِ : الله ، وَلامٌ مِفْتاحُ اسْمِهِ : لَطِيف ، وَمِيمٌ مِفْتاحُ اسْمِهِ : مَجِيد . فَالأَلِفُ آلاءُ الله ، وَاللَّامُ لُطْفُ الله ، وَالمِيمُ مَجْدُ الله ؛ وَالأَلِفُ واحِد ، وَاللَّامُ ثَلاثُون ، وَالمِيمُ أَرْبَعُون .

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قالَ : « الٓمٓ » آيَة ، و « حٰمٓ » آيَة .

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قالَ : هٰذِهِ الحُرُوفُ

---

(١) قوله : « حروف مُعَرَّقة إلخ » كذا بالأصول التى بأيدينا ولعل الأَوْلَى « مُفَرَّقة » .

(٢) الرحمن « قال هذه إلخ » ، كذا بالنسخ التى بأيدينا . والمناسب لما بعدهُ أن تُكتَب مُفَرَّقة هكذا « الر حم ن » . قال هذه فاتحة ثلاث إلخ .

(٣) قوله « وراشد بن سعد » فى نسخة « ورائد بن سعد » .

المُقَطَّعَةُ حُرُوفُ الهِجاء ، وَهِيَ افْتِتاحُ كَلامٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ .

قالَ الأَخْفَشُ : وَدَلِيلُ ذَلِكَ أَنَّ الكَلامَ الَّذِي ذُكِرَ قَبْلَ السُّورَةِ قَدْ تَمَّ .

وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قالَ فِي « كهيعص » : هُوَ كافٍ ، هادٍ ، يَمِينٌ ، عَزِيزٌ ، صادِقٌ ؛ جَعَلَ اسْمَ اليَمِينِ مُشْتَقًّا مِنَ اليُمْنِ ؛ وَسَنُوَسِّعُ القَوْلَ فِي ذَلِكَ فِي تَرْجَمَةِ يمن إِنْ شاءَ اللهُ تَعالَى .

وَزَعَمَ قُطْرُبٌ أَنَّ « الر » و « المص » و « الم » و « كهيعص » و « ص » و « ق » و « يس » و « ن » ، حُرُوفُ المُعْجَمِ ، لِتَدُلَّ أَنَّ هذا القُرْآنَ مُؤَلَّفٌ مِنْ هذِهِ الحُرُوفِ المُقَطَّعَةِ الَّتِي هِيَ : حُرُوفُ ا ب ت ث ، فَجاءَ بَعْضُها مُقَطَّعاً ، وَجاءَ تَمامُها مُؤَلَّفاً لِيَدُلَّ القَوْمَ الَّذِينَ نَزَلَ عَلَيْهِمُ القُرْآنُ ، أَنَّهُ - بِحُرُوفِهِمِ الَّتِي يَعْقِلُونَها - لا رَيْبَ فِيهِ .

قالَ : وَلِقُطْرُبٍ وَجْهٌ آخَرُ فِي « الم » . زَعَمَ أَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ، لَمَّا لَغا القَوْمُ فِي القُرْآنِ فَلَمْ يَتَفَهَّمُوهُ حِينَ قالُوا : « لا تَسْمَعُوا لِهذا القُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ » ، أَنْزَلَ عَلَيْهِمْ ذِكْرَ هذِهِ الحُرُوفِ ، لأَنَّهُمْ لَمْ يَعْتادُوا الخِطابَ بِتَقْطِيعِ الحُرُوفِ ، فَسَكَتُوا لَمَّا سَمِعُوا الحُرُوفَ طَمَعاً فِي الظَّفَرِ بِما يُحِبُّونَ ، لِيَفْهَمُوا بَعْدَ الحُرُوفِ القُرْآنَ وَما فِيهِ ، فَتَكُونَ الحُجَّةُ عَلَيْهِمْ أَثْبَتَ ، إِذا جَحَدُوا بَعْدَ تَفَهُّمٍ وَتَعَلُّمٍ .

وَقالَ أَبُو إِسْحٰقَ الزَّجّاجُ : المُخْتارُ مِنْ هذِهِ الأَقاوِيلِ ما رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَهُوَ : أَنَّ مَعْنَى « الم » أَنا اللهُ أَعْلَمُ ، وَأَنَّ كُلَّ حَرْفٍ مِنْها لَهُ تَفْسِيرٌ .

قالَ : وَالدَّلِيلُ عَلَى ذلِكَ أَنَّ العَرَبَ تَنْطِقُ بِالحَرْفِ الواحِدِ تَدُلُّ بِهِ عَلَى الكَلِمَةِ الَّتِي هُوَ مِنْها ، وَأَنْشَدَ :

قُلْتُ لَها قِفِي فَقالَتْ قِ

فَنَطَقَ بِقافٍ فَقَطْ ، تُرِيدُ أَقِفُ . وَأَنْشَدَ أَيْضاً :

نادَيْتُهُمْ أَنْ أَلْجِمُوا أَلا تا !

قالُوا جَمِيعاً كُلُّهُمْ : أَلا فا !

قالَ تَفْسِيرُهُ : نادَوْهُمْ أَنْ أَلْجِمُوا أَلا تَرْكَبُونَ ؟ قالُوا جَمِيعاً : أَلا فارْكَبُوا ؛ فَإِنَّما نَطَقَ بِتاءٍ وَفاءٍ كَما نَطَقَ الأَوَّلُ بِقافٍ .

وَقالَ : وَهذا الَّذِي اخْتارُوهُ فِي مَعْنَى هذِهِ الحُرُوفِ ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَتِها .

وَرُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قالَ : لِلّٰهِ ، عَزَّ وَجَلَّ ، فِي كُلِّ كِتابٍ سِرٌّ ، وَسِرُّهُ فِي القُرْآنِ حُرُوفُ الهِجاءِ المَذْكُورَةُ فِي أَوائِلِ السُّوَرِ .

وَأَجْمَعَ النَّحْوِيُّونَ أَنَّ حُرُوفَ التَّهَجِّي ، وَهِيَ الأَلِفُ وَالباءُ وَالتَّاءُ وَالثَّاءُ وَسائِرُ ما فِي القُرْآنِ مِنْها ، أَنَّها مَبْنِيَّةٌ عَلَى الوَقْفِ ، وَأَنَّها لا تُعْرَبُ . وَمَعْنَى الوَقْفِ أَنَّكَ تُقَدِّرُ أَنْ تَسْكُتَ عَلَى كُلِّ حَرْفٍ مِنْها ، فَالنُّطْقُ بِها : « الم » .

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ حُرُوفَ الهِجاءِ مَبْنِيَّةٌ عَلَى السَّكْتِ ، كَما بُنِيَ العَدَدُ عَلَى السَّكْتِ ، أَنَّكَ تَقُولُ فِيها بِالوُقُوفِ (1) ، مَعَ الجَمْعِ بَيْنَ ساكِنَيْنِ ، كَما تَقُولُ إِذا عَدَدْتَ : واحِدْ ، اثْنانْ ، ثَلاثَهْ ، أَرْبَعَهْ ، فَتَقْطَعُ أَلِفَ اثْنَيْنِ ، وَأَلِفُ اثْنَيْنِ أَلِفُ وَصْلٍ ، وَتَذْكُرُ الهاءَ فِي ثَلاثَهْ وَأَرْبَعَهْ ؛ وَلَوْلا أَنَّكَ تُقَدِّرُ السَّكْتَ لَقُلْتَ ثَلاثَةٌ ، كَما تَقُولُ ثَلاثَةٌ يا هذا . وَحَقُّها مِنَ الإِعْرابِ أَنْ تَكُونَ سَواكِنَ الأَواخِرِ .

وَشَرْحُ هذِهِ الحُرُوفِ وَتَفْسِيرُها : أَنَّ هذِهِ الحُرُوفَ لَيْسَتْ تَجْرِي مَجْرَى الأَسْماءِ المُتَمَكِّنَةِ وَالأَفْعالِ المُضارِعَةِ الَّتِي يَجِبُ لَها الإِعْرابُ ، فَإِنَّما هِيَ تَقْطِيعُ الاسْمِ المُؤَلَّفِ الَّذِي لا يَجِبُ الإِعْرابُ إِلاَّ مَعَ كَمالِهِ . فَقَوْلُكَ « جَعْفَر » لا يَجِبُ أَنْ تُعْرِبَ مِنْهُ الجِيمَ وَلا العَيْنَ وَلا الفاءَ وَلا الرّاءَ

(1) في نسخة بالوقف .

تفسير الحروف المقطعة

دُونَ تَكْمِيلِ الاسْمِ ؛ وإنَّما هِيَ حِكاياتٌ وُضِعَتْ عَلَى هـٰذِهِ الحُرُوف ، فَإنْ أَجْرَيْتَها مُجْرَى الأَسْماءِ وَحَدَّثْتَ عَنْها قُلْتَ : هـٰذِهِ كافٌ حَسَنَةٌ ، وَهـٰذا كافٌ حَسَن ؛ وَكَذٰلِكَ سائِرُ حُرُوفِ المُعْجَم . فَمَنْ قالَ : هـٰذِهِ كافٌ أَنَّثَ بِمَعْنَى الكَلِمَة ، وَمَنْ ذَكَّرَ فَلِمَعْنَى الحَرْف ؛ وَالإعْرابُ وَقَعَ فِيها لِأَنَّكَ تُخْرِجُها مِنْ بابِ الحِكايَة .

قالَ الشّاعِر :

كافاً وَمِيمَيْنِ وَسِيناً طاسِمَا

وَقالَ آخَر :

كَما بُيِّنَتْ كافٌ تَلُوحُ وَمِيمُها [1]

فَذَكَّرَ طاسِماً لِأَنَّهُ جَعَلَهُ صِفَةً لِلسِّين ، وَجَعَلَ السِّينَ فِي مَعْنَى الحَرْف ، وَقالَ : « كافٌ تَلُوحُ » فَأَنَّثَ الكافَ لِأَنَّهُ ذَهَبَ بِها إلَى الكَلِمَة . وإذَا عَطَفْتَ هـٰذِهِ الحُرُوفَ بَعْضَها عَلَى بَعْضٍ أَعْرَبْتَها فَقُلْتَ : أَلِفٌ وَباءٌ وَتاءٌ وَثاءٌ ، إلَى آخِرِها ، وَاللهُ أَعْلَم .

وقالَ أَبُو حاتِم : قالَتِ العامَّةُ فِي جَمْعِ « حٰمٓ » و « طٰسٓ » طَواسِين وَحَوامِيم . قالَ : وَالصَّوابُ ذَواتُ طٰسٓ وَذَواتُ حٰمٓ وَذَواتُ الٓمٓ . وقوله تعالى « يٰسٓ » كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ « الٓمٓ » و « حٰمٓ » وَأَوائِلِ السُّوَر .

وَقالَ عِكْرِمَةُ : مَعْناهُ يا إنْسان ، لِأَنَّهُ قالَ : « إنَّكَ لَمِنَ المُرْسَلِين » .

وَقالَ ابْنُ سِيدَه : الأَلِفُ وَالأَلِيفُ حَرْفُ هِجاء .

وَقالَ الأَخْفَش : هِيَ مِنْ حُرُوفِ المُعْجَم ، مُؤَنَّثَة ، وَكَذٰلِكَ سائِرُ الحُرُوف . وَقالَ : وهـٰذا كَلامُ العَرَب ، وَإذا ذَكَّرْتَ جاز .

وقالَ سِيبَوَيْهِ : حُرُوفُ المُعْجَمِ كُلُّها تُذَكَّرُ وَتُؤَنَّثُ ، كَما أَنَّ الإنْسانَ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّث .

قالَ : وَقَوْلُهُ عَزَّ وجَلَّ « الٓمٓ » وَ « الٓمٓصٓ » وَ « الٓمٓر » .

قالَ الزَّجّاجُ : الَّذِي اخْتَرْنا فِي تَفْسِيرِها قَوْلُ ابْنِ عَبّاس : إنَّ « الٓمٓ » أَنا اللهُ أَعْلَم ؛ و « الٓمٓصٓ » أَنا اللهُ أَعْلَمُ وَأَفْصِل ؛ و « الٓمٓر » أَنا اللهُ أَعْلَمُ وَأَرَى .

قالَ بَعْضُ النَّحْوِيِّين : مَوْضِعُ هـٰذِهِ الحُرُوفِ رَفْعٌ بِما بَعْدَها [2] ، قالَ : « الٓمٓصٓ كِتابٌ » ، فَكِتابٌ مُرْتَفِعٌ بِالٓمٓصٓ ، وَكَأَنَّ مَعْناهُ « الٓمٓصٓ » حُرُوفُ كِتابٍ أُنْزِلَ إلَيْك . قالَ : وَهـٰذا لَوْ كانَ كَما وَصَفَ لَكانَ بَعْدَ هـٰذِهِ الحُرُوفِ أَبَداً ذِكْرُ الكِتاب ، فَقَوْلُه : « الٓمٓ اللهُ لا إلٰهَ إلّا هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ » يَدُلُّ عَلَى أَنَّ « الٓمٓ » مُرافِعٌ لَها عَلَى قَوْلِه ، وَكَذٰلِكَ « يٰسٓ وَالقُرْآنِ الحَكِيمِ » ، وَكَذٰلِكَ « حٰمٓ عٓسٓقٓ ، كَذٰلِكَ يُوحِي إلَيْكَ » ؛ وَقَوْلُهُ : « حٰمٓ ، وَالكِتابِ المُبِينِ إنّا أَنْزَلْناهُ » ، فَهـٰذِهِ الأَشْياءُ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ الأَمْرَ عَلَى غَيْرِ ما ذَكَر . قالَ وَلَوْ كانَ كَذٰلِكَ أَيْضاً لَما كانَ « الٓمٓ » و « حٰمٓ » مُكَرَّرَيْن .

قالَ : وَقَدْ أَجْمَعَ النَّحْوِيُّونَ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ عَزَّ وجَلَّ : « كِتابٌ أُنْزِلَ إلَيْكَ » مَرْفُوعٌ بِغَيْرِ هـٰذِهِ الحُرُوف ، فَالمَعْنَى هـٰذا كِتابٌ أُنْزِلَ إلَيْك .

وذَكَرَ الشَّيْخُ أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ الحَرالِّيُّ شَيْئاً فِي خَواصِّ الحُرُوفِ المُنَزَّلَةِ أَوائِلَ السُّوَر ؛ وَسَنَذْكُرُهُ فِي البابِ الَّذِي يَلِي هـٰذا فِي أَلْقابِ الحُرُوف .

---

(١) قوله : « كما بينت إلخ » في نسخة : « كما بينت »

(٢) قوله : « رفع بما بعدها » قال مصححه : « ولعل فيها سقطاً وتحريفاً . والأصل – والله أعلم – رفع بما بعدها ؛ أوما بعدها رفع بها حو ( الٓمٓصٓ كتاب ) . فكتاب مرتفع ... إلخ

# محکم اور متشابہ قرآن

جناب علامہ جلال الدین سیوطی الاتقان میں فرماتے ہیں۔
سورتوں کے اوائل ( شروع کی پہلی آیتیں اور حروف مقطعات ) متشابہ میں داخل ہیں، اور ان کے متعلق ایک مختار قول یہ ہے کہ وہ ایسے اسرار ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔ ۔

*ابن المنذر وغیرہ نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ان سے سورتوں کے فواتح کی نسبت سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا۔ ۔ہر کتاب کا کوئی راز ہوا کرتا ہے اور اس کتاب کا راز سورتوں کے فواتح ہیں۔ ۔

*بعض علماء نے سورتوں کے فواتح کے معنوں میں غور و خوض بھی کیا ہے۔ چنانچہ ابن ابی حاتم وغیرہ نے ابوالضحیٰ کے طریق پر ابن عباس سے قولہ تعالیٰ ،، الم ۔۔ کے بارے میں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا، ، انا اللہ اعلم ،، یعنی اس کے معنی یہ ہیں کہ کہ میں اللہ ہوں خوب جانتا ہوں۔ اور قولہ تعالیٰ المص کے بارے میں کہا کہ انا اللہ افصل ،، یعنی میں اللہ ہوں فیصلہ کرتا ہوں۔ اور قولہ تعالیٰ المر کے بارے میں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا، ،انا اللہ اریٰ،، یعنی میں اللہ ہوں دیکھتا ہوں۔
پھر سعید بن جبیر کے طریق پر ابن عباس ہی سے قولہ تعالیٰ آلم ۔حٰم۔ اور ن کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ الم ۔حٰم۔ اور ن لفظ الرحمٰن کے متفرق حروف ہیں۔

* ابوالشیخ نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ الم ، الرحمٰن میں سے ہے۔ اور اسی روای سے یہ روایت بھی آئی ہے کہ المص میں الف لام ،،اللہ، ، کا اور میم الرحمٰن کا اور صاد الصمد کا ہے۔پھر اسی روای نے ضحاکہ کا قول یوں نقل کیا ہے کہ المص یعنی اللہ الصادق (میں سچا خدا ہوں ).
اور کہا گیا ہے کہ المص کے معنی المصور ہیں۔
اور یہ قول بھی آیا ہے کہ الم کے معنی انا اللہ اعلم و ارفع (میں خدا ہوں، جانتا ہوں اور بلند تر ہوں) ہے۔ان دونوں قولوں کو کرمانی نے اپنی کتاب غرائب میں بیان کیا ہے۔

* حاکم وغیرہ نے سعید بن جبیرؓ کے طریق پر قولہ تعالیٰ ،، کھیعص کے بارے میں ابن عباسؓ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کاف کریم کا، ہا ھادی کی، یا حکیم کی، عین علیم کا ہے اور صاد صادق میں سے لیا گیا ہے۔

اور حاکمؒ ہی نے ایک دوسری سند سے سعیدؒ ہی کے واسطے سے ابن عباسؓ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے قولہ تعالیٰ ،، کھیٰعص کے بارے میں کہا.

کاف۔ ہادِ۔ امین۔ عزیز۔ صادق ہے۔

* اور ابن حاتمؒ نے السدیؒ کے طریق پر ابی مالکؒ اور ابی صالح دونوں کے واسطے سے ابن عباسؓ سے اور مرہؒ نے ابن مسعودؓ سے اور بہت سے صحابہؓ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے قولہ تعالیٰ ،، کھیٰعص کے بارے میں کہا یہ مقطعات حروف تہجی میں سے ہیں اور کاف الملک سے ہا، اللہ سے۔ یا اور عین عزیز سے اور صاد المصور سے لیا گیا ہے۔

اور پھر اسی راوی نے محمد بن کعبؒ سے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے۔ مگر یہ کہ اس نے کہا کہ صاد الصمد سے لیا گیا ہے۔

*اور سعید بن منصورؒ نے اور ابن مردویہؒ نے دوسرے طریق پر سعیدؒ کے واسطے سے ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے قولہ تعالیٰ ،، کھیٰعص کے بارے میں کہا کبیر۔ ہادِ۔ امین۔ عزیز ۔ صادق (یعنی اس کی اصل اتنے کلمات ہیں)۔

*اور ابن مردویہؒ نے الکلبی کے طریق پر ابوصالحؒ سے اور ابو صالحؒ نے ابن عباسؓ سے قولہ تعالیٰ ،کھیٰعص کے معنوں میں قول نقل کیا ہے الکاف الکافی والھآء الھادی والعین العالم والصاد الصادق ۔ اور یوسف بن عطیہؒ کے طریق سے روایت کی ہے کہ قلبی سے قولہ تعالیٰ ،،کھیٰعص کے معنی پوچھے گئے تو اس نے بواسطہء ابو صالحؒ از ام ھانی رضہ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنائی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کاف ۔ ہادِ۔ امین ۔ عالم۔ صادق۔

* اور ابن حاتمؒ نے عکرمہؓ سے قولہ تعالیٰ ،، کھیٰعص کے متعلق روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،، انا الکبیر ۔ انا الھادی۔ علی امین صادق (میں بڑا ہوں، میں رہنما اعلیٰ، امین صادق ہوں۔ )

*محمد بن کعبہ سے قولہ تعالیٰ طٰہٰ کے معنی یوں نقل کیے ہیں کہ طاء ذی الطول میں سے ہے ( یعنی اس میں سے جو حرف طاء ہے وہ ذی الطول میں سے لیا گیا ہے).

اور اسی روای سے یہ روایت بھی آئی ہے کہ قولہ تعالیٰ طسم میں طاؔ ذی الطول سے، سین القدوس میں سے اور میم الرحمٰن میں سے لیا گیا ہے۔

*سعید بن جبیر سے قولہ تعالیٰ حٰم کے بارے میں روایت ہے کہ حاء الرحمٰن سے متشق ہے اور میم الرحیم سے ہے۔

* اور محمد بن کعب سے قولہ تعالی حٰمعسق کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ اس نے کہا حاء اور میم دونوں حروف الرحمن میں سے لئے گئے ہیں۔عین علیم سے، سین القدوس سے اور قاف القاھر سے لیا گیا ہے۔

*اور مجاہد سے یہ روایت کی ہے کہ سورتوں کے فواتح تمام مقطوع حروف تہجی ہیں(الگ الگ اور کلمات کی مختصر علامتوں کے طور پر).

*اور سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ الم ،حٰم اور ن ،یا اسی طرح کے دوسرے حروف اللہ تعالیٰ کے مقطع اسم ہیں (یعنی اسم میں سے ایک ایک حرف لئے گئے ہیں )

* اور السدی سے روایت کی گئی ہے کہ سورتوں کے فواتح اللہ جل جلالہ کے اسموں میں سے کچھ اسماء ہیں جن کی تفریق قرآن میں کی گئی ہے (ان اسماء کو متفرق طور پر قرآن میں استعمال کیا گیا ہے)۔

*کرمانی نے قولہ تعالیٰ ق کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ اللہ تعالی کے اسماء قادر اور قاہر کا ایک حرف ہے۔

*کرمانی کے سوا کسی دوسرے عالم نے قولہ تعالیٰ ن کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اسم نور اور ناصر کے آغاز کا حرف ہے،اور یہ تمام اقوال دراصل ایک ہی قول سے کہ ایسے تمام کلمات حروف مقطعات ہیں، کی طرف راجع ہیں، ان میں سے ہر ایک حرف اللہ تعالی کے کسی اسم سے ماخوذ ہے،اور یہ بات کہ کلمہ کے کسی جزو پر اکتفاء کی جائے۔

* عربی زبان کی ایک مشہور بات ہے، چنانچہ شاعر کہتا ہے۔

قلت لها قفی فقالت قٓ۔ یعنی وقفتُ میں ٹھہر گئی ۔

اور یہ قول ،، بالخیر خیرات وان شرا فا یعنی وان شرا فشر (یعنی اگر شر چاہوگے تو شر ہوگا ).

اور یہ قول کہ ولا ارید الشر الا ان تاء یعنی الا ان یشاء (لیکن اگر تم چاہو).

اور ایک شاعر کہتا ہے ناداھم الا الجموا الا تا قالوا جمیعا کلھم الا فا.

اور اس الا تا اور الا فا سے مراد الا ترکبون اور الا فارکبوا مراد ہے۔

* زجاج نے اسی قول کو مختار قرار دیا ہے اور کہا ہے،، اہل عرب ایک ہی حرف بول کر اس کی دلالت اسی کلمہ پر کرتے ہیں جس کا وہ حرف(جزو) ہے۔

* اور ایک قول یہ بھی ہے کہ، ، جس اسم الٰہی کے یہ سب مقطع حروف قرآن میں آئے ہیں، وہی اسم اعظم ہے، مگر ہمیں اس کی شناخت نہیں ہوتی کہ ہم ان حروف مقطعہ سے کس طرح اس اسم کو (صحیح طور پر) ترکیب دیں۔یہ قول ابن عطیہ نے یوں ہی نقل کیا ہے۔

*اور ابن جریر نے صحیح سند کے ساتھ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ خدا تعالیٰ کا اسم ہے ( یہ بہت ہی اہم بات ہے اس لئے اگر ہم ازمنہ ماضی میں جاتے ہیں تو افلاطون نے جو یازدہ اسماء بتائے ہیں وہ تب ہی کامل ہوتے ہیں جب ان میں یص طرن شامل کرلیا جائے۔عائلی)ابن ابی حاتم نے السدی کے طریق پر روایت کی ہے کہ اس تک ابن عباسؓ کا یہ قول پہنچا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ الم اللہ کے اسماء میں سے اسم اعظم ہے۔

*اور ابن جریرؒ وغیرہ نے علی بن ابی طلحہؒ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ الم۔ طسم اور ص یا انہی کے مشابہ الفاظ و حروف قسم ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم کھائی ہے۔اور یہ سب اللہ کے نام ہیں۔اور اسی قول میں تیسرا قول بننے کی صلاحیت ہے یعنی یہ کہ وہ جملہ کلمات بتمامہ اسمائے الٰہی ہیں۔او ر اس میں اس بات کی صلاحیت بھی ہے کہ پہلے اور دوسرے قول میں شامل کردیا جائے۔

*ابن عطیہؒ وغیرہ کہ رائے یہ ہے کہ یہی تیسرا قول ہے اور اس کی تائید ابن ماجہؒ کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ جس میں بواسطہ ابو نعیم قاری، فاطمہ بنت علیؓ بن ابی طالب سے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے اپنے والد علی بن ابی طالب سے سنا( واضح ہو کہ الاتقان فی علوم القرآن پر مرکز الدراسات القرآنیۃ کی تحقیق ناشر: وزارۃ الشؤون الاسلامیۃ والاوقاف والدعوۃ والارشاد. المملکۃ السعودیۃ العربیۃ نے پیش کی ہے،اس میں محققین اس مقام پر کہتے

ہیں کہ تفسیرہ مفقود حسب علمنا، لکن اخرجہ ابن جریر الطبري في تفسیرہ (۹/۱۶/۴۴) لکنہ ضعیف جدا بہ، في اسنادہ ابو بکر الھذلي اخباري متروک کما في المیزان للذھبي (۴/۴۹۷) برقم ۱۰۰۰۵ والتقریب لابن حجر ۱۱۲۰، برقم ۸۰۵۹ ، الجزء الرابع ص ۱۳۷۹) وہ کہتے تھے،، یا کھیٰعص اغفرلی (اے کاف ۔ہاء ۔یاء۔ عین۔ صاد تو مجھ کو بخش دے)

*اور یہ روایت بھی اس بات کی موید ہے کہ ابن ابی حاتمؒ نے ربیع بن انس سے قولہ تعالیٰ ،،کھیٰعص کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یا من یجیر ولا یجار علیہ (اے وہ ذات پاک جوکہ پناہ دیتی ہے اور جو کسی کی پناہ کی محتاج نہیں ہوتی)۔

*اشہبؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مالک بن انسؓ سے دریافت کیا تھا کہ آیا کسی شخص کے لئے یہ بات مناسب ہے کہ وہ اپنا نام یٰس رکھے؟ تو مالک بن انسؓ نے یہ جواب دیا میری رائے میں یہ بات مناسب نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ * یعنی کہتا ہے کہ یہ ایسا نام ہے جس کا مسمیٰ میں خود بنا ہوں.

*اور کہا گیا ہے کہ یہ حروف مقطعات ،قرآن اور،، ذکر،، کی طرح کتاب اللہ کے اسماء ہیں۔ یہ قول عبدالرزاقؒ نے فتاویٰ سے نقل کیا ہے۔ اور اسی کو ابن ابی حاتمؒ نے بھی لکھا ہے۔ مگر ان لفظوں کے ساتھ کہ،، کل ھجاء فی القرآن فھو اسم من اسماء القرآن (قرآن میں جتنے حروف تہجی آئے ہیں، وہ اس کے ناموں میں سے ایک ایک نام ہیں)

*اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حروف سورتوں کے نام ہیں۔ ماوردیؒ وغیرہ نے اس قول کو زید بن اسلم کا قول بتایا ہے اور مصنف الکشاف نے اس کی نسبت اکثر لوگوں کی طرف کی ہے (یعنی بکثرت اشخاص اسی بات کے قائل ہیں) ‘

*پھر ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حروف ویسے ہی سورتوں کے فواتح شروع کرنے کے وقت جو زائد الفاظ کہے جاتے ہیں جس طرح کہ شعراء قصائد کے اول میں بل اور لا کے الفاظ کہا کرتے ہیں۔ثور بن جریر نے ثوری کے طریق پر ابن ابی نجیح سے،اور ابن نجیح نے مجاہد سے

روایت کی ہے کہ، الم۔المص۔اورص یا ایسے ہی دوسرے مقطعات کے فواتح ہیں۔ کہ ان ہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن کا افتتاح(آغاز) کیا ہے۔

*اور ابوالشیخ نے ابن جریج کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ مجاہد کا بیان ہے کہ الم۔الر اورالمرٰ فواتح ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ قرآن کا افتتاح کیا ہے۔راوی یعنی ابو الشیخ کہتا ہے میں نے ابن جریج سے دریافت کیا کہ کیا مجاہد نے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ حروف اسم ہیں؟ ابن جریج نے کہا، ،نہیں،،۔

*بیان کیا گیا ہے کہ یہ حروف مقطعہ ابجد کے حساب سے ہیں اور ان کی غرض یہ ہے کہ امت محمدیہ کی مدت قیام پر دلالت کریں۔ابن ابی اسحاق نے کلبی سے،اس نے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباسؓ سے اور ابن عباسؓ نے جابو اور جابو نے عبداللہ بن رباب سے روایت کی ہے کہ ۔ابو یاسر بن اخطب یہودی چند معزز لوگوں کے ساتھ رسول اللہﷺ کی طرف ہو نکلا۔اس وقت آنحضرتﷺ سورۃ البقرۃ کا بتدائی حصہ الٓمٓ* ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ تلاوت فرما رہے تھے۔ ابو یاسر اس کو سن کر اپنے یہودی ساتھیوں کے ساتھ اپنے بھائی حیی ابن اخطب کے پاس گیا اور اس سے کہنے لگا، ،تم لوگ جان رکھو، واللہ میں نے محمدﷺ کو اس چیز میں جو ان پر نازل کی گئی ہے الٓمٓ* ذٰلِکَ الْکِتٰبُ پڑھتے ہوئے سنا ہے ؟ابو یاسر نے جواب دیا بیشک،، اس کے بعد حیی اس بات کو سن کر کہنے لگا، ،تم نے اپنے کانوں سے سنا ہے؟ابو یاسر نے جواب دے بیشک،، اس کے بعد حیی بن اخطب کئی بڑے بڑے یہودیوں کو جو پہلے سے وہیں موجود تھے ساتھ لے کر رسول اللہﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور ان سب نے آپﷺ سے دریافت کیا، ، کیا آپ کو یاد ہے کہ اس کتاب میں جو آپ پر نازل ہوئی ہے الٓمٓ* ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ کی تلاوت فرما رہے تھے؟ رسول اللہﷺ نے فرمایا، ،ہاں یاد ہے، یہودیوں نے کہا، ،اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں کو آپ سے قبل مبعوث فرمایا، مگر ہم کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کسی نبی پر اس کے ملک(حکومت) کی مدت بیان(واضح) کردی ہو اور یہ بتادیا کہ اس نبی کی امت کب تک قائم رہے گی۔مگر یہ بات آپ کو بتادی گئی ہے،،الم۔ میں الف کا ایک،لام کے تیس،اور میم کے چالیس عدد ہیں،جو مجموعی طور پر اکہتر سال ہوتے ہیں۔پس کیا ہم ایسے نبی کے دین میں داخل ہوجائیں جس کے ملک کی

مدت اور جس کی امت کا زمانہ اکہتر سال ہوتے ہیں۔ پھر اس نے کہا (اے محمدﷺ) آیا اس کلمہ کے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ بھی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ،ہاں ہے، المص۔ حیی بن اخطب نے کہا یہ اس سے زیادہ ثقیل اور طویل ہے الف کا ایک ،لام کے تیس، میم کے چالیس، اور صاد کے نوے عدد ہوتے ہیں۔ جس کا مجموعہ ایک سو اکسٹھ سال ہوا۔ اور کیا اس کے ساتھ کوئی اور کلمہ بھی ہے؟ رسول اللہﷺ نے فرمایا، ،ہاں الر ہے،، ۔حیی نے کہا یہ دونوں سے بڑھ کر طویل تر اور ثقیل تر ہے،الف کا ایک، لام کے تیس اور رے کے دو سو ہوتے ہیں، جملہ ملاکر دو سو اکہتر سال ہوئے۔ پھر اس نے کہا اس میں شک نہیں کہ آپ کا معاملہ ہم کو الجھن میں ڈال رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آیا آپ کو تھوڑی سی مدت دی گئی ہے یا بہت زیادہ اور اپنی قوم سے مخاطب ہوکر کہا، ،چلو اس کے پاس سے اٹھ چلو،، (یعنی رسول اللہ کے پاس سے) اس کے بعد ابو یاسر نے اپنے بھائی حیی اور اس کے ساتھ اپنے ہم قوم لوگوں سے کہا،، تمہیں کیا معلوم کہ شاید اللہ تعالیٰ نے یہ سب مدتیں (محمدﷺ) کے لئے جمع فرمائی ہوں، اکہتر، ایک سو ساٹھ، اور دو سو اکہتر کہ ان کا مجموعہ سات سو چونتیس سال ہوتا ہے،، اس کی قوم کے لوگوں نے جواب دیا، ، ہم پر تو یہ بات واضح نہیں ہوئی (یعنی رسول اللہﷺ کا معاملہ ان کی سمجھ میں نہیں آیا۔( یہاں پر راقم الحروف عائلی نقشبندی عرض پرواز ہے کہ یہودیوں کو اس سلسلے میں بڑا ہی مغالطہ واقع ہوا کہ انہوں نے ابجد کے طریق پر عام حروف کے اعداد کے مطابق ہی قیمتیں فرض کرلیں تھیں، جبکہ رسول اللہﷺ نے اس سلسلے میں توقف فرمایا، جس کی وجوہات میں سے اول تو یہ ہوسکتی تھی کہ وہ ان کلمات کے اعداد غلط لیتے تھے، جس کا بیان گزر چکا، یا پھر اس طرح تھا کہ امت محمدیہﷺ کی بقاء کی مدت سے یہ کلمات متعلق نہیں ہیں، اور یہی بات زیادہ قرینِ قیاس ہے، واللہ اعلم بالصواب۔)

چنانچہ علماء یہ کہتے ہیں کہ: ﴿ هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ مِنْهُ ءَايَـٰتٌ مُّحْكَمَـٰتٌ هُنَّ أُمُّ ٱلْكِتَـٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَـٰبِهَـٰتٌ ۖ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَـٰبَهَ مِنْهُ ٱبْتِغَآءَ ٱلْفِتْنَةِ وَٱبْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِۦ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُ ۗ وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَـٰبِ ﴿٧﴾ ﴾ آل عمران: ۷

ان ہی یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ابن جریرؒ نے اس حدیث کو اسی طریق سے اور ابن المنذر نے دوسرے طریق پر ابن جریر سے اس کی روایت نقل کی ہے۔

*ابن جریرؒ نے اور ابن ابی حاتم دونوں نے قولہ تعالیٰ،، الم کے بارے میں ابوالعالیہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ الم میں یہ تین حروف ان انتیس حروف میں سے ہیں جن کے ساتھ زبانیں (تلفظ کلمات میں) پھرا کرتی ہیں۔ یہ تین حروف ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی حرف اللہ تعالیٰ کے کسی اسم کا مفتاح (پہلا حرف) ضرور ہے۔ اور وہ خدا کی نعمتوں اور آزمائشوں اور قوموں کی مدتوں اور ان کی میعادوں میں بھی ضرور آتا ہے۔ مثلاً۔ الف اسم اللہ کا مفتاح ،لام اللہ کے اسم لطیف کا مفتاح ،اور میم اس کے اسم مجید کا افتتاح ہے۔الف سے آلاء اللہ (اللہ کی نعمتیں) لام سے لطف اللہ (اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں) اور میم سے مجد اللہ (اللہ تعالیٰ کی بزرگی) کا آغاز ہوتا ہے۔(اور مدتوں کی مثال الف سے ایک سال ،لام سے تیس سال اور میم سے چالیس سال نکلتے ہیں)۔

*الخولی نے لکھاہے بعض ائمہ نے قولہ تعالیٰ ﴿ الٓمٓ ۝١ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝٢ ﴾ الروم: ١ – ٢ سورہ روم آیت اول و دوم سے یہ بات پیدا کی تھی کہ مسلمان سنہ ۵۸۳ ہجری میں بیت المقدس کو فتح کریں گے۔ اور ویسا ہی ظہور پذیر ہوا۔ جیسا کہ انہوں نے کہا تھا۔

*سہیلی نے لکھا ہے،، شاید کہ جو حروف سورتوں کے اوائل میں آئے ہیں ان میں سے مکرر حروف نکال کر باقی حروف کے مجموعی اعداد سے اس امت محمدیہ کی بقاء مدت کی طرف اشارہ ہو۔

*ابن حجر نے یہ کہا ہے کہ سہیلی کا یہ خیال صحیح نہیں ہے اور نہ اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے کیونکہ ابن عباسؓ نے حروف مقطعات کا حروف ابجد سے شمار لینے کی سخت ممانعت ثابت ہے،اور انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ شمار ابجد بھی منجملہ سحر ہے اور یہ امر کچھ بعید نہیں کہ شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔

* قاضی ابو بکر بن العربی نے بھی اپنے سفرنامے کے فوائدیعنی حاشیہ میں یہ بات بیان کی ہے کہ سورتوں کے اوائل میں آنے والے حروف مقطعہ کا علم ہی سرے سے باطل ہے یعنی یہ کوئی علم ہی نہیں اور مجھے اس کے بارے میں بیس بلکہ اس سے بھی زیادہ اقوال معلوم

ہوئے ہیں۔ مگر میں نہیں جانتا کہ ان اقوال کے کہنے والوں میں سے کسی ایک شخص نے بھی اس کی معلومات پر علم ہونے کا حکم لگایا ہے۔ اور نہ ان اقوال سے کوئی ان حروف کی فہم تک پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا جس بات کو میں کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر اہل عرب اس بات کو جانتے نہ ہوتے کہ ان حروف کا ان کے یہاں کوئی متداوم مدلول ہے تو ضرور تھا کہ سب سے پہلے وہی نبیﷺ پر اس کے متعلق اعتراض کرتے اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتے۔ لیکن جہاں تک ثابت ہوا ہے، معاملہ اس کے برعکس ہے، یعنی یہ کہ مشرکین عرب کے سامنے حم فصلت اور ص وغیرہ حروف مقطعات کی تلاوت کی گئی، اور انہوں نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ صراحت کے ساتھ اس کی فصاحت و بلاغت کو تسلیم کیا۔ پھر یہ بھی بات یاد رکھنے کی ہے کہ مشرکین عرب کو رسول اللہﷺ پر نازل ہونے والی کتاب میں کسی لغزش اور غلطی نکالنے کا حد سے بڑھا ہوا شوق اور اس کی کمال جستجو رہتی تھی، لہٰذا یہ حروف مقطعات غلط یا بے معنی ہوتے تو یہ کبھی ممکن نہ تھا کہ یہ مشرکین کی نقطہ چینی سے بچ جاتے اور یہی امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ایسے حروف کا استعمال اہل عرب کے یہاں معروف تھا اور اس سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا۔

*اور کہا گیا ہے کہ یہ حروف مقطعات ویسے ہی تنبیہہ کے لئے نازل ہوئے ہیں۔ جیسے کہ نداء میں مخاطب کو آگاہ اور ہوشیار کرنے کا فائدہ مد نظر رہتا ہے۔ مگر ابن عطیہ نے اس قول کو ان حروف کے فواتح کہے جانے کا مخالف شمار کیا ہے حالانکہ ابوعبیدہ کا الم کو افتتاح کلام کہنا اسی تنبیہہ کے معنی میں ظاہر ہے۔

*الخویبی کا قول ہے کہ حروف مقطعہ کو تنبیہہ کہنا بہت اچھا قول ہے اس لئے کہ قرآن شریف کلام عزیز ہے اور اس کے فوائد بھی قابل عزت ہیں۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ وہ متنبہ شخص کو سنایا جائے اور اسی واسطے یہ بات ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض اوقات نبیﷺ کو دنیا میں مشغول ہوتا دیکھ کر حضرت جبریل کو یہ حکم دیا ہو کہ وہ رسول اللہﷺ کے پاس جائیں تو پہلے الم اور حم کہیں تاکہ نبیﷺ ان کی آواز سن کر ان کی طرف متوجہ ہوجائیں اور کلام الٰہی کو کان لگا کر سنیں۔

الخویی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے تنبیہہ کے مشہور کلمات مثلاً الا اور اما کو محض اس لئے استعمال نہیں فرمایا کہ یہ عام انسانوں کے کلام میں معروف الفاظ تھے اور قرآن شریف ایسا کلام ہے جو بشر کے کسی کلام سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا۔ اور اسی واسطے یہ بات

مناسب ہوئی کہ قرآن شریف میں غیر معہود الفاظ استعمال کیے جائیں تاکہ وہ رسول اللہ کے گوش گذار ہونے کے لئے بلیغ تر ہوسکیں۔

*کہا گیا ہے کہ اہل عرب قرآن کو سنتے وقت اس میں لغویت کیا کرتے تھے یعنی غل مچاتے تھے اور اس کو نہیں سنتے تھے۔اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ایسی نادر اور بدیع نظم نازل فرمائی تاکہ اسے سن کر وہ حیرت میں آجائیں اور وہی تعجب ان کو قرآن شریف سننے پر آمادہ کرسکے کہ جب پہلے ایک عجیب نظم کو سن کر ادھر توجہ کریں گے تو آگے سننے کا شوق بھی ان کے دل میں راہ پائے گا۔ اور قلوب میں رقت اور نرمی پیدا ہوگی ۔بعض علماء نے اس بات کو ایک مستقل قول شمار کیا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال درست نہیں ہے۔بلکہ یہ اگلے اقوال میں سے کسی قول کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی مستقل علحدہ قول نہیں ہے۔ بلکہ اس میں کوئی نئی معنی بیان نہیں ہوئے ہیں۔

*کہا گیا ہے کہ ان حروف کے ذکر سے یہ فائدہ مقصود ہے کہ قرآن شریف کے حروف ہجاء یعنی ا ب ت ہی سے مرکب اور مرتب ہونے پر دلالت رکھتے ہیں کہ قرآن شریف کا کچھ حصہ مقطع یعنی جدا جدا حروف میں آیا اور باقی تمام مرکب الفاظ ہیں۔

اور اس سے غرض یہ تھی کہ جن لوگوں کی زبان میں قرآن شریف کا نزول ہوا ہے۔ وہ معلوم کریں کہ قرآن شریف بھی انہی حروف میں نازل ہوا ہے جن کو وہ جانتے اور اپنے کلام میں برتتے ہیں، اور یہ بات ان لوگوں کو قائل کرنے اور ان کے قرآن شریف کا مثل لانے سے عاجز ہونے کا ثبوت دینے کے لئے ایک زبردست دلیل ہو کیونکہ اہل عرب باوجود یہ معلوم کرنے کے کہ قرآن شریف انٰ ہی کی زبان میں اترا اور ان ہی حروف تہجی کے ساتھ نازل ہوا ہے جن سے وہ اپنے کلام کو بناتے ہیں۔پھر بھی قرآن شریف کی اس تحدی کو قبول کرنے سے عاجز رہے کہ اس کے مثل کوئی صورت یا کم از کم ایک آیت ہی پیش کرسکیں۔

*کہا گیا ہے کہ ان حروف مقطعات کے استعمال کرنے سے یہ بتانا تھا،کہ جن حروف سے کلام کی ترتیب ہوتی ہے،وہ یہ ہیں، چنانچہ حروف تہجی میں سے چودہ حروف،مقطع ذیل میں بیان کئے گئے ہیں اور یہ تعداد مجموعی حروف ہجا کی نصف ہے اور پھر یہ بھی خوبی ہے کہ ہر ایک جنس کے حروف میں سے آدھی تعداد کے حروف مذکور ہیں۔

*مثلاً، حروف حلق جو چھ ہیں حا،عین اور ہا صرف تین حروف ان حروف میں سے ہیں جن کا مخرج حلق کا بالائی حصہ ہے قاف اور کاف۔

*دو حروف شفہی یعنی ہونٹوں سے ادا ہونے حروف میں سے میم ۔
*حروف مہموسہ میں سین۔ حا۔کاف اور صاد۔
*حروف شدیدہ میں سے ہمزہ۔ طا قاف اور کاف ۔
*حروف مطبقہ میں طا اور صاد۔
*حروف مہجورہ میں سے ہمزہ۔ میم، لام،عین ، رائ،کاف، ہا، یا، عین، سین، حا اور نون۔
*اور حروف قلقلہ میں سے کاف اور طا.
*اور پھر یہ خوبی بھی قابل ذکر ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مفرد حروف بھی ذکر کئے ہیں اور دو دو حروف بھی،اور تین تین حروف بھی اور چار چار حروف بھی اور پانچ پانچ حروف بھی یکجا ذکر فرمائے ہیں۔ کیونکہ کلام کی ترکیبیں اس انداز پر ہوتی ہیں اور پانچ حروف سے زائد کوئی کلمہ نہیں ہوتا۔
* یہ بھی کہا گیا ہے کہ خروف مقطعہ ایک علامت یا نشانی ہیں جوکہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے لئے مقرر فرمائی تھی کہ ۔ عنقریب اللہ تعالی محمدﷺ پر ایک کتاب نازل فرمائے گا جس کی بعض سورتوں کے اول میں حروف مقطعہ ہوں گے اجمالی حیثیت سے سورتوں کے اوائل کے بارے میں جس قدر اقوال مجھ کو مل سکے وہ وہی ہیں جن کو اوپر بیان کردیا گیا ہے۔ان اقوال میں سے بعض اقوال ایسے بھی ہیں جن کے مقابلے میں اور اقوال موجود ہیں۔
* چنانچہ کہا گیا ہے کہ طٰہٰ اور یٰس ،،یا رجل،یا محمد ،یا انسان کے معنی میں آئے ہیں،اور اس کا بیان معرب کی نوع میں پہلے ہوچکا ہے۔
*اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں الفاظ نبیﷺ کے ناموں میں سے ان کے دو نام ہیں، اس بات کو کرمانی نے اپنی کتاب العجائب میں بیان کیا ہے۔ اور اس کی تقویت یٰس کے یاسین کے ساتھ پڑھنے سے ظاہر ہوتی ہے۔
* اور قولہ تعالیٰ الیاسین سے بھی۔
*اور کہا گیا ہے کہ طٰہٰ سے مراد ہے طاء الارض یا اطمئن کہ اس صورت میں وہ فعل امر ہوگیا اور اس میں ہا مفعول کی ضمیر یا سکتہ کے واسطے ہمزہ میں بدل کر آئی ہوگی۔
*ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کے طریق پر ابن عباسؓ سے قولہ تعالیٰ طٰہٰ میں روایت کیا ہے کہ وہ ایسا ہے کہ جیسا کہ تمہارا قول افعل اور کہا گیا ہے کہ طٰہٰ بہ معنی بدر یا چودھویں

شب کے چاند کے ہیں، کیونکہ طا کے عدد ہیں نو اور ہا کے عدد ہیں پانچ اور ان کا مجموعہ چودہ ہوا۔ اور اس تعداد سے بدر کی طرف اشارہ ہے جو چودھویں شب میں ماہ تمام بنتا ہے۔

یہ قول کرمانی نے اپنی کتابہ غرائب میں ذکر کیا ہے اور اسی نے قولہ تعالیٰ یٰسٓ کے بارے میں کہا ہے کہ اس کے معنی ہیں یا سید المرسلین یعنی اے رسولوں کے سردار۔

* اور قولہ تعالیٰ صٓ کے معنی ہیں صدق اللہ۔ پھر ایک قول اس کی بابت یہ آیا ہے کہ اس کے معنی ہیں اقسم باللہ الصمد الصانع الصادق یعنی میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا تا ہوں جو کہ یکتا، صانع اور صادق ہے۔

*اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی ہیں صاد یا محمد بعملک القرآن یعنی اے محمد ﷺ عمل کے ساتھ قرآن کو صید کرو۔ نیز اپنے عمل کا اس کے ساتھ مقابلہ کرو اور دیکھو کہ آیا تم اسی کے احکام کے مطابق چل رہے ہو یا نہیں؟

لہٰذا یہ المصادۃ مصدر سے امر کا صیغہ ہے یعنی مقابلہ اور موازنہ کرنا

*اور حسینؓ سے مروی ہے کہ صٓ یعنی حادث القرآن سے مراد یہ ہے کہ اس میں نظر کرو۔ اور سفیان بن حسینؒ سے مروی ہے کہ حسنؓ اس کی قرأت صاد القرآن کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ عارض القرآن یعنی قرآن کا اپنے عمل سے مقابلہ کرو۔

*اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صٓ ایک دریا کا نام ہے جس پر خدائے تعالیٰ کا عرش ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ایک ایسے دریا کا نام ہے جس سے مردوں کو زندہ کیا جاتا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اس کے معنی ہیں صاد محمد قلوب العباد یعنی محمد ﷺ نے بندوں کے دلوں کو صید کرلیا۔ ان سب اقوال کو کرمانی نے بیان کیا ہے۔

اور اس نے قولہ تعالیٰ المصٓ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس کے معنی ہیں۔ الم نشرح لک صدرک۔

*حٰمٓ کے معنی بتائے ہیں کہ وہ محمد ﷺ ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حم ما ھو کائن ہیں یعنی جو کچھ ہونے والا تھا اس کا حکم دے دیا گیا۔

* اور قولہ تعالیٰ حٰمٓ عٓسٓقٓ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ کوہ قاف ہے۔

*اور کہا گیا ہے کہ ق ایک پہاڑ ہے جو زمین کے گرد محیط ہے۔اس بات کو عبدالرزاق نے مجاہد سے روایت کیا ہے۔

*اور یہ بھی کہا ہے کہ اس سے مراد ہے اقسم بقوۃ قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میں محمدﷺ کے قلب کی قوت کی قسم کھاتا ہوں۔

* پھر یہ بھی قول آیا ہے کہ یہ قولہ تعالیٰ قضی الامر کے آغاز کا حرف ق ہے جو کہ باقی کلمہ پر دلالت کرتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی ہیں قف یا محمد علی اداء الرسالۃ والعمل بما امرت یعنی اے محمدﷺ تم رسالت ادا کرنے پر اٹھو اور جس بات کا تم کو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو۔

یہ دونوں قول کرمانی نے بیان کیے ہیں۔

* ن اس کی بابت ایک قول ہے کہ مچھلی یا حوت کو کہتے ہیں۔

*طبرانی نے مرفوع طور پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ سب سے پہلے خدا تعالی نے جو چیز پیدا کی وہ قلم اور حوت یعنی مچھلی تھی۔قلم کو حکم دیا لکھ! قلم نے عرض کی کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا لکھ جو کچھ ہونے والا ہے روز قیامت تک۔

پھر ابن عباسؓ نے قرأت کی نٓ والقلم لہٰذا نون مچھلی ہے اور قلم بھی معروف شے ہے۔ یہ ابن جریرؒ نے مرسل بن قرۃ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

*اور پھر ایک قول یہ بھی ہے کہ ن سے دوات مراد ہے۔

اس کی روایت بھی ابن جریر ہی نے حسنؒ اور قتادہؒ سے کی ہے۔

* ابن قتیبہ نے اپنی کتاب غریب القرآن میں بیان کیا ہے کہ اس کے متعلق ایک قول یہ بھی ہے کہ ن سے مراد روشنائی ہے۔

*اور کرمانی نے جاحظ کا قول یوں نقل کیا ہے کہ ن قلم ہی کو کہتے ہیں۔

*اور کہا گیا ہے کہ وہ نبیﷺ کا ہی ایک نام ہے۔ اس کو ابن عساکر نے اپنی کتاب المبہمات میں ذکر کیا ہے۔

*ابن جنی کی کتاب المحتسب میں ہے کہ ابن عباس نے حمٓ عسٓقٓ کی قرأت بغیر عین کے کی ہے، اور کہا ہے کہ سین سے ہر ایک وہ فرقہ مراد ہے کہ جو ہوگا اور ق سے مراد ہر ایک جماعتؔ جو ہوگی۔

*ابن جنی کا قول ہے کہ اس قرأت میں اس بات کی دلیل نکلتی ہے کہ فواتح سورتوں کے مابین فواصل ہیں اور اگر یہ کہیں کہ یہ اللہ کے اسماء ہوتے تو ان میں کسی کی تعریف جائز نہ ہوتی کیونکہ اس حالت میں جب کہ ان کی تعریف کردی جائے تو وہ اعلام نہیں رہ سکتے اس لئے کہ اعلام کو ان کے اعیان کے ساتھ ادا کرنا چاہیے اور ان میں کوئی تحرف جائز نہیں۔

*الکرمانی نے اپنی کتاب غریب القرآن میں بیان کیا ہے کہ قولہ تعالی الم۔احسب الناس میں جو استفہام ہے وہ یہاں اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ حروف اس سورۃ اور اس کے سوا دوسری سورتوں میں بھی اپنے مابعد سے منقطع یا الگ تھلگ ہیں۔

واضح ہو کہ یہ من و عن بیان علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی شہرہء آفاق کتاب الاتقان فی علوم القرآن کی جلد دوم صفحہء اکیس سے لے کر بتیس تک سے لیا گیا ہے۔

اسی طرح نوع اناسی میں میں جو غرائب تفسیر کے نام سے جناب جلال الدین سیوطیؒ نے باب مرتب فرمایا ہے، اس میں وہ لکھتے ہیں کہ محمود بن حمزہ الکرمانیؒ نے اس موضوع پر دو جلدوں میں ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا نام ہے العجائب والغرائب، مؤلف مذکور نے اس کتاب میں ایسے اقوال بھی درج کردیے ہیں جو کہ آیات کے معانی کے بیان میں ایسے ناپسندیدہ و منکر طریقہ پر ذکر کئے گئے ہیں کہ ان پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے، غالبا مؤلف نے ان کو اس خیال سے ذکر کیا ہے کہ لوگ ان اقوال سے احتراز کریں۔

چنانچہ اس قسم کے اقوال میں سے ایک شخص کا قول ہے جس نے قولہ تعالیٰ حمٓ ﴿۱﴾ عسٓقٓ ﴿۲﴾ کے بارے میں کہا ہے کہ، ،ح،، سے علی رضہ اور معاویہ رضہ کی جنگ مراد ہے،،م،، سے مروانی حکومت ،،سین،، سے سفیانی حکومت اور قاف سے قدوۃ مہدی عہ مراد ہے،، اس قول کو ابو مسلم نے نقل کیا ہے، اور اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ یہ قول نقل کرنے سے میرا مقصد ہے کہ لوگوں کو معلوم ہوسکے کہ جو لوگ علم کا دعویٰ کیا کرتے ہیں ان میں بھی احمقوں کا وجود ہے۔

اسی باب سے اس شخص کا قول بھی ہے کہ جس نے،،الم ،،کے معنی اس طرح بیان کئے ہیں کہ الف سے مراد ہے کہ اللہ تعالی نے محمدؐ ﷺ سے الفت رکھنے کی وجہ سے ان کو نبی بنا کر بھیجا، ،لام،، سے مراد یہ ہے کہ دانستہ انجان بننے والوں ان کو برا بھلا کہا اور جانتے بوجھتے ان کی رسالت سے انکار کیا اور ،،میم،، سے مراد یہ ہے کہ کہ جاحد اور منکر لوگوں کو برسام کا مرض ہوگیا ہے۔ الاتقان جلد دوم صفحہ پانچ سو ترانوے۔

یہ تمام مندرجہ بالا آراء امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب الاتقان میں جمع کی ہوئی ہیں، لیکن انہوں نے اپنی کوئی رائے اس پر نہیں دی ہے،ان کا اس سلسلے میں کیا موقف تھا،اس کا ذکر آگے آئے گا۔

اسی طرح ڈاکٹر صبحی صالح (بیروت) نے علوم القرآن میں تقریباً وہ سارے مباحث دیے ہیں جو کہ الاتقان سے ماخوذ ہیں، جن کو ہم اوپر درج کر چکے ہیں، وہ ان مباحث کے بعد کہتے ہیں۔

ہم آج عقلیت پسند بیسویں صدی میں رہ رہے ہیں، اس لئے ہمارا خیال ہے کہ سورتوں کے فواتح میں ایسے حروف کا اجتماع صرف حسن اتفاق کی کرشمہ سازی ہے۔ آئمہ سلف کا زاویہ نگاہ یہ تھا کہ قرآن میں یہ ابتدائی حروف ازل سے اسی طرح مرتب و منظم ہیں تاکہ سورتوں کے فواتح تمام حروف پر مشتمل ہوں جن کی نظیر لانے سے انسان ایک دوسرے سے تعاون کے باوجود بھی عاجز و قاصر ہے۔

حروف مقطعات کے ازلی ہونے کے عقیدہ نے ان کو تورع و تقدس کے مقام پر لا کھڑا کیا کیا ہے۔ اس لئے ان کی تفسیر و تاویل اور ان کے بارے میں صریح رائیے کا اظہار خطرے سے خالی نہیں ہے،یہ ان متشابہات کے قبیل سے ہیں جن کی تاویل خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

حضرت علی رضہ بن ابی طالب فرماتے ہیں، ، ہر کتاب میں ایک راز ہوتا ہے اور قرآن کا راز حروف مقطعات ہیں، ،اہل اثر نے خلفاء راشدین اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

حروف مقطعات کا علم پوشیدہ راز ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔جن علماء نے حروف مقطعات کا معنی و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں کسی

قطعی و حتمی رائے کا اظہار نہیں کیا بلکہ اپنے زاویہءنظر کو بیان کرکے اس کی حقیقی تاویل

کو خدا کے سپرد کردیا تھا۔ازلی ہونے کی وجہ سے یہ حروف ہمیشہ ایک راز بنے رہے اور ان کی مختلف النوع باطنی تفسیریں کی جاتی رہیں۔یہی وجہ ہے کہ ان پر ہمیشہ غموض و اخفاء کا پردہ پڑا رہا۔ جس کی نہ ضرورت تھی نہ اس پر بھروسہ کیا سکتا تھا۔ان حروف کی تفسیر و تاویل میں جو کچھ کہا گیا ہے،ان میں سب سے زیادہ غموض ان لوگوں کے قول میں پایا جاتا ہے، جو ان حروف کو جمل کے حساب سے شمار کرتے ہیں۔

صہ ۳۳۹-۳۳۶ کتاب مذکور

## حروف مقطعات کے بارے میں صوفیاء کے افکار و آراء

صوفیہ نے حروف مقطعات کے بارے میں بڑے اچھوتے اور انوکھے افکار وآراء کا اظہار کیا ہے۔ اس ضمن میں شیخ محیی الدین ابن عربی نے الفتوحات المکیہ میں جو کچھ کہا ہے وہ باقی اقوال کی نسبت زیادہ قرین قیاس نظر آتا ہے۔ ابن عربی کے ارشادات کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

ابن عربی فرماتے ہیں۔اس حقیقت کو جان لینا چاہیے کہ حروف مقطعات کی اصلیت سے اصحاب عقل و خرد ہی بہرہ ور ہیں۔ جن سورتوں کے پہلے ایسے حروف وارد ہوئے ہیں ان کی تعدادانتیس ہے یہ کمال صورت ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے انتیسواں وہ قطب ہے جس پر آسمان قائم ہے اور وہ اس کی علت وجود ہے قرآن میں یہ قطب سورہء آل عمران کی آیت الم اللہ ہے اگر یہ قطب نہ ہوتا تو باقی اٹھائیس سورتیں قائم نہ رہ سکتیں۔

حروف مقطعات مکررات سمیت اٹھتر ہیں۔ سرور کائناتﷺ نے جو فرمایا ہے کہ:

الایمان بضع و سبعون،، ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں،،اس میں بضع سے آٹھ ہی مراد ہیں۔

ایمان کی شاخوں کی طرح حروف مقطعات کی تعداد بھی اٹھتر ہے۔ اس لئے جب تک کوئی شخص حروف مقطعات کی حقیقت سے آگاہ نہ ہو وہ اسرار ایمان کو ذوق آشنا نہیں ہوسکتا۔

صہ ۳۳۹و۳۴۰ کتاب مذکور

ڈاکٹر صبحی صالح مزید لکھتے ہیں کہ:

اس ضمن میں سب سے نرالی اور انوکھی بات مشہور مستشرق اسپرنگر نے کہی ہے کہ ﴿ طسٓمٓ ﴾ سے لایمسہ الاالمطھرون کی جانب اشارہ کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ دونوں کے نمایاں حروف یکساں ہیں، ،المطھرون،، میں نمایاں حرف طاء ہے اور،، یمسہ،، میں نمایاں حروف سین اور میم ہیں۔ اور یہ تینوں حروف ﴿ طسٓمٓ ﴾ میں موجود ہیں۔

مستشرق بلاشیر نے اپنی کتاب المدخل الی دراس القرآن میں لکھا ہے کہ : مستشرق لوث Louth نے انتہائی احتیاط کے باوجود اسپرنگر کی بے کار رائے کی پیروی کی ہے۔ حق بات یہ ہے کہ حروف مقطعات کی تاویل و تفسیر میں اس قسم کے اٹکل پچو کسی جگہ جاکر ختم نہیں ہوتے، یہ ایک قسم کی شخصی تاویل ہیں۔ جن کا مرکز ومحور ہر شخص کی اپنی پسند و صوابدید ہے۔ سوال یہ ہے کہ قاف کا لفظ مثلاً قاہر سے ماخوذ ہو اور القدوس یا القدیر یا القوی کی جانب کیوں نہ مشیر ہو؟ اسی طرح عین کا لفظ علیم کی طرف اشارہ کرتا ہو اور عزیز سے کیوں نہ ماخوذ ہو؟ علیٰ ہٰذاالقیاس نون کا لفظ نور پر دلالت کرتا ہے اور ناصر پر کیوں نہیں؟ صاد، صادق پر دلالت کرتا ہو صمد پر کیوں نہیں؟ آخر اس کی کیا دلیل ہے کہ الم کے حروف الرحمٰن کے نمایاں حروف ہیں اور الرحیم کے نہیں اور نہ اللھم کے؟

صہ ۳۴۲ کتاب مذکور

وہ مزید تحریر کرتے ہیں کہ

اس ضمن میں سب سے زیادہ عجیب و غریب اور بعید از حق وصواب رائے کا اظہار مشہور جرمنی مستشرق نولدیکی NOLDEKE نے کیا ہے۔ اگرچہ بعد ازاں اس نے اس نظریہ سے رجوع کرلیا تھا، اس رائے کا خلاصہ یہ ہے کہ حروف مقطعات قرآن کریم کا جزو نہیں بلکہ اس میں اضافہ کیے گئے ہیں۔ نولدیکی نے مستشرق شفالی SCHWALLY سے مل کر تاریخ القرآن سے متعلق جو کتاب تحریر کی تھی اس کے پہلے ایڈیشن میں اس نظریہ کا اظہار کیا تھا۔ نولدیکی کی رائے ہے کہ سورتوں کے شروع میں جو حروف مقطعات ہیں وہ ان صحابہ کے ناموں کے ابتدائی یا آخری حروف ہیں جن کے پاس خاص خاص قرآنی سورتوں کے نسخے تھے۔ چنانچہ سعد بن ابی وقاص کے نام سے سین اور مغیرہ سے میم اور عثمان بن عفان سے نون اور ابو ہریرہ رضہ سے ہاء لی گئی ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس

غالباً نولدیکی کو خود بھی اپنی غلطی کا احساس ہوگیا تھا۔اس لئے اس نے اس نظریے سے رجوع کرلیا تھا، شفالی نے کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں اس نظریہ کو حذف کردیا تھا۔مگر مستشرقین میں سے بہل BUHL اور ہرشفیلڈ HIRSCHFELD نے اس کی پر زور حمایت کی اور یہ نہ خیال کیا کہ یہ نقطہء نگاہ عقل سلیم سے بعید ہے۔

بخلاف ازیں مستشرق بلاشیر نے اس کو بعید از عقل اور ناقابل تسلیم قرار دیا ہے۔مستشرق لوٹ LOTH اور بویر BAUER نے اس پر اظہار حیرت کیا ہے کہ ایسے پاکباز مومن اور متقی صحابہ اپنی طرف سے قرآن میں اضافہ کیسے کرسکتے تھے؟ اس فعل کا مرتکب تو وہ شخص ہوسکتا ہے جو ضعیف الایمان اور قلیل الیقین ہو۔مزید برآن بلاشیر لکھتا ہے:

یہ بات کسی طرح قرین قیاس نظر نہیں آتی کہ جن صحابہ کے پاس قرآن کریم کے ذاتی نسخے تھے، وہ ان میں اپنے معاصر صحابہ کے ناموں کے پہلے حروف شامل کر دیتے، مزید برآن ہمیں اس امر کی کوئی وجہ جواز دکھائی نہیں دیتی کہ حضرت علی رضہ یا ابن ابی کعب اپنے مصاحف میں ان لوگوں کے ناموں کے پہلے حروف درج کرنے کے شائق ہوں جن کے مابین قرآن کی جمع وکتابت کے بارے میں رشک و رقابت کا جزبہ پایا جاتا تھا۔خلاصہء کلام یہ کہ بلاشیر اس ضمن میں مختلف افکار وآراء پیش کرتے ان میں تقابل کرتے۔۔ اور آخر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صحیح ترین نقطہء نگاہ وہی ہے جس کو مسلم علماء نے پیش کیا ہے انہوں نے بے سند اور بے معنی اقوال کو دانستہ حذف کردیا ہے۔ وہ ببانگ دہل کہتے ہیں:

پاکباز مسلمانوں نے جو قرآنی فواتح کے اسرار کو توڑنے کی ہر سعی کو مذموم قرار دیتے تھے۔ بلاشک یہ بات ثابت کردی ہے کہ درحقیقت وہی حکماء وعقلاء کے مقام پر فائز ہیں۔

میری(صبحی صالح) رائے یہ ہے کہ اس میدان میں مسلم علماء عقل و حکمت میں مستشرقین سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ان کا انداز بحث سیدھا سادا اور اوائل سور کے بیان کرنے میں زیادہ روشن اور واضح ہے۔ان کے نکتہ نگاہ پر تین مختلف مراحل و ادوار گزرے اور آخرکار اس نے ایک پختہ اور مستحکم نظریہ کی صورت اختیار کرلی۔

صہ ۳۴۳ تا ۳۴۵ کتاب مذکور

ڈاکٹر صبحی صالح آخر میں فرماتے ہیں:

ہمارے خیال میں قرآنی سورتوں کو حروف مقطعات کے ساتھ شروع کرنے کی حکمت و مصلحت پر سب سے بہتر روشنی سید رشید رضا نے ڈالی ہے۔ ہم ذیل میں اس کا لب لباب

پیش کرتے ہیں: وہ حسن بیان اور بلاغت تعبیر جس کا مقصد یہ ہو کہ مخاطب کو اپنی بات سمجھانے کے ساتھ ساتھ مطمئن اور متاثر بھی کیا جائے اس کا طریقہ یہ ہے کہ متکلم مخاطب کو اپنی گفتگو کے اولین غایات و مقاصد سے آگاہ کرے اور اس بات کا آرزو مند اور خواہاں ہو کہ مخاطب کا علم اس کے مقصد و منشاء پر حاوی ہوجائے۔ اور اس کے رگ و پے میں رچ بس جائے اس کا طریقہ یہ بھی ہے کہ کلام شروع کرنے سے قبل مخاطب کو متنبہ کیا جائے تاکہ مخاطب سے کوئی چیز رہ نہ جائے۔عربی زبان میں مخاطب کو آگاہ کرنے کے لئے ہاء برائے تنبیہ اور حروف ابتداء استعمال کرتے ہیں۔نظر بریں اس میں غرابت و حیرت کی کوئی بات نہیں کہ قرآن جو بلاغت اورحسن بیان میں اعجاز کی حد تک پہنچا ہوا ہے اس پر اور اضافہ کرتا۔ قرآن جس طرح اصلاح و ہدایت میں پیشوا اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے، ضروری ہے کہ وہ بلاغت میں بھی امامت کے درجہ پر فائز ہو۔

حسن بیان کے لوازم میں سے یہ بھی ہے کہ متکلم کی آواز بلند ہو اور اسی کیفیت سے متکیف ہو، جس کو مخاطب کی حالت درکار ہو۔مثلاً تخویف و زجر کے وقت چیخنا چلانا، رحم وکرم کا مطالبہ کرتے وقت نرم اواز نکالنا، اظہار الم و رنج کے وقت اونچی آواز سے رونا، اسی طرح تشویق وترغیب گھبراہٹ اور جدل و نزاع کے وقت موزون و ناسب انداز اختیار کرنا چاہیے۔ کسی سے مدد طلب کرنا ہو تو اشارہ کرنا چاہیے معانی و مطالب کی تصویر مناسب حرکات کے ذریعہ کھینچنی چاہیے۔بعض کلمات اور جملوں کو خط جلی کے ساتھ لکھنا یا ان کے نیچے یا اوپر لکیر کھنچنا بھی اسی زمرہ میں شامل ہے۔

نزول وحی کے وقت جو لوگ قرآن کے مخاطب تھے ان کے حالات پر بیان کردہ حکمت کا انطباق و اطلاق ہیں اس رائے کو اور زیادہ قائل و عامل بنادیتا ہے۔ عظیم حکمت و مصلحت کے پیش نظر جن سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات ہیں ان کو قرآن کریم یا نبوت و رسالت سے متعلق مضامین کے ساتھ شروع کیا گیا ہے، ظاہر ہے کہ سورہء بقرہ اور آل عمران کے سوا ایسی سب سورتیں مکی ہیں۔ مکی سورتوں میں مشرکین کو اثبات رسالت و نبوت کی دعوت دی گئی ہے، سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں مدنی سورتیں ہیں، یہ اہل کتاب کے ساتھ جدال احسن کی آئینہ دار ہیں، سورتوں کے یہ ابتدائی حروف اہل کتاب اور مشرکین دونوں کو متنبہ کرتے رہے تاکہ وہ نازل شدہ قرآن کریم کو اچھی طرح سے اخذ کرلیں۔ اور اس ضمن میں ان سے کوتاہی سرزد نہ ہو ۔حروف مقطعات ہمیشہ لوگوں کو دعوت حیرت واستعجاب دیتے رہیں گے۔

حیرت اہتمام کی پیداوار ہے اور تنبیہ اہتمام کو جنم دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ لوگوں کو سب سے زیادہ متنبہ کرنے والے یہ ازلی حروف مقطعات ہیں جو آسمان سے زمین پر نازل ہوئے۔

صہ ۳۴۷ تا ۳۴۹ از علوم القرآن

یاد رہے کہ ڈاکٹر صبحی صالح کی یہ کتاب علوم القرآن پہلی بار سنہ ۱۹۵۸ع میں شایع ہوئی تھی۔

## تفسیر غریب القرآن المجید اور حروف مقطعات

تفسیر غریب القرآن المجید میں امام ابی الحسین زید بن علی بن الحسین ابن ابی طالب العلوی الھاشمی القریشی (متوفی سن ۱۲۲ ہجری) فرماتے ہیں کہ: الم کے معنی ہیں انا اللہ اعلم و یقال ھو اسم من اسماء القرآن۔ صہ ۶۰

ترجمہ "الم کے معنی ہیں میں اللہ ہوں اور جانتا ہوں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ قرآن کے اسماء میں سے ایک اسم ہے"۔ المص کے معنی یہ ہیں۔ اناللہ افصل والم معناہ انا اللہ اعلم والمر انا اللہ اری۔ صہ ۹۶

المص "میں اللہ ہوں فیصلہ کرتا ہوں"

الم "میں اللہ ہوں جانتا ہوں"

المر "میں اللہ ہوں دیکھتا ہوں"

کھیٰعص: کے معنی ہیں "الکاف من کریم، والھاء من ھاد، والیاء من حکیم و یقال من یجیر ولا یجار علیہ، والعین من العلیم، والصاد من صادق صہ ۱۴۸۔

طٰہٰ: یا رجل بالسریانیۃ اویقال لوکان اسمالم یکن ساکنا ولکنہ فاتحۃ السورہ وعلامہ لھا۔ صہ ۱۵۲

یٰس' قال محمد ابن الحنیفۃ: یٰس یا محمد۔ وقال الامام زید صلوٰۃ اللہ علیہ: یٰس یا انسان صہ ۲۰۶

ص: معناہ: ذی الشرف صہ ۲۱۳

حمعسق: حٰم قضی الامر، عسق العین عذاب، والسین سنون، والقاف قذف صہ ۲۲۴

قٓ: معناہ: اسم من اسماء القرآن ویقال: فواتح یفتح اللہ بھا۔ صہ ۲۳۹

نٓ: النون الدواۃ صہ ۲۷۱

## تفسیر من نسمات القرآن کلمات و بیان اور حروف مقطات

آلٓمٓ. قد اختلف المفسرون في الحروف المقطعة التي تاتي في اوائل بعض السور فمنهم من قال: هي مما استاثر الله بعلمه فردوا علمها الي الله عز و جل، ولم يفسروها. و من هؤلاءِ ابو بكر

و عمر و عثمان و علي رضوان الله عليهم و منهم من قال: انما ذكرت هٰذه الحروف في اوائل بعض السور بياناً لاعجاز القرآن، و ذالك بتحديه الخلق بانهم عاجزون عن الاتيان بمثله مع انه مركب من هٰذه الحروف.

صہ ۳ از غسان حمدون (جامعہ دمشق) طبع دارالسلام۔

جناب غسان حمدون نے صرف سورہ بقرہ کے الم کے ضمن میں یہ کلمات لکھے ہیں، اور پھر ہر مقطعات والی سورت کی تفسیر کے دوران مقطعات کی شرح میں کہا ہے کہ (تقدم تفسیرها عند اول سورة البقرة۔۲) یعنی ان کی تفسیر سورہ بقرہ میں گذر چکی ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے ان آراء کی بناء پر حروف مقطعات کے سلسلے توقف و سکوت اختیار کیا ہے۔

## الابریز من کلام سیدی عبدالعزیز الدباغ اور تفسیر مقطعات

سیدی احمد بن المبارک السجلماسی المالکی نے سید عبدالعزیز دباغ سے منقول کلام کو مرتب کیا ہے، اور اس میں دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ حروف مقطعات کی صوفیانہ شرح بھی درج کی ہے، یہ ایک یادداشت نامہ یا مکالمہ کی شکل میں ہے، اس سے صوفیانہ تشریح سامنے آتی ہے۔

اور میں نے حضرت سے قرآن عزیز کی بابت دریافت کیا: کیا وہ لوح محفوظ میں عربی زبان میں لکھا ہوا ہے؟

حضرت نے فرمایا: ہاں، اور کچھ سریانی میں بھی ہے.

میں نے دریافت کیا: یہ کچھ کیا ہے؟

حضرت نے فرمایا: سورتوں کے فواتح یعنی حروف مقطعات میں نے کہا: یہ وہ چیز جو میں نے سنی ہے، اس کے لئے میں برسوں سرگردان رہا ہوں.

ہماری پھر ملاقات ماہ رجب سن پچیس ہجری میں ہوئی. پھر ہمارے درمیان گفتگو، اور میں نے ان سے امور ولایت کے بارے میں سوالات کیے، پھر میں نے ان سے حیران کن باتیں سنیں، انہوں جب دیکھا کہ میں ان کے جوابات کو اچھی طرح سن رہا ہوں. تو حضرت نے فرمایا: جو چاہو اس کے بارے میں پوچھ سکتے ہو.

پھر میں نے ان سے کہا : سورتوں کے فواتح کیا ہیں؟

پھر ان سے کہا کہ: کیا معنی ہیں: ص. والقرآن ذی الذکر کی؟

انہوں نے فرمایا: اگر لوگ ص کی معنی اور وہ راز جس کی طرف اس میں اشارہ ہے جان لیں، تو تا ابد کسی کو بھی اللہ کے امر سے مخالفت کرنے کی کبھی جرأت نہ ہو.
لیکن انہوں نے مجھے اس کی تفسیر نہیں بتائی.
پھر میں نے سوال کیاکہ کھیعص کے معنی کیا ہیں؟
حضرت نے فرمایا: ہر قصہ جس کا سورہ مریم میں ذکر ہوا ہے قصہ سیدنا زکریا وسیدنا یحییٰ و مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ اور ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب و موسیٰ وھارون اور ادریس و آدم اور نوح کا،اور ہر وہ قصہ جس کا ذکر اس کے بعد سورہ میں آیا ہے. وہٗ کھیعص کے معنی میں داخل ہے.
اور حضرت نے فرمایا: اور یہ رموز لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں.اور رمز اس کی تفسیر کے ساتھ لکھی جاتی ہے.اور ان رموز میں اور ان کی تفسیر جو ان کے اوپر اور ان کے نیچے اور کبھی اس کے درمیان میں لکھی جاتی ہیں عظیم مشکلاتیں ہیں.
حضرت نے فرمایا: ٹھیک اسی طرح جس طرح کوئی منصف مزاج لکھتا ہے اور کوئی چیز اس سے لکھنے سے رہ جاتی ہے تو وہ اس کے حرف کو حرفوں کے اوپر زمام کی شکل میں لکھ دیتے ہیں. یہ مقطعات بھی عین اسی نہج پر ہیں.اور یہی بات اس سورہ کی تفسیر میں بھی ہے.اور یہ چیز لوح محفوظ کی طرف بھی رجوع کرتی ہے.کہ پہلے رمز ہوگی پھر اس کی تفسیر.اس سے فارغ ہوکر دوسری رموز و تشریحات آئیں گی.اور یہ سلسلہ اسی طرح آخر تک چلتا ہے.اور تفسیر حرف کے درمیان لکھی جاتی ہے.جب حرف ص کی شکل کا اگر لوح محفوظ میں دیکھ لیا جائے تو اتنا بڑا دکھائی دے کہ کم و بیش ایک دن کی مسافت کی مقدار میں ہے.
حضرت نے فرمایا: دو اشخاص کے سوا کوئی دوسرا فواتح السور کا علم نہیں حاصل کرسکتا.
ایک وہ جو لوح محفوظ کو دیکھتا ہو.
دوسرا وہ جو دیوان الاولیاء سے میل جول رکھتے ہوں،اور اہل تصرف ہوں،اللہ ان سے راضی رہے.
اور ان دو قسم کے اشخاص کے سوا کوئی فواتح السور کی معرفت کے لئے کبھی بھی تمنا نہ کرے.
پھر میں نے دریافت کیا:کیا الم جو سورہ بقرہ کے شروع میں موجود ہے،اور وہ الم جو سورہ آل عمران کے اول میں موجود ہے کیا دونوں ایک ہی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں، یا ہر دو کی معنی مختلف ہیں؟

حضرت نے فرمایا: ہاں، لیکن ان کی معنی مختلف ہیں، اور ہر ایک کی شرح انکی سورتوں میں کردی گئی ہے.
یہ کلام میں نے ان سے اولین ملاقات میں سنا تھا. اور میں جان گیا کہ وہ اکابر اولیاء میں سے ہیں. کیونکہ میں نے اکابر صوفیاء کو دیکھا ہے جب وہ فواتح السور اور ان کی رموز کا ذکر کرتے ہیں. اور جن باتوں کی طرف حضرت نے اشارہ کیا ہے اس طرف اشارہ کرتے ہیں.
یہ اس بات کی دلیل ہے کہ فواتح السور کی معنی سوائے اولیاء اللہ کے جو کہ اوتاد الارض ہیں ان کے سوا کوئی نہیں جان سکتا. لہذا یہ بات میرے لئے ان بزرگ ہستی کی ولایت کے بارے میں بڑی ہی شہادت تھی. ص ۱۰و۱۱
ص کی تفسیر مین حضرت نے فرمایا: اس سورت میں ص سے مراد یہ وہ وسیع میدان ہے جہان محشر کے روز لوگ اور تمام مخلوقات جمع ہوں گی. اور آیت میں اسے وعد و وعید کے طور پر لایا گیا ہے. اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ص وہ جس سے تمہیں خوف دلایا جاتا ہے، اور جس سے تمہیں بشارت دی جاتی ہے وہ اسی ص کا وسیع میدان ہے. اور یہ کیفیتیں ہر انسان کے افعال کے مطابق ہوں گی. چنانچہ کافر کے لئے عذاب کی صورت ہوگی اور اس کے پہلو میں جو مومن ہوگا اس کے لئے رحمت بن جائے گی. اسی طرح مومن کے پہلو میں کھڑے رہنے والے کافر کے لئے جو عذاب ہوگا، وہ اس قسم کا نہیں ہوگا، جو کسی دوسرے کافر کو ہوگا، اسی طرح جو رحمت ایک مومن کے لئے ہوگی وہ اس رحمت سے مختلف ہوگی جو پہلے مومن کو ہوگی، بلکہ اس کی نوعیت الگ قسم کی ہوگی، یعنی ہر مومن و کافر کے لئے رحمت و عذاب اس کے افعال کے عین مطابق ہوگا. اسی طرح محشر کے میدان میں جمع ہوں گے، ان میں سے ہر ایک پر جدا قسم کی رحمت ہوگی اور جدا قسم کا عذاب ہوگا. اور باوجود دیکھنے میں تو ماحول ایک قسم کا ہوگا، ٹھیک اسی طرح جس طرح دنیا کی طبیعت کا تقاضا ہے. کہ ایک جگہ دوسری کے مثل نہ ہوگی.
اور صاحب فتوح اس تمام کیفیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے. زید اس مقام پر نظر آتا ہے جو اس کے لئے لکھا جاچکا ہے، اور عمر بھی اپنے لکھے ہوئے کو دیکھے گا. اور وہ اس طرح کھڑے ہوں گے گویا کہ وہ اللہ کے سامنے کھڑے ہیں. اس جہ سے ہم کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو علم ہوجائے کہ ص سے کیا مراد اور اسکا اشارہ کس طرف ہے تو کوئی بھی شخص اللہ کے حکم سے روگردانی کرنے کی جرات نہ کرے. کیونکہ اگر لوگوں کے لئے پردہ اٹھا کر ان کو ان کے مقام دکھا دیے جائیں، تو اطاعت گذار رشک کرے کہ کاش وہ اور بھی عمل کرتا تو بہتر درجہ پاتا، اور مخالف افسوس سے مرجائے.

اور یہ بات پوشیدہ نہ ہو کہ اس مقام میں کفار بھی ہوں گے، اور مومن بھی، اور انبیاء اور ملائکہ بھی، اور جن اور شیاطین بھی.

اور اسی سورت کی ابتداء میں کافروں کی جماعتوں کا ذکر کرکے کفار کی طرف اشارہ کردیا، اور انبیاء کی جماعتوں کا ذکر کرکے انبیاء کی طرف اشارہ کردیا. اسی طرح انبیاء کے ذکر کے دوران میں مومنوں کا ذکر کرکے ان کی طرف اشارہ کردیا. اور سورت کے آخر میں جن اور شیاطین کا ذکر کردیا، اور دنیا میں ان کے حالات کا تذکرہ کردیا،. گوکہ یہ حالات محشر میں نہ ہوں گے. اس لئے کہ یہی حالات اس میدان میں جس میں ان کا حشر ہوگا. ایک جیسے نہ ہوں گے اور مختلف فیہ ہوں گے.

اور باقی اسرار جو اس سورت سے متعلق ہیں ان کا افشاء کرنا جائز نہیں ہوگا. اور اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے.

اور کھیعص کا مفہوم اس وقت تک سمجھ میں نہیں آئے گا جب تک کہ اس کے ہر ایک حرف کی تفسیر نہیں کی جائے گی. چنانچہ کاف مفتوحہ کے معنی ہیں.. عبد.... اور فاء ساکنہ کے معنی تب سمجھ میں آئے گی جب فاء مفتوحہ کی معنی سمجھ میں آجائے. اور مفتوحہ زیادہ تحقیق اور گفتگو سے معنون ہے، اور مفتوحہ کے معنی ہے ایسی چیز جس کی طاقت ہو. لہذا فاء ساکنہ کے معنی ہوئے کہ اس کا لا یطاق ہونا حق ہے، جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے.

یا حرف ندا ہے.

ھاء مفتوحہ کے معنی ہیں ایسی پاکیزہ و صاف رحمت جس میں کوئی کدورت شامل نہیں ہے.

عین مفتوحہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونے پر دلالت رکھتا ہے.

یاء ساکنہ یہاں اشتباک و اختلاط پر دلالت رکھتی ہے.

نون ساکنہ، نون مفتوحہ کے معنی میں ہے اور نون مفتوحہ کے معنی ہے وہ خیر جو ذات میں شامل ہو کر سکونت اختیار کرتا ہے.

ص مفتوحہ سے مراد وسیع و عریض میدان ہے. اور دال ساکن ص کے معنی کو محقق کرتی ہے کیونکہ یہ حروف اشارہ میں سے ہے. اور حروف اشارہ اپنے ماقبل کے معنی کی تصدیق کرتے ہیں. جبکہ دوسرے حروف جب وہ ساکن ہوں تو اپنے مفتوح کے معنی کو تحقیق دیتے ہیں.

یہ وہ حروف کی وہ تفسیر ہے جو ان کی وضع کے مطابق کی گئی ہے.

اس کی مقصود معنی اس طرح ہے کہ: اللہ تعالی جمیع مخلوقات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور ان کی عظیم منزلت جو اللہ تعالی کے ہاں ہے اس کی خبر دیتا ہے. اور اللہ تعالی

کا یہ جمیع مخلوقات پر احسان ہے کہ انہیں ایسا بنایا کہ وہ اپنے انوار اس نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے حاصل کریں.اور اس کا بیان اس تفسیر حروف کے عین مطابق ہوگا جو کہ اوپر مذکور ہوئی.کہ کاف سے مراد یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد ہیں. فاء ساکن نے دلالت کی کہ آپ جیسی کوئی طاقت نہیں رکھتا،اور آپ کے ایسے ہونے میں کوئی شک نہیں.اور آپ کے لایطاق ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مخلوقات کو عاجز کردیا ہے.اور اس مقام کو نہ پہلے کوئی پاسکا ہے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پاسکے گا.اسی لئے آپ سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے ہیں.

اور ہاء مفتوحہ نے دلالت کی کہ آپ اوروں کے لئے پاک و صاف رحمت ہیں.جس طرح اللہ نے فرمایا ہے:

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود فرمایا ہے.

انما انا رحمۃ مھداۃ للخلق،،،،،،،،میں مخلوقات کے لئے رحمت کا ہدیہ ہوں.

اور یاء ندا ہے اس عبد مذکور کے لئے.اور جس غرض سے آپ کو پکارا گیا ہے.وہ رحلت موکدہ ہے جس پر عین نے دلالت کی ہے اور یاء ساکنہ نے جس کی طرف اشارہ کیا ہے.اور حروف اشارہ تاکید کے لئے آتے ہیں.نیز اس معنی کو بھی مفید بناتی ہے کہ رحلت و اشتباک کرنا ضروری ہے،اور جس چیز کو کوچ کرایا جائے گا وہ نور وجود ہے جس کی بدولت تمام مخلوقات قائم ہے.اور یہ معنی حروف ساکنہ سے حاصل ہوتے ہیں اور جس کی طرف رحلت کرنا ہے اس پر ص دلالت کرتا ہے.

اس کلام کا مقصد یہ ہوا کہ

اے میرے عزیز بندے،آپ کوان لوگوں کی طرف ضرور جانا پڑے گا جو اس میدان محشر میں جمع ہیں.ان انوار کے ساتھ جن سے ان کے وجود قائم ہیں،تاکہ وہ آپ سے مستفیض ہوں.کیونکہ ان سب کا مادہ جو نور ہے وہ آپ ہی سے ہے.

اس تشریح سے ان حروف کے معانی عمدہ طور پر مرتب ہوگئے اور کلام بھی بہتر طور پر منظم ہوگیا.کیونکہ سریانی زبان میں حروف کے معنی سے وہی فائدہ حاصل ہے جس طرح دوسری زبانوں میں کلمات کے معانی سے،چنانچہ جب کسی زبان میں کوئی کلام کلمات سے مرکب ہو تو جب تک اس کے کلمات کی معانی باہم مرتب نہ ہو کلام درست نہیں ہوسکتا.یہی حال سریانی زبان میں کلام کا ہے کہ جب وہ حروف سے مرکب ہو تو اسی صورت میں وہ کلام

درست ہوگا۔ جب کہ اس کے حروف کے معانی میں بہترین ترتیب ہو اور کلام کی ترکیب بھی مضبوط ہو۔ صفحہ ۲۱ تا ۳۱

# باب ہشتم

# حروف مقطعات

# قرآن کا معجزہ

# ریاضی

# کا عظیم شاہکار

# کتاب الاحصی

## قرآن ایک ریاضیاتی معجزہ

قرآن شریف کے متن کو جب مکمل کمپیوٹرائیزڈ کردیا گیا اور علیحدہ علیحدہ تمام سورتوں کا حساب لگادیا گیا تو قرآن میں ایک عجیب اعداد کا بحر تلاطم موجیں مارتا ہوا نظر آیا اور مقطعات کے حروف سے عجیب ریاضیاتی معجزہ ظہور پذیر ہوا، اور یہ کاوش سب سے پہلے ڈاکٹر رشاد خلیفہ ہی کے حصہ میں قدرت ایزدی نے لکھ دی کہ انہوں نے، اس عظیم کام کی ابتداء کی یہ سائنس و علم کی دنیا میں ایک اچھوتا خیال تھا، اور پھر تحقیق پر تحقیق ہوتی گئی اور قرآن کے بے انتہا اسرار آشکار ہوتے گئے۔ حروف مقطعات اور عدد ۱۹ کا فلسفہ ایک گہرا اور مربوط رشتہ سامنے آیا اس کے بعد دیگر ہندسوں پر بھی کام ہوا، سردست ۱۹ کے فلسفے کو ہی سامنے رکھا گیا ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ اس کی ابتداء عربی تہجی سے ہی کی جائے،کہ عربی زبان کی تہجی بھی ایك معجزہ ہی ہے جس میں اعداد کا ایك عجیب فلسفہ پایا جاتاہے.عربی کے تمام حروف یہ ہیں:أ ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ه ی ء

عربی زبان کے تمام حروف کی بناء اصل میں انیس حروف ہے، ملاحظہ کیجیے:

أ ب ت ث ج ح خ
1 2 3

د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ
4 5 6 7 8

ع غ ف ق ك ل م ن ه و ي
9 10 11 12 13 14 15 16 17 18

ء 19

# انیس کا ہندسہ اور قرآن مجید

(۱) قرآن میں ۱۱۴ سورتیں ہیں اور وہ ۱۹x۶ ہیں۔

(۲) قرآن کی تمام آیتوں کی تعداد ۶۳۴۶ ہے اور یہ ۱۹x۳۳۴ ہے۔

(۳) اگر قرآن کے ان تیس مختلف نمبروں کو جو قرآن کی آیات میں مرقوم ہوتے ہیں ان کو اگر آپس میں جمع کیا جائے (جس طرح ایک خدا، دو بھائی، چھ ایام، چالیس راتیں و علیٰ ھذاالقیاس) تو یہ۱۶۲۱۴۶ ہوتے ہیں یعنی ۱۹x۸۵۳۴۔

(۴) قرآن کی پہلی عبارت بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ بھی ۱۹ عربی حروف پر مشتمل ہے اور یہ ہر سورت کے عنوان میں ہے سوائے سورت ۹ کے۔

(۵) یہ بسملہ الشریفہ جو سورۃ نمبر ۹ (توبہ) میں نہیں ہے، ٹھیک ۱۹ سورتوں کے بعد دو بار مرقوم ہوئی ہے۔ یہ سورت نمبر ۲۷ (نمل) کے آغاز میں بھی بیان ہوئی اور آیت نمبر ۳۰ میں بھی جو کہ ﴿ إِنَّهُۥ مِن سُلَيۡمَٰنَ وَإِنَّهُۥ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿٣٠﴾ ﴾ النمل: ۳۰

اس طرح یہ قرآن مجید میں ٹھیک ۱۱۴ بار مرقوم ہوئی ہے۔ یعنی ۱۹x۶۔

(۶) جس طرح ۱۹سورتیں درمیان میں ہیں جہاں بسملہ مرقوم نہیں ہوئی اور جہاں دو بار مرقوم ہوئی ہے۔ ان کا جمل بھی ۱۹ کا مضروب ہے۔ (یعنی کسی ۱۹ کا عدد کا متعاقب ۱۹ کا مضروب ہے) جبکہ جمل ۳۴۲ عین الفاظ کی تعداد ہے جہاں سورہ ۲۷ میں دو بار بسملہ مرقوم ہوئی ہے یہ تعداد ۳۴۲ ہے یعنی ۱۹x۱۸۔

(۷) بسم اللہ چار الفاظ پر مشتمل ہے۔ اور ہر لفظ قرآن میں جتنی بار استعمال ہوا ہے وہ ۱۹ کامضروب ہے۔ جیسے کہ اسم ۱۹ بار ۱۹x۱۔

اللہ ۲۶۹۸ بار مرقوم ہوا ہے یعنی ۱۹x۱۴۲۔

اسی طرح الرحمٰن ۵۷ بار مرقوم ہوا ہے یعنی ۱۹x۳۔

اسی طرح اسم رحیم ۹۵ بار مرقوم ہوا ہے یعنی ۱۹x۵۔ اگر بسملہ کے ۱۹ سے مضروب فیہ ان اعداد (۶+۳+۱۴۲+۱) پرتوجہ کریں گے تو ۱۵۲ ہوگا یعنی ۱۹x۸۔

(۸) پہلی وحی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پہ نازل ہوئی وہ ۱۹ الفاظ پر مشتمل ہے۔

﴿ ٱقۡرَأۡ بِٱسۡمِ رَبِّكَ ٱلَّذِي خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَ مِنۡ عَلَقٍ ﴿٢﴾ ٱقۡرَأۡ وَرَبُّكَ ٱلۡأَكۡرَمُ ﴿٣﴾ ٱلَّذِي عَلَّمَ بِٱلۡقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ ٱلۡإِنسَٰنَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ ﴿٥﴾ ﴾ سورۃ العلق: ۱ - ۵

(۹) حروف کی تمام تعداد جو پہلی وحی کے ۱۹، الفاظ میں ہے وہ ہے ۷۶ یعنی ۱۹x۴۔

(۱۰) پہلی وحی کی آیتیں جِسّ سورت کا جزو ہیں اور جن سے سورۃ شروع ہوتی ہے وہ ۹۶ کی ترتیب پر ہے اور یہ پیچھے سے گنتی پر ۱۹ ویں سورت ہے۔

(۱۱) سورۃ ۹۶ جملہ ۳۰۴ حروف پر مشتمل ہے یعنی 19X16۔ ملاحظہ کیجیے یہ سورت مقدسہ

﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴿٣﴾ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾ كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ ﴿٦﴾ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ ﴿٧﴾ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ﴿٨﴾ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ﴿٩﴾ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ﴿١٠﴾ أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ﴿١١﴾ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ﴿١٢﴾ أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٣﴾ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۩ ﴿١٩﴾ ﴾ العلق: ۱ – ۱۹

(۱۲) آخری وحی (سورۃ ۱۱۰) میں ۱۹، الفاظ ہیں اور اس کی پہلی آیت میں ۱۹ حروف ہیں۔

﴿ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾ ﴾ النصر: ۱ - ۳

(۱۳) اللہ کا نام قرآن میں ۲۶۹۸ بار مرقوم ہوا ہے یعنی 19X142۔

(۱۴) اگر ان آیات کے نمبر کو جہاں اسم ''اللہ'' استعمال ہوا اگر ان کو جمع کیا جائے تو یہ عدد ۱۱۸۱۲۳ بنتا ہے یعنی 19X6217۔

(۱۵) قرآن کا سب سے اہم پیغام یعنی اللہ ایک ہے اور یہ لفظ قرآن کی مختلف آیات میں ٹھیک خدا ایک ہے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے ان کی تعداد ۱۹ ہے۔ ملاحظہ کیجیے یہ آیات مقدسہ

پہلی آیت: ﴿ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ ﴾ البقرة: ۱۶۳

دوسری آیت: ﴿ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٧١﴾ ﴾ النساء: ۱۷۱

تیسری آیت: ﴿ لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ ﴾ المائدة: ۷۳

چوتھی آیت: ﴿ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ قُل لَّا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴾ الأنعام: ۱۹

پانچویں آیت: ﴿ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ یوسف: ۳۹

چھٹی آیت: ﴿ قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ الرعد: ۱۶

ساتویں آیت: ﴿ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴾ إبراهيم: ۴۸

آٹھویں آیت: ﴿ هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴾ إبراهيم: ۵۲

نویں آیت: ﴿ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴾ النحل: ۲۲

دسویں آیت: ﴿ وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴾ النحل: ۵۱

گیارہویں آیت: ﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴾ الكهف: ۱۱۰

بارہویں آیت: ﴿ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴾ الأنبياء: ۱۰۸

تیرہویں آیت: ﴿ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴾ الحج: ۳۴

چودہویں آیت: ﴿ وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴾ العنكبوت: ۴۶

پندرہویں آیت: ﴿ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴾ الصافات: ۴

سولہویں آیت: ﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ ص: ۶۵

سترہویں آیت: ﴿ لَّوْ أَرَادَ اللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحَانَهُ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ الزمر: ۴

اٹھارویں آیت: ﴿ يَوْمَ هُم بَارِزُونَ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴾ غافر: ۱۶

انیسویں آیت: ﴿ قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ فَٱسْتَقِيمُوٓا۟ إِلَيْهِ وَٱسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿٦﴾ ﴾ فصلت:٦

(۱۶) لفظ قرآن ۳۸ سورتوں میں مرقوم ہوا ہے یعنی ۱۹X۲۔

(۱۷) اور لفظ قرآن جملہ ۵۷ بار قرآن مجید میں مرقوم ہوا ہے یعنی ۱۹X۳۔

(۱۸) قرآن کی ۱۱۴ سورتوں میں سے ۲۹ وہ سورتیں ہیں جن میں مقطعات کا استعمال ہوا۔ اور پہلی بار سورہ ۲ میں اور آخری بار سورۃ ۶۸ میں استعمال ہوا۔ ان تمام سورتوں کے مابین جن میں مقطعات استعمال نہیں ہوئے ان کی تعداد ۳۸ ہے یعنی ۱۹X۲۔

(۱۹) ان تمام سورتوں کے مجموعے میں سورت ۲ سے سورہ ۶۸ تک ۱۹ متبادل مجموعے مقطعات اور غیر مقطعات کے ہیں۔

(۲۰) تمام آیات کی تعداد جو یہ سورتوں کا مجموعہ بناتی ہیں وہ ہیں ۵۲۶۳ یعنی ۱۹X۲۷۷۔

(۲۱) ان سورتوں کے مجموعے میں ۲۶۴۱ بار لفظ اللہ استعمال ہوا ہے یعنی ۱۹X۱۳۹ اور ان میں ۵۷ آیات ایسی ہیں جن میں اسم اللہ موجود ہے۔ بعدازاں سوائے مقطعات کی سورتوں کے ہے یعنی ۱۹X۳۔

(۲۲) اگر ان آیات کے نمبروں کو جمع کیا جائے جن میں ۵۷ بار اسم اللہ بیان ہوا ہے اور وہ مقطعات کی سورتوں کے سوا ہیں وہ عدد بنتا ہے ۲۴۳۲ یعنی ۱۹X۱۲۸۔

(۲۳) انکشافات کی ایک طویل تعداد ہے جو سورتوں کے نمبروں اور آیات کے نمبروں میں ہے۔ اگر ان تمام نمبروں کو جو سورتوں کو دیے گئے ہیں اور ان تمام نمبروں کو جو آیات قرآن کو دیے گئے ہیں ان کو اگر جمع کرلیا جائے تو ۳۴۶۱۹۹ بنتا ہے یعنی ۱۹X۱۹X۹۵۹۔

(۲۴) اگر مقطعات کی سورتوں کو جداگانہ دیکھا جائے، اور ان میں سورتوں کے نمبر، آیت کے نمبر اور آیات کی تعداد کو شامل کرلیا جائے تو جو جملہ تعداد بنتا ہے وہ ہے ۱۹۰۱۳۳ یعنی ۱۹X۱۰۰۰۷۔ ٹھیک اسی طرح اگر ان سورتوں کا حساب کرلیا جائے جن میں مقطعات شامل نہیں ہے تو یہ بنتا ہے ۱۵۶۰۶۶ یعنی ۱۹X۸۲۱۴۔

جس طرح ہم بتا چکے ہیں کہ قرآن کے خاص عدد ۱۹ کی مقطعات کے حروف میں خاص اہمیت ہے۔ اگر ہم ان کو انفرادی طور پر دیکھیں یا جمیع مقطعات کو دیکھ لیں۔اس ہندسے کی جلوہ نمائی ہمیں ہر جگہ نظر آئے گی۔

مثال: ہم مقطعات کو ایک مقطعاتی حرف سے ہی ابتداء کرکے دیکھتے ہیں جو کہ ق ہے۔

حروف مقطعات کا ''ق'' = کئی ایک مظاہر ہیں۔ جو ہمیں حرف ق میں دکھائی دیتے ہیں جب جب ہم اسے قرآن میں دیکھتے ہیں۔

خصوصی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں دو ایسی سورتیں ہیں جس میں مقطعات کا حرف ق استعمال ہوا ہے۔ تو ہر دو سورتوں میں وہ ۵۷ بار استعمال ہوا ہے یعنی ۱۹X۳ ۔اور دونوں کا جمل ۱۱۴ ہے جو ۱۱۴ پھر مضروب بنتا ہے یعنی ۱۹X۶، اور یہ قرآن کے جمیع سورتود کی تعداد کا عدد بھی ہے۔

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں ہر سورت میں ٹھیک ۵۷ کی تعداد میں مرقوم ہوا ہے۔ یہ خاص طور پر اہمیت رکھتا ہے کہ ان میں سے پہلی سورت ۴۲ طوالت میں دوسری سورت ۵۰ سے دگنی سے بھی زیادہ ہے۔ ایک اور مظہر ہے کہ ہر سورت کا عدد ان سورتوں کی تعداد سے خاص ربط۔ ملاحظہ کیجیے۔

پہلی سورت ۴۲ میں ۵۳ آیات ہیں اور ۴۲ میں ہم ۵۳ ملائیں گے تو ۹۵ بنتے ہیں یعنی ۱۹X۵۔

دوسری سورت میں یہی مظہر ہم دیکھتے ہیں دوسرا ''ق'' سورۃ ۵۰ میں ہے اور اس میں ۴۵ آیات ہیں۔جب ۵۰ میں ۴۵ جمع کردیں تو ۹۵ بنتا ہے ٹھیک پہلے مقطعاتی حروف کی طرح اور یہ بھی ہے ۱۹X۵۔

مقطعاتی حرف ''ن'' صرف ایک ہی سورت نمبر ۶۸ میں مرقوم ہے اور اس سورت میں ''ن'' ۱۳۳ بار مرقوم ہوا ہے یعنی ۱۹X۷۔ مقطعاتی حرف ''ص'' یہ تین مختلف مقطعاتی سورتود میں استعمال ہوا ہے۔ سورہ نمبر ۷، ۱۹ اور ۳۸ میں اور جملہ تعداد حرف ص کی ان سورتود میں ۱۵۲ ہے یعنی ۱۹X۸۔

مقطعاتی حروف یس۔ یہ مقطعاتی حروف سورہ نمبر ۳۶ کے شروع میں ہیں اور یہ دونوں حروف اس سورت میں ۲۸۵ بار مرقوم ہوتے ہیں یعنی ۱۹X۱۵۔

مقطعاتی حروف حم۔ ان حروف کی جوڑی سات متابع سورتوں میں ہے۔ ۴۰ سے ۴۶ تک اور جملہ تعداد، ان دو حروف کی ان سورتوں میں جو مرقوم ہوئی ہے وہ ہے ۲۱۴۷ یعنی ۱۹X۱۱۳۔

مقطعات ع س ق = سورہ ۴۲ وہ واحد سورت ہے۔ جو حم کی سات سورتوں میں سے ایک سورت کے اور اس سورہ ۴۲ میں پہلی آیت حم ہے اور دوسری عسق۔ اور یہ دو آیات ہیں اور اس دوسری عسق کی آیات کے حروف اس ۴۲ سورت میں ۲۰۹ ہیں یعنی ۱۹X۱۱۔اسی طرح مقطعات کے اور بھی مظاہر ہیں جو قرآن مجید میں ظاہر ہیں جن پر تفصیلی بحث انشاءاللہ آگے آئے گا۔

# ۱۹ کا عدد کیوں؟

یہ دیکھا گیا ہے کہ جب عوام الناس کو کہا جاتا ہے کہ قرآن کا عدد ۱۹ کے ساتھ ایک خاص ربط ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ ۱۹ ہی کیوں؟ اگر یہ تعداد ۱۷ یا ۲۱ ہی ہوتی۔

اس جواب میں ہم بھی کہہ سکتے تھے کہ ۲۱ ہی کیوں؟ یا ۱۷ ہی کیوں؟ لیکن ہمارے پاس اس کا معقول جواب موجود ہے۔ جس سے ہم عدد ۱۹ کو ہی خاص ماننے پر مجبورہوجاتے ہیں۔کیونکہ عدد ۱۹ کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ یہ قرآن کی ۷۴ سورت کی آیت ۳۰ میں موجود ہے۔﴿ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ ﴾ المدثر: ۳۰ اس کے سوا اللہ اس عدد کے بارے میں ہمیں سورة ۷۴ کی ۳۱ آیت میں بھی بتاتا ہے﴿ وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحَـٰبَ ٱلنَّارِ إِلَّا مَلَـٰٓئِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِيَسْتَيْقِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِيمَـٰنًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْكَـٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِهَـٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِىَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ ﴾ المدثر: ۳۱

جب ہم تمام کتب سماویہ کو دیکھتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید ہی وہ واحد آسمانی کتاب ہے۔ جو حرف بحرف اس طرح موجود ہے کہ جس طرح وہ نازل ہوئی تھی اور اسی غیر متبدل کلام الہی میں اللہ پاک کا یہ منتخب کردہ عدد موجود ہے۔ گوکہ کائنات میں بے شمار آیات الہی موجود ہیں اور نمبر ۱۹ کو گو یاہم خدا کی ایسی دستخط کی مثال باور کرلیتے ہیں جو خلاق کون و مکان کی ہر تخلیق پر ثبت ہے۔

۱۹ کے عدد میں غیر معمولی ریاضاتی خاصیتیں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر:

(۱) یہ ایک عظیم عدد ہے جو خود فی نفسہ تقسیم ہوسکتا ہے یا پھر ایک کے عددسے۔

(۲) یہ مشتمل ہے۔ پہلے عدد ''۱'' سے اور آخری عدد ''۹'' سے اور یہ قرآن کی سورت ۵۷کی آیت ۳ میں موجود ہے۔ جیسے الفا اور اومیگا۔ ملاحظہ کیجیے:﴿ هُوَ ٱلْأَوَّلُ وَٱلْـَٔاخِرُ وَٱلظَّـٰهِرُ وَٱلْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾ ﴾ الحدید: ۳

(۳) یہ دونوں عدد دنیا کی تمام زبانوں میں ایک سی حیثیت رکھتے ہیں۔ ۱ اور ۹ دنیا کی تمام زبانوں میں عدد اول اور عدد آخری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر عبرانی۔ سریانی۔ عربی۔ اردو۔ یونانی و انگریزی وغیرہما میں۔

(۴) یہ خصوصی ریاضیاتی حکمت رکھتے ہیں مثال کے طور پر ۱۹ عدد مجموعہ ہے پہلے عدد ۹ اور دوسرے عدد ۱۰ کا اور دونوں میں اور یہ فرق ہے دوسرے عدد ۹ اور ۱۰ کا

(۵) عدد ۱۹ ،ازاں سوائے اسم واحد کا عدد بھی ہے۔ تمام کتب سماویہ کی زبانوں میں سے۔ جیسے کہ آرامی، عبرانی، سریانی اور عربی اور عدد ۱۹۔ تمام کتب سماویہ کے پہلے حکم و دعویٰ کا اظہار کرتا ہے یعنی اللہ ایک ہے۔

(۶) اور عدد ''ایک'' ''واحد'' تمام قرآن میں ۱۹ بار مرقوم ہوا ہے۔ کیا یہ محض اتفاق ہے؟ یہ تفاصیل آپ اوپر ملاحظہ کرچکے ہیں۔

(۷) عدد ۱۹ بظاہر کوئی عددی قوت نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی قدسیت ہے۔ اگر اسے آپ دنیا کے دیگر معاملات میں ماسوائے قرآن ڈھونڈنا چاہیں تو آپ نہیں ڈھونڈ سکتے۔ یہ معجزہ ہے اس عدد کا اور اس عدد کی خصوصیت سورہ ۷۴ کی آیت ۳۰ اور ۳۱ میں اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

# قرآن میں ۱۱۴ سورتیں کیوں ہیں؟

ہم پورے یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ اسم واحد جس کی معنی ''ایک'' ہے۔ اس کے عدد ۱۹ ہیں، جب کہ ۱۹ کا عدد قرآن کا معجزہ ہے۔ اور قرآن اور تمام مذہبی کتب کا ایک ہی اولین پیغام ہے یعنی ''خدا ایک ہے''۔ خدا نے تمام حروف کو ایک عدد دیا ہے اور اسی خدا نے تمام زبانوں کو تخلیق کیا ہے اور لفظ ایک یا واحد کو ہی ۱۹ کا عدد دیا گیا ہے۔

اللہ جانتا تھا کہ قرآن ہی کو آخری سماوی کتاب قائم رکھنا ہے اور اسے ۱۹ کے مخصوص کوڈ سے مختتم و مہر کیا گیا ہے اور یہ ایک کلیدہے کہ یہ ریاضیاتی عدد قران کے متن ہیں۔یہ عدد ایک خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ بالخصوص جب اللہ اپنے اسماء الحسنیٰ کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے۔

اب اپنے اس سوال کو دہراتے ہیں کہ قرآن میں ۱۱۴ سورتیں کیوں ہیں، جبکہ یہ بات واضح ہوچکی ہے ۱۱۴ کا عدد، ۱۹ کے عدد کا مضروب ہے۔

جواب یہ ہے کہ اگر سورتیں ۱۱۴ نہ ہوتیں، تو پھر عدد ۱۹ کے تناظر میں کہ اس کا مضروب فیہ عدد درکار ہوتا جو ۳۸، ۵۷، ۷۶، ۹۵، ۱۳۳... وغیرہما ہوتا اور اس سوال کا جواب ہم قرآن کی سورہ ۷۵ کی ۱۷ویں آیت میں پاتے ہیں۔﴿ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ ﴿١٧﴾ ﴾ القیامہ: ۱۷

یہاں اللہ فرماتا ہے کہ قران کو جمع کرنا اور بیان کرنا اسی کے ذمہ ہے۔ اس میں عربی مادہ (verb) جمع استعمال ہوا ہے اور اس فعل جمع کا فاعل جامع ہے۔

اور اللہ نے قرآن کو جامع کہا ہے کہ دوبار قرآن میں سورۃ ۳ کی آیت ۹ میں اور سورۃ ۴ کی آیت ۱۴۰ میں۔پہلی آیت یہ ہے:

﴿ رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ ٱلنَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿٩﴾ ﴾ آل عمران: ۹

دوسری آیت یہ ہے:﴿ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلْكِتَٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا۟ مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا۟ فِى حَدِيثٍ غَيْرِهِۦٓ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ جَامِعُ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْكَٰفِرِينَ فِى جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿١٤٠﴾ ﴾ النساء: ١٤٠

اور اسم جامع (جمع کرنے والا) کے اعداد ہے ۱۱۴۔

اور ہم جانتے ہیں کہ یہ محض اتفاق نہیں ہے۔ اللہ تخلیق کائنات کے وقت سے جانتا ہے کہ وہ ہی قرآن کا جامع ہوگا اور لاریب اپنی وحی کو مربوط رکھے گا اور اسی نے ۱۱۴ کو لفظ جامع کا عدد دیا۔

یعنی ج( ۳ )+ا( ۱ ) +م( ۴۰ ) +ع( ۷۰ ) = ۱۱۴۔

اور لفظ جامع تمام سورتوں یعنی ۱۱۴ کا مظہر تام ہے۔

سورۃ ۱۹ میں جو کہ چھٹی مقطعات کی سورۃ ہے۔ واضح ہو کہ عدد ۶۱۹ وہ عدد اولیٰ ہے جو اپنے نفس کے سوا منقسم نہیں ہوسکتا۔ اور اس کی فہرست و رمز ۱۱۴ ہے اور ۱۱۴ ہے۔ ۶X۱۹۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ۱۱۴ تمام قرآن کی سورتوں کی تعداد ہے۔

اور اسم اللہ پہلی بار اس سورت میں آیت نمبر ۳۰ میں آیا ہے۔

﴿ قَالَ إِنِّي عَبْدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِيَ ٱلْكِتَٰبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ ﴾ مریم: ۳۰

آیت ۳۰ سورہ ۱۹ ہے ۱۹:۳۰ آیت ۱۱۴ ویں قرآن کی آیت ہے۔ تنزیلی اعتبار سے کہ جس میں اسم اللہ استعمال ہوا ہے۔ اور عدد ۱۹ جو قرآن کے معجزے کا کوڈ ہے۔ وہ بھی ۳۰ ویں آیت (سورہ ۷۴) میں مرقوم ہوا ہے۔ ایک معقد نظام ہے جو تمام زمانوں سے ماورا ہے۔

خاص بات۔ وحدہٗ لاشریک لہٗ (اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں) کے اعداد ۶۱۹ ہیں اور ۶۱۹ اعداد اولیٰ میں سے ۱۱۴ ویں مرتبے پر ہے اور ۶X۱۹ =۱۱۴۔ یہ قرآن کی سورتوں کی تعداد ہے۔

سورہ مدثر کی آیات جو عدد ۱۹ کو ظاہر کرتی ہیں۔اور المدثر کے اعداد ہیں ۷۷۵ اور ۷+۷+۵= ۱۹ ہیں۔ اور ۱۹ کے عدد کا وہ کوڈ جو اس سورہ میں مرقوم ہوا ہے اور المدثر کے معنی ہیں ''چھپا ہوا راز'' (Hidden Secret) اور اسی ۱۹ سے عقدہء راز مکشوف ہوتا ہے۔

سو اس آخری وحی میں بھی اللہ بزرگ و برتر نے اس رمز (code) کو مہر تصدیق ثبت کی ہے اور اس سے تمام قرآن کی آیات و سورتوں کی تعداد ملتی ہے۔ اللہ اکبر

## آخری وحی سورۃ النصر

ہم جانتے ہیں کہ

(۱) تمام آیات قرآن میں ۶۳۴۶ ہیں اور یہ عدد ہے ۱۹x۳۳۴۔

(۲) اگر ان اعداد کو آپس میں شامل کیا جائے تو ۱۹ ہوتا ہے یعنی ۶+۳+۴+۶=۱۹۔

(۳) جب ہم قرآن کی سورتوں کو قرآن کی تمام آیات میں شامل کریں گے تو قرآن میں اعداد کا جمل کبیر حاصل ہوتا اور وہ ہے ۳۴۶۱۹۹ جو ہے ۱۹x۱۸۲۲۱۔

(۴) آخری وحی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ سورہ النصر ہے۔ اور قرآن میں ۱۱۰ ویں شمار پر ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ ۱۹ عربی الفاظ پر مشتمل ہے اور اس کی پہلی آیت میں بھی ۱۹ حروف ہی ہیں۔

(۵) اس سورہ میں تین آیات ہیں۔

پہلی آیت کے اعداد ۱۶۳۸ دوسری آیت کے اعداد ۱۷۷۱ اور تیسری آیت کے اعداد ۲۷۱۵ ہیں۔ اور تینوں کے اعداد ۶۱۲۴ بنتے ہیں۔ جو کہ قرآن کی جمیع آیات کی تعداد ہے۔

ایک طائرانہ نظر سے بھی جب ہم دیکھتے ہیں کہ سورہ ۱۱۰ میں تین آیات ہیں اور ایک بسملہ (بغیر نمبر شمار کے) ہے ملاکر قرآن کی ۱۱۴ سورتیں بنتی ہیں۔

# جداول سورہائے مقطعات اور حروف نورانیہ کی گنتی

اب یہاں پر وہ جداول دی جارہی ہیں جن میں مقطعات کے اسرار عددی پوشیدہ ہیں۔آپ دیکھیے کہ قدرت نے کس طرح انیس کے عدد کو ان میں سمو کر رکھا ہے۔

## سورہ ۲۔ سورۃ البقرۃ

| Alef ا | | | Lam ل | | | Meem م | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ۰۶۲۱ | ۲۸۷ | ل | ۰۶۴۴ | ۳۲۰۲ | م | ۰۶۴۵ | ۲۱۹۵ |
| آ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | |
| أ | ۰۶۲۳ | ۲۱۳ | | | | | | |
| إ | ۰۶۲۵ | ۳۷۸ | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۷ | ۳۲۲۶ | | | | | | |
| جملہ مقطعات کی گنتی ۹۹۰۱ | | ۳۵۰۴ | | | ۳۲۰۲ | | | ۲۱۹۵ |

## اب اس کلمے کی تمام مقطعات کی سورتوں میں گنتی

| سورۃ | Alef الف | Lam لام | Meem میم | جملہ تعداد |
|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۳۵۰۴ | ۳۲۰۲ | ۲۱۹۵ | ۹۹۰۱ |
| ۳ | ۲۵۱۰ | ۱۸۹۲ | ۱۲۴۹ | ۵۶۵۱ |
| ۲۹ | ۷۷۱ | ۵۵۴ | ۳۴۴ | ۱۶۶۹ |
| ۳۰ | ۵۴۲ | ۳۹۴ | ۳۱۷ | ۱۲۵۳ |
| ۳۱ | ۳۵۳ | ۲۹۷ | ۱۷۳ | ۸۲۳ |
| ۳۲ | ۲۶۴ | ۱۵۵ | ۱۵۸ | ۵۷۷ |
| جملہ | ۸۹۴۴ | ۶۴۹۴ | ۴۴۳۶ | ۱۹۸۷۴=۱۹×۱۰۴۶ |

## سورہ ۳۔ سورۃ آلِ عمران

| Alef ا | | | Lam ل | | | Meem م | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ۰۶۲۱ | ۱۵۷ | ل | ۰۶۴۴ | ۱۸۹۲ | م | ۰۶۴۵ | ۱۲۴۹ |
| آ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | |
| أ | ۰۶۲۳ | ۳۵۲ | | | | | | |
| إ | ۰۶۲۵ | ۲۲۱ | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۷ | ۱۷۸۰ | | | | | | |
| جملہ مقطعات کی گنتی ۵۶۵۱ | | ۲۵۱۰ | | | ۱۸۹۲ | | | ۱۲۴۹ |

## سورہ ۷۔ سورۃ الأعراف

| Alef ا | | | Laam ل | | | Meem م | | | Saad ص | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی |
| آ | ۰۶۲۱ | ۱۷۴ | ل | ۰۶۴۴ | ۱۵۳۰ | م | ۰۶۴۵ | ۱۱۶۴ | ص | ۰۶۳۵ | ۹۷ |
| أ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | | | | |
| إ | ۰۶۲۳ | ۳۰۴ | | | | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۵ | ۱۸۸ | | | | | | | | | |
| ء | ۰۶۲۷ | ۱۷۴۴ | | | | | | | | | |
| جملہ تعداد ۵۳۰۱ یعنی ۱۹×۲۷۹ | | ۲۵۱۰ | | | ۱۵۳۰ | | | ۱۱۶۴ | | | ۹۷ |

# اب اس کلمے کی تمام مقطعات کی سورتوں میں گنتی

| سورہ | ص Saad | جملہ |
|---|---|---|
| ۷ | ۹۷ | ۹۷ |
| ۱۹ | ۲۶ | ۲۶ |
| ۳۸ | ۲۹ | ۲۹ |
| جملہ مقطعات | ۱۵۲ | ۱۵۲ یعنی ۱۹×۸ |

## سورہ ۱۰۔ سورۃ یونس

| Alef ا | | | Lam ل | | | Reh ر | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ۰۶۲۱ | ۹۶ | ل | ۰۶۴۴ | ۹۱۳ | ر | ۰۶۳۱ | ۲۵۷ |
| آ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | |
| أ | ۰۶۲۳ | ۱۸۴ | | | | | | |
| إ | ۰۶۲۵ | ۱۲۸ | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۷ | ۹۱۳ | | | | | | |
| جملہ مقطعات کی گنتی ۲۴۹۱ | | ۱۳۲۱ | | | ۹۱۳ | | | ۲۵۷ |

# اب اس کلمے کی تمام مقطعات کی سورتوں میں گنتی

| سورہ | Alef ا | Laam ل | Reh ر | جملہ تعداد |
|---|---|---|---|---|
| ۱۰ | ۱۳۲۱ | ۹۱۳ | ۲۵۷ | ۲۴۹۱ |
| ۱۱ | ۱۳۷۳ | ۷۹۵ | ۳۲۵ | ۲۴۹۳ |
| ۱۲ | ۱۳۱۵ | ۸۱۲ | ۲۵۷ | ۲۳۸۴ |
| ۱۳ | ۵۸۹ | ۴۵۲ | ۱۶۰ | ۱۲۰۱ |
| ۱۵ | ۴۹۳ | ۳۲۳ | ۹۶ | ۹۱۲ |
| جملہ | ۵۰۹۱ | ۳۲۹۵ | ۱۰۹۵ | ۹۴۸۱ یعنی ۱۹*۴۹۹ |

## سورہ ۱۱۔ سورۃ ہود

| Alef ا | | | Lam ل | | | Reh ر | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ۰۶۲۱ | ۹۳ | ل | ۰۶۴۴ | ۷۹۵ | ر | ۰۶۳۱ | ۳۲۵ |
| آ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | |
| أ | ۰۶۲۳ | ۲۳۱ | | | | | | |
| إ | ۰۶۲۵ | ۱۶۷ | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۷ | ۸۸۲ | | | | | | |
| جملہ مقطعات کی گنتی ۲۴۹۳ | | ۱۳۷۳ | | | ۷۹۵ | | | ۳۲۵ |

## سورہ ۱۲۔ سورۃ یوسف

| Alef ا | | | Lam ل | | | Reh ر | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ۰۶۲۱ | ۷۸ | ل | ۰۶۴۴ | ۸۱۲ | ر | ۰۶۳۱ | ۲۵۷ |
| آ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | |
| أ | ۰۶۲۳ | ۲۸۱ | | | | | | |
| إ | ۰۶۲۵ | ۱۲۷ | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۷ | ۸۲۹ | | | | | | |
| جملہ مقطعات کی گنتی ۲۳۸۴ | | ۱۳۱۵ | | | ۸۱۲ | | | ۲۵۷ |

## سورہ ۱۳۔ سورۃ الرعد

| Alef ا | | | Laam ل | | | Meem م | | | Reh ر | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی |
| آ | ۰۶۲۱ | ۴۹ | ل | ۰۶۴۴ | ۳۸۰ | م | ۰۶۴۵ | ۲۶۰ | ر | ۰۶۳۱ | ۱۳۷ |
| أ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۳ | ۱۰۷ | | | | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۵ | ۲۹ | | | | | | | | | |
| ء | ۰۶۲۷ | ۴۲۰ | | | | | | | | | |
| جملہ تعداد ۱۳۸۲ یعنی ۱۹۵۷۸ | | ۶۰۵ | | | ۳۸۰ | | | ۲۶۰ | | | ۱۳۷ |

## سورہ ۱۴- سورۃ إبراهيم

| ا Alef | | | ل Lam | | | ر Reh | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ٠٦٢١ | ٣٦ | ل | ٠٦۴۴ | ۴۵٢ | ر | ٠٦٣١ | ١٦٠ |
| آ | ٠٦٢٢ | - | | | | | | |
| أ | ٠٦٢٣ | ٨٩ | | | | | | |
| إ | ٠٦٢۵ | ۵٨ | | | | | | |
| ا | ٠٦٢٧ | ۴٠٦ | | | | | | |
| جملہ مقطعات کی گنتی ١٢٠١ | | ۵٨٩ | | | ۴۵٢ | | | ١٦٠ |

## سورہ ۱۵- سورۃ الحجر

| ا Alef | | | ل Lam | | | ر Reh | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ٠٦٢١ | ٣٢ | ل | ٠٦۴۴ | ٣٢٣ | ر | ٠٦٣١ | ٩٦ |
| آ | ٠٦٢٢ | - | | | | | | |
| أ | ٠٦٢٣ | ٦٨ | | | | | | |
| إ | ٠٦٢۵ | ٦٨ | | | | | | |
| ا | ٠٦٢٧ | ٣٢۵ | | | | | | |
| جملہ تعداد ٩١٢ یعنی ١٩×۴٨ | | ۴٩٣ | | | ٣٢٣ | | | ٩٦ |

# سورہ ۱۹۔ سورۃ مریم

| Kaaf ک | | | Heh ہ | | | Yeh ی | | | Ain ع | | | Saad ص | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ک | ۰۶۴۳ | ۱۳۷ | ۃ | ۰۶۲۹ | ۲۶ | ئ | ۰۶۲۶ | ۶ | ع | ۰۶۳۹ | ۱۱۷ | ص | ۰۶۳۵ | ۲۶ |
| | | | ہ | ۰۶۴۷ | ۱۳۹ | ي | ۸۰۶۴ | ۳۱۵ | | | | | | |
| | | | | | | ی | ۰۶۳۹ | ۲۲ | | | | | | |
| جملہ تعداد ۷۹۸ یعنی ۱۹×۴۲ | | ۱۳۷ | | | ۱۷۵ | | | ۳۳۳ | | | ۱۱۷ | | | ۲۶ |

## سورہ ۲۰۔ سورۃ طٰہٰ

| Tah ط | | | Heh ہ | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ط | ۰۶۳۷ | ۳۳ | ۃ | ۰۶۲۹ | ۳۶ |
| | | | ہ | ۰۶۴۷ | ۲۱۵ |
| جملہ تعداد ۲۷۹ | | ۳۳ | | | ۲۵۱ |

## سورہ ۲۶۔ سورۃ الشعراء

| Tah ط | | | Seen س | | | Meem م | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ط | ۰۶۳۷ | ۳۳ | س | ۰۶۳۳ | ۹۳ | م | ۰۶۴۵ | ۳۸۳ |
| جملہ تعداد ۶۱۱ | | ۳۳ | | | ۹۳ | | | ۳۸۳ |

## سورہ ۲۷۔ سورۃ النمل

| ط Tah | | | س Seen | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ط | ۰۶۳۷ | ۲۷ | س | ۰۶۳۳ | ۹۴ |
| جملہ تعداد ۱۲۱ | | ۲۷ | | | ۹۴ |

## سورہ ۲۸۔ سورۃ القصص

| ط Tah | | | س Seen | | | م Meem | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ط | ۰۶۳۷ | ۱۹ | س | ۰۶۳۳ | ۱۰۲ | م | ۰۶۴۵ | ۴۶۰ |
| جملہ تعداد ۵۸۱ | | ۱۹ | | | ۱۰۲ | | | ۴۶۰ |

## سورہ ۲۹۔ سورۃ العنکبوت

| ا Alef | | | ل Lam | | | م Meem | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ۰۶۲۱ | ۵۶ | ل | ۰۶۴۴ | ۵۵۴ | م | ۰۶۴۵ | ۳۴۴ |
| آ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | |
| أ | ۰۶۲۳ | ۱۰۱ | | | | | | |
| إ | ۰۶۲۵ | ۷۴ | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۷ | ۵۴۰ | | | | | | |
| جملہ مقطعات کی گنتی ۱۶۶۹ | | ۷۷۱ | | | ۵۵۴ | | | ۳۴۴ |

## سورہ ۳۰۔ سورۃ الروم

| Alef ا | | | Lam ل | | | Meem م | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ۰۶۲۱ | ۳۶ | ل | ۰۶۴۴ | ۳۹۳ | م | ۰۶۴۵ | ۳۱۷ |
| آ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | |
| أ | ۰۶۲۳ | ۷۹ | | | | | | |
| إ | ۰۶۲۵ | ۳۶ | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۷ | ۳۸۱ | | | | | | |
| جملہ مقطعات کی گنتی ۱۲۵۳ | | ۵۳۲ | | | ۳۹۳ | | | ۳۱۷ |

## سورہ ۳۱۔ سورۃ لقمان

| Alef ا | | | Lam ل | | | Meem م | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ۰۶۲۱ | ۱۳ | ل | ۰۶۴۴ | ۲۹۷ | م | ۰۶۴۵ | ۱۷۳ |
| آ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | |
| أ | ۰۶۲۳ | ۵۷ | | | | | | |
| إ | ۰۶۲۵ | ۳۸ | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۷ | ۲۴۵ | | | | | | |
| جملہ مقطعات کی گنتی ۸۲۳ | | ۳۵۳ | | | ۲۹۷ | | | ۱۷۳ |

## سورہ ۳۲۔ سورۃ السجدۃ

| Alef ا | | | Lam ل | | | Meem م | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ء | ۰۶۲۱ | ۱۹ | ل | ۰۶۴۴ | ۱۵۵ | م | ۰۶۴۵ | ۱۵۸ |
| آ | ۰۶۲۲ | - | | | | | | |
| أ | ۰۶۲۳ | ۴۵ | | | | | | |
| إ | ۰۶۲۵ | ۱۶ | | | | | | |
| ا | ۰۶۲۷ | ۱۸۳ | | | | | | |
| جملہ مقطعات کی گنتی ۵۷۷ | | ۲۶۳ | | | ۱۵۵ | | | ۱۵۸ |

## سورہ ۳۶۔ سورۃ یس

| Yeh ی | | | Seen س | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حروف | Hex Code | گنتی | حروف | Hex Code | گنتی |
| ی | ۰۶۲۶ | ۳ | س | ۰۶۳۳ | ۴۸ |
| ي | ۰۶۴A | ۲۱۳ | | | |
| ی | ۰۶۴۹ | ۲۰ | | | |
| جملہ تعداد ۲۸۵ یعنی ۱۵*۱۹ | | ۲۳۶ | | | ۴۸ |

## سورہ ۳۸۔ سورۃ ص

| ص Saad | | |
|---|---|---|
| حرف | Hex Code | گنتی |
| ص | ۰۶۳۵ | ۲۹ |
| جملہ تعداد ۲۹ | | ۲۹ |

## سورہ ۴۰۔ سورۃ غافر

| ح Hah | | | م Meem | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی |
| ح | D۰۶۲ | ۶۴ | م | ۰۶۴۵ | ۳۸۰ |
| جملہ تعداد ۴۴۴ | | ۶۴ | | | ۳۸۰ |

## سورہ ۴۱۔ سورۃ فصلت

| ح Hah | | | م Meem | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی |
| ح | D۰۶۲ | ۴۸ | م | ۰۶۴۵ | ۲۷۶ |
| جملہ تعداد ۳۲۴ | | ۴۸ | | | ۲۷۶ |

## سورہ ۴۲۔ سورۃ الشوریٰ

| ح Hah | | | م Meem | | | ع Ain | | | س Seen | | | ق Qaaf | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حرف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی |
| ح | D.۶۲ | ۵۳ | م | ۰۶۴۵ | ۳۰۰ | ع | ۰۶۳۹ | ۹۸ | س | ۰۶۳۳ | ۵۳ | ق | ۰۶۴۲ | ۵۷ |
| جملہ تعداد ۵۶۲ | | ۵۳ | | | ۳۰۰ | | | ۹۸ | | | ۵۴ | | | ۵۷ |

## سورہ ۴۳۔ سورۃ الزخرف

| ح Hah | | | م Meem | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی |
| ح | D.۶۲ | ۴۴ | م | ۰۶۴۵ | ۳۲۴ |
| جملہ تعداد ۳۶۸ | | ۴۴ | | | ۳۲۴ |

## سورہ ۴۴۔ سورۃ الدخان

| ح Hah | | | م Meem | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی |
| ح | D.۶۲ | ۱۶ | م | ۰۶۴۵ | ۱۵۰ |
| جملہ تعداد ۱۶۶ | | ۱۶ | | | ۱۵۰ |

## سورہ ۴۵ ۔ سورۃ الجاثیۃ

| ح Hah | | | م Meem | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی |
| ح | D.۶۲ | ۳۱ | م | ۰۶۴۵ | ۲۰۰ |
| جملہ تعداد ۲۳۱ | | ۳۱ | | | ۲۰۰ |

# سورہ ۴۶ - سورۃ الأحقاف

| Hah ح | | | Meem م | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حرف | Hex Code | گنتی | حرف | Hex Code | گنتی |
| ح | D.٦٢ | ۳٦ | م | ۰٦۴۵ | ۲۲۵ |
| جملہ تعداد ۲٦۱ | | ۳٦ | | | ۲۲۵ |

اب تمام مقطعات کی سورہ حوامیم میں گنتی

| سورۃ | ح (Hah) | م (Meem) | جملہ |
|---|---|---|---|
| ۴۰ | ٦۳ | ۳۸۰ | ۴۴۳ |
| ۴۱ | ۴۸ | ۲۷٦ | ۳۲۴ |
| ۴۲ | ۵۳ | ۳۰۰ | ۳۵۳ |
| ۴۳ | ۴۴ | ۳۲۴ | ۳٦۸ |
| ۴۴ | ۱٦ | ۱۵۰ | ۱٦٦ |
| ۴۵ | ۳۱ | ۲۰۰ | ۲۳۱ |
| ۴٦ | ۳٦ | ۲۲۵ | ۲٦۱ |
| جملہ | ۲۹۲ | ۱۸۵۵ | ۱۱۳ X ۱۹ = ۲۱۴۷ |

## سورہ ۵۰۔ سورۃ ق

| Qaaf ق | | |
|---|---|---|
| گنتی | Hex Code | حرف |
| ۵۷ | ۰٦۴۲ | ق |
| ۵۷ | | جملہ تعداد ۵۷ یعنی ۱۹*۳ |

## سورہ ٦٨۔ سورۃ القلم

| Noon ن | | |
|---|---|---|
| گنتی | Hex Code | حرف |
| ۱۳۳ | ۰٦۴٦ | ن |
| ۱۳۳ | | جملہ تعداد ۱۳۳ یعنی ۷*۱۹ |

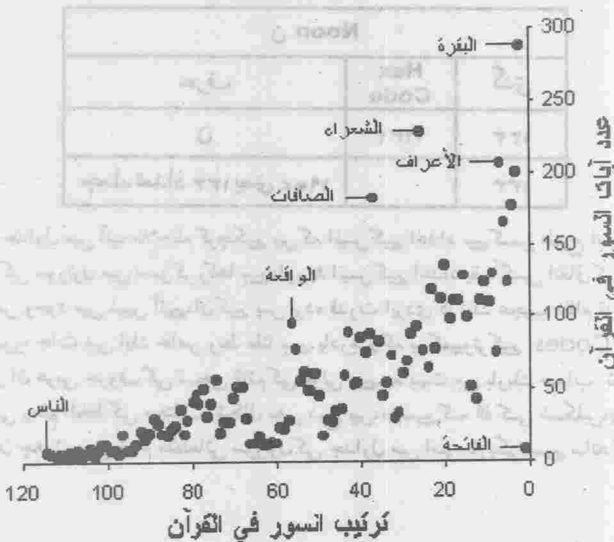
ان تمام جداول میں آپ ملاحظہ کرچکے ہیں کہ انیس کے اعداد نے کس طرح اپنے آپ کو مقطعات کی سورتوں میں سمو کر رکھا ہے، اور یہ انیس کے اعداد یقیناً کسی اتفاق کے نتیجے میں معرض وجود میں نہیں آئے، ان کے پس پردہ قدرت ایزدی کا ایک عجیب نظام قائم ہے، کہ ہر تمام سورہ جات میں ایک خاص ربط ملتا ہے. یادرہے کہ یہ کمپیوٹر کے Hex Codes ہیں، کہ جن پر ان عربی حروف کی تہجی قائم کی ہوئی ہے، یہ بہت ہی باریک حساب تھا، اس میں اصل عربی رسم الخط کی مختلف اشکال بھی درج ہیں، جیسے کہ الف کی شکلیں، یا ھاء کی شکلیں، ان چھوٹی سی تمام مقطعاتی سورتوں کی جداول میں اسی باریکی سے ساتھ گنتی کی گئی ہے.

# قرآن مجید اور اسم اللہ

قرآن مجید کی تمام ۱۱۴ سورتیں بھی درحقیقت اسم اللہ کا ہی مظہر ہیں،آپ ملاحظہ کیجیے یہ گراف جس سے آپ کو سمجھنے میں مزید آسانی ہوگی.

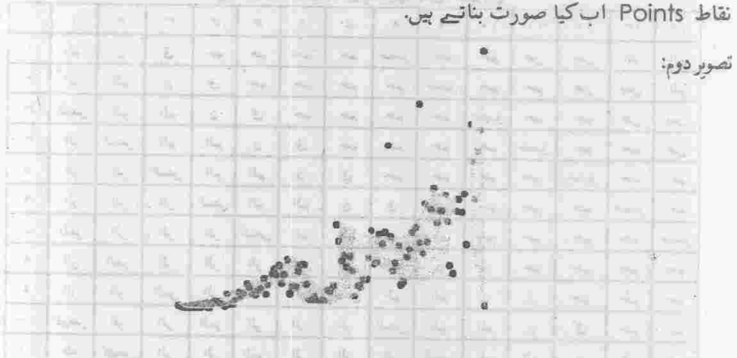
قرآن مجید میں ۱۱۴ سورتیں ہیں، اور سب سے بڑی سورت البقرۃ ہے جس میں ۲۸۶ آیات ہیں،اور سب سے چھوٹی سورت الکوثر ہے جس میں تین آیات ہیں.

دوسری طرف دیکھیں کہ پہلی سورت الفاتحۃ ہے جس میں ۷ آیات ہیں، اب سب سے آخری سورت الناس ہے جو ایک سو چودھویں شمار پر ہے کہ جس میں ۶ آیات ہیں، اب ان کا بغور مطالعہ کریں اور قدرت کا یہ اعجاز دیکھیں. تصویر اول :



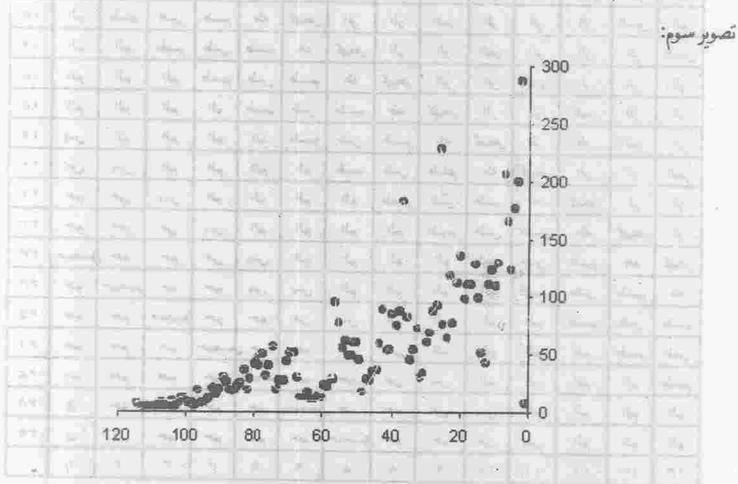
اب اس گراف سے ہم Graphic Scale کو ختم کرتے ہیں، اور اب دیکھتے ہیں کہ ان کے نقاط Points اب کیا صورت بناتے ہیں.

تصویر دوم:



اب ہم اسی گراف کو رکھ کر ان نقاط Points کو آپس میں ملاتے ہیں، تو اسم اللہ اپنے پورے آب و تاب کے ساتھ ہمیں جلوہ گر دکھائی دیتا ہے.

تصویر سوم:



جمیعہ کلمات مقطعات کا نقش بہ ترتیب عمودی حصہ اول

| | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۳ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم |
| ۲ | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم |
| ۳ | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس |
| ۴ | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص |
| ۵ | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم |
| ۶ | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم |
| ۷ | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق |
| ۸ | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم |
| ۹ | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم |
| ۱۰ | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم |
| ۱۱ | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم |
| ۱۲ | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق |
| ۱۳ | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن |
| ۱۴ | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم |
| ۱۵ | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم |
| ۱۶ | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص |
| ۱۷ | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر |
| ۱۸ | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر |
| ۱۹ | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر |
| ۲۰ | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر |
| ۲۱ | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر |
| ۲۲ | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر |
| ۲۳ | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص |
| ۲۴ | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه |
| ۲۵ | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم |
| ۲۶ | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس |
| ۲۷ | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم |
| ۲۸ | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم |
| ۲۹ | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم |
| | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۳ |

جمیعہ کلمات مقطعات کا نقش بہ ترتیب عمودی حصہ دوم

| ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم |
| الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص |
| الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر |
| یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر |
| ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر |
| حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر |
| حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر |
| حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر |
| حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص |
| حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم | طه |
| حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس | طسم |
| حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم | طس |
| ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم | طسم |
| ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم | الم |
| الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم | الم |
| الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم | الم |
| المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس | الم |
| الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص | یس |
| الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم | ص |
| الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم | حم |
| المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق | حم |
| الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم | حمعسق |
| الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم | حم |
| کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم | حم |
| طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم | حم |
| طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق | حم |
| طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن | ق |
| طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم | ن |
| الم | طسم | طس | طسم | طه | کہیعص | الر | الر | المر | الر | الر | الر | المص | الم | الم |
| ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ |

## مقطعات کا اعجاز اور عربی تہجی

واضح ہو کہ مقطعات نہ صرف ابجد کا نصف ہیں، بلکہ کئی اور حروف کی اقسام کا نصف ہیں، اس کو ملاحظہ کیجیے، اور فیصلہ کیجیے، کہ کیا ایسا معجزہ دنیا کی کسی اور زبان میں ہوسکتا ہے بھلا؟ اس جدول **انصاف اجناس الحروف** کو میں نے علامہ زمخشری کی تفسیر کشاف سے مدد لے کر مرتب کیا ہے، بصورت دیگر یہ بطور جدول دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے۔

**انصاف اجناس الحروف**

| شمار | نصف اقسام واجناس | حروف مقطعات | | | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | نصف ابجد | ا | ل | م | ص | ر | ک | ھ | ی | ع | ط | س | ح | ق | ن |
| ۲ | نصف مہموسہ | ص | ک | ھ | س | ح | | | | | | | | | |
| ۳ | نصف مجہورہ | ا | ل | م | ر | ع | ط | ق | ی | ن | | | | | |
| ۴ | نصف شدیدہ | ا | ک | ط | ق | | | | | | | | | | |
| ۵ | نصف رخوۃ | ل | م | ر | ص | ھ | ع | ص | ح | ی | ن | | | | |
| ۶ | نصف مطبقہ | ص | ط | | | | | | | | | | | | |
| ۷ | نصف مفتحہ | ا | ل | م | ر | ک | ھ | ع | س | ح | ق | ی | ن | | |
| ۸ | نصف مستعلیہ | ق | ص | ط | | | | | | | | | | | |
| ۹ | نصف منخفضہ | ا | ل | م | ر | ک | ھ | ی | ع | س | ح | ن | | | |
| ۱۰ | نصف قلقلہ | ق | ط | | | | | | | | | | | | |

## قرآن مجید میں تمام نورانی و ظلمانی حروف

واضح ہو کہ حروف نورانی ایک ایسا عظیم تحقیقی کام ہے جس کے لئے کم از کم بھی ہزاروں صفحات درکار ہیں، چنانچہ جب قرآن کے حروف کے اور عددی نظام پر میں نے جو کام کیا ہے، وہ سینکڑوں صفحات پر پھیلا ہوا ہے، جنہیں اب شاید میں صرف اپنی یادداشت کے طور پر ہی رکھوں، اس لئے کہ یہ تمام جداول و مختلف فیہ حروف کی حرکات و اشکال پر کام ایک اور کتاب کا متقاضی ہے، جسے پیش کرنا فی الحال میرے بس سے باہر ہے، فلہذا میں نے اس تمام کام کا آموختہ دینے کی اپنے طور پر بھر پور کوشش کی ہے، میں آپ کو مزید کسی کتاب کے انتظار میں نہیں لگا سکتا، اس لئے وہ کام جو قرآن کی ہر ایک سورت پر کیا ہوا ہے، وہ ایک جہت سے ہی پھر بھی مزید ایک سو چودہ صفحات مانگتا ہے، اور یہ کتاب پہلے ہی زیادہ پھیل چکی ہے اس وجہ سے تمام حروف کو تمام سورتوں کے اعتبار سے نورانی اور ظلمانی کی تقسیم سے دس جداول میں آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں۔ واللہ الموفق

## حصہ اول قرآن پاک کے حروف نورانی وظلمانی

از سورہ اول تا سورہ دوازدہم

| ترتیب | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آیات | ۷ | ۲۸۶ | ۲۰۰ | ۱۷۶ | ۱۲۰ | ۱۶۵ | ۲۰۶ | ۷۵ | ۱۲۹ | ۱۰۹ | ۱۲۳ | ۱۱۱ | ۱۷۰۷ |
| اسم السورۃ | الفاتحہ | البقرۃ | آل عمران | النساء | المائدۃ | الانعام | الاعراف | الانفال | التوبہ | یونس | ھود | یوسف | متراکب اعداد |
| ا | ۲۲ | ۴۲۱۴ | ۲۳۵۱ | ۲۶۷۹ | ۲۰۴۱ | ۱۹۲۴ | ۳۳۳۴ | ۸۲۶ | ۱۶۷۱ | ۱۳۲۳ | ۱۲۷۷ | ۱۲۳۳ | ۲۱۸۰۵ |
| ل | ۲۳ | ۳۱۹۸ | ۱۸۸۸ | ۱۹۵۵ | ۱۳۶۰ | ۱۴۴۴ | ۱۵۲۶ | ۶۵۳ | ۱۳۲۷ | ۹۰۹ | ۷۹۱ | ۸۰۸ | ۱۶۰۰۱ |
| م | ۱۵ | ۲۱۹۲ | ۱۲۳۶ | ۱۳۰۳ | ۱۰۳۹ | ۱۰۵۸ | ۱۱۶۱ | ۳۵۵ | ۹۶۳ | ۶۵۱ | ۶۹۹ | ۳۸۸ | ۱۱۲۷۱ |
| ص | ۲ | ۱۵۶ | ۸۸ | ۱۲۴ | ۷۳ | ۶۹ | ۹۸ | ۲۹ | ۶۳ | ۳۲ | ۶۰ | ۶۱ | ۸۵۳ |
| ر | ۸ | ۸۷۳ | ۵۰۸ | ۳۸۹ | ۳۷۹ | ۵۰۳ | ۵۳۲ | ۱۸۵ | ۳۱۲ | ۲۵۵ | ۳۲۳ | ۲۵۵ | ۵۷۲۳ |
| ک | ۳ | ۸۳۲ | ۳۸۵ | ۵۸۲ | ۳۸۳ | ۳۶۸ | ۳۶۶ | ۲۰۰ | ۳۰۱ | ۳۶۰ | ۲۵۶ | ۲۱۹ | ۳۳۵۶ |
| ہ | ۵ | ۱۳۱۳ | ۷۶۳ | ۸۸۳ | ۶۱۷ | ۶۷۹ | ۷۳۳ | ۲۸۸ | ۷۳۹ | ۳۵۲ | ۳۸۳ | ۳۸۰ | ۷۲۳۶ |
| ی | ۱۳ | ۱۸۶۸ | ۱۱۵۵ | ۱۲۹۵ | ۹۶۸ | ۱۰۰۸ | ۱۰۳۹ | ۳۵۲ | ۸۱۳ | ۶۰۱ | ۶۵۵ | ۶۱۲ | ۱۰۳۹۱ |
| ع | ۶ | ۷۹۷ | ۳۸۳ | ۳۰۳ | ۳۳۸ | ۳۶۹ | ۳۰۰ | ۱۶۲ | ۳۱۳ | ۲۱۱ | ۲۲۳ | ۲۱۸ | ۳۸۳۵ |
| ط | ۲ | ۹۹ | ۵۰ | ۶۵ | ۵۲ | ۵۲ | ۵۶ | ۲۲ | ۳۳ | ۱۷ | ۲۸ | ۱۹ | ۴۹۶ |
| س | ۳ | ۳۵۰ | ۲۲۷ | ۳۰۶ | ۲۱۲ | ۲۱۲ | ۲۹۸ | ۷۰ | ۱۹۳ | ۱۲۹ | ۱۲۲ | ۱۶۶ | ۲۳۹۱ |
| ح | ۵ | ۳۲۸ | ۱۷۱ | ۱۹۶ | ۱۷۱ | ۱۶۰ | ۱۶۳ | ۵۲ | ۱۳۸ | ۹۸ | ۸۶ | ۱۰۱ | ۱۶۷۰ |
| ق | ۱ | ۵۵۳ | ۳۰۶ | ۲۵۵ | ۲۶۵ | ۲۷۱ | ۳۵۶ | ۱۰۹ | ۲۱۹ | ۱۸۱ | ۱۸۰ | ۱۹۳ | ۲۸۸۶ |
| ن | ۱۱ | ۲۰۱۹ | ۱۲۳۲ | ۱۳۳۳ | ۹۷۳ | ۱۰۱۰ | ۱۳۰۳ | ۳۲۷ | ۸۷۸ | ۶۸۹ | ۶۲۳ | ۶۳۲ | ۱۱۱۵۲ |
| د | ۳ | ۴۵۸ | ۲۵۲ | ۳۰۱ | ۲۳۱ | ۱۹۹ | ۲۳۶ | ۸۷ | ۲۰۷ | ۱۲۶ | ۱۳۶ | ۱۳۱ | ۲۳۹۸ |
| و | ۳ | ۲۱۲۹ | ۱۱۸۸ | ۱۳۶۵ | ۹۵۱ | ۱۰۲۳ | ۱۱۲۸ | ۳۸۹ | ۱۰۲۲ | ۵۵۲ | ۶۱۳ | ۳۸۷ | ۱۰۹۵۱ |
| ذ | ۱ | ۳۳۰ | ۲۱۸ | ۱۸۱ | ۱۸۲ | ۲۰۷ | ۲۲۹ | ۹۵ | ۱۳۵ | ۱۱۵ | ۹۶ | ۸۱ | ۱۸۸۰ |
| ش | ۰ | ۱۹۸ | ۸۶ | ۸۲ | ۹۳ | ۱۳۲ | ۸۳ | ۲۷ | ۳۹ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۲ | ۸۱۷ |
| ف | ۰ | ۷۵۱ | ۳۹۶ | ۵۰۳ | ۲۹۱ | ۲۹۳ | ۳۵۷ | ۱۵۳ | ۳۰۸ | ۲۱۶ | ۱۸۶ | ۱۹۸ | ۳۶۵۳ |
| ب | ۳ | ۹۱۸ | ۵۷۳ | ۴۷۸ | ۳۹۳ | ۴۵۳ | ۵۰۸ | ۱۷۳ | ۳۵۰ | ۲۲۸ | ۲۸۳ | ۲۶۹ | ۳۶۳۲ |
| ت | ۳ | ۹۷۰ | ۵۵۷ | ۵۶۱ | ۳۹۲ | ۴۰۳ | ۳۶۶ | ۱۶۲ | ۳۰۷ | ۲۵۳ | ۲۳۶ | ۲۳۳ | ۳۵۳۳ |
| ج | ۰ | ۲۰۰ | ۹۳ | ۱۲۶ | ۹۳ | ۱۱۷ | ۱۶۵ | ۳۸ | ۱۰۲ | ۸۳ | ۷۹ | ۸۰ | ۱۱۸۶ |
| غ | ۲ | ۷۵ | ۶۲ | ۹۲ | ۴۷ | ۵۰ | ۶۷ | ۲۵ | ۳۷ | ۲۰ | ۳۳ | ۲۸ | ۵۰۹ |
| ض | ۲ | ۱۳۳ | ۶۶ | ۱۰۱ | ۵۳ | ۶۶ | ۹۲ | ۲۷ | ۶۱ | ۳۳ | ۳۲ | ۳۲ | ۶۷۸ |
| ث | ۰ | ۱۲۸ | ۵۲ | ۷۵ | ۵۹ | ۵۸ | ۶۱ | ۱۸ | ۳۱ | ۳۰ | ۳۲ | ۲۹ | ۵۷۳ |
| ز | ۰ | ۱۰۷ | ۶۷ | ۵۱ | ۵۷ | ۶۶ | ۳۱ | ۲۳ | ۵۵ | ۲۶ | ۳۵ | ۳۳ | ۵۶۲ |
| خ | ۰ | ۱۹۱ | ۱۰۳ | ۱۲۸ | ۸۵ | ۷۵ | ۱۲۹ | ۳۳ | ۸۶ | ۳۰ | ۵۷ | ۷۱ | ۱۰۰۰ |
| ظ | ۰ | ۶۲ | ۳۶ | ۳۵ | ۱۸ | ۳۸ | ۳۳ | ۸ | ۲۹ | ۳۲ | ۲۳ | ۱۳ | ۳۵۹ |
| مجموع | ۱۳۹ | ۲۵۶۱۳ | ۱۳۹۰۵ | ۱۵۹۳۷ | ۱۱۸۹۲ | ۱۲۳۱۸ | ۱۳۰۷۱ | ۵۲۹۹ | ۱۰۸۷۳ | ۷۳۲۵ | ۷۶۳۳ | ۷۱۲۵ | ۱۳۳۰۳۰ |

## حصہ دوم قرآن پاک کے حروف نورانی وظلمانی

از سورہ سیزدہم تا سورہ بست وچہارم

| ترتیب | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آیات | ۴۳ | ۵۲ | ۹۹ | ۱۲۸ | ۱۱۱ | ۱۱۰ | ۹۸ | ۱۳۵ | ۱۱۲ | ۷۸ | ۱۱۸ | ۶۴ | ۲۸۵۵ |
| اسم السورۃ | الرعد | ابراہیم | الحجر | النحل | الاسراء | الکہف | مریم | طٰہٰ | الانبیاء | الحج | المومنون | النور | مترکب اعداد |
| ا | ۵۵۷ | ۵۵۰ | ۳۵۸ | ۱۱۲۵ | ۱۱۲۳ | ۱۰۹۸ | ۶۵۵ | ۸۶۶ | ۷۸۸ | ۸۰۳ | ۶۷۸ | ۸۲۷ | ۳۱۳۵۳ |
| ل | ۴۷۶ | ۴۴۸ | ۳۱۹ | ۹۸۵ | ۷۴۳ | ۶۵۹ | ۳۸۵ | ۵۸۳ | ۵۳۸ | ۶۸۷ | ۴۶۷ | ۷۱۷ | ۲۳۰۰۹ |
| م | ۲۵۷ | ۳۰۳ | ۲۵۴ | ۶۸۵ | ۴۳۱ | ۴۹۰ | ۲۸۷ | ۳۷۶ | ۳۹۷ | ۴۲۱ | ۳۸۳ | ۳۸۰ | ۱۶۰۳۵ |
| ص | ۲۰ | ۲۴ | ۲۳ | ۳۳ | ۳۱ | ۴۵ | ۲۶ | ۳۵ | ۳۲ | ۴۳ | ۲۰ | ۳۳ | ۱۳۱۹ |
| ر | ۱۳۵ | ۱۵۸ | ۹۴ | ۲۸۷ | ۲۹۹ | ۲۷۵ | ۱۶۷ | ۲۱۰ | ۱۸۸ | ۲۰۲ | ۱۸۱ | ۱۷۴ | ۷۰۹۴ |
| ک | ۱۰۴ | ۱۱۳ | ۸۵ | ۲۶۳ | ۲۵۸ | ۱۷۳ | ۱۳۷ | ۱۸۰ | ۱۵۶ | ۱۵۴ | ۱۳۰ | ۱۸۰ | ۶۳۸۹ |
| ہ | ۲۰۰ | ۱۵۸ | ۱۱۴ | ۳۴۴ | ۲۷۸ | ۳۶۴ | ۱۷۴ | ۲۵۰ | ۲۹۸ | ۳۳۱ | ۴۳۵ | ۳۵۲ | ۱۰۳۴۳ |
| ی | ۲۷۳ | ۲۷۰ | ۲۱۲ | ۵۹۴ | ۴۸۱ | ۴۸۱ | ۳۳۲ | ۵۰۱ | ۳۳۶ | ۴۷۲ | ۲۹۰ | ۴۹۳ | ۱۵۲۳۶ |
| ع | ۹۹ | ۹۵ | ۸۰ | ۲۳۰ | ۱۸۷ | ۲۰۶ | ۱۱۷ | ۱۷۲ | ۱۵۰ | ۱۶۴ | ۱۴۹ | ۱۷۹ | ۵۶۵۳ |
| ط | ۱۲ | ۱۱ | ۱۱ | ۲۵ | ۲۹ | ۳۹ | ۱۳ | ۲۸ | ۱۷ | ۳۰ | ۱۷ | ۲۴ | ۷۵۲ |
| س | ۷۰ | ۷۶ | ۶۶ | ۱۳۸ | ۱۳۷ | ۱۲۳ | ۶۵ | ۱۱۹ | ۹۹ | ۹۴ | ۶۶ | ۸۹ | ۳۵۴۳ |
| ح | ۴۲ | ۳۳ | ۴۲ | ۸۹ | ۸۸ | ۱۰۵ | ۶۳ | ۷۵ | ۷۵ | ۵۷ | ۶۱ | ۸۳ | ۲۳۸۳ |
| ق | ۸۷ | ۵۷ | ۸۳ | ۱۳۱ | ۱۵۵ | ۱۵۱ | ۸۶ | ۱۶۲ | ۱۰۵ | ۹۸ | ۱۰۹ | ۶۱ | ۳۱۷۱ |
| ن | ۲۲۹ | ۲۷۷ | ۳۱۹ | ۶۴۳ | ۵۳۰ | ۵۰۸ | ۳۳۰ | ۳۹۸ | ۵۱۰ | ۳۸۸ | ۴۲۷ | ۴۳۳ | ۱۶۱۵۵ |
| د | ۷۷ | ۷۳ | ۴۱ | ۱۲۳ | ۱۴۳ | ۱۷۰ | ۹۸ | ۱۰۳ | ۹۷ | ۹۶ | ۶۰ | ۸۸ | ۳۵۶۷ |
| و | ۲۷۷ | ۲۵۷ | ۲۰۰ | ۶۳۰ | ۴۹۶ | ۴۱۹ | ۲۷۰ | ۳۵۴ | ۳۹۶ | ۳۸۸ | ۳۵۴ | ۴۷۴ | ۱۵۴۶۶ |
| ذ | ۴۷ | ۵۳ | ۲۲ | ۱۲۲ | ۸۷ | ۱۰۶ | ۵۴ | ۶۵ | ۷۶ | ۸۹ | ۷۲ | ۸۵ | ۲۷۵۸ |
| ش | ۲۲ | ۲۵ | ۱۶ | ۶۴ | ۴۲ | ۴۷ | ۳۵ | ۴۲ | ۲۹ | ۳۴ | ۲۹ | ۴۴ | ۱۲۳۶ |
| ف | ۸۱ | ۸۳ | ۶۴ | ۱۹۳ | ۱۶۸ | ۱۷۳ | ۷۵ | ۱۸۴ | ۱۲۵ | ۱۳۲ | ۱۳۵ | ۱۳۲ | ۵۲۲۹ |
| ب | ۱۵۱ | ۱۳۴ | ۱۰۰ | ۲۶۹ | ۲۵۸ | ۲۷۱ | ۱۵۴ | ۱۷۹ | ۱۶۱ | ۱۷۸ | ۱۶۶ | ۲۰۸ | ۶۸۷۱ |
| ت | ۹۴ | ۱۱۴ | ۷۳ | ۲۳۹ | ۲۰۲ | ۲۲۵ | ۱۴۳ | ۱۸۴ | ۱۵۷ | ۱۴۳ | ۱۲۸ | ۱۹۹ | ۶۳۵۶ |
| ج | ۳۵ | ۳۴ | ۴۳ | ۷۱ | ۸۵ | ۸۹ | ۴۲ | ۶۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۳۹ | ۵۸ | ۱۸۵۴ |
| غ | ۱۵ | ۱۳ | ۸ | ۲۳ | ۲۱ | ۳۶ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۴ | ۱۴ | ۱۸ | ۲۷ | ۷۳۱ |
| ض | ۲۴ | ۲۲ | ۱۴ | ۳۲ | ۴۴ | ۳۱ | ۱۷ | ۳۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۰ | ۳۸ | ۱۰۰۸ |
| ث | ۱۶ | ۱۷ | ۴ | ۴۵ | ۲۷ | ۴۱ | ۱۹ | ۲۳ | ۱۳ | ۲۷ | ۳۱ | ۲۰ | ۸۵۶ |
| ز | ۲۱ | ۲۱ | ۱۹ | ۴۵ | ۳۸ | ۳۳ | ۱۰ | ۳۰ | ۱۷ | ۲۶ | ۱۷ | ۳۳ | ۸۸۱ |
| خ | ۲۳ | ۳۱ | ۲۳ | ۷۲ | ۶۱ | ۴۹ | ۳۱ | ۵۹ | ۳۳ | ۴۰ | ۴۹ | ۴۷ | ۱۵۲۰ |
| ظ | ۶ | ۱۱ | ۹ | ۲۲ | ۱۶ | ۱۷ | ۵ | ۵ | ۱۷ | ۱۳ | ۱۳ | ۱۷ | ۵۱۰ |
| مجموع | ۳۳۵۰ | ۳۳۶۱ | ۲۷۹۷ | ۷۶۴۳ | ۶۳۸۰ | ۶۳۲۵ | ۳۸۳۵ | ۵۲۸۸ | ۴۹۲۵ | ۵۱۹۶ | ۳۳۵۴ | ۵۵۹۶ | ۱۹۴۲۷۹ |

## حصہ سوم قرآن پاک کے حروف نورانی وظلمانی

### از سورہ بیست وپنجم تا سورہ سی وششم

| ترتیب | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آیات | ۷۷ | ۲۲۷ | ۹۳ | ۸۸ | ۶۹ | ۶۰ | ۳۴ | ۳۰ | ۷۳ | ۵۴ | ۴۵ | ۸۳ | ۳۷۸۸ |
| اسم السورة | الفرقان | الشعراء | النمل | القصص | عنکبوت | الروم | لقمان | السجدة | احزاب | سبا | فاطر | یٰس | متراکب اعداد |
| ا | ۶۸۱ | ۸۹۷ | ۷۶۷ | ۹۳۶ | ۷۱۴ | ۴۹۳ | ۳۳۷ | ۲۳۲ | ۹۸۰ | ۵۷۴ | ۵۲۱ | ۴۷۹ | ۳۸۹۸۲ |
| ل | ۴۴۴ | ۶۰۹ | ۵۲۸ | ۶۶۲ | ۵۵۰ | ۳۹۰ | ۴۹۳ | ۱۵۱ | ۷۰۸ | ۴۱۵ | ۳۹۵ | ۳۲۶ | ۲۸۴۸۰ |
| م | ۲۳۳ | ۲۸۱ | ۳۹۶ | ۴۵۷ | ۳۴۱ | ۳۱۴ | ۱۷۰ | ۱۵۵ | ۴۱۸ | ۲۸۷ | ۲۵۰ | ۳۰۹ | ۱۹۸۶۶ |
| ص | ۱۸ | ۲۵ | ۲۶ | ۳۹ | ۲۵ | ۱۶ | ۲۰ | ۸ | ۳۰ | ۱۲ | ۲۰ | ۲۲ | ۱۲۸۰ |
| ر | ۱۹۳ | ۲۱۶ | ۱۹۲ | ۲۱۶ | ۱۱۲ | ۱۲۰ | ۸۹ | ۶۳ | ۱۹۳ | ۱۵۱ | ۱۵۷ | ۱۳۱ | ۸۹۳۱ |
| ک | ۱۲۵ | ۱۸۶ | ۱۴۰ | ۱۷۸ | ۱۲۷ | ۱۲۰ | ۶۹ | ۴۶ | ۱۹۷ | ۱۱۵ | ۱۰۸ | ۷۷ | ۷۸۷۷ |
| ہ | ۱۶۳ | ۱۹۹ | ۲۶۶ | ۲۱۶ | ۲۲۷ | ۱۷۱ | ۱۴۴ | ۷۵ | ۲۱۰ | ۱۴۷ | ۱۷۶ | ۱۶۴ | ۱۴۷۷۴ |
| ی | ۳۰۱ | ۴۶۴ | ۳۶۳ | ۵۱۷ | ۳۴۰ | ۲۸۸ | ۱۷۴ | ۱۱۱ | ۴۵۸ | ۴۹۹ | ۲۵۳ | ۲۴۶ | ۱۹۰۱۹ |
| ع | ۱۰۹ | ۲۰۴ | ۱۳۴ | ۱۷۷ | ۱۱۴ | ۹۳ | ۶۳ | ۴۵ | ۱۵۱ | ۱۱۴ | ۷۸ | ۸۳ | ۷۰۱۸ |
| ط | ۱۱ | ۳۳ | ۲۷ | ۱۹ | ۱۷ | ۹ | ۶ | ۲ | ۲۳ | ۱۰ | ۸ | ۱۴ | ۹۳۲ |
| س | ۸۱ | ۹۳ | ۹۳ | ۱۰۱ | ۷۰ | ۷۰ | ۳۷ | ۳۱ | ۹۱ | ۵۹ | ۶۶ | ۴۷ | ۴۳۸۲ |
| ح | ۴۳ | ۵۹ | ۵۲ | ۷۱ | ۵۰ | ۴۳ | ۳۰ | ۱۱ | ۶۶ | ۳۶ | ۳۱ | ۴۰ | ۳۰۲۶ |
| ق | ۸۹ | ۱۳۳ | ۱۴۰ | ۱۴۷ | ۹۲ | ۷۷ | ۳۱ | ۳۸ | ۱۱۱ | ۹۴ | ۴۲ | ۷۲ | ۵۲۱۷ |
| ن | ۲۸۲ | ۶۰۲ | ۴۲۲ | ۵۶۴ | ۴۰۷ | ۲۷۵ | ۱۵۳ | ۱۵۸ | ۵۰۶ | ۲۸۸ | ۲۳۴ | ۳۰۱ | ۲۰۳۴۷ |
| د | ۶۴ | ۵۱ | ۹۸ | ۱۲۴ | ۶۴ | ۵۱ | ۴۶ | ۲۵ | ۱۰۵ | ۷۶ | ۶۳ | ۵۰ | ۳۳۸۴ |
| و | ۳۳۹ | ۴۳۹ | ۳۴۶ | ۴۴۴ | ۳۶۱ | ۲۸۰ | ۱۵۲ | ۱۲۱ | ۳۹۱ | ۲۶۹ | ۲۴۴ | ۲۲۴ | ۱۹۱۳۶ |
| ذ | ۸۷ | ۸۵ | ۵۶ | ۵۲ | ۶۷ | ۵۹ | ۲۰ | ۲۹ | ۸۱ | ۶۷ | ۵۸ | ۴۵ | ۳۳۶۴ |
| ش | ۲۷ | ۲۴ | ۳۷ | ۳۳ | ۲۱ | ۲۶ | ۱۸ | ۷ | ۲۸ | ۲۸ | ۲۴ | ۲۷ | ۱۵۳۶ |
| ف | ۷۳ | ۱۳۲ | ۱۱۶ | ۱۵۰ | ۱۰۱ | ۱۱۰ | ۵۳ | ۴۶ | ۱۲۲ | ۹۸ | ۹۳ | ۷۰ | ۶۴۰۳ |
| ب | ۱۳۶ | ۱۸۹ | ۱۵۲ | ۱۶۹ | ۱۲۸ | ۱۱۰ | ۷۵ | ۵۰ | ۱۶۲ | ۱۳۱ | ۱۰۳ | ۷۱ | ۸۴۷۷ |
| ت | ۱۰۸ | ۱۶۶ | ۱۷۶ | ۲۱۳ | ۱۲۱ | ۱۱۳ | ۶۳ | ۴۶ | ۱۸۰ | ۸۶ | ۸۸ | ۸۲ | ۷۸۹۹ |
| ج | ۵۴ | ۶۰ | ۵۵ | ۷۲ | ۴۷ | ۲۵ | ۱۹ | ۲۳ | ۶۲ | ۳۹ | ۳۸ | ۳۶ | ۲۳۸۴ |
| غ | ۹ | ۱۸ | ۱۱ | ۲۵ | ۹ | ۸ | ۱۴ | ۱ | ۱۸ | ۱۴ | ۱۸ | ۱۲ | ۸۸۸ |
| ض | ۲۳ | ۲۰ | ۲۴ | ۲۹ | ۱۶ | ۳۰ | ۱۳ | ۸ | ۲۳ | ۲۵ | ۲۰ | ۱۵ | ۱۲۵۵ |
| ث | ۲۰ | ۲۹ | ۱۲ | ۱۶ | ۱۸ | ۲۷ | ۹ | ۶ | ۱۴ | ۱۴ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۰۴۸ |
| ز | ۲۱ | ۴۰ | ۱۹ | ۱۹ | ۲۰ | ۱۵ | ۱۴ | ۸ | ۳۲ | ۳۰ | ۳۰ | ۱۸ | ۱۱۴۸ |
| خ | ۴۳ | ۳۸ | ۳۵ | ۳۸ | ۳۰ | ۲۵ | ۲۱ | ۱۰ | ۳۹ | ۱۴ | ۲۹ | ۲۹ | ۸۶۲ |
| ظ | ۹ | ۱۷ | ۱۶ | ۱۶ | ۸ | ۱۱ | ۷ | ۰ | ۱۷ | ۶ | ۸ | ۵ | ۶۳۶ |
| مجموع | ۳۷۸۶ | ۵۵۱۷ | ۴۲۷۹ | ۵۷۰۹ | ۴۲۰۰ | ۳۳۸۸ | ۲۱۲۱ | ۱۵۴۳ | ۵۰۱۸ | ۳۵۱۰ | ۳۱۵۹ | ۲۹۸۸ | ۲۳۸۷۵۹ |

## حصہ چہارم قرآن پاک کے حروف نورانی و ظلمانی

### از سورہ سی و ہفتم تا سورہ چہل و ہشتم

| ترتیب | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آیات | ۱۸۲ | ۸۸ | ۷۵ | ۸۵ | ۵۴ | ۵۳ | ۸۹ | ۵۹ | ۳۷ | ۳۵ | ۳۸ | ۲۹ | ۳۶۱۲ |
| اسم السورة | الصافات | ص | الزمر | غافر | فصلت | الشوریٰ | زخرف | الدخان | الجاثیة | احقاف | محمد ﷺ | الفتح | میزان اعداد |
| ا | ۶۱۲ | ۵۵۱ | ۷۴۱ | ۸۱۳ | ۵۶۵ | ۵۳۰ | ۵۲۸ | ۲۳۱ | ۳۲۰ | ۴۳۱ | ۳۸۲ | ۳۵۸ | ۴۵۰۳۳ |
| ل | ۴۴۳ | ۳۲۹ | ۹۲۳ | ۹۲۳ | ۳۵۴ | ۴۴۳ | ۳۷۰ | ۱۳۶ | ۴۳۱ | ۲۸۸ | ۲۹۹ | ۳۱۹ | ۳۲۹۲۹ |
| م | ۳۱۶ | ۲۰۶ | ۳۷۸ | ۴۷۷ | ۴۷۳ | ۲۹۷ | ۳۲۱ | ۱۴۷ | ۱۹۷ | ۲۲۲ | ۲۲۳ | ۲۰۲ | ۲۳۰۲۵ |
| ص | ۳۴ | ۲۹ | ۲۲ | ۳۳ | ۱۹ | ۲۸ | ۱۷ | ۴ | ۹ | ۲۰ | ۱۶ | ۱۳ | ۱۷۲۴ |
| ر | ۱۴۷ | ۱۲۵ | ۱۷۰ | ۲۰۹ | ۱۱۶ | ۱۳۹ | ۱۳۱ | ۶۱ | ۶۱ | ۹۶ | ۹۳ | ۹۶ | ۱۰۳۶۵ |
| ک | ۹۸ | ۸۸ | ۱۴۳ | ۱۸۷ | ۸۶ | ۹۳ | ۱۱۲ | ۵۰ | ۶۸ | ۷۷ | ۷۵ | ۸۳ | ۹۰۳۷ |
| ہ | ۱۸۳ | ۱۳۱ | ۲۸۸ | ۲۲۸ | ۱۷۲ | ۱۹۳ | ۲۰۸ | ۶۶ | ۱۱۰ | ۱۲۷ | ۱۵۶ | ۱۳۶ | ۱۴۷۹۰ |
| ی | ۴۷۹ | ۱۸۷ | ۳۹۴ | ۳۰۵ | ۲۸۵ | ۳۳۹ | ۲۵۵ | ۱۲۰ | ۱۸۱ | ۲۱۳ | ۱۵۹ | ۱۹۵ | ۲۲۰۳۱ |
| ع | ۱۱۱ | ۹۸ | ۱۲۵ | ۱۳۲ | ۱۰۲ | ۹۸ | ۱۳۱ | ۴۷ | ۶۰ | ۷۹ | ۷۳ | ۸۲ | ۸۱۵۶ |
| ط | ۲۱ | ۲۰ | ۱۱ | ۱۴ | ۸ | ۱۰ | ۱۰ | ۵ | ۳ | ۳ | ۱۶ | ۹ | ۱۰۶۱ |
| س | ۷۲ | ۵۳ | ۹۴ | ۹۹ | ۶۴ | ۵۳ | ۷۱ | ۲۲ | ۳۹ | ۴۷ | ۳۵ | ۵۲ | ۵۰۸۳ |
| ح | ۵۶ | ۵۲ | ۶۱ | ۶۲ | ۴۶ | ۵۱ | ۴۴ | ۱۴ | ۲۹ | ۳۳ | ۲۳ | ۳۱ | ۳۵۱۷ |
| ق | ۸۰ | ۷۴ | ۱۱۵ | ۱۰۷ | ۸۱ | ۵۷ | ۸۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۷۳ | ۳۸ | ۴۷ | ۶۰۳۴ |
| ن | ۴۴۳ | ۲۵۷ | ۳۶۹ | ۴۰۳ | ۲۹۵ | ۲۵۶ | ۳۲۹ | ۱۵۴ | ۱۵۰ | ۲۱۵ | ۱۷۶ | ۱۸۷ | ۲۳۵۷۱ |
| د | ۵۹ | ۶۹ | ۸۸ | ۱۱۵ | ۶۸ | ۶۴ | ۶۳ | ۱۵ | ۲۱ | ۵۷ | ۳۵ | ۵۹ | ۵۰۹۷ |
| و | ۲۷۳ | ۱۹۸ | ۳۳۰ | ۳۷۳ | ۲۵۲ | ۲۷۶ | ۲۸۵ | ۱۱۷ | ۱۵۸ | ۲۰۶ | ۱۹۸ | ۲۰۱ | ۲۲۰۱۳ |
| ذ | ۵۷ | ۶۲ | ۸۸ | ۹۱ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۵ | ۱۹ | ۳۰ | ۴۸ | ۴۳ | ۳۳ | ۴۱۰۳ |
| ش | ۱۹ | ۲۰ | ۳۴ | ۲۷ | ۳۰ | ۳۸ | ۲۱ | ۹ | ۷ | ۱۳ | ۱۰ | ۱۷ | ۱۷۸۱ |
| ف | ۱۱۴ | ۷۶ | ۱۳۲ | ۱۳۹ | ۹۲ | ۸۴ | ۹۴ | ۳۲ | ۴۳ | ۶۴ | ۷۳ | ۶۳ | ۷۴۰۷ |
| ب | ۱۵۵ | ۱۴۷ | ۱۷۷ | ۲۱۱ | ۹۵ | ۱۲۹ | ۱۴۰ | ۶۱ | ۶۹ | ۹۴ | ۷۲ | ۷۰ | ۹۷۹۷ |
| ت | ۱۰۴ | ۶۸ | ۱۶۱ | ۱۴۲ | ۹۸ | ۸۲ | ۱۱۲ | ۴۶ | ۹۵ | ۹۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۹۰۶۳ |
| ج | ۴۵ | ۳۶ | ۴۹ | ۴۱ | ۲۹ | ۳۲ | ۴۳ | ۱۵ | ۱۹ | ۲۵ | ۱۳ | ۳۰ | ۲۷۶۲ |
| غ | ۱۲ | ۱۵ | ۱۳ | ۱۹ | ۱۰ | ۱۴ | ۳ | ۵ | ۷ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۵ | ۱۰۲۲ |
| ض | ۱۴ | ۱۷ | ۳۲ | ۲۶ | ۱۶ | ۲۳ | ۲۴ | ۴ | ۱۳ | ۱۸ | ۱۸ | ۹ | ۱۳۶۹ |
| ث | ۱۲ | ۹ | ۲۹ | ۲۳ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۵ | ۱۰ | ۷ | ۱۲ | ۹ | ۱۲۰۳ |
| ز | ۲۳ | ۲۰ | ۳۴ | ۲۳ | ۲۳ | ۲۲ | ۱۱ | ۱۰ | ۱۶ | ۱۳ | ۹ | ۱۸ | ۱۳۷۰ |
| خ | ۴۳ | ۳۷ | ۵۰ | ۳۳ | ۲۵ | ۱۵ | ۳۲ | ۷ | ۱۶ | ۱۶ | ۱۶ | ۱۷ | ۲۱۵۰ |
| ظ | ۱۶ | ۷ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۰ | ۱۴ | ۱۱ | ۲ | ۶ | ۴ | ۴ | ۱۲ | ۷۴۳ |
| مجموع | ۳۷۹۰ | ۲۹۹۱ | ۴۷۴۱ | ۴۹۸۴ | ۳۲۸۲ | ۳۳۳۱ | ۳۵۰۸ | ۱۴۳۹ | ۲۰۱۴ | ۲۶۰۲ | ۲۳۶۰ | ۲۳۵۶ | ۲۷۶۳۵۷ |

## حصہ پنجم قرآن پاک کے حروف نورانی وظلمانی

### ازسورہ چہل ونہم تا سورہ شصت

| ترتیب | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آیات | ۱۸ | ۴۵ | ۶۰ | ۴۹ | ۶۲ | ۵۵ | ۷۸ | ۹۶ | ۲۹ | ۲۲ | ۲۴ | ۱۳ | ۵۱۶۳ |
| اسم السورۃ | حجرات | ق | ذاریات | الطور | النجم | القمر | الرحمٰن | الواقعہ | الحدید | المجادلہ | الحشر | الممتحنہ | متراکب اعداد |
| ا | ۲۹۲ | ۲۰۶ | ۲۲۸ | ۱۷۸ | ۲۶۳ | ۲۰۸ | ۳۳۰ | ۲۵۹ | ۳۷۹ | ۳۱۹ | ۳۱۲ | ۲۲۸ | ۳۸۲۳۶ |
| ل | ۱۹۳ | ۱۶۶ | ۱۵۸ | ۱۱۴ | ۱۴۷ | ۱۱۹ | ۱۳۸ | ۱۷۳ | ۳۱۳ | ۲۵۵ | ۲۷۰ | ۱۷۰ | ۳۵۱۴۵ |
| م | ۱۳۲ | ۱۱۵ | ۱۳۳ | ۱۴۷ | ۱۰۹ | ۱۰۸ | ۱۰۹ | ۱۷۵ | ۲۱۵ | ۱۶۹ | ۱۳۸ | ۱۳۰ | ۲۴۷۳۶ |
| ص | ۱۳ | ۱۲ | ۹ | ۱۳ | ۳ | ۱۳ | ۷ | ۱۷ | ۱۲ | ۱۲ | ۱۹ | ۶ | ۱۸۶۰ |
| ر | ۴۳ | ۵۲ | ۶۵ | ۵۸ | ۴۵ | ۱۰۶ | ۸۵ | ۶۲ | ۱۱۸ | ۵۱ | ۷۷ | ۵۰ | ۱۱۱۷۸ |
| ک | ۴۹ | ۴۳ | ۳۹ | ۳۱ | ۳۳ | ۵۷ | ۸۴ | ۳۹ | ۷۴ | ۳۸ | ۳۴ | ۶۶ | ۹۶۶۴ |
| ہ | ۶۸ | ۶۲ | ۷۱ | ۷۰ | ۸۲ | ۶۶ | ۴۳ | ۵۸ | ۱۳۶ | ۱۳۱ | ۱۲۷ | ۸۴ | ۱۵۷۸۷ |
| ی | ۱۴۲ | ۱۱۸ | ۱۱۶ | ۹۵ | ۱۳۰ | ۸۲ | ۹۸ | ۱۰۳ | ۲۰۲ | ۱۶۹ | ۱۳۵ | ۱۲۶ | ۲۳۵۴۷ |
| ع | ۴۳ | ۳۵ | ۳۹ | ۳۸ | ۳۴ | ۵۳ | ۱۸ | ۴۴ | ۶۱ | ۵۴ | ۳۸ | ۲۳ | ۸۶۵۶ |
| ط | ۶ | ۶ | ۷ | ۷ | ۷ | ۸ | ۱۰ | ۷ | ۵ | ۸ | ۴ | ۳ | ۱۱۳۹ |
| س | ۲۹ | ۲۷ | ۳۶ | ۲۶ | ۲۹ | ۳۲ | ۲۹ | ۲۲ | ۴۶ | ۳۸ | ۳۴ | ۲۳ | ۵۳۵۴ |
| ح | ۲۰ | ۲۶ | ۱۷ | ۱۷ | ۱۶ | ۲۱ | ۱۳ | ۴۱ | ۲۷ | ۲۹ | ۲۲ | ۳۰ | ۳۷۹۷ |
| ق | ۳۲ | ۵۷ | ۴۶ | ۲۸ | ۱۷ | ۴۸ | ۲۲ | ۳۵ | ۴۹ | ۲۷ | ۴۴ | ۲۷ | ۶۴۷۶ |
| ن | ۱۴۳ | ۱۱۲ | ۱۴۳ | ۱۱۷ | ۱۱۳ | ۱۲۱ | ۱۳۲ | ۲۰۱ | ۱۷۷ | ۱۶۲ | ۱۵۵ | ۱۳۴ | ۲۵۲۷۱ |
| د | ۱۷ | ۵۸ | ۱۸ | ۱۷ | ۲۸ | ۴۷ | ۷ | ۱۸ | ۳۷ | ۳۶ | ۳۱ | ۳۰ | ۵۴۴۱ |
| و | ۱۳۱ | ۱۰۹ | ۱۳۰ | ۱۱۹ | ۱۲۰ | ۹۸ | ۶۸ | ۱۵۲ | ۲۴۷ | ۱۸۷ | ۱۶۳ | ۱۳۰ | ۲۳۱۵۷ |
| ز | ۱۰ | ۲۳ | ۳۳ | ۲۰ | ۲۳ | ۴۲ | ۴۵ | ۱۶ | ۳۰ | ۳۶ | ۲۹ | ۱۷ | ۴۳۴۷ |
| ش | ۵ | ۱۳ | ۴ | ۹ | ۱۳ | ۱۴ | ۹ | ۲۱ | ۱۲ | ۱۸ | ۱۷ | ۴ | ۱۹۲۱ |
| ف | ۳۴ | ۳۲ | ۶۲ | ۳۴ | ۳۷ | ۵۰ | ۶۸ | ۴۰ | ۷۲ | ۴۵ | ۳۹ | ۳۱ | ۷۹۸۱ |
| ب | ۵۲ | ۷۶ | ۳۶ | ۶۳ | ۴۳ | ۵۸ | ۱۲۴ | ۶۱ | ۸۸ | ۶۲ | ۶۳ | ۵۰ | ۱۰۵۷۴ |
| ت | ۵۵ | ۳۰ | ۵۳ | ۳۵ | ۴۰ | ۳۶ | ۶۲ | ۶۰ | ۸۳ | ۶۳ | ۳۵ | ۵۸ | ۹۷۰۳ |
| ج | ۱۱ | ۲۳ | ۳۱ | ۱۰ | ۱۲ | ۱۹ | ۲۷ | ۲۰ | ۳۶ | ۲۴ | ۲۳ | ۱۹ | ۲۹۹۷ |
| غ | ۸ | ۷ | ۶ | ۸ | ۱۴ | ۵ | ۴ | ۴ | ۱۲ | ۵ | ۶ | ۹ | ۱۱۱۰ |
| ض | ۹ | ۶ | ۴ | ۴ | ۹ | ۶ | ۷ | ۷ | ۲۵ | ۵ | ۵ | ۴ | ۱۵۶۰ |
| ث | ۲ | ۱ | ۴ | ۵ | ۱۰ | ۲ | ۳ | ۱۵ | ۱۳ | ۱۰ | ۶ | ۲ | ۱۲۸۰ |
| ذ | ۳ | ۷ | ۵ | ۴ | ۱۶ | ۱۱ | ۷ | ۱۳ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۰ | ۵ | ۱۴۷۶ |
| خ | ۱۲ | ۱۶ | ۱۳ | ۵ | ۷ | ۷ | ۱۵ | ۱۰ | ۱۶ | ۱۲ | ۲۱ | ۹ | ۲۲۹۴ |
| ظ | ۳ | ۵ | ۲ | ۱ | ۴ | ۱ | ۱ | ۹ | ۸ | ۳ | ۴ | ۲ | ۷۸۷ |
| مجموع | ۱۳۹۳ | ۱۴۷۳ | ۱۵۱۰ | ۱۲۹۳ | ۱۴۰۵ | ۱۳۳۸ | ۱۵۸۵ | ۱۶۹۲ | ۲۴۷۵ | ۱۹۹۱ | ۱۹۱۳ | ۱۵۱۹ | ۲۹۶۱۴۳ |

## حصہ ششم قرآن پاک کے حروف نورانی وظلمانی

از سورہ شصتم ویکم تا سورہ ہفتاد ودوم

| ترتیب | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آیات | ۱۴ | ۱۱ | ۱۱ | ۱۸ | ۱۲ | ۱۲ | ۳۰ | ۵۲ | ۵۲ | ۴۴ | ۲۸ | ۲۸ | ۵۴۷۵ |
| اسم السورة | الصف | الجمعہ | المنافقون | التغابن | الطلاق | التحریم | الملک | القلم | الحاقہ | المعارج | نوح | الجن | متراکب اعداد |
| ا | ۱۳۸ | ۱۲۳ | ۱۱۳ | ۱۶۶ | ۱۷۹ | ۱۷۱ | ۲۰۳ | ۱۷۷ | ۱۷۵ | ۱۳۰ | ۱۸۶ | ۲۱۶ | ۵۰۲۱۴ |
| ل | ۱۲۲ | ۱۱۰ | ۱۱۴ | ۱۴۳ | ۱۵۲ | ۱۱۴ | ۱۴۲ | ۱۲۹ | ۱۱۳ | ۹۶ | ۱۰۶ | ۱۱۵ | ۳۶۶۰۱ |
| م | ۷۵ | ۷۱ | ۶۳ | ۹۰ | ۷۶ | ۸۴ | ۱۰۹ | ۱۲۰ | ۸۹ | ۹۸ | ۷۷ | ۷۱ | ۲۵۷۵۹ |
| ص | ۹ | ۳ | ۵ | ۱۱ | ۳ | ۸ | ۱۶ | ۱۵ | ۸ | ۱۱ | ۴ | ۸ | ۱۹۶۱ |
| ر | ۴۱ | ۲۲ | ۲۶ | ۳۰ | ۵۰ | ۴۸ | ۷۰ | ۳۸ | ۳۸ | ۳۷ | ۶۰ | ۴۸ | ۱۱۷۰۶ |
| ک | ۲۶ | ۲۴ | ۲۴ | ۳۵ | ۲۸ | ۳۲ | ۴۷ | ۵۳ | ۳۳ | ۲۰ | ۳۲ | ۱۹ | ۱۰۰۳۸ |
| ہ | ۵۵ | ۴۳ | ۵۳ | ۵۳ | ۸۷ | ۶۲ | ۵۹ | ۵۶ | ۸۶ | ۵۷ | ۳۴ | ۵۹ | ۱۶۳۹۱ |
| ی | ۹۱ | ۶۶ | ۵۴ | ۷۹ | ۸۴ | ۹۳ | ۱۱۷ | ۹۵ | ۱۰۰ | ۹۳ | ۵۵ | ۶۳ | ۲۳۵۲۷ |
| ع | ۱۸ | ۱۶ | ۲۰ | ۳۳ | ۴۴ | ۳۳ | ۳۶ | ۴۲ | ۳۸ | ۲۸ | ۲۵ | ۳۷ | ۹۰۳۶ |
| ط | ۴ | ۰ | ۱ | ۴ | ۳ | ۲ | ۶ | ۱۱ | ۹ | ۲ | ۵ | ۸ | ۱۱۹۳ |
| س | ۲۱ | ۸ | ۲۱ | ۱۹ | ۲۷ | ۱۰ | ۲۷ | ۲۵ | ۲۱ | ۱۳ | ۲۰ | ۲۶ | ۵۶۹۳ |
| ح | ۱۳ | ۱۰ | ۶ | ۱۶ | ۲۳ | ۱۶ | ۱۵ | ۱۹ | ۲۰ | ۱۰ | ۳ | ۱۶ | ۳۹۶۳ |
| ق | ۱۹ | ۱۴ | ۲۳ | ۱۴ | ۲۸ | ۱۷ | ۳۶ | ۲۱ | ۲۹ | ۱۶ | ۲۱ | ۲۵ | ۶۷۳۹ |
| ن | ۷۸ | ۴۸ | ۶۹ | ۶۷ | ۹۴ | ۹۸ | ۹۸ | ۱۳۱ | ۷۳ | ۸۰ | ۶۰ | ۱۱۳ | ۲۶۲۸۰ |
| د | ۱۹ | ۱۲ | ۱۲ | ۱۵ | ۳۲ | ۱۹ | ۱۷ | ۲۸ | ۱۲ | ۱۹ | ۲۵ | ۵۴ | ۵۷۰۵ |
| و | ۸۱ | ۶۳ | ۷۲ | ۱۱۱ | ۷۵ | ۷۷ | ۹۵ | ۹۶ | ۸۳ | ۸۳ | ۸۸ | ۷۲ | ۲۳۶۵۳ |
| ذ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۳ | ۱۶ | ۱۵ | ۱۱ | ۲۲ | ۱۹ | ۱۷ | ۲۳ | ۱۰ | ۷ | ۳۶۲۱ |
| ش | ۳ | ۳ | ۳ | ۶ | ۹ | ۳ | ۱۳ | ۵ | ۶ | ۷ | ۲ | ۱۲ | ۱۹۹۳ |
| ف | ۲۵ | ۱۸ | ۲۵ | ۳۶ | ۲۷ | ۲۴ | ۳۵ | ۲۸ | ۳۸ | ۲۳ | ۱۸ | ۲۵ | ۸۳۱۳ |
| ب | ۳۰ | ۱۷ | ۱۴ | ۳۸ | ۳۳ | ۴۳ | ۴۸ | ۵۵ | ۳۶ | ۳۰ | ۲۷ | ۳۶ | ۱۰۹۸۲ |
| ت | ۲۹ | ۲۷ | ۲۱ | ۳۶ | ۴۸ | ۵۰ | ۳۶ | ۳۸ | ۳۵ | ۱۹ | ۳۴ | ۱۷ | ۱۰۰۹۴ |
| ج | ۷ | ۳ | ۹ | ۶ | ۱۵ | ۱۴ | ۱۶ | ۱۳ | ۹ | ۱۵ | ۱۹ | ۱۷ | ۳۱۳۰ |
| غ | ۳ | ۲ | ۴ | ۸ | ۲ | ۷ | ۶ | ۸ | ۵ | ۴ | ۸ | ۵ | ۱۱۷۲ |
| ض | ۱ | ۸ | ۲ | ۶ | ۹ | ۸ | ۶ | ۴ | ۶ | ۳ | ۶ | ۶ | ۱۶۲۵ |
| ث | ۰ | ۷ | ۱ | ۳ | ۶ | ۴ | ۱ | ۶ | ۷ | ۲ | ۶ | ۱ | ۱۳۲۳ |
| ز | ۵ | ۷ | ۴ | ۶ | ۶ | ۵ | ۱۰ | ۴ | ۳ | ۴ | ۴ | ۳ | ۱۵۳۷ |
| خ | ۳ | ۴ | ۸ | ۷ | ۱۰ | ۸ | ۹ | ۹ | ۱۴ | ۱۰ | ۱۰ | ۵ | ۲۳۹۱ |
| ظ | ۵ | ۳ | ۰ | ۲ | ۴ | ۶ | ۱ | ۳ | ۳ | ۳ | ۲ | ۵ | ۸۲۳ |
| مجموع | ۹۳۶ | ۷۳۹ | ۷۸۰ | ۰۶۶ | ۱۷۰ | ۱۰۶۷ | ۱۳۱۶ | ۱۳۵۸ | ۱۱۰۷ | ۹۳۷ | ۹۳۷ | ۱۰۸۹ | ۳۰۶۵۷۶ |

حصہ ہفتم قرآن پاک کے حروف نورانی وظلمانی

ازسورہ ہفتادوسوم تاسورہ ہشتادوچہارم

| ترتیب | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آیات | ۲۰ | ۵۶ | ۴۰ | ۳۱ | ۵۰ | ۴۰ | ۴۶ | ۴۲ | ۲۹ | ۱۹ | ۳۶ | ۲۵ | ۵۹۰۹ |
| اسم السورۃ | المزمل | المدثر | القیامۃ | الدہر | مرسلات | النبا | النازعات | عبس | التکویر | الانفطار | المطففین | انشقاق | متراکب اعداد |
| ا | ۱۵۴ | ۱۶۲ | ۱۰۹ | ۱۹۹ | ۱۰۸ | ۱۷۴ | ۱۲۷ | ۸۶ | ۸۴ | ۵۹ | ۱۲۳ | ۸۲ | ۵۱۷۰۱ |
| ل | ۱۰۳ | ۱۰۴ | ۸۰ | ۹۱ | ۱۰۴ | ۷۰ | ۶۶ | ۳۵ | ۴۵ | ۳۱ | ۷۶ | ۳۹ | ۳۷۴۳۵ |
| م | ۵۲ | ۷۱ | ۴۰ | ۷۴ | ۷۳ | ۵۲ | ۴۸ | ۴۳ | ۲۷ | ۲۷ | ۶۳ | ۲۷ | ۲۶۳۵۷ |
| ص | ۸ | ۸ | ۴ | ۴ | ۷ | ۷ | ۲ | ۶ | ۳ | ۲ | ۱ | ۳ | ۲۰۱۶ |
| ر | ۴۷ | ۶۸ | ۳۲ | ۶۵ | ۳۲ | ۲۶ | ۴۱ | ۳۰ | ۱۸ | ۱۹ | ۳۰ | ۲۴ | ۱۲۱۳۸ |
| ک | ۲۴ | ۴۴ | ۱۶ | ۳۷ | ۳۷ | ۲۶ | ۲۳ | ۲۱ | ۹ | ۱۸ | ۳۲ | ۱۱ | ۱۰۳۳۶ |
| ہ | ۴۴ | ۴۹ | ۳۳ | ۶۳ | ۱۷ | ۱۹ | ۵۷ | ۵۱ | ۱۰ | ۶ | ۲۷ | ۲۳ | ۱۲۸۹۰ |
| ی | ۶۶ | ۸۲ | ۶۶ | ۹۱ | ۸۵ | ۴۵ | ۶۸ | ۴۷ | ۲۲ | ۳۱ | ۷۴ | ۳۳ | ۲۵۲۳۷ |
| ع | ۲۰ | ۳۲ | ۱۶ | ۲۶ | ۲۳ | ۱۹ | ۱۹ | ۱۳ | ۱۲ | ۸ | ۱۸ | ۸ | ۹۲۰۹ |
| ط | ۵ | ۳ | ۲ | ۱۲ | ۴ | ۳ | ۷ | ۳ | ۴ | ۱ | ۲ | ۲ | ۱۲۳۲ |
| س | ۱۷ | ۳۲ | ۲۵ | ۳۱ | ۸ | ۱۶ | ۱۹ | ۱۰ | ۱۶ | ۶ | ۱۴ | ۱۴ | ۵۸۹۱ |
| ح | ۵ | ۱۰ | ۵ | ۱۲ | ۳ | ۱۲ | ۱۲ | ۵ | ۸ | ۳ | ۶ | ۸ | ۳۰۵۳ |
| ق | ۲۰ | ۲۵ | ۲۷ | ۱۵ | ۱۸ | ۱۷ | ۱۱ | ۱۳ | ۸ | ۳ | ۱۳ | ۱۵ | ۶۹۲۸ |
| ن | ۵۸ | ۷۸ | ۵۳ | ۸۶ | ۶۷ | ۶۱ | ۴۶ | ۳۳ | ۳۰ | ۲۳ | ۷۰ | ۳۱ | ۲۶۹۱۶ |
| د | ۱۱ | ۲۶ | ۶ | ۱۸ | ۹ | ۱۱ | ۱۶ | ۵ | ۴ | ۸ | ۵ | ۵ | ۵۸۴۹ |
| و | ۷۱ | ۶۶ | ۴۴ | ۷۹ | ۷۳ | ۶۱ | ۴۲ | ۳۲ | ۳۶ | ۲۲ | ۶۹ | ۳۷ | ۲۵۲۸۵ |
| ذ | ۱۲ | ۲۵ | ۱۵ | ۱۵ | ۳۶ | ۱۲ | ۱۴ | ۹ | ۱۹ | ۷ | ۲۰ | ۱۰ | ۳۸۱۵ |
| ش | ۶ | ۱۴ | ۱ | ۱۷ | ۷ | ۵ | ۱۰ | ۹ | ۱۱ | ۲ | ۲ | ۳ | ۲۰۸۰ |
| ف | ۲۵ | ۳۳ | ۱۹ | ۲۶ | ۲۹ | ۲۳ | ۲۹ | ۲۲ | ۸ | ۱۳ | ۱۹ | ۱۳ | ۸۵۷۲ |
| ب | ۲۲ | ۳۲ | ۲۹ | ۳۵ | ۲۲ | ۳۹ | ۲۶ | ۱۹ | ۱۵ | ۱۴ | ۲۸ | ۲۴ | ۱۱۲۸۷ |
| ت | ۲۶ | ۳۶ | ۱۵ | ۲۴ | ۲۸ | ۲۷ | ۲۰ | ۱۸ | ۲۰ | ۱۲ | ۱۹ | ۱۶ | ۱۰۳۵۴ |
| ج | ۱۰ | ۸ | ۱۰ | ۱۴ | ۱۲ | ۱۹ | ۱۱ | ۶ | ۹ | ۳ | ۸ | ۲ | ۳۳۵۲ |
| غ | ۵ | ۲ | ۱ | ۱ | ۱ | ۳ | ۴ | ۴ | ۱ | ۲ | ۱ | ۱ | ۱۱۹۸ |
| ض | ۷ | ۵ | ۱ | ۵ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۲ | ۰ | ۴ | ۱ | ۱۶۶۰ |
| ث | ۶ | ۱۰ | ۵ | ۶ | ۴ | ۳ | ۴ | ۴ | ۱ | ۳ | ۵ | ۱ | ۱۳۷۶ |
| ز | ۳ | ۳ | ۲ | ۹ | ۱ | ۶ | ۴ | ۳ | ۲ | ۰ | ۳ | ۰ | ۱۵۷۳ |
| خ | ۸ | ۶ | ۴ | ۸ | ۳ | ۶ | ۱۲ | ۶ | ۱ | ۲ | ۳ | ۱ | ۲۴۵۱ |
| ظ | ۱ | ۱ | ۴ | ۲ | ۳ | ۲ | ۱ | ۱ | ۰ | ۱ | ۵ | ۲ | ۸۴۷ |
| مجموع | ۸۴۰ | ۱۰۱۵ | ۶۶۴ | ۱۰۶۵ | ۸۱۵ | ۷۶۶ | ۷۶۴ | ۵۳۸ | ۴۲۵ | ۳۲۶ | ۷۴۰ | ۴۳۶ | ۳۱۶۹۶۸ |

حصہ ہشتم قرآن پاک کے حروف نورانی ظلمانی

از سورہ ہشتاد و پنجم تا سورہ نود و ششم

| ترتیب | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آیات | ۲۲ | ۱۷ | ۱۹ | ۲۶ | ۳۰ | ۲۰ | ۱۵ | ۲۱ | ۱۱ | ۸ | ۸ | ۱۹ | ۶۱۲۵ |
| اسم السورۃ | البروج | الطارق | الاعلیٰ | الغاشیۃ | الفجر | البلد | الشمس | اللیل | الضحیٰ | الشرح | التین | العلق | مراکب اعداد |
| ا | ۶۷ | ۳۸ | ۳۵ | ۵۸ | ۱۰۲ | ۶۰ | ۴۸ | ۵۵ | ۲۸ | ۱۶ | ۲۵ | ۵۵ | ۵۲۳۰۸ |
| ل | ۵۷ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۶۶ | ۳۴ | ۲۰ | ۳۹ | ۱۸ | ۷ | ۲۱ | ۳۸ | ۳۷۸۴۷ |
| م | ۳۸ | ۱۹ | ۱۲ | ۲۶ | ۳۲ | ۲۷ | ۱۶ | ۱۳ | ۱۰ | ۳ | ۱۱ | ۱۳ | ۲۶۵۷۷ |
| ص | ۲ | ۳ | ۳ | ۵ | ۵ | ۶ | ۰ | ۲ | ۰ | ۲ | ۱ | ۳ | ۲۰۵۰ |
| ر | ۱۵ | ۱۵ | ۱۹ | ۱۷ | ۳۱ | ۱۰ | ۷ | ۱۲ | ۸ | ۱۳ | ۴ | ۱۴ | ۱۲۳۰۳ |
| ک | ۸ | ۷ | ۹ | ۱۰ | ۲۴ | ۸ | ۳ | ۶ | ۹ | ۹ | ۴ | ۱۰ | ۱۰۴۳۱ |
| ہ | ۲۴ | ۱۲ | ۱۲ | ۲۹ | ۲۰ | ۲۰ | ۲۸ | ۱۴ | ۵ | ۱ | ۴ | ۱۲ | ۱۷۰۷۱ |
| ی | ۳۶ | ۱۷ | ۴۱ | ۴۴ | ۵۶ | ۲۵ | ۱۸ | ۴۰ | ۱۹ | ۳ | ۱۴ | ۳۰ | ۲۵۵۸۱ |
| ع | ۱۴ | ۵ | ۵ | ۱۸ | ۱۶ | ۷ | ۴ | ۸ | ۴ | ۷ | ۲ | ۱۲ | ۹۳۳۱ |
| ط | ۲ | ۲ | ۰ | ۳ | ۳ | ۱ | ۲ | ۱ | ۱ | ۰ | ۱ | ۳ | ۱۲۶۲ |
| س | ۲ | ۵ | ۱۰ | ۱۰ | ۸ | ۷ | ۸ | ۱۲ | ۳ | ۴ | ۶ | ۸ | ۵۹۷۴ |
| ح | ۹ | ۱ | ۷ | ۴ | ۷ | ۹ | ۳ | ۳ | ۲ | ۱ | ۴ | ۰ | ۴۱۰۳ |
| ق | ۶ | ۹ | ۲ | ۳ | ۱۰ | ۱۰ | ۱۰ | ۵ | ۲ | ۱ | ۴ | ۸ | ۷۰۰۱ |
| ن | ۲۸ | ۱۶ | ۱۳ | ۲۳ | ۲۳ | ۲۴ | ۸ | ۲۲ | ۴ | ۸ | ۱۷ | ۲۳ | ۲۷۱۲۶ |
| و | ۲۴ | ۹ | ۴ | ۱ | ۱۹ | ۱۴ | ۶ | ۵ | ۶ | ۱ | ۶ | ۶ | ۵۹۲۸ |
| د | ۵۳ | ۱۵ | ۱۸ | ۴۳ | ۳۹ | ۴۴ | ۴۴ | ۲۱ | ۱۵ | ۵ | ۱۱ | ۷ | ۲۵۵۴۰ |
| ز | ۱۲ | ۲ | ۹ | ۶ | ۱۸ | ۷ | ۷ | ۹ | ۱ | ۳ | ۳ | ۶ | ۴۸۹۸ |
| ش | ۸ | ۰ | ۳ | ۲ | ۲ | ۲ | ۳ | ۳ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۲۱۰۴ |
| ف | ۱۱ | ۸ | ۱۳ | ۱۶ | ۲۳ | ۶ | ۱۰ | ۵ | ۹ | ۶ | ۵ | ۲ | ۸۶۸۶ |
| ب | ۱۴ | ۶ | ۸ | ۱۳ | ۲۵ | ۲۰ | ۱۰ | ۸ | ۴ | ۳ | ۵ | ۱۳ | ۱۱۴۱۶ |
| ت | ۱۴ | ۴ | ۶ | ۱۱ | ۲۰ | ۹ | ۳ | ۱۳ | ۵ | ۱ | ۴ | ۹ | ۱۰۳۵۳ |
| ج | ۷ | ۴ | ۴ | ۶ | ۹ | ۲ | ۲ | ۴ | ۴ | ۰ | ۱ | ۲ | ۳۲۹۷ |
| خ | ۱ | ۰ | ۱ | ۳ | ۱ | ۱ | ۲ | ۴ | ۱ | ۲ | ۱ | ۲ | ۱۲۱۷ |
| ض | ۱ | ۱ | ۰ | ۴ | ۴ | ۰ | ۲ | ۱ | ۳ | ۲ | ۰ | ۰ | ۱۶۷۸ |
| ث | ۳ | ۱ | ۳ | ۴ | ۶ | ۱ | ۲ | ۱ | ۱ | ۰ | ۱ | ۰ | ۱۳۹۹ |
| ذ | ۳ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۰ | ۱ | ۲ | ۰ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱۵۸۶ |
| غ | ۱ | ۳ | ۶ | ۲ | ۴ | ۱ | ۲ | ۳ | ۲ | ۰ | ۱ | ۳ | ۲۴۷۹ |
| ظ | ۱ | ۲ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۸۵۳ |
| مجموع | ۴۵۹ | ۲۲۹ | ۲۹۳ | ۴۷۸ | ۵۷۳ | ۳۳۵ | ۲۴۹ | ۳۱۴ | ۱۶۴ | ۱۰۳ | ۱۵۶ | ۲۸۱ | ۳۲۰۵۱۹ |

## حصہ نہم قرآن پاک کے حروف نورانی وظلمانی

### ازسورہ نود و ہفتم تا سورہ یکصد و ہشتم

| ترتیب | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ | ۱۰۱ | ۱۰۲ | ۱۰۳ | ۱۰۳ | ۱۰۵ | ۱۰۶ | ۱۰۷ | ۱۰۸ | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آیات | ۵ | ۸ | ۸ | ۱۱ | ۱۱ | ۸ | ۳ | ۹ | ۵ | ۴ | ۷ | ۳ | ۶۲۰۷ |
| اسم السورۃ | القدر | البینۃ | الزلزلۃ | عادیات | القارعۃ | التکاثر | العصر | الہمزۃ | الفیل | قریش | الماعون | الکوثر | متراکب اعداد |
| ا | ۱۶ | ۹۲ | ۳۴ | ۲۴ | ۳۱ | ۱۳ | ۱۷ | ۳۰ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۵ | ۹ | ۵۲۵۷۰ |
| ل | ۱۹ | ۴۵ | ۱۸ | ۱۸ | ۱۱ | ۱۹ | ۱۰ | ۳۰ | ۱۴ | ۹ | ۱۶ | ۴ | ۳۸۰۵۰ |
| م | ۹ | ۳۹ | ۱۱ | ۹ | ۱۶ | ۱۳ | ۲ | ۱۵ | ۹ | ۷ | ۹ | ۰ | ۲۶۷۰۶ |
| ص | ۰ | ۴ | ۱ | ۳ | ۰ | ۰ | ۵ | ۱ | ۲ | ۱ | ۲ | ۱ | ۲۰۷۰ |
| ر | ۱۰ | ۱۹ | ۱۳ | ۱۰ | ۸ | ۵ | ۳ | ۲ | ۶ | ۳ | ۲ | ۴ | ۱۲۳۸۸ |
| ک | ۳ | ۱۵ | ۱ | ۲ | ۶ | ۵ | ۰ | ۳ | ۵ | ۰ | ۳ | ۴ | ۱۰۴۸۸ |
| ہ | ۹ | ۳۱ | ۱۰ | ۸ | ۱۵ | ۲ | ۰ | ۱۵ | ۵ | ۵ | ۴ | ۱ | ۱۷۱۷۶ |
| ی | ۱۰ | ۳۶ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۲ | ۱۱ | ۲ | ۱۰ | ۱۱ | ۶ | ۱۷ | ۲ | ۲۵۷۲۳ |
| ع | ۱ | ۷ | ۳ | ۶ | ۵ | ۷ | ۲ | ۶ | ۵ | ۳ | ۶ | ۱ | ۹۳۹۳ |
| ط | ۱ | ۱ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۳ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱۲۷۲ |
| س | ۱ | ۱ | ۲ | ۲ | ۱ | ۳ | ۲ | ۱ | ۲ | ۰ | ۲ | ۰ | ۵۹۹۱ |
| ح | ۲ | ۵ | ۲ | ۵ | ۱ | ۲ | ۲ | ۳ | ۲ | ۱ | ۱ | ۱ | ۳۱۳۰ |
| ق | ۳ | ۴ | ۴ | ۳ | ۴ | ۳ | ۱ | ۱ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۵۷۰۲۵ |
| ن | ۷ | ۳۴ | ۶ | ۱۰ | ۱۰ | ۱۱ | ۵ | ۵ | ۱ | ۳ | ۱۱ | ۵ | ۲۷۲۳۴ |
| و | ۴ | ۹ | ۲ | ۷ | ۲ | ۰ | ۰ | ۱۰ | ۱ | ۱ | ۲ | ۰ | ۵۹۲۶ |
| و | ۳ | ۳۸ | ۷ | ۱۰ | ۱۳ | ۹ | ۱۰ | ۵ | ۲ | ۵ | ۷ | ۳ | ۲۵۶۴۲ |
| ز | ۱ | ۶ | ۵ | ۳ | ۰ | ۱ | ۱ | ۲ | ۰ | ۲ | ۶ | ۰ | ۳۹۲۵ |
| ش | ۱ | ۴ | ۲ | ۲ | ۳ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲ | ۰ | ۱ | ۲۱۱۹ |
| ف | ۴ | ۱۰ | ۱ | ۷ | ۷ | ۲ | ۱ | ۳ | ۲ | ۵ | ۲ | ۱ | ۸۷۳۵ |
| ب | ۲ | ۱۳ | ۳ | ۱۱ | ۲ | ۱ | ۳ | ۲ | ۲ | ۳ | ۲ | ۲ | ۱۱۴۶۶ |
| ت | ۲ | ۱۷ | ۵ | ۳ | ۳ | ۹ | ۳ | ۲ | ۳ | ۲ | ۳ | ۱ | ۱۰۵۰۶ |
| ج | ۱ | ۵ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۰ | ۱ | ۴ | ۱ | ۰ | ۰ | ۳۳۱۴ |
| غ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۲۱۸ |
| ض | ۰ | ۲ | ۲ | ۱ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۰ | ۱ | ۰ | ۱۶۸۶ |
| ث | ۰ | ۰ | ۴ | ۲ | ۳ | ۴ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۱۴۱۴ |
| ز | ۲ | ۲ | ۴ | ۰ | ۲ | ۱ | ۰ | ۲ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۵۹۹ |
| خ | ۱ | ۵ | ۳ | ۲ | ۱ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۲۴۹۴ |
| ظ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۸۵۴ |
| مجموع | ۱۱۴ | ۳۹۴ | ۱۵۶ | ۱۶۴ | ۱۵۸ | ۱۲۲ | ۷۰ | ۱۳۳ | ۹۶ | ۷۳ | ۱۱۴ | ۳۴ | ۳۲۲۱۵۱ |

# حصہ دہم قرآن پاک کے حروف نورانی وظلمانی

ازسورہ یکصد ونہم تا سورہ یکصد وچہاردہم

| ترتیب | ۱۰۹ | ۱۱۰ | ۱۱۱ | ۱۱۲ | ۱۱۳ | ۱۱۴ | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آیات | ۶ | ۳ | ۵ | ۴ | ۵ | ۶ | ۶۲۳۶ |
| اسم السورۃ | الکافرون | النصر | المسد | الاخلاص | الفلق | الناس | متراکب اعداد |
| ا | ۱۹ | ۱۷ | ۱۴ | ۶ | ۱۱ | ۱۸ | ۵۲۶۵۵ |
| ل | ۸ | ۷ | ۷ | ۱۲ | ۶ | ۱۲ | ۳۸۱۰۲ |
| م | ۹ | ۱ | ۷ | ۴ | ۵ | ۳ | ۲۶۷۳۵ |
| ص | ۰ | ۱ | ۱ | ۱ | ۰ | ۱ | ۲۰۷۴ |
| ر | ۱ | ۴ | ۲ | ۰ | ۵ | ۳ | ۱۲۴۰۳ |
| ک | ۳ | ۲ | ۱ | ۲ | ۰ | ۱ | ۱۰۴۹۷ |
| ھ | ۱ | ۴ | ۷ | ۴ | ۰ | ۲ | ۱۷۱۹۴ |
| ی | ۵ | ۴ | ۷ | ۳ | ۱ | ۳ | ۲۵۷۴۶ |
| ع | ۸ | ۰ | ۱ | ۰ | ۲ | ۱ | ۹۴۰۵ |
| ط | ۰ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۲۷۳ |
| س | ۰ | ۳ | ۳ | ۰ | ۳ | ۱۰ | ۶۰۱۰ |
| ح | ۰ | ۳ | ۳ | ۲ | ۲ | ۰ | ۳۱۴۰ |
| ق | ۱ | ۰ | ۰ | ۱ | ۶ | ۱ | ۷۰۳۴ |
| ن | ۹ | ۶ | ۴ | ۱ | ۵ | ۹ | ۲۷۲۶۸ |
| د | ۱۰ | ۳ | ۳ | ۵ | ۳ | ۱ | ۵۹۹۱ |
| و | ۸ | ۶ | ۳ | ۵ | ۵ | ۷ | ۲۵۶۷۶ |
| ذ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | ۳ | ۲ | ۳۹۳۲ |
| ش | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۴ | ۱ | ۲۱۲۴ |
| ف | ۱ | ۵ | ۱ | ۱ | ۳ | ۱ | ۸۷۴۷ |
| ب | ۸ | ۴ | ۸ | ۰ | ۳ | ۲ | ۱۱۴۹۱ |
| ت | ۴ | ۴ | ۵ | ۰ | ۱ | ۰ | ۱۰۵۲۰ |
| ج | ۰ | ۲ | ۱ | ۰ | ۰ | ۱ | ۳۳۱۷ |
| غ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | ۱ | ۰ | ۱۲۲۱ |
| ض | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۶۸۶ |
| ث | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۰ | ۱۴۱۴ |
| ز | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۵۹۹ |
| خ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۱ | ۱ | ۲۴۹۷ |
| ظ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۸۵۳ |
| مجموع | ۹۵ | ۷۹ | ۸۱ | ۴۷ | ۷۱ | ۸۰ | ۳۲۲۶۰۴ |

# باب نہم

# حروف مقطعات

# اور اسم اعظم

# پر علمی و تفصیلی

# تحقیق

# حقیقت اسم الاعظم

حروف نورانی اور اصل اسم اعظم

انتباہ! واضح ہو کہ جس باب کا آپ مطالعہ کرنے جارہے ہیں، وہ ایک نہایت ہی حساس موضوع ہے، جس پر آج تک تفصیلی اور علمی اور تحقیقی انداز سے قلم کم ہی اٹھایا گیا ہے، اور یہ حقائق آج تک ایک لاینحل مسئلے کے طور پر ہی رہے ہیں. یہ ایک ایسا معاملہ رہا ہے جسے ہر دور میں سلجھانے کی بہت سی کوششیں کی گئی ہیں، لیکن روایات کے ایک گراں انبار میں اس کی اصل کنہ حقیقت کہیں دب کر رہ گئی ہے، اور اسے سلجھاتے سلجھاتے بہت ہی الجھایا گیا ہے، اس معاملے پر اگرچہ ہم نے پہلے بھی قلم اٹھایا تھا، تو حاصل اس کا یہ رہا کہ:

*۔ عمر بھر میری قسمت میں صرف ہتر تھے۔*

ہونا یہ چاہیے تھا کہ کسی اور وجہ سے نہ ہی سہی پر اگر اس کو صرف ایک علمی معمہ ہی سمجھ کر حل کیا جاتا تو یقیناً آدمی کسی نتیجے پر پہنچ پاتا، لیکن اس طرح نہیں ہوا، بعض اوقات ان اصحاب کو جن کو میں کسی نہ کسی حوالے سے اہل علم سمجھتا تھا، وہ مجھ سے بچگانہ سوالات کرنے لگے، پھر حیران ہونا میرے لئے ایک یقینی امر تھا، کہ وہ بات جس کی آج تک تاریخ ایک مخصوص سمت بھی مقرر نہیں کرپائی، اس کو جب میں نے ایک علمی معاملہ سمجھ کر اٹھایا، وہ بات تو یونہی رہ گئی گویا وہ ہوا کے دوش پر گزرنے والی ایک مبہم سی آواز تھی اور بس!

لیکن تاریخ علم میں جب ایک بات کو بطور ایک علمی بحث لیا بھی گیا تو کیوں نہ اس پر تفصیلی بات بھی ہو چلے، اس لئے اس بات کے کئی ایک پہلوؤں کے علمی حل دینے کی میں نے اپنے طور پر ایا، سعیء بلیغ کی ہے، اور اس بات کو حل کرنے کے جتنے بھی طرائق تھے یا مددی مواد تھا، یا ایک کامل کسوٹی تھی، میں نے ساری کی ساری گوش گزار کردی ہے، اور ان حدود تک جن کی ابتداء کو بھی چھولینا، ایک کبھی نہ پورا ہونے والا خواب تھا، اب جب اس بات پراس حد تک تفاصیل دی گئی ہیں، اس کے بعد بھی اس کی اگر سمجھ نہ آئے، تو اس باب کو ایک الف لیلہ کی داستان. یا حاتم طائی کا طلسمی افسانہ سمجھ کر اس

باب سے آپ گزر جائیں، کہ یہ باب پھر آپ کے لئے نہیں ہے۔اوراس میں کی گئی بات کو
محض ایک دیوانے کی بے سروپا بات سمجھلیں، جس نے اس دور میں بات کی ہے، جس دور
میں شاید اسے نہ کرنا چاہیے تھا۔

اس پورے باب کے مخاطب وہ لوگ ہیں، جو اللہ ربِّ العزّت کے اسراروں کو سمجھنا چاہتے ہیں، جن کو خود اس نے اپنی حکمتِ کاملہ و بالغہ سے اپنے مقدس اسماء میں رکھا ہے، وہ ایک تماشا نہیں ہے، جسے آپ سرانجام دے کر آپ خوارقِ عادات امور کی لالچ میں اور اسی طرح کی نیت سے کریں۔ایسا کرنا حجابات کو کبھی مکشوف نہیں کرے گا،اور نہ ہی اس کی امید کی جاسکتی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

واضح ہوکہ پہلے ہی تلخ تجربے کے بعد میں نے سوچا تھا کہ اس باب کو میں ہمیشہ کے لئے بند کردوں گا، لیکن چونکہ کتاب ہذا کو میں اسمائے نور کی جامع کتاب بنانا چاہتا تھا،اس وجہ سے یہ مجھے مناسب ہی نہیں لگا،کہ حروف نور کا مسئلہ ہو،اور یہ اہم معاملہ اس میں شامل نہ ہو،بس اسی وجہ سے کہ یہ موضوع پہلے سے تشنہ رہا ہے،اس پر سیرحاصل مباحث پیش کیے جائیں تاکہ نورانی حروف کے باقی اسراروں کے ساتھ امت محمدیہ کو اس راز سے بھی آگاہ کردیا جائے،اور ایک قطعی علم کو روایات کے طومار سے نکال کر ایک علمی مسئلے کے طور پر پیش کیا جائے، یقیناً یہ ایک ایسا موضوع ہے،جس کے علمی بحث سے یہ دنیا خالی رہی ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس مرموز اسرار کی جس قدر عقدہ کشائی ممکن ہوسکتی ہے، میں کروں، تاکہ تاریخ اس عظیم راز کو اپنے دامن میں سمیٹ لے، تاکہ آج کی نسل اور آئندہ آنے والی نسلیں اس راز سے آگاہ ہونا چاہیں، تو اپنے طور پر لایعنی خرافات اور بے جا تاویلات میں الجھنے کے بجائے، ایک علم ایک موضوع کے طور پر اس پر غوروفکر کریں۔

واضح باد کہ اسم اعظم کے بارے میں لکھنا بہت ہی ذمہ داری اور تحقیق کا کام ہے، یہ اسطرح نہیں ہے کہ بچوں کا کھیل ہے، کہ جھٹ سے کوئی رائے پیش کردی جائے، اور ایک حساس موضوع کی اہمیت کا ادراک ہی نہ ہو، اور آدمی وہ بات کرنے بیٹھ جائے جس کا اسے علم ہی نہ ہو، اسم اعظم آج تک اس طرح کے لوگوں کی آراء کا تختۂ مشق رہا ہے، جن کو حقیقت کا کچھ بھی ادراک نہیں ہے۔ایک طرف کچھ ایسے مہربان بھی تاریخ کے ہر دور میں رہے ہیں، جو اس سے انکار کرتے آئے ہیں، اس لئے کہ ان کے اذہان اس بات کو

قبول نہیں کرتے ان کا ظن، ان کا قیاس اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ بزرگ و برتر کا کوئی ایسا اسم بھی ہو سکتا ہے جس کو اسم اعظم کہا جائے، لیکن پھر بھی اس اسرار کی تلاش میں اہل علم قرن ہا قرن سے سرگردان رہے ہیں۔ اس لئے کہ وہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ادراک جب ہوتا ہے تو آدمی یہ تمنا بہر صورت کرتا ہے کہ کاش! اسے یہ سعادت نصیب ہو۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ مخصوص الفاظ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی وہ عظیم غلطی پر ہیں، الفاظ کی اپنی ایک خاص الخاص اہمیت ہوتی ہے۔آئیے قرآن مجید سے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

﴿ وَإِذْ قُلْنَا ٱدْخُلُوا۟ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةَ فَكُلُوا۟ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَٱدْخُلُوا۟ ٱلْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا۟ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَٰيَٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ قَوْلًا غَيْرَ ٱلَّذِى قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ رِجْزًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ بِمَا كَانُوا۟ يَفْسُقُونَ ﴿٥٩﴾ ﴾ البقرة: ۵۸ – ۵۹

ترجمہ: اور جب ہم نے (ان سے) کہا کہ اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو، خوب کھاؤ (پیو) اور (دیکھنا) دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور حطۃ کہنا، ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔ تو جو ظالم تھے، انہوں نے اس لفظ کو، جس کا ان کو حکم دیا تھا، بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا، پس ہم نے (ان) ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا، کیونکہ نافرمانیاں کئے جاتے تھے۔

وہ لوگ جو محض ظن کی پیروی کرتے ہیں، وہ اس بابت کیا کہیں گے؟کہ صرف ایک لفظ کے نہ کہنے سے اور اس کی جگہ متبادل لفظ کہنے سے کیسے اللہ بزرگ و برتر نے ان پر عذاب نازل کیا تھا۔حالانکہ بظاہر نہ تو کوئی انہوں نے کوئی قتل کیا تھا، نہ ہی کبائر میں سے کوئی کام! جو محض ظن کے پیچھے چلنے والے حضرات سمجھتے ہیں کہ صرف اعمال ہی سب کچھ ہیں اور الفاظ کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔

یہ بات کہ الفاظ کی انتہائی خصوصی حیثیت ہوتی ہے اگر کسی کی سمجھ میں آجائے، تو وہ اپنے سابقہ عقائد سے اور اٹکل پچو ظنیات سے یقیناً رجوع کرے گا، اور تحقیق و ہدایت صرف اللہ کی طرف سے ہے، جسے چاہے دے،اور اگر جسے ملے، تو اس مل جانے میں

اس کا کوئی کارنامہ نہیں ہے، بلکہ ہدایت پر کوئی اگر چل پاتا ہے تو اس پر یہ اللہ ربّ العزّت کا لامتناہی کرم ہے۔

ہم لوگ تو آج تک قرآن کریم سے بھی اسماء الحسنیٰ پوری طرح مستخرج نہیں کرپائے، اور بات کرتے ہیں کہ اسم اعظم کا کوئی وجود نہیں !(اسماء الحسنیٰ کی قرآن مجید سے تخریج اور صحائح، سنن، مسانید و دیگر کتب تفاسیرسے تخریج کی میری کوشش ایک طویل عرصے سے جاری ہے اگر خدا نے چاہا تو ہر اسم پوری اسناد کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔)

ان تمہیدات میں ہم حجۃ الاسلام ابو حامد امام محمد الغزالي کی شہرہ آفاق کتاب کتاب المقصد الاسنيٰ في شرح اسماء الحسنيٰ سے اجمالی مباحث پیش کرتے ہیں کہ اللہ ربُ العزّت کے اسماء ننانوے سے زائد ہیں۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے پاک صرف ننانوے کی تعداد میں محصور نہیں ہیں بلکہ ان کے سوا بھی اسماء آئے ہیں۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں سے بعض اسماء کی بجائے ایسے اسماء مروی ہیں جو ان کے قریب قریب ہیں، اور ایسے اسماء بھی ہیں جو ان سے قریب المعنی نہیں ہیں۔

پہلے اسماء کی مثال الاحد بجائے الواحد کے اور القاہر بجائے القہار کے، اور الشاکر بجائے الشکور کے۔

دوسرے اسماء جو قریب المعنی نہیں ہیں۔ ان کی مثال الهادي اور الكافي اور الدائم اور البصير اور المنور اور المبين اور الجميل اور الصادق اور المحيط اور القريب اور القديم اور الوتر اور الفاطر اور العلام اور المليك اور الاكرم اور المدبر اور الرفيع اور ذو الطول اور ذو المعارج اور ذو الفضل اور الخلاق ہیں۔

قرآن مجید میں ایسے بھی اسماء آئے ہیں جو روایات میں متفق علیہ نہیں ہیں۔ جیسے جیسي المولي اور النصير اور الغالب اور القريب اور الرب اور الناصر ، اور باضافت اسماء بھی آئے ہیں۔ جیسے جیسي شديد العقاب اور قابل التوب اور غافر الذنب اور مولج الليل في النهار و مولج النهار في الليل اور مخرج الحي من الميت و مخرج الميت من الحي۔

حدیث شریف میں ایک اسم السید بھی آیا ہے۔روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہﷺ سے کہا یاسید، تو آپﷺ نے فرمایا سیّد اللہ تعالیٰ ہے۔غالباً آپﷺ کا مقصود یہ ہوگا کہ روبرو مدح کرنے سے منع فرمائیں۔ورنہ خود آنحضرتﷺ نے فرمایا ہے۔ انا سیّد ولد آدمِ ولا فخر، یعنی میں بنی آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر کی بات نہیں۔

احادیث میں اسم الدیان بھی وارد ہوا ہے اسی طرح الحنان اور المنان بھی آئے ہیں، اور بھی ایسے اسماء ہیں جو احادیث کی تلاش سے مل سکتے ہیں۔

اگر افعال سے اسماء کا اشتقاق جائز قرار دیاجائے تو ایسے افعال بہت سے ہیں جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ سے منسوب ہیں۔ جیسے یکشف السوء، وہ مصیبت دور کرتا ہے، اور و یقذف بالحق اور وہ حق کو ظاہر کرتا ہے۔اور و یفصل بینھم اور ان کے مابین فیصلہ کرتا ہے، وقضینا الیٰ بنی اسرائیل اور ہم نے بنی اسرائیل کے بارے میں فیصلہ کردیا۔

پس ان افعال سے جو اسماء مشتق ہوتے ہیں وہ الکاشف اور القاذف بالحق اور الفاصل اور القاضی ہیں۔ ایسے اسماء کا حصر و شمار نہیں۔

الغرض یہ بات ظاہر ہوگئی کہ اسمائے باریتعالےٰ صرف یہی ننانوے نہیں ہیں، جن کی ہم نے شرح لکھ رکھی ہے، بلکہ ہم نے شرح اسمائے باریتعالےٰ کے متعلق عام عادت کو ملحوظ رکھ کر ان پر اقتصار کیا ہے۔کیونکہ ایک مشہور روایت میں اسی قدر تعداد مروی ہے۔ یہ شمار شدہ اسماء اور تفصیلات جو حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہیں ۔صحیحین(صحیح بخاری اور صحیح مسلم)میں نہیں ہیں ۔

صحیح حدیثوں میں آنحضرتﷺ کا صرف یہ قول آیا ہے کہ :اللہ کے ننانوے نام ہیں جو ان سب کو پڑھے وہ جنت میں جائے گا۔رہا ان کا بیان اور تفصیل سو وہ ان میں مذکور نہیں۔

فقہاء اور علماء کا جن اسماء پر اتفاق واقع ہوا ہے ان میں مِن المرید اور المتکلم اور الموجود اور الشیء اور الذات اور الازلی اور الابدی بھی شامل ہیں ان پر خدا کا اطلاق کرنا

جائز ہے۔اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ: یہ نہ کہو کہ رمضان آیا کیونکہ رمضان اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے، ہاں یوں کہو کہ ماہ رمضان آیا۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے، جو شخص کسی رنج و غم میں مبتلا ہو اور وہ پڑھے:

اللهمَّ إِنِّي عَبْدُك ابْنُ عَبْدِك ابْنُ أَمَتِك، نَاصِيَتِي بِيَدِك، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُك، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُك، أَسْأَلُك بِكُلِّ اسْمٍ هوَ لَك، سَمَّيتَ بِهِ نَفْسَك، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِك، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَداً مِنْ خَلْقِك، أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَك، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ بَصَرِي، وَجِلاَءَ حُزْنِي، وَذَهابَ همِّي.

ترجمہ: الٰہی میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، میرے پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر جاری ہے، تیری قضا مجھ پر عادلانہ ہے، میں تجھ سے ہر اس اسم کے ساتھ جس کو تو نے اپنا نام مقرر کیا ہے یا تو نے اپنی کتاب میں اتارا ہے، یا اپنی کسی مخلوق کو سکھایا ہے، یا اپنے علم غیب میں جو تیرے نزدیک ہے، اس کو پسند کیا ہے، یہ سوال کرتا ہوں کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور میرے غم کی جلا میری فکر کا دور کرنے والا کردے۔

تو اللہ اس کا غم و رنج دور کردے گا اور خوشی اور فراغ بالی عطا کرے گا۔

اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَك کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ اسمائے باری تعالیٰ صرف وہی نہیں ہیں جو مشہور روایت میں آئے ہیں۔ ص ۱۵۶ تا ۱۵۸ کتاب مذکور

اسماء الحسنیٰ ننانوے سے زائد ہیں، اس حوالے سے امام غزالیؒ مزید فرماتے ہیں۔

اسمائے باری تعالیٰ ننانوے سے زائد ہیں اور جس حدیث میں ان اسماء کا حصر مذکور ہے وہ ایک قضیہ پر نہیں بلکہ دو قضیوں پر شامل ہے۔اس کی مثال یہ کہ ایک بادشاہ کے پاس ایک ہزار نوکر ہیں، اب کوئی شخص کہتا ہے کہ حضور اعلیٰ کے ننانوے نوکر ہیں، جو شخص ان سے مدد حاصل کرلے۔ دشمن اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔تو یہاں یہ تخصیص ان نوکروں کی مدد حاصل کرنے کے لحاظ سے ہے۔یا تو اس وجہ سے کہ وہ ننانوے نوکر زیادہ طاقتور ہیں

اور یا اس لئے کہ ننانوے کی تعداد دفع اعداء کے لئے کافی ہے جس میں مزید کسی اضافے کی ضرورت نہیں ہے۔یہ تخصیص اس لحاظ سے نہیں کہ صرف وہی نوکر موجود ہیں۔
ص۱۵۹ کتاب مذکور

اس سوال کے جواب میں کہ:

کیا اسم اعظم ان میں داخل ہے یا نہیں؟ اگر داخل نہیں ۔تو پھر اسم کیونکر اسم اعظم کہلا سکتا ہے، جو ان اسمائے عظمیٰ سے خارج ہے۔اور اگر داخل ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ جبکہ اسم اعظم نبیوں اور ولیوں کو معلوم ہوتا ہے۔اور ۹۹ عام مشہور ہیں، سنتے ہیں کہ آصف بن برخیاء جو بلقیس کے تخت کو لمحہ بھر میں لائے تھے،تو وہ اسم اعظم جانتے تھے،اور جو شخص اس کو جانتا ہے وہ بڑی بڑی کرامات دکھاتا ہے؟

امام غزالیؒ نے فرمایا: یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اسم اعظم اس تعداد سے جو حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے، خارج ہو ۔اور ان اسماء کی عظمت تمام مشہور و معروف اسماء کے مقابلے ہو، نہ کہ اسم اعظم انہیں اسماء میں شامل ہو،لیکن عام لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کونسا اسم ہے۔ ص ۱۶۱ کتاب مذکور

امام غزالیؒ آگے رقم طراز ہیں کہ: میں نے بلاد مغرب کے ایک حافظ کے سوا اور کوئی عالم نہیں دیکھا جس نے ان اسماء کو جمع کرنے کی کوشش کی ہو،اس شخص کا نام ابن حزم ہے۔وہ کہتا ہے کہ مجھے اسی(۸۰) اسماء باری تعالیٰ معلوم ہیں، جو قرآن مجید اور صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں۔ باقی اسماء بھی حدیثوں میں اجتہادی غور و فکر سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

میرے خیال میں ان کو وہ حدیث نہیں پہنچی جس میں اسماء باری تعالیٰ کا شمار درج ہے،اور اگر پہنچی ہے۔تو اس کی اسناد کو ضعیف سمجھا ہوگا یا اس کو چھوڑ کر ان روایات کی طرف رجوع کیا ہوگا، جو صحیح احادیث میں آئے ہیں، پس جو شخص اس طریق سے ان اسماء کو جمع کرکے یاد کرے اس کو اس اجتہاد میں یقیناً سخت تکلیف اٹھانی پڑے گی ایسا شخص فی الواقع جنت میں جانے کے لائق ہے،بخلاف اس کے ان اسماء کو یکبارگی زبانی یاد کرنا سہل ہے جو مشہورہ روایت میں آئے ہیں۔ ص ۱۶۴ و ۱۶۵ کتاب مذکور

یہاں موضوع کے حوالے سے مکاشفات اسرار کے بیانات کو بغرض استفادہ پھر درج کیا جاتا ہے، تاکہ موضوع مکمل ہوسکے، اس لئے کہ حروف نورانیہ کا ذکر ہو اور اسم اعظم کا ذکر نہ ہو یہ مناسب نہیں لگتا۔

مکاشفات اسرار میں ہے کہ: حروف نورانی وہ حروف ہیں جو قران مجید کی ۲۹ سورہ شریفوں کے اوائل میں ہیں، انہیں حروف مقطعات بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ان کی ترتیب تلخیص شدہ یہ ہے۔

﴿ الٓرٰ كٓهيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ ﴾ = ۶۹۳

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ''ہر چیز کا علم قرآن مجید میں ہے اور قرآن کریم کا علم ان حروف میں ہے جو سورتوں کے شروع میں ہیں''۔ بعض علماء نے انہی حروف کو اسم اعظم قرار دیا ہے جو باطناً و ظاہراً ہے، اور مشائخ، اہل تحقیق، ائمہ دین اور علمائے شریعت فرماتے ہیں کہ اسم اعظم اسمائے ظاہرہ میں سے ہے۔ مراد یہ کہ اسم اعظم ظاہر ہے لیکن پردہ کے پیچھے ہے۔ بہرحال یہ طے شدہ بات ہے کہ قران شریف کے یہ حروف مفاتیح العلوم جمیعہ معلومہ و غیر معلومہ از عوام الناس ہیں۔ ان حروف میں ایک راز یہ بھی ہے کہ ان حروف کی معنی و مفہوم سوائے اللہ پاک کے کوئی نہیں جانتا۔ یہ ایک طرح سے قدرتی مخففات(Code Words) ہیں۔ جن میں حضورﷺ سے بات کی گئی ہے۔ انہیں تو بھیجنے والا اور جسے بھیجے گئے ہیں وہی کامل واکمل و جود جانتے ہیں (کہ یہ ان کی آپس کی راز و نیاز کی باتیں ہیں) حتیٰ کہ پیغام لانے والا وحی جبرائیل بھی انہیں نہیں جانتا۔ حقیقت ماہیت الحروف کی اعجازیہ طور پر حاملین اسم اعظم کو تفویض کے طور پر الہام ہوئی۔ اور انہوں نے صدیوں سے لاینحل عقدہ کی کشائی کی بھی تو اپنے آپ تک محدود رکھا اور آنے والی نسلوں کے لئے کوئی دقیقہ تک بھی وضاحت کے لئے نہیں چھوڑا۔ اور متقدمین میں سے کافی بزرگان اسلام نے اپنی اپنی علمی بساط کے مطابق تشریح بھی کی ہے، جوکہ کتب تاریخ کی وساطت سے ہم تک پہنچی ہے۔ جیسے کہ حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت منسوب ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ﴿ الٓمٓ ﴾ کی معنی ''میں اللہ ہوں اورمیں چاہتا ہوں'' اور﴿ الٓمٓرٰ ﴾ کی معنی ہے ''میں اللہ ہوں جانتا اور دیکھتا ہوں'' اور یہ تشریح بجائے خود وضاحت طلب

ہے۔ اس لئے کہ اگر﴿ الٓرٰ ﴾ کی معنی ''میں اللہ ہوں اورمیں چاہتا ہوں'' تو ﴿ الٓمٓرٰ ﴾ کی معنی میں﴿ الٓرٰ ﴾ کا ترجمہ پہلے آنا چاہیے، یعنی ''میں اللہ ہوں او رمیں چاہتا ہوں''اس کے بعد'' ر''کاترجمہ آنا چاہیے، پھر چاہیے وہ جانتا ہوں ہو یا دیکھتا ہوں ہو، جبکہ اس طرح نہیں ہے۔

ابو العالیہ کہتے ہیں کہ ان حروف میں سے ہر حرف اسمائے الٰہی میں سے ایک قسم کی کنجی ہے اور ان کا خیال حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہی کے ترتیب کردہ ان حروف کے اسماء سے ماخوذ ہے جیسے کہ الف سے ''اللہ'' ل سے ''لطیف'' م سے.''ملک'' ص سے ''صمد'' ر سے ''رحیم''ک سے ''کریم'' ھ سے ''ھادی'' یہ سے ''یؤدُ'' ع سے ''عالی'' ط سے ''طیب'' س سے ''سمیع'' ح سے ''حاکم'' ق سے.''قیوم'' ن سے ''نافع'' اور دعا مانگنے میں ان اسماء عظام کو وسیلہ گردانںے کے لئے کہا ہے۔

میری اصل سے یہی کوشش ہوتی ہے کہ جس مضمون کو لکھا جائے اسے کسی بھی پہلو سے تشنہ نہ رہنے دیا جائے۔ اس لئے اب میں حروف کے اس خاص الخاص راز سے آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ آپ بلا شبہ سب اعمال چھوڑ دیں اور اٹھائیس حروف کے اٹھائیس اسماء کو لے لیں تو وہ موجودات میں سے ہر امر پر تصرف کے لئے کافی ہیں۔ (یہ اسماء آپ کو ہماری کتاب اسماء الحسنیٰ میں ملیں گے،یہ زیر ترتیب کتاب اگر تائید ایزدی سے شایع ہوئی تو)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منسوب یہ تحقیق سراسم کی حد تک تو صحیح ہے لیکن مندرجہ بالا اسماء ان حروف پر دال نہیں یہ حقیقت ہے اور یہی راقم کے مشاہدہ کا نچوڑ بھی ہے۔ اس لئے کہ حروف کے جو اسماء ہیں وہ انہی کے اعداد ملفوظی کے برابر ہیں۔جیسے کہ غ (غین)، غنی (۱۰۶۰) ، ش (شین)، رفیع (۳۶۰)، ا (الف)، کافی (۱۱۱) علی ہذالقیاس۔ اسی طرح اٹھائیس حروف ملفوظی سے اٹھائیس اسماء نکالیں اسی سے راز اسرارالحروف حل ہوگا اور اس سلسلے میں ایک وضاحت کرتا چلوں کہ اٹھائیس حروف میں سے بارہ حروف مسروری کو ملفوظی کرنے سے آخر میں الف کے بجائے ''ی'' آجاتی ہے اور اسی طرح ان کو حروف قائمہ بھی کہا گیا۔ مثلاً حاء۔ (حی) طاء۔ (طوئے) فاء۔ (فے) علی ہذالقیاس۔ مجھے کہیں بھی واضح طور پر حقیقت نہیں ملی۔ جہاں کہیں بھی کوئی بات ہوئی تو مبہم سی۔ ملفوظی کا یہ متضاد مسئلہ میں نے اس طریقے سے حل کیا ہے کہ مثلاً حروف

نورانی کی ﴿ کٓھٰیٰعٓصٓ ﴾ تو یہ اس طرح پڑھنے میں آتا ہے کہ کاف، ھا، یا، عین، صاد۔ اس طرح نہیں ہے کہ کاف، ہے، یے، عین، صاد۔ اس لئے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ حروف مسروری اسی طریق پر درست ہیں کہ ان کے آخر میں حرف ''ی'' کے بجائے ''الف'' آئے، لہٰذا ''ی'' قائمہ کا نظریہ سوفیصد غلط ہے،اور اس اساس پر قائم کیے جانے والے تمام تر اعمال محض ایك ذہنی اختراع ہیں اور اس سے زائد ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے،اس بات کو آپ نے ملحوظ نگاہ رکھنا ہے۔ اوراسی طریقے سے آپ کو اسماء نکالنے ہیں کہ آپ حروف مسروریہ میں بینات میں الف تصور کریں نہ کہ ''ے'' اور ان ہی اسماء پر مجاہدہ کرلیں۔اگر حقیقت کی طرف ادراک پہنچ گیا تو بالیقیناً کرامات ظہور میں آئیں گی۔

## ان حروف کے معروف خواص جو کہ ہم تك پہنچے۔

حضرت ابن حنیفہ سے کسی شخص نے ﴿ کٓھٰیٰعٓصٓ ﴾ کے معنی دریافت کیے تو فرمایا کہ اگر میں تم کو بتلادوں تو پانی پر چلے اور تیرے پاؤں تر نہ ہوں۔ سہیل بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھم بلخیؒ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یٰس کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا اس میں ایک ایسا اسم ہے جو شخص نیک و فاسق اس سے دعا کرے قبول ہو۔ حدیث صحیح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا جب کل تم دشمن سے ملاقات کرو تو یہ کہو'' حٰمٓ لَا یُنصَرُوْنَ'' حضرت علیؓ بھی اسی طرح دعا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ یَا ﴿ کٓھٰیٰعٓصٓ ﴾ وَیَا ﴿ حٰمٓ عٓسٓقٓ ﴾ واغفرلنا وَارْحَمْنَا۔ اور فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو۔ ان حروف میں سے بعض کو ننانوے اسمائے حضرت محمد ﷺ میں بھی شامل کیا گیا ہے اور دس حروف ﴿ کٓھٰیٰعٓصٓ ﴾ اور ﴿ حٰمٓ عٓسٓقٓ ﴾ کو مفاتیح الاعمال و الاحکام بھی کہا گیا ہے۔ قرآن ایک بحر بے کنار ہے اس میں سبھی کچھ موجود ہے اور ان دس حروف کا راز بعض اہل علم کو قرآن مجید ہی میں سے ملا اور ایسی پانچ آیات نکل آئیں جن کے

اول میں ک اور آخر میں ح ہے

اول میں ھ اور آخر میں م ہے

اول میں ی اور آخر میں ع ہے

اول میں ع اور آخر میں س ہے

اول میں ص اور آخر میں ق ہے۔

ملاحظہ کیجیے اگلے صفحے پر یہ کامل آیات

# آیاتِ خمسہ

| حرف اول | آیات | حرف آخر | قرآن میں مرقوم |
|---|---|---|---|
| ک | ﴿ كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ ٱلرِّيَٰحُ ﴿٤٥﴾ ﴾ | ح | الکہف: ۴۵ |
| ھ | ﴿ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ ﴾ | م | الحشر: ۲۲ |
| ی | ﴿ يَوْمَ ٱلْءَازِفَةِ إِذِ ٱلْقُلُوبُ لَدَى ٱلْحَنَاجِرِ كَٰظِمِينَ مَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ ﴾ | ع | غافر: ۱۸ |
| ع | ﴿ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِٱلْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ ٱلْجَوَارِ ٱلْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَٱلَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَٱلصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ ﴾ | س | التکویر: ۱۴ ـ ۱۸ |
| ص | ﴿ صٓ وَٱلْقُرْءَانِ ذِى ٱلذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فِى عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿٢﴾ ﴾ | ق | ص: ۱ ـ ۲ |

انہی آیات کو اگر کسی وفق یا طلسم پر دم کیا جائے تو اس کے اثرات کے فوری طور پر رواں ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ خالی ان آیات کو بھی مقصد تصور میں رکھ کر پڑھا جائے تو فوراً مقصد ظہور پذیر ہوتا ہے۔ نیز علوم روحانیہ میں تصاریف کے حوالے سے سب سے زیادہ مستعمل ہونی والے آیات مقدسہ ہیں، جن سے عمل میں تاثیر پیدا کرنے کے لئے استفادہ کیا جاتا ہے۔ ایک روایت ہے کہ محمد بن قاسم کے ہندوستان آنے سے کچھ عرصہ پہلے ایک عورت کے بارے میں مشہور تھا جو ایک دن میں بُعدالطرفین سے ہوکے آتی تھی۔(طئی الارض) جس نے یہی بتایا کہ میں کاف سے لے کر قاف تک سفر کرتی ہوں۔

ایک صاحب نے حجاب الابصار کے لیے بھی ان آیات کو مفید جانا ہے۔ ان دس حروف کے بارے میں حضرت علیؓ کے اشعار بھی ہیں جن میں ان حروف پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر سے ایک دن پہلے میری ملاقات خواجہ خضر علیہ السلام سے ہوئی۔ میں نے کہا مجھے کوئی ایسی دعا بتائیے کہ جس سے میں دشمنوں پر غالب آسکوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الٓمّٓ و الٓمّٓ و الٓمّٓصٓ و الٓرٰ و الٓرٰ وَ الٓمّٓرٰ وَ الٓمّٓرٰ و الٓرٰ و الٓرٰ و کٓھٰیٰعٓصٓ و طٰهٰ و طٰسٓمّٓ و طٰسٓ و طٰسٓمّٓ و الٓمّٓ و الٓمّٓ و الٓمّٓ و الٓمّٓ و یٰسٓ و صٓ و حٰمٓ و حٰمٓ و حٰمٓ و حٰمٓعٓسٓقٓ و حٰمٓ و حٰمٓ و حٰمٓ و قٓ و نٓ یامَنْ ھُوَ ھُوَ یامَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ اغْفِرْ لِیْ وَ انصُرْنِیْ اِنَّكَ عَلٰی شَیْءٍ قَدِیْرٌ*

## ریاضت حروف نورانی زکات صغیر

ان حروف کی تین مہینے کی جوزکات مقرر کی گئی ہے۔ وہ بہت وقت اور محنت مانگتی ہے۔ آج کے اس مسلسل دوڑتے ہوئے دور میں قریباً ایک مشکل امر ہے ہم جو زکات پیش کر رہے ہیں وہ بہت ہی آسان ہے اور عام چلّہ کی طرح ادا کی جاتی ہے۔ جو فوائد و خواص میں کسی طور پر بھی کم نہیں۔ کہتے ہیں کہ حروف کتابِ سلیمان علیہ السلام میں بھی تھے جس سے حکمرانی کی، اور آصف بن برخیا نے پلک جھپکتے میں منوں وزنی تختِ بلقیس دربار سلیمان علیہ السلام میں حاضر کیا اور حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی پر چڑھتے وقت پڑھے تھے۔ اب غور سے سمجھیں۔

سب سے پہلے پنج گانہ اوقات کی نماز کی پابندکریں اس کے بعد نوچندی جمعرات کی جو فجر آئے اس سے یہ زکات شروع کرنی ہے۔

الٓمّٓ الٓمّٓصٓ الٓرٰ الٓمّٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمّٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ

اول و آخر درود شریف ۱۱، ۱۱ مرتبہ پڑھکر ان حروف کو نماز فجر کے بعد ۱۶۰۰ مرتبہ پڑھ کر آخر لیں

﴿ اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ ﴾ النور: ۳۵

بالفرض آپ بیک وقت نہ پڑھ سکتے ہوں تو دو وقتوں میں تقسیم کرلیں اور دوسرا وقت عصر و مغرب کے درمیان کا ہے۔ ہر نماز کے بعد ان اسماء کو چودہ مرتبہ آیت کو تین مرتبہ پڑھنا لازم ہے اور چالیس دنوں میں زکات مکمل ہوگی۔

شرائط: صدق و سچائی سے پڑھا جائے۔ ذہن خام خیالات سے پاک ہو۔ دل کو رجوع الیٰ اللہ کریں۔ مشتبہ، مکر وہ اور بازار کا پکا ہوا کھانا نہ کھائیں۔ کم سوئیں۔ غیر محرم عورتوں سے بات تک نہ کریں۔ فضول گوئی سے پرہیز کریں۔ شرعا ممنوع باتیں مت سنیں اور نہ ہی دیکھیں۔

دوران چلہ عجیب و غریب اسرار نظر آئیں گے۔ روحانیات کی تجلیاں دکھائی دیں گی۔ اس ریاضت کے بعد آپ حروف نورانی سے جملہ ان کے منسوبہ کام لے سکیں گے۔ اور میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس کے بعد کالے جادو کا ماہر سے ماہر عامل ہویا عامل جنات، ہر دو حضرات کی اس زکات نورانیہ کے عامل کو دیکھتے ہی سٹی گم ہوجاتی ہے۔ کالے جادو و جنات کے عاملوں کی گھگھی بند ہوتے دیکھی ہے کہ وہ بول بھی نہیں سکتے، جتنا مستقل سُرور اور اثر میں نے اس ریاضت حروف نورانی میں پایا کہ شاید ہی کسی اور میں پایا ہوگا۔ مکاشفاتِ اسرار ص ۱۲۶ تا ۱۳۳ (ترمیم و اضافہ کے ساتھ)

مکاشفاتِ اسرار میں مزید ہے کہ: رسول اکرم ﷺ کی حدیثؓ پاک ہے کہ قرآن مجید میں تین جگہ پر اسم اعظم ہے۔ (اوریہ اسم واقعی بھی تین جگہ پر موجود ہے) چونکہ قرآن مجید میں یا حیّ یا قیوم بھی تین جگہ پر ہے اسی وجہ سے اسم اعظم یا حیّ یا قیوم مشہور ہے۔ (اور یوں بھی کہ یا حی یاقیوم دو اسمائے عظام ہیں ایک اسم نہیں۔ اور آقائے نامدار تاجدار رسالت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مقدس ارشاد ہے کہ اسم اعظم قران میں تین جگہ پر مرقوم ہے) بہاؤالدین عاملیؒ، خواجہ نصیرالدین طوسیؒ اور دیلمیؒ نے دو سورتوں کی طرف

اشارہ کیا ہے جن میں اشتقاقاً اسم اعظم موجود ہے اور جہاں پر صریحاً موجود ہے۔ اس سے پہلو تہی کرگئے اس لئے کہ قرآن مجید کی جس سورہ میں اسم اعظم بہ لحاظ خواندہ مکمل ہے وہ ان دونوں سورتوں سے مقدار میں اتنی کم ہے کہ دونوں سورتوں کو پیش نظر رکھ کر علم سے معمولی شدھ بودھ رکھنے والا بھی دیکھ کر سمجھ سکتا ہے کہ یہی اسم اعظم ہے۔

(یہاں پر آپ کا یہ خادم عائلی عرض پرواز ہے کہ معمہ ء اسم اعظم حل کرتے وقت آپ نے یہ یقین کرنا ہے کہ آپ نے جو معمہ حل کرکے اسم اعظم دریافت کیا ہے وہ قرآن مجید میں بہر صورت تین مقام پر موجود ہے۔اگر بالفرض موجود نہیں ہے۔تو آپ نے کچھ اور دریافت کیا ہے اسم اعظم نہیں۔یہ بات آپ کو یاد رہے)۔

## اسم اعظم لوگ کیوں ڈھونڈنا چاہتے ہیں؟

ہم نے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو کہ اسم اعظم اس وجہ سے ڈھونڈنا چاہتے ہیں کہ اس سے کیمیا بنائیں اور راتوں رات امیر ہو جائیں اور فوق الفطرت کام دکھا کر دنیا پر اپنی بزرگی کی دھاک بٹھائیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ اسم اعظم میں اشیاء کو عدم سے وجود میں لانے کی قوت ہے۔ کسی بھی چیز کی ماہیت بدل جاتی ہے اور مطلوبہ روپ اختیار کر جاتی ہے، طَئِی الْاَرْضِ، حِجَابُ الْاَبْصَارْ، مشیْ عَلَی الْمَاء، طَیْرَانِ فِیْ الْھَوَاءِ اورمجیبِ الدُّعَا ءوغیرہ بہت معمولی باتیں ہیں۔ سب سے بڑھ کر خاص خصوصیت یہ ہے کہ حاملِ اسم اعظم پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ اور جَنَّتُ الْفِرْدَوْسِ واجب ہوجاتی ہے۔ (اس لئے کہ وہ ایک ایسے راز سے آگاہ ہوتا ہے کہ جس کی آگہی کے لئے ایک مخصوص مرتبے تک پہنچنا بہت ضروری ہوتا ہے،اور جب کوئی دیندار آدمی اس رتبے تک جا پہنچتا ہے تو اس کی نظر سے حجابات کو رفع کیا جا تاہے،اور اسے انعام کے طور پر یہ نعمت عظیمہ تفویض کی جا تی ہے،اور اس کے لئے غایت درجہ کی پرہیز گاری اور حسنِ نیت اس آدمی میں پیدا ہو جاتی ہے اور وہ آدمی دنیاوی لالچوں کی اصل حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے اور اسے یہ علم ہوتا ہے کہ یہ تمام چیزیں محض نظر کا دھوکہ ہیں،اور ایک سراب سے زائد کوئی حقیقت نہیں رکھتیں،اور یہ وقوف اور یہ فطرت فاسق کی نہیں ہوتی،پس یہی وجہ ہے وجوب جنت کی،لیکن تاریخ چند استثنائیں بھی ہمیشہ اپنے پاس رکھتی آئی ہے،اور وہ ہیں خدائے عز و

جل کے قانونِ مکافات کی تعذیریں۔کہ کوئی شخص خواہ کتنا ہی صاحبِ عرفان کیوں نہ ہو، اگر وہ خواہشِ نفس کی پیروی کرے گا اور اللہ رب العزت کے احکامات اور اس کی متعین کردہ حدود کو پھلانگنے کی کوشش کرے گا، وہ معتوب ہوگا، اور خدائے پاک کی سزا سے بچ نہیں سکتا، اس طرح کبھی بھی نہیں ہے کہ اگر خدا کسی پر اپنا کوئی راز آشکار کرے، تو ہمیشہ اپنے آپ کو وہ اس بات کا مستحق سمجھنے لگے، یہ عنایت ایك امانت کی طرح ہے اب جب تک وہ امین رہے گا، تب تک وہ مامون رہے گا، اور جنت اس کے لئے واجب ہوگی، اور جب وہ خائن بنے گا اور رب العزت کی امانت میں خیانت کرے گا، تو وہ ملعون ٹھہرے گا، اور سزا سے کبھی بھی بچ نہیں پائے گا، اور دوزخ کا ایندھن بنے گا۔ عزازیل کتنا نہ عابد و زاہد تھا، لیکن ایك انکار نے اسے تا ابد ملعون و رجیم کردیا ! ، اب اگر کوئی شخص بہت ہی زیادہ عبادات کرتا ہے تو وہ حسنات کا حقدار ہوتا ہے، یہ کہ اللہ عادل ہے، وہ کسی کا اجر ضایع نہیں کرتا۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے ﴿أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ﴿١٩٥﴾﴾ آل عمران: ۱۹۵ ترجمہ: میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔...اور جس نے تجاوز کیا، اللہ پھر بھی عادل ہے، اور اس کے اسی مذکورہ بالا قانون کے مطابق وہ شخص جس نے سرکشی کی، کبھی بھی سزا سے بچ نہیں پائے گا)

### حاملین اسم اعظم کے مراتب

حاملین اسم اعظم کے دو مراتب کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ ایک وہ جس کے ظاہراً مدارج بہت بلند اور ارفع ہوں اور عوام الناس کے سامنے خرق عادات کا اظہار کردینا اور ہر دعا کی قبولیت ہونا وغیرہ مطلب یہ کہ ظاہراً ہر حال سے ولی کہلانے کا مستحق دکھائی دے۔ اور دوسرا وہ جو اپنے نفس پر اپنے قلب پر اپنے روح پر اور اپنے سر پر فرداً فرداً اسم اعظم کی اتنی ضربیں مارتا ہے کہ بس وہ اپنے موجودہ حال سے بے حال ہوجاتا ہے اور از قبیل کرامات اعمال سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔ اورچونکہ وہ ایسا اہل الکشف ہوتا ہے کہ وہ اس بات کو جان جاتا ہے، کہ یہ دنیا ایك گھڑی کا کھیل ہے، یہ جو قیام ہے حیات کا وہ سرائے فانی میں ہے مکانِ جاوداں میں نہیں، اور پھر وہ دنیاداری کے جھنجھٹوں سے دُور اور بہت دُور نکل جاتا ہے۔ اوریادِ الٰہی میں وفورِ شوق سے آتشِ عشق و فنائیت میں رہ کر کندن بن جاتا ہے۔ اس قسم کے حامل اسم اعظم کے مدراج بہت جلد طے ہوجاتے ہیں اور تھوڑے ہی

عرصے میں صلحاء سے لے کر اقطاب کے درجات پر جا پہنچتا ہے۔ اور جو پہلے حسنِ نیت سے اس اسم کے حصول کے لئے کوشاں رہتا ہے، پھر جب اس پر یہ عنایت ہوتی ہے تو وہ یہیں پر اکتفا کرتا ہے، اورا پنا سفر روک دیتا ہے اور پھر خرقِ عادات کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے، اور پھر وہ پھنس کر رہ جاتا ہے اس کے مدراج بمشکل طے ہوتے ہیں، اس لئے کہ دنیاداری اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑے گی تو وہ اپنے مدارج کے حصول کے لئے روحانیات کے طے شدہ مقامات کہاں حاصل کر پائے گا؟ اور اس زمرے میں بلعم بن باعور بھی آتا ہے! جو حقیر ترین معاملات میں پھنس کر رہ گیا۔

(ایک اہم بات کہ اسم اعظم کے سلسلے میں ہمارے اسلاف کی لکھی ہوئی تفاسیر میں کافی ساری روایات اکٹھی کی گئی ہیں، ہم اس باب کے آخر میں ایک ضمیمہ دے رہے ہیں، جن میں بعض تفاسیر کے ان متون کو سامنے رکھا گیا ہے، جہاں پر اسم اعظم کی تشریح کی گئی ہے، چونکہ یہ قطعی علمی مباحث ہیں، اس وجہ سے مصادر کی اصل زبان عربی ہی کو پیش نظر رکھا گیا ہے، اور چونکہ کتاب پہلے ہی بہت طویل وبسیط ہوچلی ہے، اس وجہ سے اصل عبارت درج کرکے پھر ترجمہ دینا مزید طوالت کا باعث تھا، اور اہمیت تو اصل عبارات ہی کی ہوتی ہیں، تو اصل ماخذ کی عبارات آگے درج کی جاتی ہیں، اور یہ عبارات جن کتب سے اخذ کی گئی ہیں ان کی تفاصیل مصادر و مراجع کی کتب میں دی گئی ہیں۔ )

## اسم اعظم ایک لفظ اور ایک اسم ہے، کوئی آیت یا جملہ نہیں

بہت سے جفارینِ پاکستان نے بھی اسم اعظم شیخ بہاؤالدین عاملیؒ کے حوالے سے سوالات حل کیے تھے اور مختلف فیہ جوابات مستخرج کیے تھے۔ جبکہ شیخ بہاؤالدین عاملیؒ اور دوسرے حضرات نے جو اشعار میں مرموز قوانین و موازین بیان کیے ہیں۔ ان میں سے کوئی قانون بھی ان مستحصلہ جات سے حل شدہ اسمائے عظام کی تصدیق نہیں کرتا۔(نیز بہت سے اہل علم کا قیاس ہے کہ آیت مبارکہ:﴿ سَلَٰمٌ قَوۡلٗا مِّن رَّبّٖ رَّحِيمٖ ﴿٥٨﴾ ﴾ یس: ۵۸ اسم اعظم ہے جو کہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کو اصل بات سمجھ میں ہی نہیں آئی اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کی ہر ایک آیت بمنزلہ اسم اعظم کے ہے، لیکن بات ایک مخصوص اسم اعظم کی ہے، اور جبکہ مذکورہ آیت کوئی اسم نہیں ہے بلکہ ایک بیانیہ جملہ ہے۔ اس وجہ سے ان کو اپنے نظریے پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ یہاں پر ایک اور اہم بات وہ یہ ہے کہ

اسم اعظم وہ تھا جس سے تمام پیغمبر علیہما السلام آگاہ تھے اور ظاہر ہے کہ وہ اسم جس کو اسم اعظم کہا جاتا ہے ان کی اس دور کی زبان میں بھی موجود تھا، مثال کے طور پر سریانی زبان میں اورعبرانی زبان میں و علیٰ ہٰذا القیاس۔اور اسم اعظم ان تمام زبانوں میں جس طرح موجود ہے ٹھیک اسی طرح بالکل صریحاً قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔پس اس سے زیادہ بیان کرنا ہمارے بس سے باہر ہے۔عائلی)

ہم باقی موازین کو بالائے طاق رکھ کر دو اصولوں سے دیکھتے ہیں۔

اول تو یہ کہ ان کو بسط کرنے سے چالیس حروف نہیں نکلتے۔

دوم یہ کہ اور نہ ہی ان کو جمل کرنے سے انیس حروف نکلتے ہیں۔

## عظیم حل شدہ راز جو اسم اعظم جاننے کی کسوٹی ہے

ایک عظیم ترین راز جو اس تحریر سے پہلے آپ تاریخ علم میں اس سے پہلے کبھی نہیں پائیں گے اپنے دل کو ذرا تھام لیں اور ایک عظیم راز کے حامل بن جائیں۔

قارئین! اصل اسم اعظم جس کو بسط کرنے سے جو چالیس حروف نکلتے ہیں ان کے اعداد قمری ''۵۸۱'' ہیں۔ اور انہیں جمل کرنے سے جو حروف ہوتے ہیں ان کے اعداد قمری (۶۰۰) ہیں اس سے بڑھ کر تصدیق اور کیا ہوسکتی ہے کہ میں نے اعداد بھی پیش کردیئے کوئی بھی واقف اس اسرار کا اس کی تردید نہیں کر سکتا۔ معمہ اسم اعظم آگے درج کیا جاتا ہے۔

بلاشبہ اسم اعظم کو وہی حل کر سکتا ہے جو کہ جفری قدروں پر پورا عبور(اسم اعظم کے لئے جفر کی کسی قسم کی قطعی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اسم اعظم کا جن صاحبِ علم لوگوں نے عوام الناس کو اشارہ دیا تھا اور ایک راستہ بتاکر دنیائے علم اور دنیائے روحانیت پر ایک احسان عظیم کرنا فرمایا تھا۔انہوں نے ہی اس کے اشارے جفر کے علم کی رُو سے بنائے تھے، یوں سمجھیں کہ اس کو جفر کی زبان میں منتقل(Convert) کیے تھے، اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس کو معمہء اسم اعظم کے حوالے سے جانتے ہیں، اور چونکہ یہ معمہ یا حساب کی صورت میں مرموز ہے اس لئے اس کو حسابی طریقے سے ہی حل کرنا پڑیگا۔عائلی) رکھتا ہو اور ساتھ میں تقدیر یاور بھی ہو۔ اس لئے کہ جس آسان انداز میں ہمارا پڑھا اور سُنا ہوا ہے اس سے ہزاروں گنا زیادہ حل کرنے میں پیچیدہ ہے جب تک عنایت ربانی نہ ہو پردہ نہیں ہٹتا یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہ ایک خاص جدول سے حل ہوتا ہے(یہ جدول

آگے درج کی جارہی ہے)، اور قلم لے کر بلا سوچے سمجھے جنونیہ انداز میں کاغذ کالے کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟؟

اسم اعظم ڈھونڈنے کے طرائق

آپ کے پاس اب پانچ چیزیں موجود ہیں
(۱) جفر کے نورانی حروف کا صحیفہ( جو اب اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے)
(۲) معمّہ اسم اعظم(جس کو اب اس کتاب میں بصورت کامل دیا جارہا ہے)
(۳) اس مضمون میں درج شدہ بسط کے چالیس حروف و جمل کے انیس حروف کے اعداد۔
(۴) وہ جدول خاص جو اس معمہء اسم اعظم کی کلید ہے(اب اسے بھی آگے دیا جارہاہے)
(۵) مکاشفات اسرار میں موجود مزید اشارے۔

اس کے بعد ضرورت ہے تو تدبر کی اور متوجہاً الی اللہ ہونے کی۔ اب بھی اگر حل نہ ہوتا ہو تو اُمُ الدّاعوٰتِ سورہ فاتحہ کی چالیس دنوں کی ریاضت کریں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ناکامی کا ایک فیصد بھی امکان نہیں رہے گا۔پھر بھی نہیں ہوتا تو ضرورت ہے،اپنے محاسبہء نفس کی۔

اگرآپ کا مقصود صرف اور صرف اللہ ربّ العزّت کا اسم بغرضِ سعادت ڈھونڈنا ہے،جو کہ قرآن مجید میں موجود ہے۔اگر اس طرح ہے تو آپ کو مبارک ہو،کہ سعادت عظمیٰ کے حصول کے لئے اپنی سی کوشش کرنا روا ہے،اور محبت الٰہی میں قرآن مجید سے اسمائے الٰہی کی دریافت یقیناً انسان کو بامراد بنادیتی ہے،حذر اے چیرہ دستاں! کہیں اس طرح تو نہیں ہے،کہ پھر آپ تصرفات حاصل کرنے کے چکر میں، اور بے پایاں روحانی قوت کے حصول کے لئے یہ تگ و دو کررہے ہیں۔ اگر اللہ ربّ العزّت کے اسم کو آپ محض اس وجہ سے ڈھونڈ رہے ہیں کہ کرامات دکھاتے پھریں،تو جان لو کہ یہ موجبِ ہلاکت ہے،یہ جو کچھ یہاں درج کیا جا رہا ہے،وہ کسی کرامات یا کسی شعبدے کے حصول کی تعلیم نہیں ہے،علم کا کوئی راز کوئی اسرار تاریخ کے کتنے تہوں میں وقت گزرنے کے ساتھ ڈھکتا جاتا ہے،اس کی چند ایک مثالیں ہم نے تاریخ اسلامی کے بہتیرے ماخذوں کے ساتھ دی ہیں۔ ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ اس موضوع پر آج تک جتنی تحقیق ہوچکی ہے،وہ آپ کے سامنے

آجائے،اور آپ تاریخ کے پھیلے ہوئے لاکھوں صفحات میں اپنے مقصود کو تلاش کرنے کی مشقت سے بچ جائیں،اور اللہ ربّ العزّت کے اسم خاص کے ضمن میں جو متعلقہ حقائق ہیں وہ بھی مجتمع ہوجائیں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ المبینُ۔

واضح ہو کہ وہ جدول جس کا اس موضوع میں تذکرہ ہوا تھا،وہ چونکہ بنی ہوئی آسان لگتی ہے،اس وجہ سے اس کو سنبھالنے میں مجھ سے چُوک ہوگئی اور وہ جدول جانے کن کاغذوں اور مسودوں کے ضخیم پلندوں کے نیچے دب گئی،کافی سارے احباب کی بار بار یاددہانی کے باوجود میں اس کو نہ ڈھونڈ سکا،لیکن جب مکاشفات نور کو میں لکھنے لگا تو یہ ایک حسرت کے طور پر میرے دل میں موجود رہی،اور میں بار بار یہ دُعا مانگ رہا تھا کہ اے میرے اللہ! مجھے وہ فہم دے،اور میری یادداشت کو تازہ کر! کہ میں جس حسنِ نیت کے ساتھ اس کتاب کو لکھ رہا ہوں،اس میں یہ کلید بھی شامل ہو،اور پھر تقریباً پندرہ سال گزرنے کے بعدایک روز مجھے یاد آگیا کہ وہ جدول کون سی تھی؟ پھر میں نے آخر وہ جدول بنا ڈالی،اور اس کے قوانین کو جانچا،اس کے تمام خانوں کو پرکھا،جب مجھے پُورا اطمینان حاصل ہوا،تو میں نے بارگاہ جناب تعالیٰ میں سجدہ ء تعظیمی کیا، بلاشبہ اللہ کی ذات مقدس بڑی ہی کرم فرما اور دعاؤں کو قبول فرمانے والی ہے۔

## اسم اعظم کی شرح اور الکنز الاعظم فی تعیین الاسم الاعظم

واضح ہو کہ اس موضوع پر راقم الحروف نے بہتیری کتب دیکھی ہیں، جن میں اسم اعظم کے تعین کی کوشش کی گئی ہے،لیکن ایک بہت ہی بسیط کتاب کا ذکرِخیر کیے بنا مجھ سے رہا نہیں جاتا،وہ ہے،الکنز الاعظم فی تعیین الاسم الاعظم تالیف:مولانا محمد موسیٰ روحانی البازیؒ

یہ کتاب زبان عربی میں ہے اور پاکستان ہی میں شایع ہوئی ہے۔اسم اعظم کی انہوں نے جن مبسوط کلمات میں وضاحت کی ہے،قبل ازیں ایسی وضاحت اور ایسے حسین و بلیغ عبارات اس ضمن میں،میں نے کہیں بھی نہیں دیکھیں،اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کی،کی ہوئی تعریف ان ہی کے الفاظ میں پیش کروں(چونکہ یہ فضائل و خواص سے متعلق ہے کسی قانون کسی رمز سے نہیں، اس وجہ سے اس کا ترجمہ میں نہیں دے رہا) اللہ ربّ العزّت ان کو غریقِ رحمت کرے آمین ثم آمین۔

جناب محمد موسیٰؒ روحانی البازیؒ فرماتے ہیں :

فهذا کتاب مشتمل علي شرح مباحث اسم الله الاعظم و بسط الاقوال فيه و ما يتعلق به من بدائع الحقائق و روائع الدقائق.

و ادرجت في تضاعيف بيانها مسائل هي عرائس الاسرار و نفائس الافکار، و تحقيقات ملتمعة الشعاع، و تدقيقات مرتفعة الشراع، و عائد ناثرة راسخة البنيان، و فوائد عاطرة شامخة الارکان، و علوما نادرة واضحة المراسم، و براهين ناضرة لامعة المباسم.

و سميت کتابي هذا بالکنز الاعظم في تعيين الاسم الاعظم ذکرت فيه اکثر من ستين قولاً في تعيين اسم الله الاعظم.

و اسم الله الاعظم و ما ادراك ما اسم الله الاعظم. له عند الله منزلة لا تساجل، و مکانة لا تماثل، و منقبة عالية لا تزاحم، و مرتبة سامية لا تساهم، و فضيلة فاضلة جذّابة للقلوب لا تباهي، و عظمة جلابة للافئدة لا تساهي، و زلفة سعيدة لا تباري، و قربة حميدة لا تجاري.

فيا للاسم الاعظم الاکبر ثم يا للاسم الاعظم الاکبر، ما ابدع شانه و ما انفع بيانه، لا ياتي علي ثنائه بکماله وصف، و لا يحيط بمدحه بتمامه نعت، و لا يکتنفه قول، و لا يکتنه کلام، و لا يحويه خطاب، و لا يصفه اسهاب، و لا يبلغ کنهه اطناب، و لا يقدر ان ينعته حق نعت البليغ المطنب، و الفصيح الاغلب، و الخطيب المصقع، و الشاعر البلتع.

فالحق و الحق احق بالقبول للمنصفين الفحول ان الواصف للاسم الاعظم قاصر عنه، و المتعاطي لنعته حاسر دونه، و المطنب في وصفه مقتصد، و المسهب فيه مقصر، و المفرط فيه مفرط، و المطول فيه موجز، لا يشرح معناه بکماله، و لا يوصف فحواه بجماله، و لا يستقصي بيان ثمراته و ذکر برکاته.

و لله درّ اسم الله الاکبر ثم لله درّ اسم الله الاکبر، هو نور الله الانور، و زهر الله الازهر، و بحر الله الزاخر و حدث عن البحر و لا حرج، و کنز الله الوافر فخذ منه ما شئت و لا باس.

ولقد صدق صدقَ القطا واصاب الحقّ وماسها من قال: ان هذا الاسم الجليل والعز النبيل مرقاة الله الي السماء البادية الكواكب ومراد الله الي نيل المقاصد العالية المناكب. ينال به العزّ الشامخ، والشرف الباذخ، والمجد المؤثل، والحسب المفضل، والمقام المحمود، وكل مرادو مقصود، بفضل الملك الودود.

فمن فضله الله تعاليٰ وآتاه الاسم الاعظم فكانّما آل الي حصن حصين، وركن رصين، وقرار مكين، وحرز متين، ومقام آمين، ونور مبين.

واصبح كمن اويٰ بعد القلق والخوف الشديد الي ركن شديد، وعزّ جديد، وظلّ مديد، وقصر مشيد، وبناء وطيد، ومعاذ وكيد، ومرتفع رغيد، ومحلّ مهيد.

وامسيٰ كمن اعتصم باحرز ملاذ، واعزّ معاذ، وتمسّك باوثق الملاجي، واوفق المناجي.

وكمن رقي الي ذروة الجبل، وتعلّق بعراعر القلل، ورهوة رابية، وربوة عالية، وحلّ في كهف حريز، وكنف عزيز.

فالفوز بتحصيل الاسم الاعظم فوز بدولة مشرقة الكواكب، ونعمة هاطلة السحائب، وجنّة طيبة المشارب، وقوّة يسبق بها صاحبها الناس وهو قاعد، ويعجزهم وهو متمهّل، ويفوقهم وهو جالس، ويشؤوهم وهو ساكن، ويعلوهم وهو جاث، ويتقدم فوارسهم وركبانهم وهو راجل، ويخلّف سعاتهم وعداتهم وهو ماش.

وذالك هو الفوز العظيم والنّعيم المقيم والمقام الكريم وجنّة النعيم والله ذو الفضل العظيم.

هذا. ثم انّ الاسم الاعظم لجلالة شانه ومقامه، وعلاء منزلته واعلامه، لا يوفق الله عزّ وجلّ لنيله والفوز به الا من كان من اكابر الصالحين، واماثل العارفين، وافاضل المتّقين، والسادة المحسنين، المتواضعين الصّابرين، الشاكرين الكاملين.

صاحب المقامات الفاخرة، والمآثر العاطرة، والبصائر الباهرة، والاشارات الملكوتية، والنفحات القدسية، والانفاس الروحانية، والانوار الخارقة، والسرائر الصادقة، والمعارف النافحة الصادعة، والحقائق الواضحة الجامعة، ويكون له المحلّ الارفع من مراتب القرب في منازل الانس، والمورد الاعذب في مناهل الوصل وصلاح النفس، والقدم الراسخ في التمكين من مقامات النهاية، والباع الطويل في طيّ مراحل احوال البداية، والهمّة العالية الرحمانية في الاحسان، والمرتبة السامية الربّانية في الايمان.

نعم، لايشرف الله تعالىٰ بمعرفة الاسم الاعظم الا من كان سالك الصراط المستقيم الي العوارف النورانية، وصاحب المعراج الاسمىٰ في المعارف الروحانية، ذاالعلوم الكاشفة عن حقائق الآيات والمثاني، والفتوح المضاعفة في حلبة الكرامات والمعاني.

نعم، لايلهم الله جلّ جلاله الاسم الاعظم الا من له من الورع والتقوي والخشية والزلفىٰ والتواضع وعمل الحسنىٰ القسط الاوفىٰ، والحظّ الاغفىٰ، والزند الاورىٰ، والشرب الارویٰ، والنصيب الاسعد، والسهم الاحمد، والشان الاكمل، والمقام الامثل. وله في التخلّق باسماء الله تعالىٰ والتمسك باخلاق الله عزّ وجلّ اسباب وطيدة، واواخ وكيدة، واحوال رصينة، ووسائل ركينة، وروابط متينة.

نعم، الاسم الاعظم لا يمنحه الله تعالىٰ وسبحانه الّا من كان زاهداً في الدنيا وساحات طرائفها، باغياً للعقبىٰ وراحات مواقفها، ولا يكون طالباً للدنيا وزخارفها، راغباً عن الجنّة ومخارفها، مغروراً بالدنيا التي هي كظل السحاب زائلة، وكطيف الخيال راحلة، وككوكب آفلة. لادين له يردعه، ولا حياء له ينفعه، ولا عقل له يمنعه، ولا تقوىٰ له يزجره، ولا خوف له ينذره.

نعم، الاسم الاعظم لا يستاهله الّا مؤمن برّ تقيّ متواضع صابر، ولا يستحقه الّا فرد عزيز كريم حليم خاشع شاكر، ولا يستوجبه الّا وليّ كامل راض بكل ما قضاه الله تعالي وقدر.
فمثل هذا الوليّ الاعظم والتقيّ الاكرم ان آتاه الله الاسم الاعظم وخصّه بهذا الفضل الافخم فهو لا يدعو بالاسم الاعظم حينما يدعو، وان نالته زلازل وفتن، وهرج ومحن، وغشيته مضرّة وباساء، ومعرّة وضرّاء، واصابته قوارع ولاواء، وفواقع ولولاء.
بل يصبر صبراً جميلاً ويسلم وجهه الي الله وهو محسن وان وقع في هبوات المحن، وازمات الزمن، ولزبات الدهور، وجنادع الشرور، ومضلّات الامور، وغيابات البلاء، وحطمات الفناء، وغمرات حائحة، وسطوات ذابحة، وطيخات فاضحة.
وفي آفات ثار نقعها، واوجع وقعها، وسطع عجاجها، واسنمر هاجها، وتفاقم اهتياجها، واشتدّ ارتجاجها، ودام اختلاجها، وعلي العام والخاصّ عمّ ضررها، والي القاصي والداني امتدّ شررها.
ويحمد الله تعالي حمد الشاكرين الصّابرين المفوّضين الامور الي الله المتوكلين علي الله الراضين بما قضي الله، وان اصابته مصيبة صمّاء، وفتنة عمياء، ودهمته داهية دهياء، وآفة دهماء، وازمة طخياء، وملمّة بهماء، ومحنة بكماء.
وهو في زمن هذا الامتحان الشديد، وخلال هذا الامتهان المديد، يشكر الله تعاليٰ شكراً ويحمده حمداً علي ان ابتلي بالمصيبة دون المعصية، وبعقاب الدنيا ورزاياها دون عذاب العقبيٰ وخطاياها، وبنار غموم الاولي لا بنار هموم الاخريٰ، وبالحرمان من راحة فانية بائدة لا بالحرمان من راحة باقية خالدة، وبنقص الاموال والانفس والثمرات دون نقص الدين والايمان والحسنات.

فاسم الله الاعظم مع كون علمه الاتم مختصاً باكابر الاولياء و اماثل الاصفياء يرغب في مباحثه كل صغير و متعلم و لا يزهد فيها كبير و معلّم. فارجوا ان يكون كتابي هذا مطلوباً للصغار و محبوباً للكبار.

ص۵ تا ۱۰ کتاب مذکور

## اسم اعظم اور هماري کتب تاريخ و کتب احاديث و کتب تفاسير

آگے بڑھنے سے پیشتر میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اسم اعظم کے سلسلے میں کتب اسلاف کو بھی سامنے رکھا جائے تاکہ مقصود کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے، نیز اس سے یہ بھی واضح ہو کہ متقدمین اسم اعظم کے سلسلے میں کہاں تک اپنی تحقیق کو پہنچا چکے ہیں۔
احادیث مبارکہ میں جو اسم اعظم کے سلسلے میں پتہ چلتا ہے، ان میں سے کچھ کو یہاں درج کیا جاتا ہے۔

حديث نمبر ۱۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَي بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ شَهرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يزيدَ أَنَّ النَّبِيَّ -صلي الله عليه وسلم- قَالَ اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ فِي هاتَيْنِ الآيَتَيْنِ (وَ إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) وَ فَاتِحَةُ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ (الم اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)

سنن ابي داؤد ص ۲۵۷ تصنيف: جناب ابي داؤد سليمان بن الاشعث السجستاني. تحقيق العلامة المحدث محمد ناصر الدين الباني

سنن ابن ماجہ میں کتاب الدعاء میں باب ۹ کا نام ہی ہے۔ اسم الله الاعظم
یہاں ہم اس میں سے احادیث دے رہے ہیں۔

باب اسم الله الأعظم

۳۸۵۵ - حدّثنا أبو بَكرٍ. حدّثنا عِيسي بن يُونس عَن عَبدِ الله بنِ أبي زِيادٍ، عَن شَهرِ ابنِ حَوْشَبٍ، عَن أسماء بنتِ يزيد؛ قَالَت: قَالَ رَسُولُ الله صلي الله عليه و سلم ((اسم الله الأعظم، في هاتَين الآيتَين: وَ إلهكم إلهٌ واحدٌ لا إله إلا هو الرحمن الرحيم. وَ فاتحة سورة آلِ عِمرَانَ)).

۳۸۵۶ - حدّثنا عَبدُ الرّحمنِ بنُ إبراهيمَ الدّمَشقِيُّ. حدّثنا عَمرُو بنُ أبي سَلَمَةَ عَن عَبدِ الله ابنِ العَلاءِ، عَنِ القَاسِمِ؛ قَالَ: اسمُ الله الأعظم، الّذي إذا دُعِيَ بِهِ أجاب، في سُوَرٍ ثلاثٍ: البَقَرَةِ وَ آلِ عِمرَانَ وَ طه.

۳۸۵۶ - حدّثنا عَبدُ الرّحمنِ بنُ إبراهيمَ الدّمَشقِيُّ. حدّثنا عَمرُو بنُ أبي سَلَمَةَ؛ قَالَ: ذَكَرتُ ذلك لِعِيسي بنِ مُوسي. فَحَدّثَنِي أنّهُ سَمِعَ غَيلانَ بنَ أنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ القَاسِمِ، عَن أبي أُمَامَةَ، عَنِ النّبِيِّ صلي الله عليه و سلم، نَحوَهُ.

۳۸۵۷ - حدّثنا عَلِيُّ بنُ مُحَمّدٍ. حدّثنا وَكِيعٌ عَن مَالِك بنِ مِغوَلٍ؛ أنّهُ سَمِعَهُ مِن عَبدِ الله ابنِ بُرَيدَةَ، عَن أبِيهِ؛ قَالَ: سَمِعَ النّبِيُّ صلي الله عليه و سلم رَجُلاً يَقُولُ: اللّهمّ! إنّي أسألك أنتَ الله الأحدُ الصّمَدُ الّذِي لَم يَلِد وَ لَم يُولَد وَ لَم يَكُن لَهُ كُفُواً أحَدٌ.

فَقَالَ رَسُولُ الله صلي الله عليه و سلم ((لَقَد سَألَ الله بِاسمِهِ الأعظَمِ، الّذِي إذا سُئِلَ بِهِ أعطَي، وَ إذا دُعِيَ بِهِ أجَابَ))

۳۸۵۸ - حدّثنا عَلِيُّ بنُ مُحَمّدٍ. حدّثنا وَكِيعٌ. حدّثنا أبو خُزَيمَةَ عَن أنَسِ بنِ سِيرِينَ، عَن أنَسِ بنِ مَالِكٍ؛ قَالَ: سَمِعَ النّبِيُّ رَجُلاً يَقُولُ: اللّهمّ! إنّي أسألك بِأنّ لَكَ الحَمدَ. لا إله إلا أنتَ. وَحدَك لا

شَــــرِيكَ لَـــكَ. الْمَنَّـــانُ. بَـــدِيعُ الـــسَّموَاتِ وَالأَرْضِ. ذُو الْجِـــلاَلِ وَالإِكْـــرَامِ.
فَقَالَ ((لَقَدْ سَأَلَ اللهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَي، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ))

سنن ابن ماجه ص ۶۳۵ تالیف: ابي عبدالله محمد بن يزيد القزويني. تحقيق العلامة المحدث محمد ناصر الدين الباني.

سنن ترمذی میں ہے کہ:

۳۴۷۸ - حدثنا علي بن خشرم حدثنا عيسي بن يونس عن عبيد الله بن أبي زياد القدا ح كذا قال عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد: أن النبي صلي الله عليه وسلم قال اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين (وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم) وفاتحة آل عمران (الم * الله لا إله إلا هو الحي القيوم)

قال أبو عيسي هذا حديث حسن صحيح

سنن الترمذي ص ۷۹۰ تاليف: امام الحافظ محمد بن عيسيٰ بن سورة الترمذي تحقيق العلامة المحدث محمد ناصر الدين الباني.

مسند امام اعظم میں ہے کہ:

۲۷۴۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَهرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يزيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ -صلي الله عليه وسلم- يَقُولُ فِي هذَيْنِ الآيَتَيْنِ (اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) وَ (الم اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) إِنَّ فِيهِمَا اسْمَ اللهِ الأَعْظَمَ.

المسند تاليف امام احمد بن حنبل الجزء الثامن عشر حديث اسماء بنت يزيد ص ۶۰۱ شرحه حمزة احمد الزين.

امام طبرانی کی کتاب الدعاء میں ہے کہ:

باب الدعاء باسم الله الأعظم

۱۱۳- حدثنا أبو مسلم الكشي ثنا أبو عاصم الضحاك بن مخلد عن عبيد الله بن أبي زياد عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد رضي الله عنها قالت قال رسول الله اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين الم الله لا إله إلا هو إلهكم إله واحد.

۱۱۴- حدثنا معاذ بن المثني و أبو مسلم الكشي و يوسف القاضي قالوا ثنا عمرو بن مرزوق أنبأنا مالك بن مغول عن عبد الله بن بريدة عن أبيه رضي الله عنه قال دخلت مع رسول الله المسجد و يدي في يده فإذا رجل يقول اللهم إني أسألك بأنك أنت الله الواحد الأحد الصمد الذي لم تلد و لم تولد و لم يكن لك كفوا أحد فقال رسول الله لقد دعا الله تعالي باسمه الأعظم الذي إذا سئل به أعطي و إذا دعي به أجاب.

كتاب الدعاء الجزء الثاني ص ۸۳۱ تاليف: امام ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني. تحقيق و تخريج: الدكتور محمد سعيد بن محمد حسن البخاري استاد بجامعه ام القري بمكة المكرمة

امام دولابی کی کتاب الكني و الاسماء میں ہے کہ:

۱۰۲۰- حدثنا العباس بن محمد قال: ثنا يحيي قال: حدثنا خزيمة بن زرعة الخراساني عن أبي حفص التنيسي، عن عبد الله بن العلاء بن زبر عن القاسم أبي عبد الرحمن أن رسول الله صلي الله عليه و سلم قال: اسم الله الأعظم في ثلاث سور: سورة البقرة و آل عمران و طه.

الكني و الاسماء الجزء الثاني ص ۵۶۹ تاليف: امام الحافظ ابي بشر محمد بن احمد بن حماد الدولابي.

تحقيق: ابو قتيبه نر محمد الفاريابي.

مسند امام اسحاق میں ہے کہ:

۲۳۱۰-۲۸ قال إسحاق: ذكر لنا عن عبيد الله بن أبي زياد القداح المكي، عن شهر بن حوشب، عن أسماء بنت يزيد عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- قال: (اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين: (وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم) وأول آل عمران (الم * الله لا إله إلا هو الحي القيوم)).

مسند اسحاق بن راهويه ص ۱۸۳ الجزء الخامس (مسند بقية النساء) تاليف: الامام اسحاق بن ابراهيم بن مخلد الحنظلي المروزي. تحقيق: الدكتور عبدالغفور عبدالحق حسين بر البلوشي..

تحفة الاخیار میں امام طحاوی فرماتے ہیں کہ:

۸۰۳- باب بيان مشكل ما روي عن رسول عليه السلام في اسم الله الاعظم اي اسمائه هو

۵۶۳۱- حدثنا ابراهيم بن ابي داؤد، حدثنا محمد بن عبدالله بن نمير الهمداني قال: حدثنا يونس بن بكير، حدثني محمد بن اسحاق، حدثني عبدالعزيز بن مسلم، عن ابراعيم بن عبيد بن رفاعة، عن انس قال: مر النبي صلى الله عليه وسلم برجل يصلي وهو يقول: اللهم لك الحمد لا اله الا انت، يا منان يا بديع السماوات والارض، ياذا الجلال والاكرام، فقال رسول الله عليه السلام لنفر من اصحابه: تدرون ما دعا الرجل؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: دعا ربه باسمه الاعظم الذي اذا دعي به اجاب، واذا سئل به اعطي.

تحفة الاخيار بترتيب شرح مشكل الآثار المجلد الثامن ص ۴۴

۵۶۳۳- ما قد حدثنا محمد بن سنان الشيرزي حدثنا هشام بن عمار، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا عبدالله بن العلاء انه سمع القاسم ابا عبدالرحمن يحدث، عن ابي امامة يرفعه قال: اسم الله الاعظم الذي اذا دعي به اجاب في سور ثلاث: البقرة، وآل عمران وطه.

تحفۃ الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار المجلد الثامن ص ۴۶، میں آگے پھر یہی حدیث درج

کرنے کے بعد بیان کرتے ہیں کہ:

قال أبو حفص فنظرت في هذه السور الثلاث فرأيت فيها أشياء ليس في القرآن مثلها آية الكرسي الله لا إله إلا هو الحي القيوم وفي آل عمران الله لا إله إلا هو الحي القيوم وفي طه وعنت الوجوه للحي القيوم.

تحفة الاخيار بترتيب شرح مشكل الآثار المجلد الثامن ص ۴۷. تاليف: الامام المحدث الفقيه المفسر ابي جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوي تحقيق: ابي الحسين خالد محمود الرباط.

ابنِ بطال شرح صحیح بخاري میں فرماتے ہیں کہ:

ومنها ما رواه علي بن زيد بن جدعان، عن سعيد بن المسيب قال: سمعت سعد بن مالك يقول: سمعت النبي (صلى الله عليه وسلم) يقول: (اسم الله الذي إذا سئل به أعطي وإذا دعي به أجاب دعوة يونس بن متي، ألم تسمع قوله ﴿ وَذَا ٱلنُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَٰضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادَىٰ فِي ٱلظُّلُمَٰتِ أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٨٧﴾ فَٱسۡتَجَبۡنَا لَهُۥ وَنَجَّيۡنَٰهُ مِنَ ٱلۡغَمِّۚ وَكَذَٰلِكَ نُـۨجِي ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ﴿٨٨﴾ ﴾ الأنبياء: ۸۷ - ۸۸، فهو شرط الله لمن دعا بها). قال الطبري: قد اختلف من قبلنا في ذلك، فقال بعضهم في ذلك ما قال قتادة: اسم الله الأعظم: اللهم إني أعوذ باسماءك الحسني كلها ما علمت منها و مالم أعلم، وأعوذ باسماءك التي إذا دعيت بها أجبت، وإذا سئلت بها أعطيت. وقال آخرون: اسم الله الأعظم: هو الله، ألم تسمع قوله: ﴿ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِۖ هُوَ ٱلرَّحۡمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلۡمُؤۡمِنُ ٱلۡمُهَيۡمِنُ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡجَبَّارُ ٱلۡمُتَكَبِّرُۚ سُبۡحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشۡرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلۡخَٰلِقُ ٱلۡبَارِئُ ٱلۡمُصَوِّرُۖ لَهُ ٱلۡأَسۡمَآءُ ٱلۡحُسۡنَىٰۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ﴿٢٤﴾ ﴾ الحشر: ۲۲ - ۲۴

شرح صحيح البخاري لابن بطال. الجزء العاشر ص ۱۳۳ تاليف: ابي الحسين علي بن خلف بن عبد الملك تحقيق: ابو تميم ياسر بن ابراهيم.

اب ہم آتے ہیں اس اسمِ اعظم پر جس کو پہلی بار محض روایات سے ہٹ کر علمی اصولوں کے طریق پر بیان کیا گیا ہے۔

# معمہء اسم اعظم از کلام حضرت بہاء الدین محمد بن حسین بن عبدالصمد عاملیؒ

## (المعروف بہ شیخ بہائیؒ)

واضح ہو کہ معمہء اسم اعظم جو حضرت بہاء الدین محمد بن حسین بن عبدالصمد عاملیؒ نے مرتب کیا تھا، وہ ان کی کتاب مثنوی رموز اسم اعظم سے ماخوذ ہے۔
اس مثنوی رموز اسم اعظم کا نسخہ مستشرق استیفن این. لیمبدن کی حرقلیہ لائبرری میں مجھے ملا۔

اس نادر و نایاب کتاب کے تفاصیل ویکیپیڈیا نامی انسائیکلو پیڈیا میں بھی بشرح اسم اعظم موجود ہیں، لیکن ابیات نہیں ہیں، اور نہ ہی دیگر عبارات ہیں، جیسا کہ اس انسائیکلوپیڈیا کا عام اصول ہے کہ وہ صرف تعارف ہی دیتے ہیں، اس مثنوی کے مزید اشاریوں کے لئے بہاؤالدین عاملیؒ کی کتاب کشکول (کشکول شیخ بہائیؒ فارسی ترجمہ: عزیز اللہ کاسب ناشر: انتشارات گلی تہران ایران) سے بھی رجوع کیا لیکن کچھ بطور خاص اس میں مجھے نہیں مل سکا، نہ ہی عربی نسخہ میں، جس کے حاشیہ میں جناب قاضی القضاۃ ابی الحسن علی بن محمد بن حبیب البصری الماوردی کی کتاب ادب الدنیا والدین شامل ہے، اس میں مجھے نظر آئے، یہ مثنوی کے ابیات کہیں کہیں متفرق کتب میں موجود ہیں. بہرحال میں نے پورے معمے کو درج کرنے کے لئے مجموعہ علوم جفرآیات و در آیات اسم اعظم و اشعار شیخ بہائی، مطبوعہ :ایران، کرشمہ جفر تألیف: مرزا ہمایون اورمکاشفات اسرار سے بھی مدد لی، اور جہاں جہاں ہر چہار نسخوں میں کوئی کتابت کی لفظی غلطی تھی اس کو درست کیا، اور جہاں مرموز اشارے تھے، ان کو ایک ترتیب میں رکھا، تاکہ قاری کو یک بارگی تمام رموز سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور اس طرح بعض ابیات جو شاید بغرض اختصار بعض نسخوں میں شامل نہیں کیے گئے تھے ان کو بھی مجتمع کیا، اور جو ابیات اس مثنوی میں موجود نہیں تھے (یا جناب استیفن کو ان کے ماخذ کلیات عشر و اثر فارسی مصنفہ غلام حسین جواہری ( تہران) مطبوعہ انتشارات محمدی۱۹۹۳/۱۳۷۲ سے نہیں ملے تھے) ان کو اس مثنوی کے آخر میں درج کردیا ہے، اور جہاں کہیں بھی اس میں طباعت کی غلطیاں ہیں، ان کو میں نے اپنے مذکورہ بالا مراجع سے درست کیا ہے، اور اس لحاظ سے اب یہ ایک کامل و مکمل نسخہ ترتیب دے پایا گیا، تاکہ

اس معمے سے متعلق کوئی بھی بات ادھوری نہ رہ پائے، نیز اسلئے بھی کہ یہ نادر و نایاب ابیات تاریخ میں محفوظ رہ سکیں۔(عائلی)

جناب استیفن بتاتے ہیں.

Shaykh Bahā'ī often dwelt on the fact that Names including the Mightiest Name of God are composed of letters of the alphabet which, when configured appropriately, can unleash tremendous power and bestow untold blessings. How many letters there are in the al-ism al-a`zam, what they are, and in which script(s) they might be written is variously stated in arcane texts and often conflicting traditions. In Islamic gnosis the power of the Mightest Name is said to be supreme. The poem of Shaykh Bahā'ī often repeats this well-known fact and meditates upon its mystical implications. The great Prophets performed miracles through knowledge and recitation of the Mightiest Name. Noah, Jethro, Amram-`Imrān, Moses, Jesus and others are counted among these initiates by Shaykh Bahā'ī. He himself revealed his own thoughts on this matter perhaps when around 71 years of age (see line 64). He hoped that sincere supplicants of God might pray for him in gratitude for his communicating his mystical insights on the Mightiest Name.

## مثنوی رموز اسم اعظم انگریزی ترجمہ کے ساتھ

اب اس معمے کو مسٹر استیفن کے ترجمے کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے، اور آخر میں باقی ماندہ ابیات کو درج کیا گیا ہے.

[۱]

| | |
|---|---|
| اے دو عالم بیک امر از تو تمام | کاینات از تو بہ تنسیق و نظام |

O two worlds! With a single command from Thee were we complete; for through Thee the realms of existence (kāināt) were ordered (tansīq) and arranged (niẓām)!

[۲]

| | |
|---|---|
| هرچه برخاست ازاین تسع بساط | وآنچه پیداست ازاین هفت رباط |

Whatsoever came to be of these nine extended zones (bisaṭ);
And whatsoever was generated through these seven way stations (ribāṭ),

[۳]

| | |
|---|---|
| همه از جود تو دارند وجود | پیش ذاتت برکوع وبسجود |

Through Thy Bounty (jūd) do they all have existence (wujūd);
Before Thine Essence are they all genuflected (bi-rukū`) and prostrate (bi-sujūd).

[۴]

| | |
|---|---|
| چون به هستی زتو درآثاریم | چشم برلطف عمیمت داریم |

Since existence derives from Thee, in our own image-identities (āthār),Does the eye seek the benevolence of Thine Abundance (luṭf-i `amīmat).

[۵]

| | |
|---|---|
| نزد اهل خرد واهل عیان | حرف جیم وعدد اوست چو جان |

For the people of wisdom (ahl-i khirad) and the people of insight (ahl-i `ayān);The letter "J" (jīm) and its number (= abjad 3) betoken Soul-Spirit-Life (chū jān).

[٦]

| | |
|---|---|
| یعنی اسماء حروف ارنبود | سر دعوات، مقرر نشود |

That is to say, if the Names of the Letters (asmā'-i ḥurūf) did not exist (a[ga]r nabūd),The depth of [our] supplications (sirr-i da`wāt) would in no wise be established.

[۷]

| | |
|---|---|
| اثر اسم بهر اندازه | گر بخوانند بهر آواز هوازه |

The trace-image configurations of the Name (āthār-i ism) [would be evident] in every measure (bi-har andāza);

No matter what melody (bi-har āvāza) you should sing it in.

[۸]

| | |
|---|---|
| هیچ شک نیست که در اسرع حال | باجابت برسد بی اهمال |

For no doubt (shakk) is there that, in the quickest fashion (asra-i ḥāl) would the [Divine]response (ijābat) [to the supplicants prayer] be attained, without [the slightest] inattention (bī-ihmāl)[on the part of God]!

[۹]

| | |
|---|---|
| گنج اسرار الهی حرف است | گوهر مخزن شاهی حرف است |

The treasure of the Divine·Mysteries (ganj-i asrār-i ilāhī ) are [expressed] in (a) letter(s) (ḥarf)!The Jewel of the Kingly Treasury (jawhar-i makhzan-i shāhī) are indeed a/the letter(s) (ḥarf)!

[۱۰]

| | |
|---|---|
| سی وشش حرف که در گفت وشنید | کس بپایان رموزش نرسید |

Thirty six letters (ḥarf) [= 29 +7 = 36 = 3x12], [there are] whether spoken or heard; A person could never attain the limits of their secret configurations [ciphers] (rumūz-ash).

[۱۱]

| | |
|---|---|
| اثرش نامتناهی بدوام | منتفع زوچه خواص وچه عوام وازه |

The infinitude (nāmutanāhī) of their [alphabetical] onfigurations (āthār-ash)are inexhaustible; The one who makes advantageous utilization (muntafi`) thereof [will benefit]
whether [they be] of the elect (khwāṣṣ) or common folk (`avāmm),

[۱۲]

| | |
|---|---|
| شارع عالم خاص جبروت | فاتح عالم ملک لاهوت |

[Such shall be even as] The Legislator of the World (shāri`-yi `ālam), the Locus [Elect One] of Jabarūt(the "Empyrean heaven") (khāṣṣ-i jabarūt); The Conqueror of the World (fātiḥ-i `ālam), the King-Angel of Lāhūt-("the Divine realm")

(malak-i lāhūt)!

[۱۳]

| | |
|---|---|
| سر ناسوت ازان در خطر است | جان ملکوت ازان در حذر است |

The Mind of this world (sar-i nāsūt) is in danger [turmoil] (khaṭar) over that; The very Soul-Life of the Kingdom (jān-i malakūt) is in dread (ḥadhar) thereof.

[۱۴]

| | |
|---|---|
| نطق هر ذره ازآن در قال است | داند آن هر که زاهل حال است |

The articulation of every [human] potential [atom] (har dharra) is utterance (qāl) through that [Ultimate Reality]; Whoever is of the people of ecstacy [Sufis] (ahl-i ḥāl) is well aware of that.

[۱۵]

| | |
|---|---|
| هر چه پیداست در این دیر دوراه | نیست بی جلوهٔ اسماء الله |

Whatsoever is evident in this mortal world (dayr) of twofold ways (dū-rāh);
Is not deprived of the Splendor of the Names of God (jilwah-i asmā' Allāh).

[۱۶]

| | |
|---|---|
| بس اثرهاست در این عالم خاک | که کنند اهل معانی ادراک |

The [trace-image] configurations are many in this world of dust; Such are understood by the custodians of mystic meaning (ahl-i ma`ānī).

[۱۷]

| | |
|---|---|
| اسم اعظم که نهان ازنظر است | عقل ها جمله ازان بی خبر است |

The Mightiest Name (ism-i a`ẓam) is that which is hidden from [mortal] understanding (naẓar); For the totality of human Intellects are uninformed about it.

[۱۸]

| | |
|---|---|
| الف ویک نام که دارد دادار | هریکی فائده بی رادرکار |

One thousand and one Names (alif va yek nām) has the Justice Distributor [God]; Each one being a benefit when so required.

[۱۹]

| | |
|---|---|
| یک از آن داشت یکی پیغمبر | پدر مادر موسی از بر |

One of these [Names] is allotted to [each] one of the Prophets (payghambar); [Including] The father of the mother [maternal grandfather] of Moses from the desert (az barr) [= Jethro].

[۲۰]

| | |
|---|---|
| مادر موسی عمران چون زاد | پدر آن نام بدختر بنهاد |

The mother of Moses (mādar-i mūsā) when she begat `Imrān [Amran]; The father that Name on a daughter bestowed [= Mary = Daughter of `Imrān] (cf. Q. 66:12. Maryam ibnat `Imrān ("daughter of `Imrān" cf. 19:27-8).

[۲۱]

| | |
|---|---|
| لیک میداشت نهان از همه کس | پدرش بود از آن واقف وبس |

Nevertheless He kept it hidden from every [other] person; Although her father [`Imrān = Amran] was assuredly well-aware thereof?

[۲۲]

| | |
|---|---|
| تا بفرمان خداوند جهان | یافت عمران شرف وصلت آن |

Through the decree (firmān) of the God of this world (khudāvand-i jahān), Did `Imrān achieve the honor of attainment (sharaf-i vaṣlat) thereto

[۲۳]

| | |
|---|---|
| شد از آن اسم مقدس آگاه | که بود اعظم اسماء الله |

He was made aware of that Sanctified Name; Which is the Mightiest of the Names of God (a`ẓam asmā' Allāh)

[۲۴]

| | |
|---|---|
| گفت یا رب بصفات این اسم | بحق حرمت ذات این اسم |

He said, `O Lord! Through the attributes of this [Mightiest] Name (bi-ṣifāt-i īn ism), Nigh the Real One (bi-ḥaqq) [do I pray] in reverence (ḥurmat) for the quintessence of this [Mightiest] Name (dhāt-i ism) [saying]:

[۲۵]

| | |
|---|---|
| که مراده پسری با مقدار | صاحب معرفت وعلم ووقار |

`Give me then a son (pesarī) with Powerful capacity (bā miqdār); [= Moses son of `Imrān = Amram] A Master of deep Gnosis (ma`rifat), knowledge (`ilm) and modesty too (waqār).

[۲۶]

| | |
|---|---|
| نبی مرسل خود ساز اورا | درهمه باب تو بنواز اورا |

Make him a Prophet (nabī), a Sent-Messenger (mursal) of Thine,In every circumstance (bāb) do Thou nurture him.'

[۲۷]

| | |
|---|---|
| داد اورا پسری رب جلیل | که زد او جامهٔ فرعون به نیل |

So the Lord of Glory (rabb-i jalīl) did give him a son (pisarī) [e.g. Moses]. He cast his [Moses'] Pharaohic garments into the Nile (cf. "mourning", St. 351).

[۲۸]

| | |
|---|---|
| نوح از برکت این اسم وصفات | یافت از مهلکه آب نجات |

Noah, through the Blessing of this Name (ism) and [its] Attributes (ṣifāt), Was saved (najāt) from the destruction of water (mahlaka-i āb).

[۲۹]

| | |
|---|---|
| موسی از پرتو این اسم به طور | یافت گفتار تجلی با نور |

Moses through [the power of but] a Sunbeam (partū) of this Name attained unto the Mount [Sinai] (ṭūr).[There] He found that [theophanic] conversation [with God] (guftār)to be a theophany of Light (tajalī bā nūr).

[۳۰]

| | |
|---|---|
| عیسی این اسم چو بر خواند اموات | یافتند از اثر اسم حیات |

When Jesus through this Name addressed the dead;
They found life (ḥayāt) through but a vestige of the Name (athar-i ism).

[۳۱]

| | |
|---|---|
| هرچه در عالم از این اسم بپاست | زانکه این اسم کنوز الا سماست |

Whatever is in the world is upstanding (bipā) through this [Mightiest] Name,
Because this Name upholds the treasures of the Names (kunūz al-asmā').

[۳۲]

| | |
|---|---|
| این درازنه صدف اسرار است | بی بدل چون گهر شهوار است |

This Pearl (durr) is of the nine gems of the mysteries (ṣadaf-i asrār).Changeless (bī badal) are they as a royal jewel without peer (gahar- i shahvār).

[۳۳]

| | |
|---|---|
| وه چه اسم است که بسیار کسی | نیستش بر سر این دسترسی |

Oh! What a Name it is that many persons,
Cannot even hope to attain the ability to penetrate this mystery.

[۳۴]

| | |
|---|---|
| خاصیتهاش نداراد پایان | عارفانند بآن دانایان |

Its characteristics (khāṣiyyathā-esh) are without end;
The mystic knowers (ārifān) are wise ones (dānāyyān) on its account.

[۳۵]

| | |
|---|---|
| وضع آفاق زنیک و بد حال | زان توان یافت بسنج اجمل |

The setting of the horizons, be they of good or bad omen;
Through that [Name] one may discover the most auspicious [all-beautiful] of outcomes (bi-sinaj-i ajmal).

[۳٦]

| | |
|---|---|
| اسم خاصی استکه اسرار جهان | هست در کنز حروفش پنهان |

The chosen [Mightiest] Name it is whereby the Mysteries of Existence (asrār-i jahān); Are hidden within the Treasury of its Letters (kanz-i hurūf-esh).

[۳۷]

| | |
|---|---|
| کس چه داند که چه اسرارست این | خاصهٔ زمرهٔ ابرار است این |

Who then is aware of what mysteries they are?;Tis this the chosen [Name] among the multitude of the pious ones (zumra(t)-yi abrār).

[۳۸]

| | |
|---|---|
| لفظ این اسم چو تکرار کنی | چون به آداب و عدد کار کنی |

The pronunciation of this Name, when you repeat it;
When you apply it to letters and numbers,

[۳۹]

| | |
|---|---|
| قفل هر کار گشاءی بمراد | گردی از فیض مداما دلشاد |

You [thereby] open the lock of every matter through intent
Through its Bounty (fayḍ) you shall achieve eternal happiness (ma-dāmā an delshad)

[۴۰]

| | |
|---|---|
| چهارده نفع رساند این اسم | اولین آنکه گشاءی تو طلسم |

Fourteen benefits are bestowed through this Name;
The first (avvalīn) is thine ability to open the talisman.

[۴۱]

| | |
|---|---|
| دشمنت نیست شود چون سیماب | بند گردد بدمیدن سیلاب |

Thine enemy will be scattered like mercury (sīmāb); You can stop [through the Mightiest Name] a flood with your blowing.

[۴۲]

| | |
|---|---|
| گر بخوانی ز سر صدق ویقین | کشف گردد همهٔ گنج زمین |

If you should recite it [the Mightiest Name] with veracity and certitude;
All of the treasure(s) of the earth (ganj-i zamīn) would be revealed.

[۴۳]

| | |
|---|---|
| جنیان با تو مصاحب گردند | اولیاء جمله بتو پیوندند |

The jinn then become thy associates (muṣāḥib);
Saints (awliyā'), one and all, join with thee.

[۴۴]

| | |
|---|---|
| جملهء خلق سرافکندهء تو | قیصر روم شود بندهء تو |

All creation becomes subservient before thee;
[Even] Ceasar of Rome would become thy servant (bandah).

[۴۵]

| | |
|---|---|
| همهء خلق مطیعت گردد | کیمیا نیز نصیبت گردد |

All creatures become obedient to thee;
Alchemy also would become your share (naṣīb).

[۴٦]

| | |
|---|---|
| هیچ علمی بتو مشکل نشود | یکزمان حق ز تو غافل نشود |

No science (`ilmī) will be difficult for you;
The One True [God] (ḥaqq) will not forget you for a moment.

[۴۷]

| | |
|---|---|
| متصل بالب خندان دل شاد | دین و دنیای تو گردد آباد |

Lips always smiling and thy heart happy; Your religion (dīn) and the world (dunyā) become eternal (ābād) [for you].

[۴۸]

| | |
|---|---|
| لیک هر کس بطریقی دیگر | دارد از حالت این اسم خبر |

But everybody has another way;
Of knowing the nature of this [Mightiest] Name.

[۴۹]

| | |
|---|---|
| سر اسماء حروفش بتمام | نتوان گفت مبادا که عوام |

The mystery of the Names, all of their Letters; Should not be communicated on account of the common folk (`avāmm).

[۵۰]

| | |
|---|---|
| مطلع گشته بدان کار کنند | خلق را بیهده آزار کنند |

For they, on becoming aware (muṭala`) [of this secret],
Would want to utilize it and vainly damage creation (khalq).

[۵۱]

| | |
|---|---|
| امر خاصان نتوان گفت بعام | تا نیابد اثرش جاهل خام |

One should not communicate the concern (amr) of the elite ones (khāṣān)to the common folk (`āmm);
Such that crude, ignorant persons (jāhil) are prevented from discovering its trace configurations (āthār).

[۵۲]

| | |
|---|---|
| باشد از حسن عمل اهل کمال | چو بیابند از این اسم مجال |

It is appropriate to the excellence (ḥusn) of the people of perfection (ahl-i kamāl);
That they find strength through this [Mightiest] Name.

[۵۳]

| | |
|---|---|
| نروند از پی انصاف بدر | وز بدی ها بنمایند حذر |

They go not out from the path of equity;

Neither do they commit bad things.

[۵۴]

| | |
|---|---|
| در عمل عزم بدی ها نکنند | فکر در باب ایذا نکنند |

In action they do not pursue bad things; They ponder not over the way of troublesome things (bāb-i īdhā).

[۵۵]

| | |
|---|---|
| هر کسی داده از این اسم نشان | بطریقی که بر او گشته عیان |

Each person has indicated this [Mightiest] Name,
In a way that is clear to him.

[۵۶]

| | |
|---|---|
| بوخوا گفت حق اندر تورات | در صحف خواند خدایش بخوات |

Jochebed [? Bukheva?] said that the Truth [of the Name] (ḥaqq) is in the Torah [Bible] (tawrāt); In the Ṣuḥuf ("scriptural leaves") her God called [her name] Yochwāt
[= Jochebed = the wife of Moses?]:

[۵۷]

| | |
|---|---|
| حنه در سورهٔ انجیل بخوان | بحقیقت که هم اینست و هم آن |

Read [about] Ḥanna [bint Fāqūdh] (= Anna mother of Mary) [see Q. 3:35] in the Sūrahs of the Evangel (injīl);In truth it is both this and that!

[۵۸]

| | |
|---|---|
| خوانده طیوم دیگریک قیوم | مغربی گفت که هست او هیوم |

Twas read Ṭayyūm and by another Qayyūm (Ar. Self-Subsisting); A Maghribī (N-African) said, 'He is Ḥayyūm'.

[۵۹]

| | |
|---|---|
| هست مشهور عرب برجانه | عجمی گفت ورا بر خانه |

He is famous among the Arabs as Bar Jānah;
The Persians say that He is Bar Khānah

[۶۰]

| | |
|---|---|
| دیلمی کرد رقم کافلنا | باز جمعی دگرش راحلنا |

A Daylamite inscribed Kāfalnā.Yet another group had Rāḥalnā.

[۶۱]

| | |
|---|---|
| نجیه قوم دگر جاهرشا | هست بوخانه دگر طاهرشا |

Another people the Najiyya [have] Jāhirshā;
The Bukhanites [of Khurasan?] are another [who say] Ṭāhirshā.

[۶۲]

| | |
|---|---|
| دراحادیث وروایات وخبر | هریکی راست طریقی دیگر |

The traditions (aḥadīth), the transmitted matters (ravāyyāt) and the things announced (khabar);
Each one prefers a different Way- Path (ṭarīqī).

[۶۳]

| | |
|---|---|
| گرچه این اسم بسی مشهوراست | لیک اینجا نه چنین منظوراست |

Although this Name is very famous;
But here this is not the purpose.

[۶۴]

| | |
|---|---|
| سال هفتادویک عمرم چورسید | فکرتو پرده ازاین رمزکشید |

When seventy and one years of my life have transpired;
In contemplation of Thee the veil surrounding this cipher (ramz) will be removed.

[۶۵]

| | |
|---|---|
| ازذخایرکه کنوزالاسماست | بنده این اسم برآوردم راست |

Through the treasures (dhakā'ir) which are now the Names (asmā) ;
This servant brought forth the truth of this [Greatest] Name.

[۶۶]

| | |
|---|---|
| بهرآسانی ارباب طلب | کردم اینکاربقانون ادب |

For the sake of simplicity for the masters of search;
I performed this task according the law of piety (adab).

[٦٧]

| | |
|---|---|
| خواستم تا که دراین علم بکام | بنهم بر قدم مردان گام |

I desired this science (`ilm) from the depth of my heart ;
Place my footsteps in their pathway.

[٦٨]

| | |
|---|---|
| لله الحمد که توفیق احد | داد از این هنرم فیض مدد |

Unto God be praise that the assistance of the One;
Gave eternal grace (fayḍ) through this talent of mine.

[٦٩]

| | |
|---|---|
| من دراین علم بسی بردم رنج | تا طلسمات گشودم زین گنج |

I suffered a lot in the pursuit of this science;
Until I uncovered the talismans from this Treasury (ganj).

[٧٠]

| | |
|---|---|
| سر این گنج گهر بگشودم | گوهرش بین که عیان بنمودم |

I unlocked the secret (sirr) of this Treasury (ganj)
I gazed at its treasure therein.

[٧١]

| | |
|---|---|
| گوهر از کان عمل بنمودم | پرده از چهرهٔ او بگشودم |

I took part in mining the treasury;
I uncovered the veil from its countenance

[٧٢]

| | |
|---|---|
| مزدمردی که از این معدن خاص | گوهرش را چو بیابد بخواص |

The reward for the man who, from this specific mine (ma`dan),
Manages to discover its special jewel.

٧٣]

| | |
|---|---|
| از (بهائی) بدعا یاد کند | عمل خیر به بنیاد کند |

He will inaugurate a goodly deed (`amal khayr);
And will remember [Shaykh] Bahā'ī in his supplication (du`ā).

[۷۴]

| | |
|---|---|
| نبرند از پی مقصود تعب | غرض اینست که ارباب طلب |

The purpose is this, that the masters of search (arbāb-i ṭalab)
Will not suffer in their pursuit thereof.

[۷۵]

| | |
|---|---|
| بهر ما فاتحه یی بر خوانند | این قواعد چو سراسر خوانند |

These supporting words [guidelines] (qawā'id) when they read them from beginning to end; They will recite an Opening - Fātiḥa [Q.1] on our behalf.

[۷٦]

| | |
|---|---|
| نروند از ره انصاف بدر | چون از این اسم بیابند اثر |

When of this [Mightiest] Name they find trace configurations (āthār); They will never stray on the path of equity (rah-i inṣāf).

[۷۷]

| | |
|---|---|
| تا شود مشکل از این علمت حل | اینکه خواهی بُودت عقل و عمل |

What you should [ardently] desire is intelligence and right action;
Such that through this science you find a solution to your problem.

[۷۸]

| | |
|---|---|
| تا کنم بهر تو حل این مشکل | گوش جان باز کن و دیدهٔ دل |

Open the ear of your soul and the eye of the heart;
So that I will solve this problem on thy behalf.

[۷۹]

| | |
|---|---|
| بر گشا گوش که وقت سخن است | گرترا میل بتقریر من است |

If you desire to know what I have to communicate;

Open then your ears for it is the time for discourse.

[۸۰]

| | |
|---|---|
| سخنم گوهر گوش دل کن | گوهر گوش خرد حاصل کن |

Make my speech to be the ornament of the ear of your heart;
Obtain then the ornament of the ear of wisdom!

[۸۱]

| | |
|---|---|
| اگر از علم ولی اللهی | بی تعلم سبقی میخواهی |

If, that is, of the knowledge of the divine viceregent (`ilm-i valī-yi ilāhī) Thou desire [to know] without previous instruction.

[۸۲]

| | |
|---|---|
| بهر طلاب از این نسخهٔ ژرف | کاملان راست در او چند شگرف |

For students (ṭulāb) of this copious manuscript (nashi' zharf).
[Know] that perfect ones (kāmilān) stand in awe (shigarf) of it.

[۸۳]

| | |
|---|---|
| من از این طایفه دارم سبقی | خوانده ام در بر ایشان ورقی |

I am ahead of this faction (ṭāīfa);
For I have read directives (waraqī) unto them!

[۸۴]

| | |
|---|---|
| در رموزات که فکرم جلی است | از عطاهای نبی و ولی است |

Regarding the ciphers (rumūzāt) about which my mind is clear;
This on account of the bestowals of the Prophet [Muhammad] (`aṭā-hā-yi nabī) and the viceregent [`Alī] (valī).

[۸۵]

| | |
|---|---|
| هست در مصحف ما بعد سه میم | در میانهای سور در حامیم |

In the Book [Qur'ān] (mu□□af ) after three "M"s (mīm), they are;In the midst of the sūrahs, in □ā-Mīm (Q. 41 = al-Sajdah).

[۸۶]

| | |
|---|---|
| عددش با سور قرآنی | متساوی است اگر میدانی |

Its number with surahs qur'ānic (suwar qur'ānī) [=114] Corresponds if you did but know.

[۸۷]

| | |
|---|---|
| هشت حرف است بترتیب ونظام | بسط حرفیش چهل گشته تمام |

They are eight letters (hasht ḥarf) in order-layout and arrangement (bi-tartīb va nizām); When outstretched (basṭ) their letters compute to forty complete.

[*۸۸]

| | |
|---|---|
| نقطه اش ( حرفیش ) نوزده از روی جمل | هست چون مدخل باسط بعمل |

Its locus-point (nuqṭah) is altogether (jumal) nineteen [= the basmala]; This since these [letters] are the nexus of far reaching activity (bāsiṭ bi-`amal).

[۸۹]

| | |
|---|---|
| اولش میم و چهارم لام است | سیمش شهره دراین ایام است |

Its first is Mīm ("M") and its fourth is Lām ("L");
Its third is well-known during these days.

[۹۰]

| | |
|---|---|
| طا بود آخر شش حرف دراو | گوش دل باز کنی گر نیکو |

The [letter] Ṭā' was the last of the six letters within it;
If you open up completely the ear of the heart.

[۹۱]

| | |
|---|---|
| در سه جا مصدر اسمش دال است | در سر آیه یی از انفال است |

In three places the source-word (ma□dar) of its-His Name is the [letter] "D" (dāl);At the outset is a verse from [the Sūrat al-] Anfāl ("Plunder-Spoils" = Q. 8).

[۹۲]

| | |
|---|---|
| اولش هفده آخر سین است | متصل در وسط یاسین است |

Its commencement is seventeen its termination [the letter] "S" (sīn) [ = abjad 60];[cf. Graphic form 17 signs?] It is linked up (mutta□il) in the centre of [Surat al-] Yā'-Sīn (Q. 36 = [Meccan, 5 sections, 83 verses] abjad 70).

[۹۳]

| | |
|---|---|
| قلب او باعث خوشحالیهاست | فتح و نصبش همگی نور و ضیاست |

Its heart (qalb) is the originator of all manner of happiness;
Commencement [Victory] (fatḥ) and its realization (naṣb) are all Light (nūr) and Splendor (ḍiyā).

[۹۴]

| | |
|---|---|
| شامل کلی او دار حروف | جامع علت آثار حروف |

It consists wholly of the letters (dār–i ḥurūf);
The nexus of causality (jām` `illat) [results from] the letters (āthār-i ḥurūf).

[۹۵]

| | |
|---|---|
| عدد بینه اش هفتاد است | این هم از قاعده استاد است |

The number of its explanation is seventy;
This also is from the directive of the master (qā`ida-yi ustād).

[۹٦]

| | |
|---|---|
| خوانم آن دل که بیابد این رمز | نکتهٔ فاش رموزات بغمز |

I call that heart which discovers this cipher (ramz);
The clear allusion of the ciphers (rumūzāt) beckons.

[۹۷]

| | |
|---|---|
| اے (بہائی) چو تو این کشف رموز | کردی و یافتی آن نقد کنوز |

O Bahā'ī! Since you did unveil these ciphers (rumūz);
And thus discovered the coinage of the treasures (naqd-i kanūz).

[۹۸]

| | |
|---|---|
| بیش از این کاشف این راز مباش | راز پنهان کن و غماز مباش |

Do not be the discloser of this secret (rāz) any further;
Hide the secret (rāz) and do not be an informer (ghamāz).

[۹۹]

| | |
|---|---|
| هر که اهلیت این حالش است | بدعا حاصل از این قالش هست |

Anyone who is among the custodians of this [secret] matter;
[Know that] In supplication there is realization of [the mystery of] its Pronunciation (qawl).

[۱۰۰]

| | |
|---|---|
| دم فروبند که نا اهل شریر | نشود زین روش خاص خبیر |

Be silent then! that the people of wickedness;
May not become informed of this specific Directive.

[۱۰۱]

| | |
|---|---|
| من به توفیق خداوند غفور | طالبان را بنمودم دستور |

I, through the favour (tawfīq) of the God of Forgiveness;
Showed the seekers (ṭālibān) the rule.

[۱۰۲]

| | |
|---|---|
| اصل و فرعش بنمودم به رموز | فاش کردم بهمه نقد کنوز |

The Foundation (aṣl) and its aspects (far`) have I given out in ciphers (rumūz).
I disclosed to all the coinage of the treasures (naqd-i kunūz).

[۱۰۳]

| | |
|---|---|
| به (بهائی) همه از صدق وصفا | بکنند از سر اخلاص دعا |

For [Shaykh] Bahā'ī all, [in gratitude] with righteousness and purity, should supplicate with pure sincerity (sar al-ikhlāṣ).

## مثنوی رموز اسم اعظم کے بقایا ابیات

اب وہ ابیات درج کیئے جاتے ہیں، جن میں سے بعض تو وہ ہیں جن کے خاص الفاظ میں اختلاف ہے اور بعض وہ ہیں جو اس معمے میں موجود نہیں ہیں.

| | |
|---|---|
| ایں درے از صدف اسرار است | بے بدل چوں گہر شہوار است |
| ایکہ ہستی طالب اسرار و رمز غامضات | اسمی از اسما گویم تا بیابی آشکار |
| سخنم گوہر گوش و دل کن | عقدہ ہم گر خردے حاصل کن |
| اسم خاصی است کہ اسرار جہان | ہست در کنز حروفش پنہان |
| خواندہء حیوم دگریک قیوم | مغربی گفتہ کہ ہست او طیوم |
| بخیہء قوم دگر جا ہر شا | ہست بو خانہ دگر جا مرشا |
| حوریانرا ہمہ بی سر و نقاب | بنمودم بر کل احباب |
| چوں از این اسم بیابند اثر | نروند از رہ انصاف بدر |
| ایکہ خواہی بودت علم و عمل | تا شود مشکل از این علمت حل |
| سہ و شش و پنج بدو جلوہ ہو | پردہ برداشت بتعظیم از او |
| شد ز پنجش حضرت آمادہ | وز شش گشت جہان آبادہ |
| جلوہ در کار چو تکرار نمود | پردہء از سر ھو اللہ بگشود |
| ھا شش و واو زہا یافت قرار | آمدہ واو احد را معیار |
| اول و ثانیش جذر رابع و خامس بود | حرف اوسط جذر جمع اے ہوشیار |
| گر ازیں بیتش نفہمیدے ازیں بیتش فہم | سر نگہدارا اے برادر گربیابی زینہار |
| حرف اوسط نصف حرف اول است و آخر است | اوسطنیش ضعف و اول فرقداں قطب دار |
| آنچیست کہ نصف شش آں پنج بود | نصف دیگرش دوائے ہر رنج بود |
| ثلث و ربع و تو خمس آں را بشمار | چوں جمع کنی کلید ہر گنج بود |
| باید ارباب طلب را ایں فن | چوں بیابند طریق روشن |

## جدول کلید اسم اعظم

واضح ہو کہ یہ جدول ہی اس سارے معمے کی کلید اعظم ہے،اور ہم نے سابقہ صفحات میں جو آگاہی دی تھی کہ اسم اعظم کوئی جفر کا نہ تو قاعدہ تھا نہ معمہ! بلکہ جنہوں نے اس بات کو عوام الناس تک صراطِ مستقیم بنا کر پیش کیا،تو اس کے قواعد اسی جدول سے ہی بنائے گئے تھے،اور تمام معمہ اسی جدول سے ہی وضع کیا گیا تھا،وگرنہ یہ اسم کوئی معمہ نہیں تھا۔

اس جدول کو بطور اس معمے کی کلید کے تاریخ میں پہلی بار پیش کیا جارہا ہے۔اس سے آپ کسی بھی اسم کو پھیلا کر اس کا بسطِ کبیر لے سکتے ہیں۔ اورکسی کا بھی نصف و ثلث و دیگر اجزاء لے سکتے ہیں، اگر اس براہینہ بات کو سمجھنے کے بعد ، کسی بھی اسم کو اس جدول میں پھیلادیں،اور پھر تمام حروف کا بسط کبیر لیں، اور دیکھیں کہ اس کے چالیس حروف بنتے ہیں کہ نہیں، اگر چالیس حروف بنتے ہیں، تو دیکھیں کہ ان کے وہ اعداد ہیں؟ جن کے اعداد ۵۸۱ نکلتے ہیں؟ اور اگر نکلتے ہیں! تو کیا ان کے جمل کے اعداد کامل ۶۰۰ نکلتے ہیں؟ اگر اس طرح ہے تو آپ کو مبارک ہو کہ آپ اس عظیم ترین راز سے آگاہ ہوگئے ہیں کہ جس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے، لوگوں کی عمریں صرف ہوگئیں، اور پھر بھی وہ مقصود کو نہ پاسکے،کیونکہ ان کے پاس پرکھنے کا کوئی پیمانہ نہیں تھا،جس کی بناء پر وہ سرگردان رہے،اس کے بعد آپ دیکھیں گے،کہ باقی تمام قواعد جتنے بھی اس معمے میں مرقوم ہیں، وہ اس پر منضبط ہونا شروع ہو جائیں گے،اور کوئی بھی علامت ،کوئی بھی رمز اس کے سوا باقی نہیں رہے گی۔ یاد رہے کہ اس جیسی تفاصیل تاریخ میں موجود تمام کتب میں سے کہیں بھی آپ کو نہیں ملیں گی،اور نہ ہی تاریخ عالم میں اس سے قبل ایسی جامع گفتگو اس سے پہلے کبھی کی گئی ہے،اور اس سلسلے میں یہ تمام اسرار محض اس وجہ سے دیے گئے ہیں کہ اس کتاب کے بارے میں جو ہمارا مقصود تھا کہ اسے تاریخ کی پہلی،باضابطہ اور مفصل کتاب بنایا جائے،اس سلسلے میں ہمیں جتنی آگاہی تھی ہم نے اسے دل کھول کر بیان کردیا

ہے،اگر اس راز کے تمام تر پہلوؤں پر مفصل دی گئی تفاصیل کے بعد اگر کوئی پوچھنا شروع کردے کہ اب فلاں بات یا فلاں رمز کیا ہے؟ اور کیسے حل ہوگی، تو جان لو کہ وہ اپنے آپ کو ایسا عاجل ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے، جو کبھی بھی فیضِ روحانی حاصل نہیں کرسکتا، چاہے اس کے کف پر پورے نظام شمسیہ کو اٹھا کر رکھا جائے، یہ خاصانِ خدا کی منازل ہیں، لہو و لعب کی باتیں نہیں! جن کو آپ چائے کے ایك کپ پر بیٹھ کر موضوعِ بحث بنائیں، اور کہیں کہ باقی رموز کی بھی جداول کاش کہ کوئی ان کے لئے بنادیتا، یہ اس ضمن میں قطعی اور آخری کلمات ہیں، اس طرح نہ ہو کہ آپ کی بے وقت کی بات آپ کو زندگی بھر محروم کردے۔ مجھے جتنی تعلیم تھی میں نے بتادی، اب اس سے زائد کچھ بھی بتانے کے لئے باقی نہیں رہا، اور وہ کچھ بتایا گیا ہے، جو بتانا نہیں چاہیے تھا، یہی سب کچھ حتمی ہے، کیونکہ اس سے زائد کچھ ہے بھی نہیں، کہ جسے بتایا جائے۔

یہ عظیم جدول آئندہ صفحے پر مرقوم ہے۔

| اول | نصف | ثالث | رابع | خامس | سادس | سابع | ثامن | تاسع | عاشر |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ا | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ |
| ب | ا | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ |
| ج | ☆ | ا | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ |
| د | ب | ☆ | ا | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ |
| ه | ☆ | ☆ | ☆ | ا | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ |
| و | ج | ب | ☆ | ☆ | ا | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ |
| ز | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ا | ☆ | ☆ | ☆ |
| ح | د | ☆ | ب | ☆ | ☆ | ☆ | ا | ☆ | ☆ |
| ط | ☆ | ج | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ا | ☆ |
| ی | ه | ☆ | ☆ | ب | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ا |
| ک | ی | ☆ | ه | د | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ب |
| ل | ه ی | ی | ☆ | و | ه | ☆ | ☆ | ☆ | ج |
| م | ک | ☆ | ی | ح | ☆ | ☆ | ه | ☆ | د |
| ن | ه ک | ☆ | ☆ | ی | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ه |
| س | ل | ک | ه ی | ب ی | ی | ☆ | ☆ | ☆ | و |
| ع | ه ل | ☆ | ☆ | د ی | ☆ | ی | ☆ | ☆ | ز |
| ف | م | ☆ | ک | و ی | ☆ | ☆ | ی | ☆ | ح |
| ص | ه م | ل | ☆ | ح ی | ه ی | ☆ | ☆ | ی | ط |
| ق | ن | ☆ | ه ک | ک | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ی |
| ر | ق | ☆ | ن | م | ☆ | ☆ | ه ک | ☆ | ک |
| ش | ن ق | ق | ه ع | س | ن | ☆ | ☆ | ☆ | ل |
| ت | ر | ☆ | ق | ف | ☆ | ☆ | ن | ☆ | م |
| ث | ن ر | ☆ | ☆ | ق | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ن |
| خ | ش | ر | ن ق | ک ق | ق | ☆ | ه ع | ☆ | س |
| ذ | ن ش | ☆ | ☆ | م ق | ☆ | ق | ☆ | ☆ | ع |
| ض | ت | ☆ | ر | س ق | ☆ | ☆ | ق | ☆ | ف |
| ظ | ن ت | ش | ☆ | ☆ | ن ق | ☆ | ☆ | ق | ص |
| غ | ث | ☆ | ن ر | ر | ☆ | ☆ | ☆ | ☆ | ق |

## ضمیمہء اسم اعظم

مفسروں محدثوں اور صوفیاء اور مؤرخوں کا ماننا ہے کہ قرآن میں دو اشخاص ہے کا اللہ بزرگ و برتر نے ذکر کیا ہے کہ جن کے پاس اسم اعظم تھا.

ان میں سے ایک تو بلعم بن باعور تھا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تھا، اور دوسرا آصف بن برخیا تھا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں تھے.

اس ضمیمے میں انہی دو حضرات کے بارے میں قرآن پاک کی آیات اور بزرگان سلف کی ان متعلق تفسیر پیش کی جارہی ہے.

یاد رہے کہ ہم اس کا مختصر تذکرہ کررہے ہیں. وگرنہ اگر تمام آراء پیش کی جاتیں تو اس کے لئے پھر ایک جداگانہ کتاب کی ضرورت ہوتی.

## اسم اعظم اور بلعم بن باعور

•

بلعم بن باعور نے اسم اعظم کا غلط استعمال کیا تھا، اس سلسلے میں جناب ابن جریر الطبری قرآن مجید کی تفسیر میں ان آیات کی یوں تفسیر کرتے ہیں۔

﴿ وَٱتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَأَ ٱلَّذِيٓ ءَاتَيۡنَٰهُ ءَايَٰتِنَا فَٱنسَلَخَ مِنۡهَا فَأَتۡبَعَهُ ٱلشَّيۡطَٰنُ فَكَانَ مِنَ ٱلۡغَاوِينَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوۡ شِئۡنَا لَرَفَعۡنَٰهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُۥٓ أَخۡلَدَ إِلَى ٱلۡأَرۡضِ وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُۚ فَمَثَلُهُۥ كَمَثَلِ ٱلۡكَلۡبِ إِن تَحۡمِلۡ عَلَيۡهِ يَلۡهَثۡ أَوۡ تَتۡرُكۡهُ يَلۡهَثۚ ذَّٰلِكَ مَثَلُ ٱلۡقَوۡمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَاۚ فَٱقۡصُصِ ٱلۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾ ﴾ الأعراف: ۱۷۵-۱۷٦

(ترجمہ: اور ان کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنا دو جس کو ہم نے اپنی آیتیں عطا فرمائیں (اور ہفت پارچہء علم شرائع سے مزین کیا) تو اس نے ان کو اتار دیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگا تو وہ گمراہوں میں ہوگیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں سے اس (کے درجے) کو بلند کر دیتے مگر وہ تو پستی کی طرف مائل ہوگیا اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑا۔ تو اس کی مثال کتے کی سی ہوگئی کہ اگر سختی کرو تو زبان نکالے رہے اور یونہی چھوڑ دو تو بھی زبان

نکالے رہے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو ان سے یہ

قصہ بیان کردو۔ تاکہ وہ فکر کریں۔ )

قال أبو جعفر: يقول تعالي ذكره: و كما فصلنا يا محمد لقومك آيات هذه السورة، و بيّنا فيها ما فعلنا بالأمم السالفة قبلَ قومك، و أحللنا بهم من المَثُلات بكفرهم و إشراكهم في عبادتي غيري، كذلك نفصل الآيات غيرِها و نبيّنها لقومك، لينزجروا و يرتدعوا، فينيبوا إلي طاعتي و يتوبوا من شركهم و كفرهم، فيرجعوا إلي الإيمان و الإقرار بتوحيدي و إفراد الطاعة لي و ترك عبادة ما سواي.

القول في تأويل قوله: (وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ*)

قال أبو جعفر: يقول تعالي ذكره لنبيه محمد صلي الله عليه و سلم: "و اتل"، يا محمد، علي قومك ="نبأ الذي آتيناه آياتنا"، يعني خبره و قصته.

و كانت آيات الله للذي آتاه الله إياها فيما يقال: اسم الله الأعظم = و قيل: النبوّة. و اختلف أهل التأويل فيه.

فقال بعضهم: هو رجل من بني إسرائيل.

*ذكر من قال ذلك:

١٥٣٨١ - حدثنا حميد بن مسعدة، قال: حدثنا بشر بن المفضل قال: حدثنا شعبة، عن منصور، عن أبي الضحي، عن مسروق، عن عبد الله في هذه الآية: (و اتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها) قال: هو بَلْعَم.

١٥٣٨٢ - حدثنا ابن وكيع قال: حدثنا جرير، عن منصور، عن أبي الضحي، عن مسروق، عن عبد الله، مثله.

۱۵۳۸۳--قال: حدثنا أبي، عن سفيان، عن منصور، عن أبي الضحي، عن مسروق، عن عبد الله قال: هو بلعم بن أَبَر.

۱۵۳۸۴-حدثنا ابن حميد قال: حدثنا جرير، عن منصور، عن أبي الضحي، عن مسروق، عن ابن مسعود، في قوله: (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا) قال: رجل من بني إسرائيل يقال له: بَلْعَم بن أَبَر.

۱۵۳۸۵-حدثنا محمد بن المثني قال: حدثنا محمد بن جعفر وابن مهدي وابن أبي عدي، قالوا: حدثنا شعبة، عن منصور، عن أبي الضحي، عن مسروق، عن عبد الله: أنه قال في هذه الآية، فذكر مثله=ولم يقل: "بن أبر".

۱۵۳۸۶-حدثنا ابن حميد قال: حدثنا حكام، عن عمرو، عن منصور، عن أبي الضحي، عن مسروق، عن ابن مسعود: (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها) قال: رجل من بني إسرائيل يقال له: بلعم بن أَبَر.

۱۵۳۸۷-حدثنا ابن وكيع قال: حدثنا عمران بن عيينة، عن حصين، عن عمران بن الحارث، عن ابن عباس قال: هو بلعم بن باعر.

۱۵۳۸۸-حدثني الحارث قال: حدثنا عبد العزيز قال: حدثنا سفيان، عن الأعمش، عن أبي الضحي، عن مسروق، عن ابن مسعود، في قوله: (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا) إلي (فكان من الغاوين)، هو بلعم بن أَبَر

جامع البیان فی تأویل القرآن المعروف تفسیر الطبری الجزء الثالث عشر ص ۲۵۲ و۲۵۳ تالیف ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

مؤرخ اعظم ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق میں (کالب -۵۷۷۸) کالب بن یوقنا بن بارص بن یہوذا بن یعقوب بن إسحاق بن إبراهيم الخليل عليه السلام کے تذکرے میں فرماتے ہیں کہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام ارض کنعان میں یوشع بن نون اور کالِب بن یوقنا کی ساتھ میں تشریف لیے گئے جہاں بلعم بن باعور تھا، جس کی پاس اسم اعظم تھا.

لما نشأت النواشي من ذراريهم يعني الذين أبوا قتال الجبارين مع موسي و هلك آباؤهم و انقضبت الأربعون سنة الذين تيهوا فيها سار بهم موسي عليه السلام و معه يوشع بن نون و كلاب بن يوقنا فلما انتهوا إلي أرض كنعان و بها بلعم بن باعور المعروف و كان قد آتاه الله علما و كان فيما أوتي من العلم اسم الله الأعظم فيما يذكرون الذي إذا دعي الله به أجاب و إذا سئل به أعطي.

**تاریخ مدینة دمشق الجزء الخمسون ص ۸ تالیف الامام العالم الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن ابن هبة الله بن عبدالله الشافعی المعروف بابن عساکر(۴۹۹ تا ۵۷۱ هجریة)**

**نیز ... تاریخ الرسل والملوک (تاریخ الطبری) الجزء الاول ص ۴۳۷ تالیف: ابی جعفر محمد بن جریر الطبری**

امام ابن الاثیر الجزری اپنی شهرهء آفاق تا ریخ الکامل فی التاریخ میں تاریخ ماقبل الهجریة النبویة الشریفة میں ذکر یوشع بن نون علیه السلام وفتح مدینة الجبارین میں بلعم بن باعور کا قصه یوں تفصیل سے مرقوم کرتے ہیں کہ:

لما توفي موسي بعث الله يوشع بن نون بن افرائيم بن يوسف بن يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم الخليل، عليه السلام، نبياً الي بني اسرائيل و أمره بالمسير الي أريحا مدينة الجبّارين، و اختلف العلماء في فتحها علي يد من كان، فقال ابن عبّاس: إنّ موسي و هارون توفيا في التيه و توفّي فيه كل من دخله، و قد جاوز العشرين سنة، غير يوشع بن نون و كالب بن يوفنا، فلما انقضي أربعون سنة أوحي الله الي يوشع بن نون فزمره بالمسير إليها و فتحها، ففتحها؛ و مثله قال قتادة و السدّيّ و عكرمة.

و قال آخرون: إنّ موسي عاش حتي خرج من التيه و سار الي مدينة الجبّارين و علي مقدمته يوشع بن نون ففتحها؛ و هو قول ابن اسحاق، قال ابن اسحاق: سار موسي بن عمران الي أرض كنعان لقتال الجبّارين، فقدّم يوشع بن نون و كالب بن يوفنّا، و هو صهره علي أخته مريم بنت

عمران، فلمّا بلغوها اجتمع الجبّارون الي بلعم بن باعور، وهو من ولد لوط، فقالوا له: ان موسي قد جاء ليقتلنا و يخرجنا من ديارنا فادع الله عليهم، و كان يعلم اسم الله الأعظم، فقال لهم: كيف أدعو علي نبيّ الله و المؤمنين و معهم الملائكة فراجعوه في ذلك و هو يمتنع عليهم، فأتوا امرأته و أهدوا لها هديّة، فقبلتها، و طلبوا إليها أن تحسّن لزوجها أن يدعو علي بني اسرائيل، فقالت له في ذلك، فامتنع، فلم تزل به حتي قال: أستخير الله، فاستخار الله تعالي، فنهاه في المنام، فأخبرها بذلك، فقالت: راجع ربّك، فعاود الاستخارة فلم يرد إليه جواب، فقالت: لو أراد ربّك لنهاك، و لم تزل تخدعه حتي أجابهم، فركب حماراً له متوجّهاً إلي جبل مشرف علي بني إسرائيل ليقف عليه و يدعو عليهم، فما سار عليه إلاّ قليلاً حتي ربض الحمار، فنزل عنه و ضربه حتي قام فركبه فسار به قليلاً فبرك، فعل ذلك ثلاث مرّات، فلمّا اشتدّ ضربه في الثالثة أنطقه الله فقال له: ويحك يا بلعم أين تذهب؟ أما تري الملائكة تري تردّني؟ فلم يرجع، فأطلق الله الحمار حينئذ، فسار عليه حتي أشرف علي بني اسرائيل، فكان كلّما أراد أن يدعو عليهم ينصرف لسانه الي الدعاء لهم، و إذا أراد أن يدعو لقومه انقلب دعاؤه عليهم، فقالوا له في ذلك، فقال: هذا شيء غلبنا الله عليه، و اندلع لسانه فوقع علي صدره، فقال: الآن قد ذهبت مني الدنيا و الآخرة و لم يبقَ غير المكر و الحيلة، و أمرهم أن يزيّنوا نساءهم و يعطوهنّ السلع للبيع و يرسلوهنّ إلي العسكر و لا تمنع امرأة نفسها ممن يريدها، و قال: إن زني منهم رجل واحد كفيتموهم، ففعلوا ذلك، و دخل النساء عسكر بني اسرائيل، فأخذ زمري بن شلوم، و هو رأس سبط شمعون بن يعقوب، امرأة و أتي بها موسي فقال له: أظنك تقول هذا حرام فو الله لا نطيعك، ثم أدخلها خيمته فوقع عليها، فأنزل الله عليهم الطاعون، و كان فنحاص بن العزار بن هارون صاحب أمر عمّه موسي غائباً، فلما جاء رأي الطاعون قد استقر في بني اسرائيل، و أُخبر الخبر، و كان ذا قوّة و بطش، فقصد زمري فرآه و هو مضاجع المرأة،

فطعنهما بحربة في يده فانتظمهما، ورفع الطاعون، وقد هلك في تلك الساعة عشرون ألفاً، وقيل: سبعون ألفاً، فأنزل الله في بلعم: (وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيَ آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ*) ثم إن موسي قدّم يوشع الي أريحا في بني اسرائيل فدخلها وقتل بها الجبارين، وبقيت منهم بقيّة، وقد قاربت الشمس الغروب، فخشي أن يدركهم الليل فيعجزوه، فدعا الله تعالي أن يحبس عليهم الشمس، ففعل وحبسها حتي استأصلهم، ودخلها موسي فأقام بها ما شاء الله أن يقيم، وقبضه الله إليه لا يعلم بقبره أحد من الخلق.

وأما من زعم أن موسي كان قد توفّي قبل ذلك فقال: إنّ الله أمر يوشع بالمسير الي مدينة الجبارين، فسار ببني اسرائيل، ففارقه رجل يقال له بلعم بن باعور، وكان يعرف الاسم الأعظم، وساق من حديثه نحو ما تقدّم، فلمّا ظفر يوشع بالجبارين أدركه المساء ليلة السبت فدعا الله فردّ الشمس عليه وزاد في النهار ساعة فهزم الجبارين ودخل مدينتهم وجمع غنائمهم ليأخذها القربان، فلم تأتِ النّار، فقال يوشع: فيكم غلول فبايعوني، فبايعوه، فلصقت يده في يد من غلّ، فزتاه برأس ثور من ذهب مكلّل بالياقوت فجعله في القربان وجعل الرجل معه، فجاءت النار فأكلتهما.

وقيل: بل حصرها ستّة أشهر، فلما كان السابع تقدّموا الي المدينة وصاحوا صيحة واحدة فسقط السور، فدخلوها وهزموا الجبارين وقتلوا فيهم فأكثروا، ثمّ اجتمع جماعة من ملوك الشام وقصدوا يوشع فقاتلهم وهزمهم وهرب الملوك الي غار، فأمر بهم يوشع بن نون فقتلوا وصلبوا، ثمّ ملك الشام جميعه فصار لبني اسرائيل وفرّق عمّاله فيه، ثمّ توفّاه الله فاستخلف علي بني اسرائيل كالب بن يوفنا، وكان عمر يوشع مائة وستّاً وعشرين سنة، وكان قيامه بالأمر بعد موسي سبعاً وعشرين سنة.

و أما من بقي من الجبارين فإن إفريقش بن قيس بن صيفي بن سبأ بن كعب بن زيد بن حمير بن سبأ بن يشجب بن يعرب بن قحطان ماه بهم متوجهاً الي افريقية فاحتملهم من سواحل الشام فقدم بهم افريقية فافتتحها و قتل ملكها جرجير و أسكنهم إياها، فهم البرابرة، و أقام من حمير في البربر صنهاجة و كتامة، فهم فيهم إلي اليوم.

**الكامل فى التاريخ تاليف الامام العلامة عمدة المؤرخين ابى الحسن على بن ابى الكرم محمد بن محمد بن عبدالكريم بن عبدالواحد الشيبانى المعروف بابن الاثير الجزرى اللقب بعزالدين ( المتوفى ۶۳۰هجرية) ص ۱۵۳ و ۱۵۴**

## آصف بن برخیا اور اسم اعظم

ابن الاثیر جزری باب ذکر ما جری لہ بلقیس میں بیان فرماتے ہیں:

فلما جاءت الهدية إلي سليمان قال للرسل: (أتمدونني بمال فما آتاني الله خير مما آتاكم) إلي قوله: (وهم صاغرون) النمل: ٣٦ - ٣٧، فلما رجع الرسل إليها سارت إليه وزخذت معها الأقيال من قومها، وهم القوّاد، وقدمت عليه، فلمّا قاربته وصارت منه علي نحو فرسخ قال لأصحابه: (أيهكم يرتين بعرشها قبل أن يأتوني مسلمين؟ قال عفريت من الجنّ: أنا آتيك به قبل أن تقوم من مقامك) النمل: ٣٨ - ٣٩، يعني قبل أن تقوم في الوقت الذي تقصد فيه بيتك للغداء، قال سليمان: أريد أسرع من ذلك، ف(قال الذي عنده علم من الكتاب) وهو آصف بن برخيا، وكان يعرف اسم الله الأعظم: (أنا آتيك به قبل أن يرتد إليك طرفك) النمل: ٠، وقال له: انظر إلي السماء وأدم النظر فلا ترد طرفك حتي أحضره عندك، وسجد ودعا، فرأي سليمان العرش قد نبع من تحت سريره، فقال: (هذا من فضل ربي ليبلوني أأشكر) إذ أتاني به قبل أن يرتدّ إليّ طرفي (أم أكفر) إذ جعل تحت يدي من هو أقدر مني علي إحضاره. فلما جاءت قيل: (أهكذا عرشك؟ قالت: كأنه هو) النمل: ٤٢ ولقد تركته في حصون وعنده جنود تحفظه فكيف جاء إلي ها هنا؟

**الكامل فی التاريخ ج١ص١٨٠ تاليف :الامام العلامة عمدة المؤرخين ابی الحسن علی بن ابی الكرم محمد بن محمد بن عبدالكريم بن عبدالواحد الشيبانی المعروف بابن الاثير الجزری الملقب بعزالدين( المتوفی ٦٣٠ہجرية) . تحقيق: ابی الفداء عبدالله القاضی.**

امام جلال الدین سیوطی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں کہ:

۴۰ - (قال الذي عنده علم من الكتاب) أي المنزل و هو آصف بن بر خيا كان صديقا يعلم اسم الله الأعظم الذي إذا دعا به أجيب (أنا آتيك به قبل أن يرتد إليك طرفك) إذا نظرت به إلي شيء فقال له انظر إلي السماء فنظر إليها ثم رد بطرفه فوجده موضوعا بين يديه ففي نظره إلي السماء دعا آصف بالاسم الأعظم أن يأتي الله به فحصل بأن جري تحت الأرض حتي نبع تحت كرسي سليمان (فلما رآه مستقرا) ساكنا (عنده قال هذا) أي الإتيان لي به (من فضل ربي ليبلوني) ليختبرني (أأشكر) بتحقيق الهمزتين و إبدال الثانية ألفا و تسهيلها و إدخال ألف بين المسهلة الأخري و تركه (أم أكفر) النعمة (و من شكر فإنما يشكر لنفسه) أي لأجلها لأن ثواب شكره له (و من كفر) النعمة (فإن ربي غني) عن شكره (كريم) بالإفضال علي من يكفرها.

القرآن الكريم وبهامشه تفسير الامامين الجليلين ج١ ص ٣٨٠ تاليف: جلال الدين محمد بن احمد بن محمد المحلى و جلال الدين عبدالرحمن بن ابي بكر السيوطى، ت- المحقق الشيخ عبدالقادر الارناؤوط .

تفسیر کشاف میں ہے:

(الذي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الكتاب) (هو) رجل كان عنده اسم الله الأعظم، وهو: يا حي يا قيوم، وقيل: يا إلهنا و إله كل شيء إلهاً واحداً لا إله إلا أنت. وقيل: يا ذا الجلال و الإكرام، وعن الحسن رضي الله عنه: الله. و الرحمن. وقيل: هو آصف بن برخيا كاتب سليمان عليه السلام، و كان صديقاً عالماً. الكشاف عن حقائق و غوامض التنزيل و عيون الاقاويل فى وجوه التاويل- (تفسير الكشاف)- ج۴ ص ۴۵۵ . تاليف: علامه جار الله ابى القاسم محمود بن عمر الزمخشري.

امام ابن عادل فرماتے ہیں.

قوله: قبل ان تقوم من مقامك اي: مجلسك الذي تقضي فيه، قال ابن عباس: كان له في كل غداة مجلس يقضي فيه الي انتصاف النهار واني عليه علي حمله لقوي امين به علي ما في

الجواهر ،فقال سليمان: اريد اسرع من هذا،ف قال الذي عنده علم من الكتاب،،فقيل هو جبريل.عليه السلام وقيل:ملك من الملائكة ايدالله به بنبيه سليمان عليه السلام،و قال المفسرين:هو آصف بن برخياء،و كان وزير سليمان،و كان صديقا يعلم اسم الله الاعظم .اذادعا به اجيب.و قيل:بل هو سليمان نفسه،و المخاطب هو العفريت الذي كلمه،و اراد سليمان عليه السلام اظهار معجزة،فتحداهم اولا،ثم بين للعفريت انه يتاتي له من سرعة الاتيان بالعرش مالا يتهيا للعفريت.

**تفسير اللباب فى علوم الكتاب ج١٥ ص ١٦٥ تاليف: الامام المفسر ابى حفص عمر بن على ابن عادل الدمشقى الحنبلى تحقيق: الشيخ عادل احمد عبدالموجود و الشيخ على محمد معوض.**

امام ابن حاتم الرازی سورة النمل کی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں.

١٦٣٨١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثنا سَلَمَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يزيدَ بْنِ رُومَانَ، قَالَ: "زَعَمُوا أَنَّ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَبْتَغِي أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَهُ آصِفُ بْنُ بَرْخِيَا، وَكَانَ صِدِّيقًا يَعْلَمُ الاسْمَ الأَعْظَمَ".

١٦٣٨٢- ذُكِرَ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، يَعْنِي قَوْلَهُ: "الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ"، قَالَ: "كَانَ اسْمُهُ أُسْطُومَ". قَوْلُهُ تَعَالَى: "عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ"

١٦٣٨٣- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنِي عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: "دعا "الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ": "يَا إِلَهَنَا وَإِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ إِلَهًا وَاحِدًا لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ ائْتِنِي بِعَرْشِهَا، قَالَ: فَمَثَلَ لَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ".

١٦٣٨٤- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ حَمْزَةَ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَوْلُهُ: "الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ": "الاسْمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَهُوَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ".

۱۶۳۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أنبأ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ثنا يزيد بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَوْلُهُ: "قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ"، "وَكَانَ رَجُلا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ: اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ".

تفسير القرآن العظيم مسندا عن رسول الله والصحابة والتابعين ج۹ ص ۲۸۸۶ تاليف: الامام الحافظ عبدالرحمن بن محمد ابن ادريس الرازى ابن ابى حاتم المتوفى سنة ۳۲۷ هـ. تحقيق: اسعد محمد الطيب.

تفسير بحر المحيط میں ہے:

قال الذي عنده علم من الكتاب قيل: هو من الملائكة وهو جبريل قاله النخعي. والكتاب اللوح المحفوظ او كتاب سليمان الي بلقيس وقيل: ملك ايد الله به سليمان. وقيل: هو رجل من الانس واسمه آصف بن برخيا كاتب سليمان وكان صديقا عالما قاله الجمهور. او اسطوم، او هود. او مليخا. قاله قتادة. او اسطورس او الخضر عليه السلام. قال ابن لهيعة: وقالت جماعة: هو ضبة بن اذ، جد بني ضبة من العرب وكان فاضلا يخدم سليمان. كان علي قطعة من خيله، وهذه اقوال مضطربة، وقد ابهم الله اسمه فكان ينبغي ان لا يذكر اسمه حتي يخبر به نبي ومن اغرب الاقوال: انه سليمان عليه السلام، كانه يقول لنفسه انا اتيك به قبل ان يرتد اليك طرفك او يكون خاطب بذالك العفريت. حكي هذا القول الزمخشري وغيره. كانه استبطا ما قال العفريت، فقال له سليمان ذلك علي تحقير العفريت. والكتاب هو المنزل من عندالله، او اللوح المحفوظ قولان والعلم الذي اوتيه قيل اسم الله الاعظم وهو ياحي ياقيوم. وقيل: ياذاالجلال والاكرام وقيل: بالعبرية اهيا شراهيا. وقال الحسن: الله ثم الرحمن. والظاهر: ان ارتداد الطرف حقيقة، وانه اقصر في المدة من مدة العفريت ولذلك روي ان سليمان قال اريد اسرع من ذلك حين اجابه العفريت ولما كان الناظر موصوفا بارسال البصر كما قال الشاعر:

وكنت متي ارسلت طرفك رائدا لقلبك يوما اتعبتك المناظر

و صف ب دالطر فه و صف الطر ف بالار تدا

فالمعني انك تر سل طر فك فقبل ان تر ده اتيتك به و صار بين يديك، فر وي ان آصف قال لسليمان عليه السلام مد عينيك حتي ينتهي طر فك فمد طر فه فنظر نحو اليمن فدعا آصف فغاب العرش في مكانه بمآرب، ثم نبع عند مجلس سليمان بالشام بقدرة الله قبل ان ير دطر فه.

**تفسیر البحر المحیط ج۷ ص ۷۲ و ۷۳ -تالیف: محمد بن یوسف الشھیر بابی حیان الاندلسی المتوفی سنۃ ۷۴۵ ھ تحقیق: الشیخ عادل احمد عبدالموجود و الشیخ علی محمد معوض :شارک فی تحقیق :الدکتور زکریا عبدالمجید النوتی ص الدکتور احمد النجولی الجمل .**